سے بڑا [illegible] ن اگرچہ حضرت شاہ آفاق رح کا قبول عام تھا اور
خواجۂ نقشبند [illegible] نام تھا مگر حضرات موصوف سے ہر طرف مشہور
شاہ غلام علی [illegible] ر دو بارک برکتہ و احقہ چونکہ یہہ رسالہ بیان مین
نہ دیکھی ہو [illegible] وک اور علو نسبت اعلی حضرت کے ہے لہذا نام اسکا
حضرت [illegible] راقم الحروف فقیر نور الحسن احمدی کہ گدائے
مدت [illegible] ہے یہہ رسالہ اوس کی اول تصنیف ہے جو فیض سے
زنگ [illegible] ہے فیض در بیان سلسلہ فی زماننا جو سلاسل
ہوا [illegible] منجملہ اون کے سلسلہ ہمارے حضرات کا جامع برکات
آ [illegible] وت در غیب اس سلسلہ مین پیدا ہوئے ہین اور طرق
م [illegible] س کا یہ ہے کہ یہہ طریقہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
[illegible] ین کو معیت کبری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل تھی اور
[illegible] حضرت کا بسبب ضمنیت کے آپ مین ظہور ہوا ہے لہذا مناسب
[illegible] ل و استعداد زمانہ کے کمال خاص اس طریقے مین پیدا ہوتا
[illegible] حضرت امام جعفر صادق کے جو بواسطہ امام قاسم و حضرت سلمان
[illegible] اللہ عنہم نسبت صدیقی رکھتے ہین اور سلسلۂ آبائی سے نسبت آپکی
[illegible] ل حضرت سلطان العارفین ابو یزید بسطامی رض سے طریقہ
[illegible] ہوا بعد ازان حضرت خواجۂ عبد الخالق غجدوانی رض سے طریقہ
[illegible] ئع ہوا آپ کو ذکر نفی اثبات حضرت خضر علیہ السلام سے پہونچا
[illegible] لہ آپ کا حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رض سے ملتا ہے
[illegible] جگان حضرت خواجۂ بہاء الدین محمد نقشبند رضی اللہ عنہ
پس [illegible] طریقۂ نقشبندیہ جاری ہوا آپ کو علاوہ اپنے شیوخ کے حضرت عبد الخالق
غجدوانی رض سے بھی بطور اویسیت فیض پہونچا ہے یہہ آپ کے ملفوظات مین
ہے مرا آن کرامت کردہ اند کہ بواسطہ من بلا برگردد التجا بیا کن حاجت روا بینی

سے جو اعاظم خلفای حضرت قبلۂ عالم خواجہ محمد زبیر اور اولاد امجاد حضرت خواجۂ نقشبند بخاری رضی اللہ عنہما سے تھے کمال و تکمیل حاصل ہوئی حضرت شاہ غلام علی صاحب علیہ الرحمۃ فرماتے تھے کہ جس نے نسبت مجددی مجسم نہ دیکھی ہو حضرت خواجہ ضیاء اللہ کو دیکھے الغرض حضرت شاہ آفاق بعد حضرت خواجہ کے صحبت بابرکت حضرت خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ مین مدت دراز رہے اور بشارت منصب قطبیت کی پائی کابل تک سب آپ کے زیر نگین ہو گیا اور جب آپ کابل تشریف لے گئے تھے وہان بھی قبول عام ہوا حتی کہ زمان شاہ بادشاہ کابل بھی آپ کا مرید ہو گیا اور کرامات عظیم الشان آپ سے ظاہر ہوئین حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اکثر اپنے مریدون کو بعد تعلیم کے حضرت شاہ آفاق کی خدمت مین بھیجا کرتے تھے جو وہ صاد فرماتے مسلم کرتے تھے **فیض در بیان طریقہ** طریقہ نقشبندیہ کتب و رسائل طریقہ سے ظاہر ہے چنانچہ رسالۂ انسیہ حضرت یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ کا ناقل و دال ہے اور طریقۂ قادریہ مین غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب مشہور ہے اور طریقۂ سہروردیہ آداب المریدین اور عوارف المعارف مین مذکور ہے اور طریقۂ چشتیہ مین فوائد الفواد ملفوظات حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ عنہ کتاب مستند ہے چونکہ طریقہ ہمارے حضرات کا لبّ لباب جملہ طرق اور جامع برکات ہے اصول اس طریقے کے باقی تمام فروع سے بے نیاز کرتے ہین اور جیسا کہ روش علائی طریقۂ نقشبندیہ مین اقرب الطرق ہے اور حضرت ایشان نے سلوک طریقۂ مجددیہ سہل کر دیا تھا ایسا ہی ہمارے حضرت نے طریقہ حضرت شاہ آفاق کا اپنے تصرف باطن سے اقرب اور آسان فرمایا ہے اور ہمارے حضرت کو سند حدیث شریف کی حضرت شاہ عبد العزیز صاحب علیہ الرحمۃ سے ہے اور صحاح ستہ بطور درس مولانا محمد اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کہ بڑے عالم باعمل تھے گذرانی تھی بالجملہ بیان اس طریقۂ عالیہ کا یہی ہے کہ مرشد کی نظر اور صحبت اور

در بہشت نروم تا یاران خاندان خود را نیارم کہ نیہ پایا
کند سی سال ست کہ آنچہ بہاؤالدین می گوید خدا می
نقشبندیہ کے تمام متاخرین نے اختیار فرمائے ہیں
الف ثانی رضی اللہ عنہ سے طریقۂ مجددیہ کا ظہور ہ
نقشبندیہ کے جملہ سلاسل متعارفہ شل سلاسل
کی اجازت حاصل تھی منجملہ آپ کے الہامات کے یہ الہام
ولمن توسل بک بواسطۃ او بغیر واسطۃ الی یوم القیامۃ انتہے اس
بھی بہت سے مشارب پیدا ہوئے چنانچہ طریقۂ حضرتین یعنی حضرت
وحضرت خازن الرحمۃ رضی اللہ عنہما اور طریقۂ احسنیہ حضرت سید آدم
کا اور طریقۂ زبیریہ اور مظہریہ اور طریقۂ حضرت شاہ ولی اللہ رح کا اور طریقۂ
محمدیہ حضرت خواجہ ناصر عندلیب رضی اللہ عنہ جس کے مروج حضرت
خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ ہوئے بعد ازاں ہمارے شیخ المشائخ حضرت
شاہ آفاق رضی اللہ عنہ سے طریقۂ جامع برکات جملہ طرق بمزید
خاصہ پیدا ہوا آپ دہلی حضرت میرزا مظہر جانجاناں قدس اللہ سرہ
کی پیدا ہوئے سلسلۂ آبائی سے فرزند ارجمند حضرت مجدد رض وخازن الرحمۃ
رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد میں ہیں والد ماجد آپ کے جناب
خان صاحب فرزند نواب ظہر الدین خان صاحب جو زمانۂ اورنگ
عالمگیر رح میں منصب دار شاہی تھے اور خطاب خانی اور نوابی کا
تھے وہ فرزند حضرت شیخ محمد تقی علیہ الرحمہ فرزند حضرت شیخ
شاہ گل المتخلص بوحدت فرزند حضرت خازن الرحمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
تھے اور از روئے ارادت وخلافت سلسلہ آپ کا حضرت عروۃ الوثقیٰ
خواجہ محمد معصوم رض فرزند سجادہ نشین حضرت مجدد رضی اللہ عنہ سے ملتا
حضرت شاہ آفاق کو اپنے مرشد بزرگوار حضرت خواجہ ضیاء اللہ رحمۃ اللہ

آپ مین یہ قدرت دی ہے کہ نظرون مین مقامات طی کراتے ہین -
فیض در بیان سلوک الحمد للہ کہ محض نظر عنایت حضرت پیر و مرشد
مدظلہ الاقدس سے مقامات سلوک ہر طریقے کے جو فی زمانا شایع ہین اور
جو مذکور کتب و رسائل موجودہ تصوف ہین راقم پر ادراکاً و کشفاً و حالاً و ذوقاً
ہر طرح سے کہلے چنانچہ اگر کوئی شائق تحقیق کا ان مطالب کی ہو تفصیلاً دریافت
کرلے ایک شمہ اوس کا تحریر ہوتا ہے کہ مقامات سلوک ہر طریقے کے فی الحقیقت
معاملات آلہی ہین جو اون اکابر سے درمیان مین آئے ہین کہ العلماء ورثۃ الانبیاء
اور بنائے معاملہ فیض پر ہے تو فیضان آلہی چار طرح پر ہے **ایک** فیض وجود
جو تمام کائنات پر علی الاتصال ہر آن وارد ہے اور رب العالمین اوس سے
مشعر ہے **دوسرا** فیض رحمت جو مخصوص بہ اہل ایمان و اسلام ہے اور
الرحمن الرحیم اوس سے عبارت ہے **تیسرا** فیض افعال اور حامل اس فیض کے
اولیائے عزلت ہین اور مالک یوم الدین اس کی طرف اشارہ ہے اور یوم الدین
اس واسطے فرمایا کہ اوس دن سب بے پردہ افعال آلہی دیکہین گے **چوتھا**
فیض اسرار کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین اس سے مخبر ہے سو یہ علم و حکمت ورثۂ انبیاء
ہے جو متعلق بہ کمال و تکمیل ہے اور حامل اوس کے اولیائے عشرت ہین اور یہ
سب فیض بواسطۂ جناب رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فائز ہوتے ہین
تو حاصل سلوک وصول الی اللہ اور قرب آنحضرت کا ہے اور بقدر معاملہ علو نسبت
معلوم ہوتا ہے اہدنا الصراط المستقیم وہ صراط مستقیم وصول الی اللہ ایک ہے جیسا کہ
آنحضرت صلعم نے خط کہینچا تہا لیکن اوسی ایک راہ کو ہر ایک اوضاع متنوعہ سے
بحسب استعداد و مشیت آلہی سلوک کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ہر ایک کو مناسب اوس کے تعلیم جداگانہ فرماتے تہے اور منشا طرق اولیا اور
انواع سلوک کا یہی ہے لہذا فرمایا کہ صراط الذین انعمت علیہم تاکہ اوس مرتبۂ وحدت
سے یہ جو ظہور کثرت ہوا ہے اوس کو باطل نہ سمجہین جب یہ مضمون ذہن نشین ہو گیا

کلام اور توجہ باطن سب سی فیض پہونچتا ہی ایک بار چند شخص امید وار بیعت تھے بعد نماز کے حضرت نے اون سے بیعت لی بعد ازان توجہ دی اور فرمایا کہ تم سب کے دل ذاکر ہو گئے تم کو معلوم ہو یا نہو پہر فرمایا کہ ہمارے حضرت فرماتے تھے جس کی استعداد عالی ہوتی ہے جلد معلوم کر لیتا ہے پہر زبان مبارک سے یہ اشعار فرمائے ع جائیے کس واسطے ای درد میخانہ کے بیچ ÷ اور ہی مستی ہے اپنے دل کے پیمانہ کے بیچ ع کیا کرین سیر چمن یان آرزو کچہہ اور ہے گل کو کیا سونگہین دماغ اپنے مین بو کچہہ اور ہے ع یان کا غذا آتش زدہ مرے گل رو ÷ ترے جلے بہنے اور ہی بہار رکہتے ہین ÷ ع دل ڈہونڈہنا سینہ مین مرے بوالعجبی ہے ÷ اک ڈہیر ہے یان راکہہ کا اور آگ دبی ہے ÷ پہر اس کے معنے فرمائے یعنی اگرچہ ہم بوڑہے ہو گئے ہین لیکن حرارت عشق کی ویسی ہی باقی ہے ع ارض و سما کہان تری وسعت کو پا سکے ÷ میرا ہی دل ہے وہ کہ جہان تو سما سکے ÷ اور سند القای نسبت کی توجہ باطن سے یہہ حدیث ہے کہ ماصب اللہ فی صدری شیئا الا اصببتہ فی صدر ابی بکر اس حدیث کو علما صوفیہ لکہتے آئے ہین جو نقاد حدیث بہی تھے اور علاوہ اس کے آنحضرت صلعم کو حضرت جبرئیل نے سینہ بسینہ فیض الٰہی پہونچایا ہے اور ہمارے حضرت بجز قال اللہ اور قال الرسول کے اور کچہہ نہین بتلاتے ایک بار اس آیۂ کریمہ کا ترجمہ فرمایا کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ کہہ تو اگر تم چاہتے ہو اللہ کو تو میری چال چلو کہ اللہ تمکو چاہے پہر فرمایا کہ یہ معنے ہوے اب مطلب سنو یعنی مجہہ مین اس قدر محبوبیت ہے کہ جو میری چال چلتا ہی وہ بہی محبوب ہو جاتا ہے اور صحبت سنت ہے آنحضرت صلعم کی اور حدیث شریف مین ہے کہ لا یقعد قوم یذکرون اللہ الا حفتہم الملائکۃ وغشیتہم الرحمۃ ونزلت علیہم السکینۃ وذکرہم اللہ فیمن عندہ ع صحبت مردان اگر یک ساعت ست ÷ بہتر از صد خلوت وصد طاعت ست ÷ اور حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ خدا نے

رواج بہت کم ہے اور بزرگان چشتیہ مین خاص نسبت علوی کا ظہور ہے اور وہ فیض عینیت کہ علی منی وانا منہ اوس سے عبارت ہے اس طریقے مین بہت ہے اور فنافی الشیخ کا یہی منشا ہے اور آپ کی نسبت عیسوی تہی تو اوسی نفخت فیہ من روحی کی مناسبت ہے کہ چشتیہ کا درد بے سماع کے آرام پذیر نہین ہوتا اور اوسی کا دم بھرا کرتے ہین ع ای درد اسی جہان مین آکر صدای غیب ✤ بے پردہ جس سے ہووے وہ پردہ ہے ساز کا ✤ اور حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ لم اعبد ربا لم اره اور فرمایا ہے کہ لو کشف الغطاء ما ازددت یقینا حضرت سلطان نظام الدین اولیا قدس اللہ روحہ سے کسی نے پوچہا تہا کہ آپ مین اور حضرت محبوب سبحانی مین کیا فرق ہے آپ نے فرمایا وہ بیاہی تہے اور مین آنکہہ لگی ہون حضرت پیر و مرشد مدظلہ نے اس تذکرہ مین عجب نکتہ فرمایا کہ آنکہہ لگی مین ایک چوٹ ہوتی ہے کہ بیاہی مین نہین ہوتی ع سحر مین سامری کے کیا قدرت ✤ تیری آنکہون مین جو اثر دیکہا ✤ بالجملہ معرفت الٰہی کا پایان نہین علم سینہ بہ از علم سفینہ اس بیان سے علو نسبت حضرات کا ظاہر و باہر ہے اور جامعیت پر اونکی دلیل نمایان ہے ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوۃ کے واضح ہو کہ یہ رسالہ دوسرا ہے جو فیض سے حضرات کے راقم الحروف تحریر کرتا ہے اور تبرکًا نام اس رسالہ کا فیض رحمانی رکہا کہ ایک جزو بنام مبارک حضرت مدظلہ الاعلی کی شامل ہے للراقم ع کی جب دعا تو عشق سے اوس کی زبان پر ✤ نام خدا ہی آیا تو رحمان آگیا ✤ اور یہ رسالہ مشتمل ہے چند فوائد پر ف حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جو حدیث جبرئیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اوس مین دین کی تفصیل ساتہہ اسلام و ایمان و احسان کے فرمائی ہے تو معلوم ہوا کہ جیسے بے اسلام و ایمان کے دین ناقص ہے اسی طرح بغیر

تواب تفصیل انعام سنا چاہیے کہ سب سے بڑا انعام پیدا کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے دوسرا اوتارنا قرآن شریف کا بڑا انعام ہے جس سے کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معلوم ہوتے ہین تیسرے منجملہ نعمای عظیمہ احادیث آنحضرت صلعم ہین اور تمام اولیا راللہ نے اتباع کتاب وسنت کیا ہے اور کوئی طریقہ اون کا برخلاف قرآن وحدیث نہین کہ سب اونہین اصول سے ماخوذ اور اوسی اجمال کی تفصیل ہین چوتہا انعام مرشد کامل مکمل ہے چنانچہ خود انعمت علیہم سے ظاہر ہے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین آمین

فیض دربیان نسبت چونکہ اصول جملہ طرق سلاسل اربعہ نقشبندیہ وقادریہ وسہروردیہ وچشتیہ ہین اور باقی تمام طرق شعبہ انہین چار کے ہین لہذا نسبت ہر سلسلہ کی مذکور کی جاتی ہے کہ ان اصول سے بہت سے فروع نکلے ہین سو واضح ہو کہ بزرگان نقشبندیہ مین نسبت صدیقی کا ظہور ہے لہذا یہ طریقہ اقرب الطرق اور سہل الوصول بہت ہے کہ معاملات صدیقی شاہد اس معنی کے ہین اور نسبت حضرت صدیق اکبر رض کی ابراہیمی تھی اور ضمنیت کبری حاصل تھی کہ ماصب اللہ فی صدری شیئا الا صببتہ فی صدر ابی بکر لہذا القای سینہ بہ سینہ حضرت نقشبند رضی اللہ عنہ سے شایع ہوا اور نسبت معیت کی روشن ہوئی اور بزرگان قادریہ مین نسبت فاروقی کا ظہور ہے اور نسبت حضرت فاروق اعظم کی موسوی تھی اسی واسطے جلال الٰہی اور تصرفات عظیم الشان کا ظہور حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے بہت ہوا اور قرب شہادت مین بڑا رتبہ پایا اور بزرگان سہروردیہ مین نسبت عثمانی کا ظہور ہے لہذا اس طریقے مین عبادات اور تعمیر اوقات کی طرف بڑا التفات ہے کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مین کمال اقربیت بسبب وظائف طاعات کے بہت ہے اور نسبت آپ کی نوحی تھی اور حضرت نوح کی دعوت کو قبول کم ہوا اور امت نے ایذا پہونچائی تھی حضرت بہی مظلوم شہید ہوئے اور طریقہ سہروردیہ کا

بڑہتا ہے اور جب اوس اعتبار سے دیکھو تو فی الحقیقۃ گھٹتا بڑہتا نہین کہ
تصدیق قلبی ہر حال مین قایم ہے جیسے باطن انسان روح ہے اور ظاہر
انسان بدن ہے روح ہمیشہ یکسان رہتی ہے اور بدن مین زیادتی اور
نقص ہوتا رہتا ہے باوجود اس کے یمین کا لفظ دونون پر صادق آتا ہی
تو اجتہاد حضرت امام اعظم رح کا طرف باطن کے بہت متوجہ ہے اسی واسطے
اہل ظاہر اوس کی کنہ سے واقف نہین ہوتے اور اجتہاد دیگر ائمہ رحمۃ اللہ
علیہم کا ظاہر سے زیادہ تعلق رکھتا ہے وجہ یہ ہے کہ حضرت امام اعظم دو
برس صحبت مین حضرت امام جعفر صادق علی جدہ وعلیہ السلام کے رہے جو جامع
نسبت صدیقی وعلوی بقوت تمام تھے لہذا اجتہاد اون کا جامع ظاہر و
باطن بلطف تمام ہے چنانچہ بعض ائمہ کے نزدیک تارک صلوۃ کافر ہے اور
امام اعظم کے نزدیک کوئی مومن کافر نہین وہ ظاہر حدیث من ترک الصلوۃ
متعمدا سے استدلال کرتے ہین اور امام اعظم یون معنی فرماتے ہین کہ جو ترک صلوۃ
کرے جان کر یعنی حلال جان کر سو وہ کافر ہے تو انکار فرض سے کافر ہوا نہ
صرف اوس کے ترک سی اور کفر بمعنی کفران نعمت بہی آیا ہے اور تکفرن العشیر
لفظ حدیث ہے اسی پر جملہ مجتہدات کو قیاس کر لو ف جملہ مختلفات اکابر امت
وعلماء اہل سنت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اقربیت رکھتے ہین
اون سب کے درمیان مین حق دائر ہے اور اگر دائرہ حق سے باہر ہون تو
اس خیر الامم کی فضیلت کیا ہوئی اور اہل مذہب حنفیہ و مالکیہ و حنبلیہ و شافعیہ
کو سے ضلالت مین نہین اور طرق اولیا سب موافق کتاب وسنت اور
واسطے اون اہل طریقہ کے موصل الی اللہ ہین اور حقیقت شناس اون کی حقانیت
سے خوب واقف ہین اور تفاوت استعداد منشا اس اختلاف کا ہے
الناس معادن کمعادن الذہب والفضۃ اور اجتماع اہل حق اور مقبولان خدا
ورسول کا ان مذاہب اور طرق پر دلیل قاطع ہے اون کی حقیت پر اور خلافت

احسان کے بہی نقصان دین ہے اور اسلام سے تعلق اعمال کا ہے اور
ایمان سے عقاید کا اور احسان سے عرفان کا اور جس کو علم اسلام و ایمان
و احسان حاصل ہے وہ علماء راسخین مین سے ہے تو علم اسلام مسمی بفقہ ہے
اور علم ایمان یہی تفصیل عقائد ہے اور علم احسان مسمی بہ علم تصوف ہے اور یہ
جامع ان علوم ثلثہ کا علم حدیث ہے کہ یہ سب علم اوس سے مستخرج ہین اور
اصل حدیث قرآن ہے بالجملہ جو کچھ ہے سو قرآن و حدیث ہے تو ہر ایک
کو لازم ہے کہ اسلام و ایمان پر استقامت کرے قل آمنت باللہ ثم استقم
تاکہ مقام احسان پر فائز ہو ؎ بحریم کعبہ رفتم بحرم رہم ندادند ٭ کہ برون در
چہ کردی کہ درون خانہ آئی ٭ اور اسلام ارکان خمسہ اسلام کا ادا کرنا ہی
جو ہر مسلمان پر فرض ہے اور ارکان مذکورہ مین کوئی اختلاف نہین الا فروع
مسائل مین جو مضر اسلام نہین اور ایمان مجمل الایمان باللہ و ملائکتہ و کتبہ و
رسلہ والقدر خیرہ و شرہ ہے اور اس مین بہی کسی مومن کو اختلاف نہین
البتہ تفصیل ایمانیات مین کسی قدر اختلاف ہے کہ اپنی دید و فہمید کے موافق
ہر ایک نے فرمایا ہے اور وہ اختلاف بہی مضر ایمان نہین اور اہل عرفان
جن پر انکشاف حقائق ہوا ہے اون کے سامنے وہ سب مختلفات تطبیق کرتے
ہین اور اہل عرفان مین جو ظاہرا اختلاف معلوم ہوتا ہے اوس کا منشا بہی
علماء راسخین پر جن کا عرفان جامع اور نسبت عالی ہے کہلا ہوا ہے ؎ ہر
سخن وقتے و ہر نکتہ مکانے دارد ف حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ قائل
اس کے ہین کہ ایمان گہٹتا بڑہتا نہین اور علما اس کے قائل ہین کہ گہٹتا بڑہتا
ہے سو یہ دونون قول صحیح ہین ظاہر ہے کہ ظاہر ایمان اعمال ہین اور باطن
ایمان تصدیق قلبی ہے سو وہ تصدیق قلبی جو باطن ایمان ہے زیادت و
نقصان پذیر نہین اور اعمال جو ظاہر ایمان ہین کم اور زیادہ ہوتے ہین اور
چونکہ ظاہر و باطن مین ملازمت ہے لہذا یہ بہی صادق آتا ہے کہ ایمان گہٹتا

وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین ولکن المنافقین لا یعلمون۔ اور یہہ جو لوگ جو اپنے
کو نفاق سے مبرا جانتے ہین بجاے عزت ذلت کا اطلاق کرتے ہین البتہ
حقیقۃ امکانی آگے رتبۂ الوہیت کے سرافگندہ و شرمندہ ہے اور یہہ وہ
اکابر کو اپنے نفس کی طرف ہوتی ہے لیکن یہ کب روا ہے کہ ہم اون کو ایسے
الفاظ سے یاد کرین جو وہ خود اپنی طرف نسبت کرتے ہین اور ما بہ الاشتراک
بشریت پر نظر کرکے ما بہ الامتیاز جو اون کی مقبولیت اور درجات رفیع ہین
اوس سے قطع نظر کرین اگرچہ ظاہرا یہ لوگ فضائل اکابر کو طاق نسیان
پر رکھہ کے اپنے کو معتقد خدا کا اور موحد ثابت کرتے ہین لیکن صرف زبانی اور
دام شیطانی ہے اور ظاہر از بان پر خدا ہی خدا ہے اور دل شرک خفی سے
معمور ہے اب ایک مثال سنو مثلا ایک سلطان اعظم ہے اور اوس کے
وزرا اور ارکان سلطنت اور مقربان دربار و خواص بارگاہ ہین ظاہر ہے کہ
اون سب کو جو اعزاز ہے بادشاہ نے دیا ہے کما قیل ؎ نیاوردم از خانہ چیزے
نخست ؛ تو دادی ہمہ چیز من چیز تست ؛ اب باوجود اس کے اگر اونکو کوئی
دوسرا الفاظ پست سے گھٹا کر یاد کرے تو خود سوچو کہ وہ سلطان خوش
ہوگا یا ناخوش بلکہ حکم سزا دیگا اور تعزیر کریگا غرض الدنیا کالظل عجب کلیہ ہے
جس سے جملہ مطالب خوب مفہوم ہوتے ہین اور سلطان کو ظل اللہ فرمایا ہے
اور چونکہ اون موحدان لفظی کو نسبت مع اللہ سے بہرہ نہین لہذا مراتب اولیا
و انبیا کے اون کو نظر نہین آتے بلکہ بسبب اوسی سوء عقیدت کے نسبت
مع اللہ سے محروم رہتے ہین کہ انکار سدّ راہ فیض ہے ؎ ہر کہ او روی
بہبود نداشت ؛ دیدن روی نبی سود نداشت ؛ اور قل انما انا بشر مثلکم
بیان کمال ہے نہ وہ جو یہ لوگ سمجھے ہین اور خدا اپنے دوستون سے جس طرح
چاہے کلام کرے اوس کے اسرار سے عوام کالانعام کو کیا خبر ہے ع میان
عاشق و معشوق رمزیست ؛ **ف** موافق حدیث شریف کے دو چیزین

خلفاء راشدین کی اجماع اہل حق سے ہوئی ہے ورنہ صریحاً کوئی خلافت پر
اون کی نصوص دالہ نہین اور کس حدیث مین آیا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ سے
بعد ازان حضرت عمر و حضرت عثمان و حضرت علی رضی اللہ عنہم سے بیعت کرنا
اور وہ بیعت جو آنحضرت صلعم سے سب نے کی تہی کافی تہی لیکن صحابۂ کرام
عدول اور طائفۂ مقبول ہین اون کا اجماع دلیل صریح خود ہے کہ وہ سراپا
نور حدیث اور آیۃ من آیات اللہ تہی کہ الحق ینطق علی لسان عمر لیکن ہیہ ظاہر
بین کہان اس راز سے واقف ہین کہ درمیان بندہ اور خدا کے کوئی رسم و
راہ بہی ہوتی ہے تو مذاہب اربعہ خصوصاً مذہب حنفی مین ہزارہا اولیائے
کبار کہ مصداق العلماء ورثۃ الانبیاء ہین گذرے ہین چنانچہ تمام پیران طریقۂ
نقشبندیہ اسی مذہب مین ہوئے ہین اور اب تک موجود ہین تو وہ بزرگ
جن کو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت حاصل ہو گئی ہے اور
حضوری سے مشرف ہوتے ہین اون کو آنحضرت صلعم نے کیون نہین تبلا دیا
کہ تم مذہب باطل پر ہو بلکہ اون کو رسائی آنحضرت صلعم تک کیونکر ہوئی الغرض
حاصل کلام یہ ہے کہ جو مذہب مانع وصول جناب خدا و رسول مین نہ ہوا اور
جو طریقہ کہ اون کی طرف موصل ہو محبت دنیا اوس کے برتاؤ سے کم ہوا اور
محبت خدا و رسول و توفیق طاعت مقبول پیدا ہو یہی دلیل حقانیت
اوس طریقے کی کافی ہے و ما بعد الحق الا الضلال **ف** اکثر لوگ جو فی زمانا
اپنے کو موحد کہتے ہین آنحضرت صلعم اور انبیا کو بنظر انما انا بشر مثلکم اپنے مساوی
زعم کرتے ہین نعوذ باللہ منہا اور چونکہ اصل سے فروع کی رونق ہے لہذا
صحابۂ کرام و اولیاے امت کو جو بمنزلۂ اجزاے جناب نبوت ہین اونکو
بہی نظر تعظیم سے نہین دیکہتے بلکہ اکثر افراد اوس گروہ کے وعظ وغیرہ مین
انبیاء اور اولیاء کو الفاظ پست سے یاد کرتے ہین اور اون کو بندۂ عاجز
وغیرہ الفاظ سے خطاب کرتے ہین عجب احمق ہین خدا تو یون فرماتا ہے کہ

رنگ احادیث مسند شایان متابعت می داند و بر رای خود مقدم میدارد وہمچنین قول صحابی را بواسطۂ شرف صحبت خیر البشر علیہ وعلیہم الصلوات والتسلیمات بر رائے خود مقدم می دارد و دیگران نہ چنین اند مع ذلک مخالفان او را اصحاب رای می دانند و الفاظیکہ منبی از سوء ادب ست باو منتسب می سازند باوجود آنکہ ہمہ بہ کمال علم و وفور ورع و تقوے او معترف اند حضرت حق سبحانہ و تعالی ایشان را توفیق دہاد کہ آزار رأس دین و رئیس اسلام ننمایند و سواد اعظم اسلام را ایذا نکنند یریدون ان یطفؤا نور اللہ بافواہہم جماعۂ کہ این اکابر دین را اصحاب رائے می دانند اگر این اعتقاد دارند کہ ایشان برائے خود حکم می کردند و متابعت کتاب و سنت نمی نمودند پس سواد اعظم از اہل اسلام بزعم فاسد ایشان ضال ومبتدع باشند بلکہ از جرگہ اہل اسلام بیرون بوند این اعتقاد نہ کند مگر جاہلے کہ از جہل خود بے خبر است یا زندیقے کہ مقصودش ابطال شطر دین ست ناقصے چند احادیث چند را یاد گرفتہ اند و احکام شرعیہ را منحصر دران ساختہ ماورا معلوم خود را نفی می نمایند و انچہ نزد ایشان ثابت نشدہ منتفی می سازند

بیت

چو آن کرمے کہ در سنگے نہان ست زمین و آسمان او ہمان ست

اور حضرت خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ کہ مروج طریقۂ محمدیہ ہین رسالہ نالۂ درد مین تحریر فرماتے ہین ف طریقۂ نقشبندیہ و مجددیہ و قادریہ بمنزلہ ملت ابراہیمیہ است کہ محمدیان خالص اتباع آن دارند و اشغال و اذکار باطنیہ و اعمال و اوراد ظاہریہ بطور معمول ہمین اکابر سلاسل علیہ بعمل می آرند و اعظم مجتہدین ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ را می فہمند و اعمال موافق اجتہاد ایشان می کنند انتہے کلامہ رحمۃ اللہ علیہ اور قرون اولی مین مجتہد بہت گذرے ہین لیکن مذہب کسیکا بجز ائمۂ اربعہ کے مدون نہ ہوا اور حضرت غوث اعظم اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہما امت مین آنحضرت صلعم کے مشہور خاص و عام

آنحضرت صلعم نے چھوڑین ہین جن کا تمسک گمراہی سے امان مین رکھتا
ہے ایک قرآن شریف دوسرے اہل بیت اور ارقبوا محمدا فی اہل بیتہ
حضرت صدیق اکبر رضے اللہ عنہ کا قول ہے سو تمام طرق اولیا کا منشا اہل بیت
ہین اور جملہ سلاسل امام اہل بیت حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ سے ملتے
ہین حتے کہ طریقہ نقشبندیہ بھی حضرت امام جعفر صادق رضے اللہ عنہ سے متصل
ہے اور انا مدینۃ العلم وعلی بابہا سے مراد علم سینہ ہے والا علم ظاہر جیسا کہ اور
صحابہ سے پہونچا ہے آپ سے کہان پہونچا ہے جامع قرآن حضرت عثمان
رضے اللہ تعالی عنہ ہین اور جہاد وترویج دین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
نے فرمائی ہے اور تمام احادیث اور سنن صحابہ کبار خصوصاً حضرت عائشہ
صدیقہ وحضرت ابوہریرہ وحضرت انس وحضرت ابن عمر وغیرہم رضے اللہ
تعالی عنہم سے مروی ہین اور کچھ حضرت علی رضے اللہ عنہ سے بھی ہین اور
ائمہ مجتہدین مین سے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب گویا مذہب
اہل بیت ہے کیونکہ آپ کو صحبت بابرکت امام صادق رضے اللہ عنہ سے
استفادہ ہوا ہے لولا السنتان لہلک النعمان آپ کا قول ہے اس
مقام پر مناسب جانا کہ بعض مناقب حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے منقول
ہون حضرت مجدد الف ثانی رضے اللہ عنہ ایک مکتوب مین تحریر فرماتے
ہین بے شائبہ تکلف وتعصب گفتہ می شود کہ نورانیت این مذہب حنفی
بنظر کشفی در رنگ دریای عظیم می نماید وسائر مذاہب در رنگ حیاض و
جداول بنظر می در آیند وبظاہر ہم کہ ملاحظہ نمودہ می آید سواد اعظم از اہل
اسلام متابعان ابی حنیفہ اند علیہم الرضوان واین مذہب باوجود کثرت
متابعان در اصول وفروع از سائر مذاہب متمیز است ودر استنباط
طریق علیحدہ دارد واین معنی مبنی از حقیقت ست عجب معاملہ است امام
ابوحنیفہ در تقلید سنت از ہمہ پیش قدم است واحادیث مرسل را در

نہ طرف مشرق کے ہے اور نہ مغرب کے یعنی لا مکانی ہے نزدیک ہے
تیل اوس کا کہ روشن ہو جاوے اور اگرچہ نہ لگے اوس کو آگ یعنی وہ محتاج
آلات نہین بلکہ وہ خود محتاج الیہ ہے کہ قیام تمام عالم کا اوس سے ہی روشنی ہے
روشنی پر راہ دکہاتا ہے اللہ طرف اپنی روشنی کے جس کو چاہے ویضرب اللہ
الامثال للناس اور بیتا تا ہے اللہ مثالین واسطے لوگون کے سبحان اللہ
پردہ مثال مین آنحضرت صلعم کا مذکور عجب کنایہ ہے کہ الکنایۃ ابلغ من التصریح
اور معشوق کا نام بکنایہ لینے مین عجب لطف ہے کہ بیان سے باہر ہے واللہ
بکل شئ علیم بالجملہ اوس نور نبوت کی طرف اللہ تعالی نے اپنے بندگان خاص
کو ہدایت کی کہ وہ اوس سے مستفیض اور منور ہوے اور خیر القرون سے الی الآن
وہ نور سینۂ پیران طریقت مین آیا ہے یہی وجہ ہے کہ اطراف عالم مین
اون کا نام روشن ہے لطیفہ انا اعطیناک الکوثر کوثر بمعنی خیر کثیر حوض ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ روز قیامت وہان تشریف لیجائینگے اور
امت مرحومہ کو وہ آب خوشگوار کہ شہد سے زیادہ میٹھا اور دودہ سے
زیادہ سفید ہے پلائین گے اور حسب الارشاد آپ کے ساقی کوثر حضرت
مرتضی علی کرم اللہ وجہہ ہونگے واضح ہو کہ جو اس عالم مین معانی ہین آخرت
مین مجسم ہو کر آئین گے چنانچہ نماز روزہ وغیرہ اعمال صالحہ اور اسی طرح افعال
خبیثہ سو وہی خیر کثیر بصورت ایک حوض کے نمودار ہوگی اور ساقی کوثر ہونا
حضرت علی کا اس لیے ہے کہ فیض ولایت جس کو پہونچتا ہے آپ کے واسطہ
سے پہونچتا ہے چنانچہ حدیث شریف مولی کل مؤمن اسپر دال ہے اور حوض اور
کوثر سے جام ہین کہ مثل کواکب کے تابان ہین سو یہ فیض نظر ساقی کوثر کا ہے کہ
بشکل بصورت جام کے ہوگا اور ہمت متعلق دل سے ہے مگر بوسیلۂ نظر پہونچتی
ہے نظر مرشد مشہور ہے ؎ دو نو جہان کی نہ رہی پھر خبر اوسے ٭ دو پیالہ
تیری آنکھون نے جس کو پلا دیے ٭ اور فیض نظر یہان ہے اور جام کوثر وہان ہے

هین سو یہ حکمت الٰہی اور اوس کا قبول ہے جس کو عنایت کرے سے
بقبولی کسی رادسترس نیست ٭ قبول خاطر اندر دست کس نیست ٭ اور
بعض اکابر نے جو کسی مسئلہ پر دوسرے مذہب کے عمل کیا ہے سو وہ مثل
اوس اختلاف کے ہے کہ بعض مسائل مین امام ابو یوسف اور امام محمد
رحمۃ اللہ علیہما نے امام اعظم سے اختلاف کیا ہے سو اس کے واسطے کمال
علم و نور بصیرت درکار ہے اور ہمارے حضرت فرماتے تھے کہ جو قرب امام اعظم کو اللہ سے
نظر آتا ہے کسی امام کو نہین اور امام بخاری و مسلم اونکے رتبہ کو نہین پاتے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفےٰ اما بعد یہ تیسرا رسالہ ہے جو بعد
فیض رحمانی کے مرقوم ہوتا ہے اور نام اس کا بہ مناسبت اسم مبارک
حضرت پیر و مرشد دام فیوضہ کے نور احمدی رکھا اللہ تعالیٰ نافع خاص
و عام کرے اور یہ رسالہ مشتمل ہے چند لطائف پر لطیفہ اللہ نور السموات
والارض اللہ روشنی ہے آسمانون کی اور زمین کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نور سے اللہ تعالیٰ کے پیدا ہوئے ہین اور خلق آپ کے نور سے پیدا
ہوئی ہے تو اس بیان سے معنی اس آیت کے کھلے کہ مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا
مصباح المصباح فی زجاجۃ الزجاجۃ کانہا کوکب دری یوقد من شجرۃ
مبارکۃ زیتونۃ لاشرقیۃ ولاغربیۃ یکاد زیتہا یضئی و لو لم تمسسہ نار نور علی
نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء مثال اوس کے نور کی یعنی آنحضرت کی
مانند طاق کے ہے مراد سینۂ مبارک آپ کا ہے کہ طاق محراب عبودیت
طالبان خدا ہے اوس مین ایک چراغ ہے یعنی قلب مبارک آپ کا وہ
چراغ دہرا ایک شیشہ مین مراد وہ مضغہ ہے جس مین لطیفۂ قلب ہے وہ شیشہ
جیسے ایک تارا ہے چمکتا روشن کیا جاتا ہے وہ چراغ درخت مبارک زیتون
سے یعنے اپنی اصل سے سے ماتماشا کنان کوتہ دست ٭ تو درخت بلند بالائی ٭

کیفیت مین ہاتہہ کاٹ لیے اور خبر نہ ہوئی اور حضرت زلیخا کا یہ حال نہ ہوا
تو باعث یہ تہا کہ وہ عورتین عالم تلوین مین تہین اور حضرت زلیخا کا عشق
مقام تمکین پر پہونچا ہوا تہا ؎ پاس ادب ببین کہ کبوتر شہید عشق ✤ با
ہیئتے تپید کہ گرد از زمین نخاست ✤ لطیفہ حدیث شریف مین ہے انا املح
واخی یوسف اصبح تو حسن صباحت وہی ہے جس کو دیکہکر آدمی بے اختیار
ہو جاتا ہی چنانچہ ایک حدیث مین ہے کہ لوگ جنت مین حور کو دیکہکر سجدہ کرینگے
اس خیال سے کہ خدا ہے بعد ازان معلوم ہوگا کہ حور ہے خدا نہین اور
حسن ملاحت سے انسان اوس طرح بے اختیار نہین ہوتا کہ ہیبت بیان
بہت ہے لیکن جی ہی جی مین گہلا کرتا ہے اولو الالباب پر ظاہر ہے کہ یہ
عالم اوس ہنگامے سے بڑہا ہوا ہے یہی سبب ہے کہ جو آنحضرت کو دور سے
دیکہتا تہا ہیبت کرتا تہا اور جب نزدیک پہونچتا تہا محبت کرتا تہا ؎ گر مصور
صورت آن دلستان خواہد کشید ✤ حیرتے دارم کہ نازش را چسان خواہد کشید
لطیفہ نسبت لطیفہ نفس کی جو اقربیت مین پیدا ہوتی ہے بزرگان نقشبندیہ
سے رائج ہوئی ہے اور حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نسبت لطائف عالم
امر کو ولایت صغری سے اور نسبت لطیفہ نفس کو ولایت کبری سے تعبیر
فرماتے ہین اور فوق ولایت کبری کے نسبت عناصر ثلثہ کو ولایت علیا
کہتے ہین یہ نسبت حضرت مجدد رضی اللہ عنہ پر کہلی ہے اور اس کے علاوہ
اور مقامات عالی آپ نے فرمائے ہین جو مذکور کتب و رسائل اس خاندان
عالی شان کے ہین لیکن فی زماننا وہ نسبت خاصہ مجددیہ نایاب ہے صرف
سلوک رسمی رہگیا ہے اور چونکہ یہ مقامات عالی محض بواسطہ عنایت الٰہی و
جناب رسالت پناہی کے حاصل ہوتے ہین اور جس کو خدا چاہتا ہے وہ اونسے
بہرہ ور ہوتا ہے اسی واسطے ہمارے حضرات پابندی رسوم سے برکنار ہین
اور ارادہ الٰہی سے جب چاہتے ہین ایک دم مین مقامات علیا پر فائز فرماتے ہین

کیونکہ مقام ارشاد کا دنیا ہے اور دار الجزا آخرت ہے یعنی ہر شے کا بدلا وہان
ملیگا اور جیسا بیان کیا ہے وہان پیش آئیگا چنانچہ حوض کوثر پر مرغ ہے
ہین کہ جن کا دیکھنا باعث تنعم ہوگا سو یہ بدلا ہے اوس کلمہ کا جس کا اقرار
کرتے ہین سے ندانم آن گل خندان چہ رنگ وبو دارد ٭ کہ مرغ ہر چمنے
گفتگوی او دارد ٭ اور جنت بدلا ہی اعمال کا کہ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات
کانت لہم جنات الفردوس نزلا اور جنت کو مہانی فرمایا ہے تو اس مہانی سے
مقصود کچہ اور ہے یعنی دیدار پروردگار کا اور یہ بدلا کسی عمل کا نہین بلکہ محض
فضل رحمن ہے کہ للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ بالجملہ حدیث مین آیا ہے کہ
زمین کوثر مشک ہے اور کنکر اوس کے مروارید ہین تو جسنے فیض کوثر مین
غواصی کی اور اوسکی تہ کو پہونچا وہ مشک عرفان اوس کے ہاتہہ آئیگا اور وہ
گوہر بے بہائے حکمت اوس کی زبان سے جہڑین گے **لطیفہ** حضرت زلیخا
کو جو یوسف علیہ السلام سے نسبت ہوگئی اور کیفیت اون کی عاشقی کی مشہور
ہوئی تو بعض عورتون نے اون پر اعتراض کیا حضرت زلیخا نے اون کو اپنے
مکان مین بلایا اور ایک ایک چہری ہاتہہ مین دی اوس کے بعد حضرت
یوسف کا جلوہ دکہایا بے اختیار سب نے اپنے ہاتہہ کاٹ لیے اور بیخبر ہوگئی
اسی طرح جب کیفیت محبت الٰہی کی سالک پر غالب ہوتی ہے اور دیوانہ وار
اوس سے حرکات ہونے لگتے ہین تو اہل دنیا بسبب کور باطنی کے معترض
ہوا کرتے ہین اور ملامت سے پیش آتے ہین سے اگر پسند نسعد از عشق او
حاصل چہا داری ٭ بلا مہتاہی گونا گون جراحتہای بے مرہم ٭ اور جو وہ عاشق
زار متوجہ ہوجاتا ہے اور اپنے معشوق کی جہلک اون کو دکہلا دیتا ہے تو
آخر کار قائل ہوجاتے ہین اور اعتراض سے باز آتے ہین تو اون عورتون پر
حضرت زلیخا کا عکس پڑا اور وہ بہی اوس رنگ سے رنگین ہوگئین اسی طرح
مریدون کو مرشد کامل سے نسبت پہونچتی ہے اور اون عورتون نے اوس

اپنی سمع و بصر فرمایا ہے تو حضرت ابوبکر رضہ سنتے ہی ایمان لائے ہین اور
حضرت عمر رضہ نے جب دیکھ لیا تو قائل ہوئے یہی سبب ہے کہ دونو صاحب
نزدیک جناب سرور کائنات صلعم کے آسودہ ہین کہ سمع و بصر کبھی جدا
نہین ہوتے اور حضرت فاطمہ جو قرۃ العین آپ کی ہین اور امام حسن و حسین
علیہم السلام وہان نہین تو ظاہر ہے کہ آنکھ کہین نہین جاتی اور نظر
خدا جانے کہان پہونچ جاتی ہے لیکن آنکھ سے جدا بھی نہین ہوتی اور
اولاد کو لخت دل بھی کہتے ہین تو دل پہلو ہی مین ہوتا ہے لیکن خدا جانے
کہان ہوتا ہے سہ پہلو مین دل تپان نہین ہے ؛ ہر چند کہ یہان ہے یہان
نہین ہے ؛ حدیث شریف مین ہے کہ لڑکیان آنحضرت صلعم کے پاس
دف کے ساتھ گا رہی تھین آپ سن رہے تھے حضرت ابو بکر رضہ آئے وہ بھی
سنتے رہے جب حضرت عمر رضہ آئے تو لڑکیان مزاج سے واقف تھین گانا
موقوف کر دیا اور دف کو چھپا دیا تو حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رضی اللہ
عنہ کہ سلسلہ آپ کا حضرت صدیق اکبر رضہ سے ملتا ہے اسی مناسبت سے
فرما گئے ہین کہ نہ این کار می کنم و نہ انکار می کنم اور حضرت مجدد الف ثانی
قدس سرہ کہ اولاد امجاد حضرت عمر رضہ سے ہین اوس رگ فاروقی کی جنبش
تھی کہ سماع کی طرف اصلا التفات نہ فرمایا اور یہ بھی ہوا کہ آپ کے خلیفہ
خواجہ محمد ہاشم گانا سننے لگے آپ سے کسی نے مخبری کی آپ نے منع نفرمایا
بلکہ ارشاد کیا کہ وہ بدرجہ کمال پہونچ گیا ہے ہمکو اوسپر اعتراض نہین اور
حضرت مرزا مظہر جانجانان قدس اللہ سرہ بھی نہین سنتے تھے آپ کو حضرت
مجدد سے کمال عشق تھا اور حضرت درد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین دوسری
تاریخ ہر ماہ کے کاملان موسیقی بلا طلب اون کے گانا راگ سنا کر چلے جاتے
تھے راقم نے حضرت پیر و مرشد سے سنا کہ کسی نے حضرت مرزا صاحب سے پوچھا
کہ خواجہ صاحب سماع سنتے ہین آپ کیون نہین سنتے آپ نے جواب دیا

اور بہت سے اکابر سے ایسے توجہات حالی منقول ہین لطیفہ ہمارے
حضرت نے حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بہی دیکہا ہے
اور شاہ احمد سعید صاحب اور آپ مولانا محمد اسحاق صاحب سے درس
حدیث مین ہم سبق تہے شاہ عبد الغنی صاحب اون کے بہائی داماد حضرت
شاہ آفاق کے تہے دونون صاحب حضرت شاہ آفاق کی خدمت مین
حاضر ہوا کرتے تہے وقت نماز کے حضرت شاہ آفاق ہمارے حضرت کے پیچہے
اقتدا فرمایا کرتے تہے اور ایسا ہی جب ہوا کہ حضرت سترہ برس کی عمر مین
دہلی شریف کو گئے تہے حضرت شاہ آفاق کی خدمت مین حاضر ہوے تو
آپ اون کو اندرون خانہ لے گئے اور اپنی بیٹی صاحبہ اور داماد سے فرمایا
کہ ان کو نذر دکہلاؤ ہرچند آپ نے تواضع کی تماناکیون نہ ہو حضرت شاہ
آفاق جملہ کمالات باطن مین طاق تہے آپ کو کشف سے معلوم ہوگیا تہا کہ
ان کا یہ رتبہ ہوگا اور بہت سی بشارات فرماتے تہے لطیفہ شاہ غلام رسول
صاحب نے زمانۂ غدر مین فرمایا کہ اب انگریزون کا یہان سے قدم اوٹہا
حضرت نے کہا کہ آپ ذرا خوض کرین بلکہ جم گیا یہ کہکر حضرت وہان سے چلے آئے
شاہ صاحب نے خوض کیا تو صحت کشف آپ کی معلوم ہوئی اوسی وقت
آدمی بہیجکر بلایا اور فرمایا کہ بے شک تمہارا مکاشفہ صحیح ہے اور یہ فرماتے تہے
کہ یہ ایک آفتاب ہے کہ مشرق سے مغرب تک چمکے گا یہ تذکرہ حضرت پیرو مرشد
سے سنا لطیفہ حضرت داؤد علیہ السلام کو صفت سمع سے بڑی مناسبت
تہی الحان داؤدی مشہور ہے اور اون کی شریعت مین عبادت ساتہہ
سماع اور مزامیر کے ہوتی تہی اور حضرت یعقوب کو مناسبت بصر کی زیادہ تہی
اور اعتدال سمع اور بصر وغیرہ کا آنحضرت صلعم کو حاصل ہوا ہے اور ظاہر ہے
کہ اعتدال کمال حسن ہے سو محبت اور محبوبیت دونو ذات پاک مین جمع ہین
؎ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ۔ اور آنحضرت صلعم نے حضرت ابوبکر و عمر رض کو

اور حضرت امام حسن رضی سر سے ناف تک آنحضرت صلعم سے مشابہ تھے اور حضرت امام حسین علیہ ناف سے پانون تک یہ بھی اوس اتحاد کا باعث ہے اور مرتبۂ سیادت حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو بھی ہے اور امام حسن و حسین رض کو بھی اون کو سیدا شباب اہل الجنة فرمایا اور حضرت ابوبکر و عمر رض کو سیدا کہول اہل الجنة اور جائز ہے کہ کوئی بزرگ اہل بیت سے از روئے نسب کے نہو اور فائز اوس قرب کا نہو جیسا کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو ہوا کہ سلمان منا اہل البیت **لطیفہ** ہمارے حضرت وقت بعیت لینے کے اس طرح فرمایا کرتے ہین کہ بعیت ہے رسول اللہ کی طریقہ مین حضرت شاہ آفاق رح کے بعد از ان جس خاندان مین مرید ہوتا ہے اوس کا نام لیتے ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وصلی اللہ تعالی علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ و اصحابہ و بارک و سلم اما بعد یہ رسالہ جو تہارا قم الحروف کا موسوم بہ **میخانۂ عشق** متضمن بعض نکات سورہ رحمن ہے امید کہ پسند خاطر ارباب عرفان ہو للراقم ۔ لٹا دیتی ہے اک عالم کو وہ آنکھ + یہ میخانہ بھی کیا چلتا ہوا ہے +

الرحمن علم القرآن خلق الانسان علمہ البیان واضح ہو کہ انسان آئینہ دار رحمن ہے اسی واسطے انسان کی صفت بھی بیان ہے جس سے سالکان راہ و ذاہبان فی سبیل اللہ جو سفر در وطن کرتے ہین راہ پاتے ہین تو وہ نور بیان سالکان انفس کا راہبر ہے جیسے کہ مسافران آفاق کے لیے رہنما شمس و قمر ہے لہذا بعد اسکے فرمایا الشمس والقمر بحسبان سورج اور چاند گردش مین ہین اسی طرح بیان کو بھی گردش ہے اور اہل ارشاد بیان کو ایر پھیر کر انواع عبارت مین موافق ہر استعداد کے پردہ کشائی اسرار فرماتے ہین علاوہ اس کے یہ مذکور سیر آفاقی کا ہے ۔ عالم تمام در رد زآیات حق ما است + تو اند کے بغور ببین این کتاب را + الحق کہ مثل انفس کے آفاق بھی سرگردان طلب ہے اور جیسے کہ انفس محو ذوق و شوق و انس و انجذاب ہین اسی طرح

کہ وہ کن رسی ہین مین انکہہ رسی ہون رموز عاشقان عاشق بداند **لطیفہ**
علم غیب اللہ تعالی کو ہے اور کسی کو نہین اولیا کے دل منور ہوتے ہین کہ
اوس کے ذریعہ سے جدہر التفات کرتے ہین اونپر کہل جاتا ہے بلکہ
اللہ تعالی بے التفات کے بہی کہولدیتا ہے اتقوا فراستہ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ
اور ایسا بہی ہوتا ہے کہ عرش سے فرش تک سب منکشف ہوجاتا ہے یہ پرتو
علم آلہی کا پڑجاتا ہے کنت سمعہ و بصرہ اس سے عبارت ہے سہ علم حق در
علم صوفی گم شود ٭ این سخن کی باور مردم شود ٭ آنحضرت صلعم نے ایک صحابی
سے پوچہا کیا حال ہے اونہون نے عرض کیا یارسول اللہ عرش و کرسی اور
بہشت و دوزخ سب دیکہہ رہا ہون آپ نے فرمایا عبد نور اللہ قلبہ ایسا ہی
اللہ تعالی اون کی روح مین وہ قوت دیتا ہے کہ اوس کے ذریعہ سے دور
دور کے کام ہوتے ہین کہ وہان عقل و فہم کو رسائی نہین جب ملائکہ کو اللہ تعالی
نے یہ قدرت دی ہے تو کیا انسان کامل کو نہین دے سکتا ہے ہمارے
حضرت نے فرمایا کہ ایک مرید حضرت شاہ آفاق رضؓ کے بہوپال مین نوکر تہے
اوس زمانہ مین کہ وہان کے نواب کو جنگ درپیش تہی اثنا سے جنگ مین
ایک سکہہ نے اون کو بہالا مارا اونہون نے اوسی وقت حضرت شاہ آفاق
کو یاد کیا آپ نے اپنی پشت مبارک پر جہیل لیا اور وہ مرید بچ گیا حضرت
کی پشت مبارک سے خون رواں ہوا وہان آپ کے ایک مرید جو بہت شوخ
تہے حاضر تہے باصرار استفسار کرنے لگے آخر آپ نے بیان فرمادیا اور بسم اللہ
کرکے اپنی پشت مبارک پہ ہاتہہ پہیرا خون بند ہوگیا گویا زخم ہی نہ تہا
ایسے ہی مذکور تصرفات ہمارے حضرات کے بہت ہین جن کے بیان کے
لیے ایک دفتر چاہیے مقصود اس بیان سے یہ تہا کہ کرامات الاولیا حقؒ
لطیفہ قرب خلافت خلفای راشدین کو ہے اور قرب امامت ائمۂ اہل بیت
کو مسلم ہے اور اس قرب مین ایک اتحاد ہے جو جزو کو اپنی اصل سے ہوتا ہے

خلق الانسان من صلصال کالفخار وخلق الجان من مارج من نار فبای آلاء ربکما
تکذبان بنایا آدمی کو کھنکھناتی مٹی سے جیسے ٹھیکرا اور بنایا جن کو آگ کے
شعلہ سے تو انسان وہی ہے جو خاکساری اختیار کرے نہ وہ کہ شعلۂ غضب
وحسد وکبر وغیرہ شہوات نفسانی کا گرفتار ہو کیونکہ ان تمام رذائل کا مبدا وہی
عنصر ناری ہے رب المشرقین ورب المغربین فبای آلاء ربکما تکذبان پروردگا
دو مشرق کا اور دو مغرب کا تو اگر ایک مشرق اور مغرب ہوتی یعنی صرف جاڑا
رہتا یا نری گرمی تو یہ راحت تبدیل موسم کی کہان میسر ہوتی تو یہ بھی بڑی نعمت
ہے مرج البحرین یلتقیان بینهما برزخ لا یبغیان فبای آلاء ربکما تکذبان ہر ایک
اپنے مطلب کی سنتا ہے اور سمجھتا ہے تو اس آیت کے اسرار عجیب ہین عاشق
کو معشوق سے تمتع از روی سمع کے ہے یا از روی بصر کے تو نسبت سمع کی ایک
دریائے ذخار ہے کہ فیض اوسکا مثل ابر مطیر کے برستا ہے اور بصر کی نسبت
دوسرا دریای مواج ہی کہ عاشق بیچارہ کو تہ و بالا کرتا ہے اور عاشق کو کبھی
اس ہنگامۂ سمع وبصر سے فرصت نہین اور دونون مین عجب پردہ ہے کہ سمع
بصر کی اور بصر سمع کی مخل نہین اور کان مین بھی ایک پردہ ہوتا ہے ؎
ہر جا زنی وچنگ صدامی شنویم ✤ آہنگ ترا نا م صدامی شنویم ✤ گر چشم
کشائیم تو مد نظری ✤ ورگوش نہیم ہم ترا می شنویم ✤ یخرج منهما اللؤلؤ والمرجان
فبای آلاء ربکما تکذبان یعنی اُن بحرین سمع وبصر سے عجب عجب در وجواہر معارف
ہاتھ آتے ہین اور عاشق کی زبان سے بے اختیار وہ موتی جھڑتے ہین وله
الجوار المنشآت فی البحر کالاعلام فبای آلاء ربکما تکذبان وہ کشتیان اوسی دریائے
عرفان مین قائم ہین تاکہ طالبان خدا اون کے ذریعہ سے فائز کعبۂ مقصود
ہون ؎ دریا پہ عیش جائے ہے ساقی سے کہو ✤ لے آئینہ دیکھ ظالم اس عالم کو
آنکھین تری یون نشہ سے جاتی ہین چڑھی ✤ جون کشتی چڑھاؤ پر کھینچی جاتی ہو ✤
کل من علیها فان ویبقی وجه ربک ذو الجلال والاکرام فبای آلاء ربکما تکذبان

آفاق مین چاند سورج تارے خدا جانی کس پردہ نشین کی تاک جہانک مین
ہین ے ندانم ہر شب از شوق کدامین شور محشر ہا + نمک در پردہای خواب
ی ریزند اختر ہا + والنجم والشجر یسجدان + اور جہاڑ اور درخت سجدہ کررہے
ہین اور تمام برگ و بار اوس کی یاد مین مشغول ہین ے چمن مین جو دیکہا تو
چرچا ہے تیرا + لب برگ پر تیری ہی گفتگو ہے + والسماء رفعہا ووضع المیزان
الا تطغوا فی المیزان اور آسمان کو اونچا کیا اور رکہی ترازو کہ مت زیادتی کرو
ترازو مین یعنی عدل کرو اور تمام اعمال واقوال واحوال چاہیے کہ اندازہ
ہون اور مثل تفریط کے افراط بہی نہ رکہتے ہون جیسے زہاد خشک وملایان
بے معنی گہٹاتے بڑہاتے ہین ے بزہد وورع کوش وصدق وصفا + ولیکن
میفزاے بر مصطفے + واقیموا الوزن بالقسط ولا تخسروا المیزان اور سیدہی ترازو
تولو انصاف سے اور مت گہٹاؤ تول جیسے مغلوبان حال ومدہوشان سکر
استقامت حال سے بے بہرہ ہین اور کوچۂ کفر طریقت سے مقام اسلام حقیقی
مین نہین آئے سو وہ میزان اتباع شریعت ہے والارض وضعہا للانام فیہا
فاکہۃ والنخل ذات الاکمام والحب ذو العصف والریحان اور زمین کو رکہا واسطے
خلق کے اوسمین میوہ ہے اور کہجورین خوشون والی اور اناج بہس والا جو علف
دواب ہی اور پہول خوشبو کی سو یہ سب واسطے انتفاع مخلوق کے ہین تاکہ
اوس کو کہائین اور کہلائین اور خوشبو سے دماغ کو جو رئیس اعضا اور بہت
لطیف ہی قوت اور راحت پہونچائین نہ یہ کہ مثل رہبانون کے اون کو اپنے
اوپر حرام کرلین ے مازاہد روزہ دار خوخوار نئیم + ماچلہ نشین روبدیوار نئیم +
چیزے کہ زحق رسد بصد شوق خوریم + پرہیز چرا کنیم بیمار نئیم + فبای آلاء
ربکما تکذبان پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤ گے تم دونو یہ خطاب طرف
جن وانس کے ہے کیونکہ مکلف یہی دو گروہ ہین اور نیز خطاب طرف سمع وبصر
کے ہے کہ انسان ان دونون کی وجہ سے نعماے الٰہی کا بیان سنتا ہی اور دیکہتا ہے

اور مقر سجدہ کرین گے اور منکرون کی پشت تختہ ہو جائیگی پہر مقر جنت مین
زیارت وجہ اللہ سے مشرف ہونگے اور وجہ اللہ عجب مرتبۂ عالی ہے جس سے
مومنین اور دوستان خدا آنکہین ٹہنڈی کرینگے اور کافر محروم اس نعمت
سے آگ مین جلین گے یا معشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السمٰوات
والارض فانفذوا لا تنفذون الا بسلطان فبای آلاء ربکما تکذبان اے گروہ
جن اور انس کے اگر ہو سکے تم سے کہ نکل بہاگو کنارون سے آسمانون اور
زمین کے تو نکل بہاگو نہین نکل سکتے مگر غلبہ سے اور غلبہ کہان ہے پہر جال
اطاعت کرو یرسل علیکما شواظ من نار ونحاس فلا تنتصران فبای آلاء ربکما
تکذبان بہیجے جاوین گے تیز شعلہ آگ کے اور تانبا گلا ہوا فاذا انشقت السماء
وکانت وردۃ کالدہان فبای آلاء ربکما تکذبان پہر جب پہٹ جاوی آسمان
اور ہو جاوے سرخ مانند نری کے یہہ بیان ہے قیامت کے دن کا ــ
دو عالم جلوہ از طلعت او ئہ قیامت فتنۂ از قامت او ئہ یعنی قیامت بہی
ایک ٹہوکر ہے معشوق کی فیومئذ لا یسئل عن ذنبہ انس ولا جان فبای آلاء ربکما
تکذبان پہر اوس دن نہ پوچہا جائیگا کوئی اوس کے گناہ سے یعرف المجرمون
بسیماہم فیوخذ بالنواصی والاقدام فبای آلاء ربکما تکذبان پہچانے جائین گے
گنہگار پیشانی سے روسیاہ یعنی حالش ہپرس اور جو نیک ہونگے اونکا چہرہ
بحال ہوگا پہر پکڑی جائین گی پیشانیان اور قدم یعنی اوسی ناصیہ پر حکم صادر
ہوگا ہذہ جہنم التی یکذب بہا المجرمون یطوفون بینہا وبین حمیم آن فبای آلاء
ربکما تکذبان یہ وہ دوزخ ہے جس کو جہٹلاتے تہے گنہگار پہرینگے درمیان
اوس کے اور گرم پانی کہولتے ہوئے کے یعنی وہ سب بہاڑ مین جائین گے
نعوذ باللہ منہا ولمن خاف مقام ربہ جنتان فبای آلاء ربکما تکذبان یہان آئے
نہ فرمایا کہ جو کوئی ایمان لایا بلکہ ڈرا فرمایا یعنی ایمان کے ساتہہ اطاعت بہی
کی تو اوس کو دو باغون کا بدلا دو باغ ہین ذواتا افنان فبای آلاء ربکما تکذبان

ضمیر اقرب کی طرف راجع کرنا بہتر ہے ابعد کی طرف سے یعنی وہ سب لوگ جو
اون کشتیون پر ہین فنا ہونے والے ہین اور باقی رہیگا منہہ تیرے پروردگار
کا جو بزرگی اور تعظیم والا ہے یعنی حاصل اوس کشتی مین بیٹھنے کا اور تشبیہ
سیر و سلوک کا فنا و بقا ہے اور وجہ کا اشارہ ہے وجہ نہین فہم من غم
تشبیہ کشتی کی آنکھہ سے نہایت مناسب ہی اور ظل عالم تنزیہ عالم تشبیہ ہے
تو چشم رحمت اور نظر قبول مرشد آئینہ دار عنایت الٰہی ہے اور بیواسطہ مرشد
وصول الی اللہ نادر ہے ؎ بی عنایات حق و خاصان حق * گر ملک باشد
سیاہستش ورق * اور کشتی مین بیٹھنے کی تشبیہ نظر مین سما جاتی سے بہت
زیبا ہے ظاہر ہے کہ جب کوئی کسی کو دیکھتا ہے تو اوس کا نقشہ تمام اوس
دیکھنے والے کی آنکھہ مین کھنچ جاتا ہے بالجملہ ایک نظر کامل وہ کام کرتی
ہے جو کسی ریاضت اور مجاہدہ سالہاسال سے ممکن نہین یسئلہ من فی السموات
والارض کل یوم ہو فی شان فبای آلاء ربکما تکذبان یعنی وہ ہمیشہ دیتا رہتا
ہے اور آسمان اور زمین والے سب اوس سے مانگتے رہتے ہین اور یہ سب
وجود و حیات وغیرہ اور گھر بار مال و متاع سب اوسکا دیا ہوا ہے اور مثل
فیض کونی کے فیض ارشاد و نور ہدایت مومنین پر نازل ہوتا ہے اور جو
کوئی جس سے مانگتا ہے اور جو کوئی دیتا ہے وہ بھی درحقیقت خدا دیتا ہے
یہ سب اسباب اور روپوش اوس کے افعال کے ہین چنانچہ اکتساب مدد
معاش امراو سلاطین سے کرتے ہین اور واسطہ اس کے وہ لوگ ہین اور
حصول ظاہر قرآن و حدیث اساتذہ سے میسر ہوتا ہے اور ذریعہ اس فیض کے
وہ ہین اور کسب فیض باطن و علم سینہ مرشدون سے دستور ہے اور وسیلہ
اس فیض کے وہ ہین سنفرغ لکم ایہ الثقلن فبای آلاء ربکما تکذبان یعنی تمہارا
حساب لین گے دن قیامت کے اوس روز سب اسباب اور پردہ اوٹھا ئینگے
اور منکر بہی مقر ہون گے اور بے پردہ دیدار حضرت ساقی سے مشرف ہونگے

راقم الحروف کا موسوم بہ **نشۂ عرفان** کہ حاصل میخانۂ عشق ہے مشتمل اکثر معارف عام فہم خاص پسند پر ہے جس سے ارباب فہم بہت سے مقاصد جلیا معلوم کر سکتے ہین **معرفت** اسم مبارک اللہ کو اسم ذاتی کہتے ہین اور بعض اسکو بھی اسمائے صفاتی سے شمار کرتے ہین کہ یہ وہ اسم ہے جو جامع جمیع اسماوصفات ہے تو دونون قول درست ہین یعنی اس اعتبار سے کہ اسماوصفات زائد ہین ذات پر تو کوئی اسم ذاتی نہین لانہ تعالی وراء الوراء لایعبر عنہ بعبارۃ اور اس لحاظ سے کہ جامع جمیع اسماوصفات کون ہے وہی ذات ہے اسم ذاتی کہنا درست ہوا **معرفت** صفات ثمانیہ امام جملہ صفات ہین اور بعض اکابر صفت وجود کو بڑہاکر نو صفت کے قائل ہوئے ہین تو دونون قول صحیح ہین اس اعتبار سے کہ وجود بھی ایک صفت ہے نو ہوتے ہین اور اس حیثیت سے کہ وجود سب صفات کو شامل اور سب مین ساری ہے تو آٹھ ہوتے ہین **معرفت** شرائع سابقہ مین سجدہ بزرگون کو کرنا جائز تھا اور ملائکہ نے حضرت آدم کو سجدہ کیا ہے اور اب جو منسوخ ہے تو بسبب کسی حکمت کے منسوخ ہوا کیونکہ اللہ تعالی کسی بڑے کام کو کسی کے واسطے روا نہین رکھتا الغرض حاصل سجدہ کہ تعظیم و تکریم ہے باقی ہے اور دوستان خدا کی جناب مین نیازمندی لازم ہے کہ یہ آؤ بھگت خدا کی ہے اور وہ جو ایک حدیث مین ہے کہ مت کھڑے ہو میرے سامنے جیسے کھڑے ہوتے ہین اعاجم اُن کے روسا کے سامنے تو یہ نفی قیام نہین ہے بلکہ نفی اوس وضع قیام کی ہے ورنہ صرف لاتقوموا فرمانا کافی تھا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا واسطے آنحضرت صلعم کے کھڑی ہوا کرتی تھین **معرفت** الرحمن علی العرش استوی اور اللہ معکم اینما کنتم کے باب مین اختلاف اہل ظاہر کا ہے سو ایمان دونون آیتون پر ہے والراسخون فی العلم یقولون آمنا بہ کل من عند ربنا اور حدیث مین ہے ان من افضل ایمان المرء ان یعلم ان اللہ معہ حیث کان اور عرش پر بھی کوئی جلوہ ضرور ہے ورنہ معراج کی کیا ضرورت تھی اور وحی عرش سے آتی تھی ۔

اون باغون مین بہت سی ٹہنیان ہین یعنی شعب ایمان جو اوس مومن
مطیع مین ہین اوس کا یہ بدلا ہے فیہما عینان تجریان فبای آلاء ربکما تکذبان
اون مین دو چشمے بہتے ہین یہ بدلا ہے اون دو چشمون کا جو خوف خدا سے
بہتی تہین فیہما من کل فاکہۃ زوجان فبای آلاء ربکما تکذبان وہ میوے بہی
ثمرہ ایمان ہین متکئین علی فرش بطائنہا من استبرق وجنا الجنتین دان فبای
آلاء ربکما تکذبان اون فرشون پر تکیہ لگائین گے یہہ بدلا ہے اوس تکیہ کا جو
اونہون نے خدا پر کیا اور اوس تکیہ یعنی توکل کے سبب سے یہان آسانی
تمام مطالب اون کے ہاتہہ آئے وہان بہی سہولت سے میوہ پائین گے فیہن
قاصرات الطرف لم یطمثہن انس قبلہم ولا جان فبای آلاء ربکما تکذبان یعنی
وہ اچہوتی بیبیان ہین کہ اون تک کسی کا دسترس نہین ہوا نیچے نگاہ والیان
ہل جزاء الاحسان الا الاحسان فبای آلاء ربکما تکذبان اور جن کے نفس مطمئنہ
ہین اون کی جنت زیادہ عالی ہوگی ومن دونہما جنتان فبای آلاء ربکما تکذبان
مدہامتان فبای آلاء ربکما تکذبان یعنی وہ باغ ہرے بہرے ہین فیہما عینان
نضاختان فبای آلاء ربکما تکذبان اون مین دو چشمے اوبلتے ہین فیہما فاکہۃ
ونخل ورمان فبای آلاء ربکما تکذبان اون مین میوہ ہین اور کہجورین اور
انار فیہن خیرات حسان فبای آلاء ربکما تکذبان اون سب باغون مین بہلی
عورتین ہین خوبصورت حور مقصورات فی الخیام فبای آلاء ربکما تکذبان حورین ہین
خیمہ نشین لم یطمثہن انس قبلہم ولا جان فبای آلاء ربکما تکذبان یعنی وہ بن بیاہی
ہین متکئین علی رفرف خضر وعبقری حسان فبای آلاء ربکما تکذبان تکیہ لگائے
ہوئے چاندنیان سبز اور چہاپہ دار خوش طرح پر تبارک اسم ربک ذی الجلال
والاکرام بڑی برکت والا ہے نام تیرے پروردگار کا جو بزرگی اور تعظیم والا ہے ہم تو عاشق ہین تمہارے نام کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العلی الاعلی والصلوۃ والسلام علی نبیہ المجتبی وعلی آلہ واصحابہ نجوم الہدی اما بعد یہ رسالہ

اذا کان الغالب علی عبدی الاشتغال بی جعلت نعیمہ ولذتہ فی ذکری فعشقنی
وعشقتہ فرفعت الحجاب فیما بینی وبینہ وصیرت بین عینیہ معالما لایسہوا اذا سہے
الناس اولئک کلامہم کلام الانبیاء اولئک الابدال حقا اولئک الذین اذا
اردت باہل الارض من عقوبۃ وعذاب ذکرتہم فصرفت ذلک عنہم رواہ فی الحلیۃ
معرفت اصل اصول اتباع سنت حسن معاملت ہی ساتھہ خدا کے اور خلق
کے **معرفت** سند طلب خدا کی صریحا یہ حدیث شریف ہے کہ آنحضرت صلعم
نے صحابہ کبار سے فرمایا والملأ الاعلی یطلبونہ کما انتم تطلبونہ **معرفت** لقد رای
من آیات ربہ الکبری بیشک دیکھے اونسے اپنے رب کے بڑے نمونے اور
تجلی ظہور شے کو مرتبہ ثانی مین کہتے ہین اور تمام تجلیات آیات الٰہی ہین فہم
من فہم سے جلوہ صفت ست اگر دیدہ بینائی ہست + کین جہان آئینہ آئینہ
سیمائی ہست + مہر و مہ ارض و سما آئینہ شکل اند ہمہ + میتوان یافت کہ درپردہ
خود آرائی ہست + **معرفت** ص والقرآن ذی الذکر قسم ہے قرآن کی جو
یاد دلاتا ہے یعنی کلام طرف متکلم کے رہنما ہے اور تمام آن و ادا معشوق کی
اوس کے سخن سے کہل جاتی ہے **معرفت** لتکون کلمۃ اللہ ہی العلیا یعنی تاکہ
خدا کا بول بالا ہو تو شہدا کو محبت خالص ہے اللہ تعالی سے **معرفت** تکریم
تبرکات اکابر کی لازم ہے بقیۃ مما ترک آل موسی وآل ہارون تحملہ الملائکۃ **معرفت**
نئی روشنی دیکہو واشرقت الارض بنور ربہا اور جگمگا اوٹہی دہرتی جہلک سے
اپنے پالنہار کی **معرفت** وما یومن اکثرہم باللہ الا وہم مشرکون اس شرک سے
مراد شرک خفی ہے یعنی تعلقات ماسوا کا دل مین ہونا **معرفت** علم ظاہر مقدمۂ
عمل ہے جسپر عمل صحیح موافق حکم خدا و رسول کے حاصل ہوتا ہے اور یہ علم باطن
عمل پر مترتب ہے کہ بعد تقدیم عمل صحیح کے پیدا ہوتا ہے حدیث مین ہے کہ جو
کوئی اپنے علم پر عمل کرے اللہ تعالی اوسکو ایک ایسا علم دیتا ہے جو پہلے معلوم
ہی نہ تہا **معرفت** قرب نوافل کا یہی بیان ہے کہ لایزال عبدی یتقرب الی

سخن از عرش بود دل بردن رندان آمد ✦ این می ناب ز نہ شیشۂ افلاک چکید ✦

معرفت معانی مین مقامات عشرۂ سلوک کے بڑا اختلاف ہے اور ہر عارف نے موافق اپنی دید وفہمید کے معانی بیان کیے ہین اور وہ سب بجای خود درست ہین ؎ ہر چہ خوبان کنند خوب آید ✦ راقم کو جو فیض سے حضرات کے معلوم ہوئے تحریر کرتا ہے توبہ پشیمان ہونا گناہون سے کہ الندم توبۃ یہہ باطن توبہ ہے اور ظاہر توبہ استغفار ہے انابت رجوع الی اللہ ہے جو علامت صدق توبہ کی ہے زہد ترک تعلقات ماسوا کا دل سے صبر روکنا اپنے کو خلاف حکم خدا ورسول سے شکر بجالانا احکام آلہی کا اور اوس کی عبادت کرنا کہ افلا اکون عبدا شکورا توکل بھروسا کرنا خدا پر ہر حال مین با اسباب اور بے اسباب ذکر یاد آلہی جو ضد غفلت کی ہے توجہ تعلق دل کا خدا سے مراقبہ ہمیشہ حاضر وناظر جاننا خدا کو اور بعض نے ریاضت وعزلت وقناعت وورع کو بھی بیان کیا ہے تو ریاضت درستی اخلاق سے متعلق ہے اور عبادت کا تعلق اعمال سے ہے اور عزلت گوشہ نشینی کو کہتے ہین ؎ در گوشۂ خاطر عزیزان جا کن ✦ در مذہب ما گوشہ نشستن این است ✦ اور قناعت کے معنی طمع نکرنا اور ورع مرادف تقوی ہے والتقوی ہہنا لفظ حدیث ہے اور یہ سب مصطلحات مع تسلیم ورضا تفصیل ہے محبت آلہی اور اتباع سنت کی **معرفت** اصول طریقۂ نقشبندیہ جو الی الآن ہر شعبہ مین باقی ہین وہ یہ ہین ذکر مراقبہ رابطہ لیکن اتباع شریعت ضرور ہے **معرفت** بزرگون نے جو مقامات کو دوائر سے تعبیر کیا ہے مثل دائرۂ ولایت صغری وکبری وعلیا وکمالات نبوت وغیرہ کے تو عالم مثال مین ہر مقام کا قرب بصورت دائرہ نظر کشفی مین آیا ہے اور توضیح مطالب کے واسطے اون عبارات کو اختیار کیا ہے تو غرض حاصل دوائر سے ہے اور اختیار زوائد بیکار ہے کیونکہ زوائد خود ضمن فوائد مین آجاتے ہین **معرفت** عشق کا لفظ اس حدیث مین آیا ہے عن الحسن البصری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی

اہل سلوک نے بیان کیا ہے اور علامت طی ہونے دائرۂ کبریٰ کی غروب ہونا اوس آفتاب کا نظر کشفی مین آتا ہے سو حقیقت اوس مکشوف اون اہل مقام کی وہی قصہ ہے حضرت خلیل اللہ کا کہ بعد نفی ماہتاب و آفتاب کے آخر کار آپنے فرمایا انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا و ما انا من المشرکین

معرفت سیر نظری اس آیت سے ثابت ہے کہ رب ارنی انظر الیک ؎

ذرہ حسن تو کوہ طور را صد پارہ ساخت ✣ عاشق مسکین کجا ماند بجال خویشتن ✣

معرفت للراقم ؎ نہین جانتے ہم وجود و شہود ✣ یہ باتین ہین دو اور خدا ایک ہے ✣ **معرفت** وضع مراقبہ بھی احادیث سے ظاہر ہے کہ صحابہ کبار روبرو آنحضرت صلعم کے اس طرح بیٹھتے تھے کہ چڑیان سر پہ سے اوڑنہ سکتی تھین یہ ظاہر مراقبہ ہوا اور باطن مراقبہ توجہ الی اللہ ہے اس سے کون منکر ہے **معرفت** وہ علم جو ادراک سے متعلق ہے اوسکو واردات کہتے ہین اور جو مشاہدۂ باطن سے پیدا ہوتا ہے اوس کو مکاشفات سے تعبیر کرتے ہین اور علم خواہ واردات سے ہو خواہ مکاشفات سے یا متعلق بہ عالم سفلی ہے اور یہ علم اہل خدمات باطنیہ کو ہوتا ہے یا متعلق بہ عالم علوی ہے جو موجب تقرب خدا و رسول ہے یہ علم اولیائے عشرت کو ہوتا ہے **معرفت** فضل اون معاملات سے عبارت ہے جو محض وہبی ہین کسب کا اون مین کچہ دخل نہین اور رحمت مین کسب کا بہانہ ہے سو وہ فضل اور یہ رحمت جمع ہو کر اسم مبارک فضل رحمن نمایان ہوتا ہے **معرفت** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات علیا مین سے یہ دو کمال ہین ایک عبدہ ورسولہ دوسرا کمال بجال محبوبیت جس سے انا حبیب اللہ مشعر ہے اور اسم مبارک احمد کنایہ اس کمال سے ہے **معرفت** جو طریقۂ اولیا جس عصر مین شائع ہوا مناسب وقت و حال و استعداد اون اہل عصر کے وہی طریقہ تہا جیسا کہ مناسب قرون انبیاء ما تقدم کے اون کے شرائع تھے شاہد اس بیان کی یہ حدیث ہے العلماء ورثۃ الانبیاء **معرفت** یہ اصطلاحات

بالنوافل حتی احببتہ الخ اور قرب فرائض یہ ہے کہ ما تقرب الی عبدی بمثل ما افترضت
علیہ **معرفت** نسبت قلب و نفس جو اہل سلوک مین متعارف ہے بیان
اوسکا آیات قرآنی سے اس طرح پر ہے کہ یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ
بقلب سلیم اور نسبت لطیفۂ نفس یہ ہے کہ یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ
مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی **معرفت** معیت اور اقربیت وغیرہ تمام
اسما و صفات آلہی پر ایمان ہی مقصود حصول اوس معیت اور اقربیت کا ہے جو
مفہوم مثل ان آیات سے ہے کہ واللہ مع المحسنین اور واسجد واقترب **معرفت**
کوئی خلق نہ برا ہے نہ بھلا ہے بلکہ نسبت سے اوس مین حسن و قبح پیدا ہوتا ہے
اگر نسبت اوس خلق کی طرف خدا کے ہے وہ خلق حسن ہے ورنہ کچھہ نہین اور
خلق صفت روح کی ہے تو جس کو میل روحانی طرف پروردگار کے نہین وہ
حسن اخلاق سے برکنار ہے **معرفت** علم فی نفسہ کمال ہے اور حکمت مناسب
تکمیل ہے ومن یوت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا **معرفت** اپنے نفس سے کبھی گمان
نیک نہ رکھنا چاہیے کہ مورث عجب ہے قال علی کرم اللہ وجہہ الحزم سوء الظن
معرفت الدنیا ملعونۃ وملعون ما فیہا الا ذکر اللہ وما والاہ وعالم ومتعلم اور عالم
کامل وہی ہے جو شرف وعلمناہ من لدنا علما سے مشرف ہوا اور متعلم کاملان
مکمل ہین کہ موافق ہر استعداد کے رہنمائی کرتے ہین **معرفت** فضل العالم علی العابد
کفضلی علی ادناکم سو یہ وہی عالم ہین جن کو عروج کے بعد نزول ہوا ہی **معرفت**
سند اہل خدمات باطن کی قصہ حضرت موسی اور خضر علیہما السلام سے ظاہر ہے
اور کاشف اون رموز کی یہ آیۂ کریمہ ہے کہ ما فعلتہ عن امری **معرفت** رویت آلہی
کو جو بے جہت اور بے کیف کہتے ہین تو ظاہر ہے کہ زمان و مکان جہان تک ہے
وہان جہت ثابت ہے ورائے زمان و مکان جہت کہان ہے فہم من فہم
اور بے کیف سے مقصود برارت ہے کیفیات واذواق سفلی سے **معرفت**
نور ولایت صغری مانند ماہتاب کے اور نور ولایت کبری مانند آفتاب کے

کہ از خلفای حضرت محمد زبیر اند رضی اللہ تعالیٰ عنہ نسبت این خاندان کسب
نمودہ بسر گرمی حلقہ و مراقبہ و افادۂ نسبت درین وقت ممتاز اند نہتی **معرفت**
ہمارے حضرت دام فیضہ اولاد امجاد سے حضرت مصباح العاشقین چشتی
رضی اللہ عنہ کے ہین جن کا مزار مبارک ملاوہ مین ہے والد ماجد آپ کے حضرت
شاہ اہل اللہ مرید حضرت شاہ عبدالرحمن صاحب لکھنوی علیہ الرحمۃ کے تھے
حضرت کا نام حضرت شاہ صاحب نے رکہا تہا **معرفت** سال ولادت اعلیٰ حضرت
شاہ محمد آفاق رضے اللہ عنہ کا یک ہزار و یک صد و شصت ہجری ہے مسکن
شریف دہلی تہا ہفتم محرم روز چہار شنبہ بعد مغرب سنہ یک ہزار و دو صد و
پنجاہ و یکم مین آپ نے انتقال فرمایا اور پنجشنبہ کو مغلپورہ مین عقب مسجد شریف
کے مدفون ہوے جہان حضرت قبلۂ عالم کو غسل دیا گیا تہا حضرت پیر و مرشد
سے معلوم ہوا کہ وہ زمین خود آپ نے اپنے واسطے خرید کر لی تہی **معرفت**
حضرت کی عادت ہے کہ بجز قرآن و حدیث کے دوسری کتاب نہین دیکہتے
اور جو کوئی کتاب نذر کرتا ہے طالبعلمون وغیرہ کو دیدیتے ہین اور ایسا ہی جملہ
اشیا کا حال ہے سخاوت اور ایثار بھی بدرجۂ کمال ہے بلکہ قرآن شریف بھی
جب تصحیح کر لیتے ہین کسی کو عنایت فرما دیتے ہین اللہ تعالیٰ اور کوئی نسخہ
قرآن کا بہیجدیتا ہے **معرفت** ما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء
حجاب او یرسل رسولا فیوحی باذنہ ما یشاء تو وحی معاملۂ انبیاء ہے اور حجاب
مین سے ہمکلامی اولیاء اللہ کو ہوتی ہے اور بواسطۂ رسل کے تمام مومنین سے
معاملہ ہے **معرفت** رویاے صالحہ ایک جزء ہے اجزاء نبوت سے اور نسبت
انبیاء کی مشاہدہ سے بڑہی ہوئی ہے **معرفت** اشعار نعت از راقم

قامت پہ تیری خلعت نور خدا کہلے ÷ جلوہ سے تیرے قسمت ارض و سما کہلے ÷
کوثر کا فیض تو نے جہان مین لٹا دیا ÷ دعوت سے تیری باغ ارم کی فضا کہلے ÷
تیرے لب و دہن مین سخن نے مزا دیا ÷ تیری ہی آنکہہ مین نگہ آشنا کہلے ÷

صوفیۂ کبار زمانۂ نبوت مین نہین اگرچہ مصداق ان کا ضرور تہا جیسے کہ اصطلاحات علم ظاہر کا حال ہے اور بعد زمانۂ نبوت جو اصطلاحات پیدا ہوئے اور مقامات کا مذکور ہوا اس مین یہ حکمت تہی کہ بعد ایام نبوت سے لوگون نے ظاہر پرستی اختیار کی اور نسبت باطن سے ناآشنا ہو گئے تو ضرور ہوا کہ اولیاے کبار کے کمالات بقدر طاقت تحریر کیے جاوین تاکہ لوگون کو ترغیب ہو اور اون کے توسل سے فائز المرام ہون لیکن جیسا کہ آگے مذکور مقامات و اصطلاحات باعث ترغیب اکثر اہل زمانہ تہا فی زماننا اکثر کے حق مین مضر بہی ہے کہ لوگون نے شطحیات اہل حال کو دستاویز مقرر کر کے بعض نے مذہب وجودیہ تقلیداً اختیار کیا اور بعض رسوم پرست طریقہ اور سلوک سے قطع نظر کر کے صرف رسم سماع وغیرہ پر اکتفا کرتے ہین اور بعض نے فوائد مطلوبہ کو چہوڑ کر گرفتاری وائر مثل طے کرنے مقامات اکابر کے پیدا کی اور بعض محض فریفتۂ قیل وقال اور تصوف دانی کو ولایت اور کمال جانتے ہین ع چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند ٭ لہذا الحکمت آلہی طریقہ ہمارے حضرات کا عجب جامع فوائد و مانع زوائد پیدا ہوا کہ ظاہر اسہل الوصول اور بمعنے کثیر الفیوض ہے کما لایخفی علی اہل النظر **معرفت** حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ صحابۂ کبار سے ہین اور فیض صحبت وتعلیم سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہی مشرف ہوئے ہین اخرج احمد فی الزہد عن سلمان قال اتیت ابا بکر فقلت اعہد الیّ فقال یا سلمان اتق اللہ و اعلم انہ سیکون فتوح فلا اعرفن ما کان حظک منہا ما جعلتہ فی بطنک او القیتہ علی ظہرک و اعلم انہ من صلی الصلوات الخمس فانہ یصبح فی ذمۃ اللہ فلا تقتلن احداً من اہل ذمۃ اللہ فتخفر اللہ فی ذمتہ فیکبک اللہ فی النار علی وجہک **معرفت** حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیۂ سیر المرشدین پر کہ انساب اولاد حضرت مجدد رضی اللہ عنہ مین ہے یون لکہا ہے کہ حضرت شاہ محمد آفاق سلمہ اللہ تعالی از حضرت خواجہ ضیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت نے اعلیٰ حضرت رضؓ سے نقل فرمایا کہ قدما لطیفۂ قلب طے کرتے تھے
لیکن بسبب اخلاص اور اتباع سنت کے اون کا مقام بڑھ گیا **حضرت**
نے اعلیٰ حضرت رضؓ سے نقل فرمایا کہ ایک توجہ مین بھی سب مقامات طے ہو سکتے
ہین لیکن استعداد مرید کی بھی چاہیے **حضرت** نے فرمایا کہ ہمارے حضرت
سب باتین موافق سنت کے کرتے تھے لیکن کسر نفسی سے ایسا فرماتے تھے
کہ ہم سے جو کوئی بات موافق سنت کے ہو جاتی ہے تو عرش سے ایسا فیض
آتا ہے کہ ہم تر بتر ہو جاتے ہین **حضرت** نے اعلیٰ حضرت رضہ سے نقل فرمایا کہ
غوث ہو یا قطب جو خلاف شرع کرے وہ کچھ بھی نہین **مولانا** مولوی سید
محمد علی صاحب نے نقل فرمایا کہ بعض مریدون نے حضرت شاہ آفاق رضؓ سے
عرض کیا کہ جوان پر یعنی حضرت قبلہ پر عنایت ہے مریدان قدیم پر بھی نہین
آپ نے فرمایا کہ تمکو مین چاہتا ہون کہ ہو جاؤ اور ان کو خود خدا چاہتا ہے
حضرت نے فرمایا کہ جب حضرت شاہ آفاق رضؓ کابل تشریف لیگئے تھے
ایک بار کسبیون کے سامنے سے آپ کا گذر ہوا آپ نے وہان کے حاکم سے
کہا کہ تم کیسے مسلمان ہو جو کسبیان اپنے ملک مین رکھتے ہو اوس نے تمام کسبیان
وہان سے نکالدین **حضرت** نے فرمایا کہ جب حضرت شاہ آفاق رضؓ ولایت سے
تشریف لائے تو اجمیر قریب تھا آپ نے ارادہ کیا لیکن پھر نہ گئے وہین سے
فاتحہ پڑھ دی بسبب وہان کے خادمون کے جانا مناسب نہ سمجھا **حضرت**
نے فرمایا کہ ہم نے ارادہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ کی زیارت
کا کیا تہارات کو ہم نے خود دیکھ لیا اور حضرت رضؓ سے ایسا فیض آیا کہ بیان سے
باہر ہے پھر فرمایا کہ اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو یہ بزرگ نبی ہوتے **حضرت** پیر و مرشد
اجمیر شریف گئے تھے آپ سے کسی نے کچھ نہ کہا بلکہ خود آپ کی آؤ بھگت کی
حضرت نے فرمایا کہ ہم کو جو اللہ تعالیٰ جنت مین لے گیا حورین ہمارے پاس
آئینگی سو ہم اُن سے کہینگے کہ تم مین خاک لطف ہے تم ہم سے آنحضرت

جو بات تیرے وصف مین لکھی وہ کھپ گئی ✤ جو تیری شان مین کہے مدح و ثنا کہپ گئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ سبحانہ و تعالی والصلوۃ والسلام علی حبیبہ المصطفے وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ واحبابہ
اما بعد واضح ہو کہ یہ رسالہ موسوم بہ **اسرار محبت** مشتمل ہے اکثر ملفوظات بابرکات
اعلیحضرت امام الطریقۃ محبوب خلاق حضرت شاہ **محمد آفاق** رضی اللہ عنہ و
حضرت قطب الاقطاب مجدد العصر **حضرت مولانا فضل رحمن** مدظلہ الاعلی و حضرت پیر و مرشد
ولایت مآب محبوب رب الارباب عالی مناقب **سید احمد میان** صاحب
دام فیوضہ پر اور جو ملفوظات راقم نے بواسطہ سنے ہین اوس نقل معتبر کا اظہار
کر دیا ہے اور جہان راوی کا ذکر نہین وہ سب بے واسطہ سنے ہین اگرچہ
ظاہرا یہ چند ملفوظات ہین لیکن بجنسے حاوی ہین بہت سے مقاصد اعلی پر
لہذا واسطے افادۂ خاص و عام کے مناسب جانا کہ اشاعت پذیر ہون اور
معاملہ فہم بواسطۂ ذوق صحیح کے آن و ادائے ہر کلام سے اوس کے معنے کو
پہونچتے ہین ؎ اسرار محبت را ہر دل نبود قابل ✤ در نیست بہر دریا زر نیست
بہر کانے ✤ وانا المولف فقیر نور الحسن کان اللہ تعالی لہ **حضرت** نے فرمایا کہ
مین جب حدیث شریف پڑھکر اعلیحضرت شاہ آفاق رض کی خدمت مین جاتا تو
دیکھکر فرمایا کرتے کہ یہ لو حدیث **حضرت** نے اعلیحضرت رض سے نقل فرمایا
کہ ہم سب عزیز و اقربا دوست آشناؤن کو چاہتے ہین کہ ہو جائین لیکن کوئی
نہین ہوتا جس کو خدا چاہتا ہے ہو جاتا ہے **حضرت** نے اعلیحضرت رض سے نقل
فرمایا کہ اب جو لوگ دسون لطیفہ طے کرتے ہین قدما کو جو صرف لطیفۂ قلب طے
کرتے تھے نہین پہونچتے کہ بسبب عمل کے اون کا مقام عالی ہو گیا **حضرت**
نے اعلیحضرت رض سے نقل فرمایا کہ یہ دسون لطیفہ کسی کو ایکبارگی کہل جاتی ہین
اور کسیکو برسون مین کہلتے ہین **حضرت** نے اعلیحضرت رض سے نقل فرمایا کہ جو
کوئی محبت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمل کرے اوسکو وصول الی اللہ ہو جائے

ہین ایک قصبہ مین جاتا تہا کسبیون کے سامنے سے گذرا سب نے کہڑے ہوکر
سلام کیا مین نے جہڑک دیا خدا کی شان تہوڑی دور گیا تہا کہ وہ سب آکر
میری مرید ہوگئین اوس کے بعد سب نے نکاح بہی کر لیے اپنے ہاتہ سے
پیستی ہین اور کہاتی ہین ایک بار راقم کے دل مین خطرہ آیا کہ آپ قرآن مین
قرأتین کیون بنایا کرتے ہین اوسی وقت جواب مین فرمایا کہ مین اس واسطے
یہ قرأتین بنا دیا کرتا ہون کہ زبان مبارک سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم کے نکلی ہین حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک طالب علم نے حضرت
سے اس شعر کے معنے پوچہے سہ بہار وعیش خضر وموسے دوان * مسیحا
چہ گویم ہو کب روان * آپ نے اس لطف سے تقریر فرمائی کہ اوس طرح
ادا ہونا دشوار ہے از انجملہ یہ فرمایا کہ جب دولہ کی برات جاتی ہے تو باپ
دادا بہائی سب اوس کی رکاب مین چلتے ہین تو اس مین کوئی سوء ادب
بہ نسبت انبیاء علیہم السلام کے نہین حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت
سے کسی نے تصور شیخ کو پوچہا آپ نے فرمایا کہ ایک صحابی نے حدیث کے
بیان مین فرمایا کانی انظر الی رسول اللہ یہی تصور شیخ ہے راقم نے حضرت
پیر و مرشد سے اور آپ نے حضرت سے یہ شعر سنا سہ کہرا دیون تو کر کر اسرمہ
دیون نہ جائے * جن نینن مین پیو بسین دوجے کون سمائے حضرت نی
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ذکر مین فرمایا کہ ہم مدینہ منورہ جائین تو یہ
گائین سہ اچہی نیکی بنو سے لہانا نبرا * حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ
حضرت اپنے مرشد کو حضرت اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
آنحضرت کہا کرتے ہین ایک بار حضرت بہت علیل تہے آپ نے فرمایا کہ
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تشریف لائین مجہہ سے فرمایا کہ تمہاری زندگی
بہت ہے حضرت نے فرمایا کہ جو شخص تحقیق وتنقیح الفاظ و معانی قرآن
کی کرتا ہو اوس کو وہ شخص جو تمام رات عبادت کرے نہین پاتا حضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سنو جو اس مین لطف ہے کسی مین نہین۔
ایک صاحب نے حضرت سے مسئلہ سماع کا پوچہا آپ نے فرمایا کہ اگر
کوئی راستہ سے گاتا ہوا نکل جاتا ہے مین بیتاب ہوجاتا ہون **ایک**
صاحب نے حضرت سے پوچہا کہ وقت کسی مشکل یا حاجت کے یا رسول اللہ
کہنا کیسا ہے آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین
ایک نابینا آیا اور آنکہین چاہین آپ نے جو دعا بتلائی اوس مین سے ہے
یا محمد انی اتوجہ الیک اون صاحب نے عرض کیا کہ یہ بیان حضوری کا ہے
آپ نے فرمایا کہ عثمان بن حنیف رضہ صحابی نے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے ایک شخص کو یہ دعا بتلائی تہی **ایک** صاحب نے حضرت سے
فاتحہ کرنے کو دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ایک بکری ذبح کی اوسوقت فرمایا کہ یہ میری امت کی طرف سے ہے بس
یہی فاتحہ ہے **حضرت** پیر و مرشد نے حضرت سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا
مین مولانا اسحق صاحب رح کے ساتہہ مولود شریف مین جایا کرتا تہا **حضرت**
نے فرمایا کہ اتباع سنت یہی ہے کہ جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کیا ہے اوسی طرح کرے گہٹائے بڑہائے نہین اور یہ شعر پڑہا ع گرد نعل اسپ
سلطان شریعت سرمہ کن + تا شود نور آلہی باد و چشمت مقترن + مژہ در چشم
سنائی چون سنان تیر باد + گر زمانے زندگی خواہد سنائی بے سنن +
حضرت نے فرمایا کہ مین دو مہینہ سخت بیمار رہا کہ ہوش نہ رہتا تہا لیکن ایک
نماز بہی قضا نہ ہوئی **حضرت** پیر و مرشد نے حضرت کے ذکر مین فرمایا کہ
سنت کا تو بڑا درجہ ہے اون سے مستحب بہی ترک نہین ہوتا **حضرت**
شاہ آفاق رح ایک دم مین بارہ بارہ ہزار نفی اثبات فرماتے تہے اور
حضرت نے فرمایا کہ مین نفی اثبات چار چار ہزار بار کرتا تہا او حضرت پیر و مرشد
نے بہی ابتدا مین پانچ پانچ سو بار نفی اثبات کیا ہے **حضرت** نے فرمایا کہ

حضرت نے فرمایا کہ نسبت قرآن کی غایت سلوک ہے حضرت نے فرمایا
کہ اشتیاق لقائے آلہی کا یہی ولایت ہے حضرت نے فرمایا کہ اتباع
سنت یہی غوثیت اور قطبیت ہے حضرت نے فرمایا کہ توجہ تو ہوا کرتی
ہے لیکن اوسکا ایک وقت ہے اوس وقت ایک توجہ کافی ہوتی ہے راقم
نے حضرت سے مولانا اسحق صاحب رح کی نسبت پوچھا آپ نے فرمایا کہ عالم باعمل
بزرگ اور صالح تھے بانسبت ہونا کیا آسان ہے البتہ اولاد امجاد مین حضرت
شاہ ولی اللہ رح کی آپ حضرت شاہ عبدالقادر رح کو فرماتے ہین حضرت
نے فرمایا کہ نسبت قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی حضرت شاہ ولی اللہ رض
سے بڑہی ہوئی تھی اسی طرح حضرت شاہ احمد سعید صاحب کی نسبت کو فرماتے
ہین کہ اون کے والد سے بڑہی ہوئی تھی حضرت نے فرمایا کہ امام غزالی رض
نے لکھا ہے کہ صحابہ کبار اگر اس زمانہ مین ہوتے تو لوگ اون کو دیوانہ کہتے
اور وہ اون کو کافر جانتے اور حق ہے حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی بعد نماز
عشا کے موافق سنت کے آمین کرے اور سو جائے اوس کو وہ شخص جو تمام
رات عبادت کرے نہین پاتا حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی نماز صبح کی
اہتمام سے ادا کرے اوس کو وہ شخص کہ جو رات کو عبادت کرے نہین پاتا
ایک مرید نے حضرت کو فقدان ذوق شوق کی شکایت لکھی تھی اوسپر
آپ نے تحریر فرمایا کہ مدام با تقوی باشند ہمین اصل ست حضرت نے
فرمایا کہ کرشن اور رامچندر اور لچھمن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیشتر ہوئے
ہین یہ سب موحد تھے اگر زمانہ آنحضرت کا پاتے تو ایمان لے آتے حضرت
نے فرمایا کہ اسمین بہید کیا ہے کہ لوگ جہگڑا کرتے ہین ایک شخص کی وجہ سے
صلح کر لیتے ہین پہر فرمایا کہ اوس شخص کے قلب مین ایسا فیض ہوتا ہے کہ اُس کے
پرتو سے وہ سب صلح کر لیتے ہین حضرت نے فرمایا کہ اولیاء اللہ کے دل مین
ایسا نور ہوتا ہے کہ اوس سے تمام نظر آتا ہے جیسے اندہیرے گہر مین آفتاب سے

نے فرمایا کہ ہمکو اگر بدلے قرآن شریف کے جنت ملے تو منظور نہین اگر قرآن
شریف ہو تو کیا مضائقہ ہے اور ہمارے پاس جنت مین حورین آئین تو اونسے
بہی ہم یہی کہین گے کہ آؤ بی بی بیٹہہ جاؤ تم بہی قرآن شریف سنو ایک
بار قرآن مین روز قیامت کا ذکر آیا کہ وہ دن بہت سخت ہوگا اوسوقت
حضرت نے بعد ترجمہ کے فرمایا اللہ تعالی جنکو آپ سے محبت ہے وہ تو
بہت خوش ہونگے آپ کی لقا ہوگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہڑے
ہون گے حضرت نے فرمایا کہ جو شخص پابند ارکان اسلام ہو وہ ولی ہے
اوس کی ولایت مین کوئی شک نہین کسی نے عرض کیا کہ جو پابند ارکان اسلام
ہو اور ارتکاب حرام کرے تو فرمایا کہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اچہی
غذا کہا کر اوسپر زہر پی لے اور جو خدا کو حاضر ناظر جانیگا وہ کیونکر ایسا کریگا
حضرت نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ سے فرماتے
تہے کہ اوس کی یاد مین رہا کرو بس یہی سلوک ہے حضرت نے فرمایا کہ
سلوک مین حصن حصین سے بہتر کوئی کتاب نہین حضرت نے فرمایا کہ مشائخ
سے جو دعائین منقول ہین اونمین وہ تاثیر نہین جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے دعائین فرمائی ہین اونمین ہے حضرت نے ترجمہ فرمایا کہ
ان عباد اللہ لیسوا بالمتنعمین یعنے بندے خدا کے آرام طلب نہین حضرت
نے اسم مبارک اللہ کا ترجمہ من موہن فرمایا حضرت نے ترجمہ اسمعیل کا
مطیع اللہ فرمایا اور ترجمہ مریم کا عابدہ فرمایا ہے مولانا مولوی سید محمد علی صاحب
نے فرمایا کہ مین نے حضرت سے نفی اثبات کو پوچہا آپ نے فرمایا کہ تین ہی بار
کرلیا کرو راقم نے حضرت سے نفی اثبات کو پوچہا آپ نے فرمایا کہ ٹہنڈک
مین تہوڑا کرلیا کرو اور الا اللہ کے معنے لا معبود فرمائے حضرت نے اس
آیت کو پڑہا کہ النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین پہر فرمایا کہ شہیداولیا
کو نہین پاتے اور صدیقین اولیا ہین وحسن اولئک رفیقا اور کیا اچہا ساتہہ ہے

اشغال واسطے تصفیۂ قلب اور تزکیۂ نفس کے ہین اصل عشق ہے حضرت
شاہ آفاق رحہ ہر روز بعد اشراق سلطانجی مین جایا کرتے تھے اور حضرت
بھی جب دہلی مین تھے جاتے تھے اور حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ مجھکو
دو بزرگون سے عشق ہے حضرت مجدد رضہ اور سلطانجی رحہ سے حضرت پیر و مرشد
نے فرمایا کہ ایک صاحب تذکرۂ مشائخ تحریر کرتے تھے اونہون نے کسیکو
بغرض دریافت حالات حضرت کی خدمت مین بھیجا حضرت نے فرمایا کہ ہمارا
حال کچھہ نہ لکھو لیکن یہ اون سے کہدینا کہ فضل رحمن سب کو درکار ہے نقل
ہے کہ ایک پیرزادہ حضرت کی خدمت مین آئے آپ کو دیکھکر بیہوش ہوگئے
بعد ازان حضرت نے پوچھا تو کہا مین نے آپ کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو دیکھا آنحضرت کا جمال دیکھکر بیہوش ہوگیا آپ نے فرمایا کہ بس
ایک جھلک مین تمہارا یہ حال ہوگیا حضرت نے فرمایا کہ ایک درویش آئے
مین نے اون سے کہا کہ اس قبر کو تو دیکھو یعنی مزار صاحبزادی صاحبہ کا جو
جوار مسجد مین ہے اونہون نے مراقبہ کے بعد بیان کیا کہ تمام سلوک انکو طے ہے
حضرت نے فرمایا کہ مین ایک کنوین پر تسبیح پڑھ رہا تھا اوسکا پانی کھارا تھا
اتفاقاً ہاتھہ سے تسبیح چھوٹ گئی وہ پانی اوسی وقت سے میٹھا ہوگیا حضرت
پیر و مرشد اور بہت سے لوگ مرادآباد کے تہمت ہنود سے حوالات مین تھے
بعد ثبوت برارت کے سب رہا ہوگئے حضرت نے فرمایا کہ مین نے حضرت
امام حسین علیہ السلام کو دیکھا فرماتے ہین کہ مین تمہارے بیٹے کو قید سے چھڑا کے
لاتا ہون اوسی اثنا مین رہائی ہوگئی اور اوسی عرصہ مین بعض لوگون نے
آپ سے دعا کے لیئے عرض کیا تھا اوسپر آپ نے فرمایا کہ حضرت مرتضی علے
کرم اللہ وجہہ خود اون کے واسطے دعا کرتے ہین ابتدا مین حضرت پیر و مرشد
کو ایک بار حضوری مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایسا استغراق ہوگیا
تھا کہ نہ کچھہ بات کرتے تھے اور نہ کھاتے پیتے تھے آپکی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا

سب کچہہ نظر آتا ہے حضرت نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے بعد جو بزرگ ہوے اونہون نے جب نظر کافرون پر ڈالی خود بخود مسلمان
ہو گئے حضرت نے فرمایا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام اگر ایک نظر کرتے تو
کوئی مقابلہ نہ کرتا سب مسلمان ہوجاتے مگر امام حسین علیہ السلام توحید مین
مستغرق تھے کچہہ خیال نہ فرمایا ایک بار سند فاتحہ کی حضرت نے یہ فرمائی
کہ ایک صحابی نے کنوان بنایا اور کہا ہذا لام سعد مولانا مولوی سید محمد علی
صاحب نے فرمایا کہ مینے ابتدا مین حضرت سے عرض کیا کہ ہمکو جو مزا شعر
مین آتا ہے قرآن شریف مین نہین آتا آپ نے فرمایا کہ ابھی بُعد ہے
قرب مین جو مزا قرآن شریف مین ہے کسی مین نہین مولوی صاحب
موصوف نے فرمایا کہ ایک بار مین نے حضرت سے صحبت مین رہنے کو عرض
کیا آپ نے فرمایا کہ قاز اپنا انڈا چھوڑکر ہزارون کوس چلی جاتی ہے اوسکے
خیال سے یہان انڈے سے بچہ نکل آتا ہے تو کیا انسان مین یہ قدرت نہین
مولوی صاحب موصوف نے فرمایا کہ ایک بار مین تردد مین تہا کہ انجام
دیکھیے کیا ہو حضرت نے مجہہ سے فرمایا کیا تردد ہے مین نے بیان کیا تو آپنے
فرمایا کہ ایک بار مجہکو بہی یہی تردد تہا سو مین نے آنحضرت صلعم کو دیکھا کہ
فرماتے ہین تم کیا بلکہ جو تم سے محبت رکہیگا اوس کا بہی انجام بخیر ہوگا حضرت
پیرومرشد نے حضرت سے نقل فرمایا کہ جو کوئی اس مسجد مین قدم رکہے گا
اوس کی عقبے بخیر ہوگی حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ حضوری آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہی کمالات ہین حضرت پیرومرشد نے فرمایا
کہ جس کے کلام مین تاثیر نہین اوس کی توجہ مین بہی تاثیر نہین مثال
سلوک مقامات رسمی کی حضرت پیرومرشد نے فرمائی کہ وہی قلعہ ہے جہان
شاہ عالمگیر وغیرہ نے بادشاہی کی اور اوسی قلعہ مین بہادر شاہ بہی بادشاہ
تھے لیکن قلعہ سے باہر حکم نہ جاتا تہا حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ اذکار و

خوشی مین اونہون نے تمام مکان اپنا راہ خدا مین لٹا دیا میکو لال ایک
شخص تہا اوس نے حضرت شاہ آفاق رح کو بہی دیکہا تہا اور حضرت پیر جلیشاہ
صاحب رح کا مرید اور نظر یافتہ تہا بانسبت کی صورت دیکہکر مقام تہا دیتا تہا
اور سب پر غالب آتا تہا ایک مجلس مین حضرت پیرو مرشد کا اور اوس کا
اتفاق ہوا حضرت پیرو مرشد اوس سے واقف نہ تہے اونے دل ہی
دل مین تصرف کرنا شروع کیا تہوڑی دیر مین آپ کو معلوم ہوگیا آپ نے
فرمایا آؤ بسم اللہ پہر مراقبہ کیا اونے بہی زور ڈالا تہوڑی دیر مین میکو لال بیہوش
ہوکر گرا اور شروع شب سے ثلث آخر تک بیہوش پڑا رہا جب ہوش آیا
تو بہت معتقد ہوا کہتا تہا کہ برسون مین آج میری تسبیح ٹوٹی اور ڈھائی دن
تک رعشہ اوس کے تمام بدن مین رہا بلکہ حضرت پیرو مرشد کی توجہ سے بعض
اقران عصر جو اہل ارشاد مین وہ بہی معتقد ہوگئے ہین حضرت پیرو مرشد
نے فرمایا کہ ایک جوان لڑکا طالب چند احضرت کی خدمت مین آیا آپ نے
از روے امتحان مسجد سے نکلوا دیا جب دروازہ کہلا حضرت پیرو مرشد
اوسکا ہاتہ پکڑ کر مسجد مین لے آئے پہر آپ نے کچہ نہ فرمایا بعد نماز کے اوسکو
بلاکر مطلب پوچہا کہا پریم کا پیالہ پلادو آپ نے شربت منگاکر آدہا خود نوش
فرمایا اور آدہا اوسکو پلا دیا اور فرمایا کہ چلا جاوہ کامیاب روانہ ہوگیا حضرت
نے ذکر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پڑہا جن گلیان محمد چلین وہ
گلیان مین پلکن بہورون ایک صاحب نے نقل کیا کہ حضرت نے قبل
جانے دہلی شریف کے تحصیل علم لکہنو مین فرمائی اور شرح وقایہ مولوی نور
صاحب سے آپ نے پڑہا تہا اور مرزا حسن علی محدث اور آپ ہمراہ دہلی کو
گئے تہے حضرت پیرو مرشد نے فرمایا کہ ایک بار حضرت شاہ آفاق رض کو کچہ
تردد تہا آپ نے عرض کیا کہ حضرت یہ غلام حاضر ہے جس کے ہاتہ چاہیے
بیچ لیجیے اور تردد رفع کیجیے حضرت اتنا فرما دیجیے کہ بیچگانہ نماز پڑہ لینے دے

یہہ حال دیکہکر رونے لگین حضرت نے فرمایا خاطر جمع رکہو ہوش آجائیگا الغرض
پندرہ روز کے بعد آپ کو افاقہ اوس حال سے ہوا ایک بار حضرت پیرومرشد
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا فرماتے ہین کہ مین اپنا لعاب
دہن تیرے منہہ مین ڈالونگا حضرت نے فرمایا کہ محمود خان صاحب قندہاری
نے ایک بار گہوڑا اپنا کہیت پر چہوڑ دیا اور کہا خبردار اس مین سے مت
کہانا یہ کہیت مسلمانون کا ہے اوسنے منہہ بہی نہین ڈالا خان صاحب بڑے
پرہیزگار تہے اون کے گہوڑے بہی حرام کا نہین کہاتے تہے ختم حضرت
قبلۂ عالم وحضرت خواجہ ضیاء اللہ وحضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ تعالی
عنہم کا جو راقم کو حضرت پیرومرشد سے پہونچا یہ ہے کہ اول وآخر پچیس پچیس
بار درود شریف اور درمیان مین یا ارحم الراحمین پانسو بار حضرت نے
فرمایا کہ ایک بار خربوزے کاٹے گئے سب بے مزہ تہے مین مراقبہ کرتا تہا
ایک توجہ اونپر بہی کی سب شیرین ہوگئے۔ حضرت پیرومرشد نے فرمایا
کہ حضرت کا عالم طفلی تہا جب ایک شیعہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکہا کہ
فرماتے ہین یہ لڑکا ولی ہوگا اس سبب وہ شیعہ حضرت کو مانتے ہین حضرت
نے فرمایا کہ یہان شاہ غلام رسول صاحب اور مولوی ابو الحسن صاحب بہی
آئے تہے اور محمود خان صاحب بہی ہوگئے ہین محمود خان صاحب پیربہائی
حضرت شاہ آفاق رض کے تہے حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ محمود خانصاحب
نے جب حضرت عالم طفلی مین تہے اوس وقت آپ کو دیکہکر فرمایا تہا کہ یہہ
شخص کئی سو برس کے بعد پیدا ہوا ہے حضرت نے فرمایا کہ مجہکو لڑکپن مین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابۂ کبار رض کی زیارت ہوا کرتی تہی ایک
بار حضرت نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکہا حضرت کو سینے سے لگا کر اپنا
بیٹا فرمایا حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ حضرت شاہ آفاق رض جب مکان پر
حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب کے تشریف لے گئے آپ کی آنے کی

خدمت شریف مین تبرک و تجدید تمام رہکر فائز المرام ہوے دل سے حضرت
کے عاشق ہین وہ بچشم خود دیکہا ہوا یہ ذکر بیان کرتے ستے کہ ایک شخص
حضرت کی خدمت مین آتے تہے اثناء راہ مین ایک ندی مین اونہون نے
گہوڑی ڈالدی اوس مین دلدل بہت تہی گہوڑی اوسمین غرق ہونے لگی
اونہون نے حضرت کو یاد کیا خدا کی شان وہ گہوڑی اوس دلدل مین سے
نکل آئی جب وہ حضرت کی خدمت مین آئے آپ حجرہ مین چادر اوڑہے
بیٹہے تہے آپ اونکو دیکہکر بولے کہ لوگ ہمکو تکلیف دیتے ہین اور اپنی پشت
مبارک دکہلائی نشان چارون سم کا مع کیچڑ کے موجود تہا فقط اور ایسا ہی
ایک تذکرہ جہاز کا ہے کہ سمندر مین غرق ہوتا تہا آپ کی برکت سے سلامت رہا
حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص روم کے میرے پاس آئے وہ جنون کے
شاکی تہے ہم نے کہا تم اون سے ہمارا سلام کہدینا اونہون نے ایسا ہی کیا
وہ جن وہان سے چلے گئے یہ کرامت آپ کی اکثر شائع و مشہور ہے حضرت
نے فرمایا کہ اس مسجد مین جن تہے لوگون کو ایذا پہونچاتے تہے لوگ شکایت
کرتے تہے جب مین یہان آیا مراقبہ مین تہا کیا دیکہتا ہون کہ ایک جن آیا
پاؤن جن کے بہرے ہوتے ہین مینے کہا تم کون اونے کہا ہم جن ہین مرید
ہونے آئے ہین اوس نے بیعت کی پہر مینے کہدیا کہ خبردار اس مسجد مین
کوئی ایذا نہ پہونچائے جب سے کسی کو شکایت نہوی حضرت نے فرمایا کہ
مین ایک روز مراقبہ مین تہا دیکہا کہ پریان آئین اور کہا کہ ہم جنون کی بیٹیان
ہین سب مرید ہوگئین حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ جیسے ذات ایک ہے
اور صفات بہت ہین ایسی ہی نسبتین بہی بہت ہین حضرت نے راقم کو قبل
حضوری خدمت کے یہ ذکر واسطے اطمینان کے تحریر فرمایا تہا کہ وقت شام
اللہ اللہ دل سے بے حرکت زبان سو بار اور لا الہ الا اللہ لسانی سو بار
منشی سالک رام صاحب ارادتمند حضرت قبلہ او رنظر یافتہ خاص حضرت پیرومرشد

اور شب و روز خدمت لیا کرے ایک بار کسی نے مرادآباد شریف مین خواب
دیکہا کہ حضرت کے سرہانے کوئی بیٹہا ہے حضرت پیر و مرشد سے ذکر کیا
آپ نے فرمایا کہ آج کل ہم ایسا کسی کو نہین جانتے جو آپ کے سرہانے بیٹہے
اسی اثنا مین میان عطا محمد صاحب نواسۂ اعلیحضرت شاہ آفاق رضؓ کے مدینہ
منورہ سے ہندوستان تشریف لائے اور آپ کے پاس آئے پس آپ دیکہکر
بیتاب ہو گئے اور حضرت پیر و مرشد سے فرمایا کہ ان کے قدم لو اور اپنی چارپائی
پر اون کو سرہانے بٹہلایا اور خود زمین پر بیٹہنے لگے اونہون نے نہ مانا کہ
مین آپ کی زیارت کو حاضر ہوا ہون مجہسے یہ کب ہو سکتا ہے کہ آپ یہان
بیٹہین اور مین یہان غرض باصرار تمام آپ پائنتی بیٹہے اور اون کو سرہانے
بٹہلایا اور جب تک وہ رہے بسبب ادب کے کسی پر اوس عرصے مین خفا
نہوے اور آواز سے نہ بولے اور فرماتے تہے کہ اگر ہفت اقلیم کی سلطنت
ہو تو انپر سے نثار کرون اور جو یان مرضی اونکے رہتے تہے اوسی عرصہ
مین حضرت پیر و مرشد نے خواب مین حضرت شاہ آفاق رضے اللہ عنہ کو دیکہا
کہ بہت خوش ہین حضرت نے سنکر شکر کیا حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک
روز حضرت سلطان نظام الدین اولیا کا تذکرہ تہا حضرت نے حضرت شاہ
آفاق رضے اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ہم آپ کو خود سلطان الاولیا جانتے
ہین خلیفہ اعظم علیشاہ صاحب کہ بہت شوخ تہے بولے کہ آپکو اونسے کیا نسبت ہے
اونہون نے پچاس ہزار لچون اور شہدون کو باخدا کر دیا تہا اور ہم مدت سے
خدمت مین رہتے ہین کبہی دل مین سوئی سی چبہ جاتی ہے اوسپر میر
عیان علی صاحب کو جوش پیدا ہوا کہ اسی وقت تمام دہلی کے زن و مرد
مع اطفال جنین وغیرہ ولی کیے دیتا ہون اس ارادہ پر کہ خلاف حکمت الٰہی
تہا نسبت اون کی مستور ہو گئی میان عبداللہ شاہ صاحب طلب خدا مین
حضرت کے آستانے پر حاضر ہوے تمام اسباب اپنا راہ خدا مین لٹا دیا و بر سر

مرزا صاحب کے بہت سے خلفا تھے سو یہ ترجیح اون کو آپ پر ہے اسپر حضرت نے سنکر فرمایا کہ جا ہمنے تجھکو سب دیدیا **ایک** بار حضرت نے شعر پڑہے اوسپر ایک صاحب نے کہا کہ اسمین سکتہ پڑتا ہے آپ نے فرمایا کہ ہمارے خشکی سے جو سکتہ پڑتا ہے اور حضرت پیرو مرشد بہی شعر کو جس طرح زبان پر آگیا پڑہ دیا کرتے ہین **حضرت** میان عزیز احمد صاحب اولاد امجاد سے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی اور داماد اعلیٰ حضرت شاہ آفاق قدس اللہ روحہ کے تہے اون کو بہی اعلیٰ حضرت سے شرف اجازت تہا **حضرت** پیرو مرشد نے فرمایا کہ ایک بار مجہے قادر گنج جانے کا اتفاق ہوا تو ریتا شاہ کے مزار پر واسطے فاتحہ کے گیا نسبت اون کی بہت قوی معلوم ہوئی مجھکو کچہہ قرضہ دینا تہا تو معلوم ہوا کہ ریتا شاہ کہتے ہین کہ ہم نے تم کو تین سو روپیہ دیے جب وہان سے مین دوسرے مقام پر پہونچا تو حسب خواہش اسیر سے ظہور ہوا یہہ اور ادمعمولہ حضرت پیرو مرشد سے احقر کو پہونچے کہ صبح کو یاحی یاقیوم سو بار اور الم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم سو بار اور لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین سو بار اور بعد مغرب کے یا باقی انت الباقی سو بار اور قرآن شریف اور دلائل الخیرات بہی آپ کے معمولات مین سے ہے **راقم** کو حضرت نے سند حدیث شریف کی زبان مبارک سے فرمائی اور فرمایا کہ مینے بہی مولانا اسحق صاحب سے سند نہین لکہوائی تہی زبانی لی تہی اور راقم نے حضرت پیرو مرشد کی خدمت مین بہی کچہہ احادیث سنائی ہین **اول** بار حضرت نے راقم کو قلب روح سر خفی اخفی سے ذکر کرنے کو فرمایا تہا اور فرمایا کہ اشعار عاشقانہ بہت پڑہا کرو یہی ورد و وظیفہ ہے اور یہ شعر فرمائے

ع ای خدای من فدایت جان من ✤ جملہ فرزندان و خان و مان من ✤
ای فدائے تو ہمہ کالائے ما ✤ وز برای تست ہو و ہاے ما ✤ **راقم** نے

شکایت خواطر مین عریضہ لکہا تہا اوسپر حضرت نے یون تحریر فرمایا از فضل رحمن

کے ہین اونہون نے ذکر کیا کہ حضرت نے فرمایا کہ دہلی مین ہمارے پاس
پانچ روپیہ تھے ہمکو فکر تھی کہ وطن مین اپنی والدہ ماجدہ کو بھیجدین حضرت
شاہ آفاق رضی اللہ عنہ نے مجھہ سے پوچھا کیا فکر ہے مینے عرض کیا تو آپنے
فرمایا کہ لاؤ ہم بھیجدین گے بعد ازان مہینہ بھر کے بعد آپ نے خبر دی کہ وہ
روپیہ تمہارے پہونچ گئے لیکن ہم اوسی وقت سمجھہ گئے تھے بعد ازان گھر پہونچکر
معلوم ہوا کہ اوسی شب خود اعلیٰ حضرت نے دروازہ پر پکار کر وہ روپیہ
پردہ سے دیدیے اور آپ کی والدہ صاحبہ سے کہدیا کہ تمہارے بیٹے بخیریت
ہین مولوی سید محمد علی صاحب نے حضرت سے نقل کیا کہ صاحب حال اور
صاحب مقام ہونا آسان ہے بانسبت ہونا مشکل ہے حضرت خواجہ ضیاء اللہ
رضی اللہ عنہ تاجر کشمیر تھے ایک ایک لاکھ کا آپ کا خیمہ تھا طلب خدا مین حضرت
قبلۂ عالم کی خدمت مین حاضر ہوئے تمام اسباب اپنا راہ خدا مین لٹا دیا اور
کمال و تکمیل پر فائز ہو کر خلافت پائی حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ فنا و بقا
کا نمونہ دنیا مین یہی صحبت سے ساتھہ بی بی کے ایک بار حضرت پیر و مرشد
نے خواب مین دیکھا کہ نیچے عرش کے ہجوم ملائکہ ہے اوسی اثنا مین ایک
شخص مجرم کو گرفتار کر کے لائے اومین سے کسی نے کہا کہ یہ مرید مولوے
فضل رحمن کا ہے ندا آئی کیا وہ آفاقی اونہون نے کہا کہ ہان حکم ہوا کہ چھوڑ دو
وہ چھوڑ دیا گیا پھر حضرت سے آپ نے یہ خواب بیان کیا اور بعد کچھہ عرصہ
کے اونہین صاحب کا آنا ہوا آپنے صورت دیکھکر اون کو پہچان لیا اور
حضرت کو اونہین بتلایا حضرت نے اون کو بشارت معافی کی اپنی زبان
مبارک سے فرمائی ایک بار حضرت پیر و مرشد سے حضرت نے پوچھا کہ
ہماری نسبت مین اور مرزا صاحب کی نسبت مین کیا فرق ہے آپ نے
کہا کہ ایک بات مین آپ کو ترجیح ہے اور ایک بات مین اون کو آپ پر
ترجیح ہے قرب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا آپ کو زیادہ ہے اور

اور سیر معشوق در عاشق ہے فافہم **لطیفہ** حضرت امام قاسم رضی اللہ عنہ فقہائے
سبعہ مدینہ منورہ سے ہین اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے
جد ابوالام تھے قول حضرت امام صادق کا ہے کہ ولدنی ابوبکر مرتین یعنے
ولادت صوری جو اوس راہ سے ہے علاوہ اوسکے ازروے باطن ولادت
معنوی بھی جمع ہوئی **نکتہ** اویسیت عبارت ہے فیض روحانی سے بغیر
دریافت صحبت ظاہر کے جیسے حضرت اویس رض قرنی کو آنحضرت صلعم سے
فیض روحانی تہا اور بعض نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت سلطان العارفین
کی صحبت کا بھی ثبوت دیا ہے جیسا کہ ملاقات حضرت حسن بصری اور حضرت
مرتضے علی کرم اللہ وجہہ کی بدلائل ثابت کی ہے واللہ اعلم **معرفت** نفے
اثبات کا ترجمہ توڑ جوڑ طریقہ خواجگان مین ذکر جہر کا معمول تہا بعد ازان
حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ نے ذکر جہر کو ازروی عمل بعزیمت کے ترک
فرمایا اور اللہ تعالی سے آپ نے طریقہ اقرب الطرق اور آسان چاہا تہا موافق
آپکی مراد کے اودہر سے الہام ہوا آپ نے جذب کو حضرت سلطان العارفین رض
کے اور سلوک حضرت سید الطائفہ رح کا عجب لطف سے جمع فرمایا ہے **فیض**
حضرت محبوب صمدانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ اکابر امت آنحضرت صلعم
سے ہین ترویج اسلام و احیای شریعت جو آپ سے ہوا اظہر من الشمس ہے
آپ نے طریقت اور حقیقت کو خادم شریعت فرمایا ہے اور شریعت کے تین
جزو فرماے علم اور عمل اور اخلاص اور لکہا ہے کہ اخلاص بغیر سلوک طریقہ صوفیہ
کے حاصل نہین ہوتا اور بعد انکشاف توحید وجودی کے آپ کو توحید شہودی
ظاہر ہوئی اور پہر مباینت کلی کے مقر ہوئے ہین چنانچہ فرماتے ہین ~~ے~~
خلق را روے کے نماید او ٭ در کدام آئینہ در آید او ٭ اور حضرت محی الدین ابن
عربی رح کے باب مین یہ آپ کی تحریر ہے کہ از مقبولان بنظر مے آید منکر او در خطر است
اور آپ مجتہد علم کلام تھے لہذا ذات و صفات مین تحقیق جدید رکہتے ہین اور

سلام علیکم و رحمة الله و برکاته اما بعد الحمد لله که زنده ام و برائے شما دعائے خیر
می کنم حق تعالے ظهور فرماید آمین وسواس الصدر به رگان دین راشده اند
آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم پناه می طلبیدند احیاء العلوم و قوت القلوب
وغیره مین مهلکات و منجیات بهت کچه مذکور هین اور ظاهر هے که اصول حاوی
فروع هوتے هین لهذا اس دائرے مین اون کے اصول کا مذکور کیا جاتا هے
تو جس قدر اس دائرهٔ نفی کو طے کیا جائیگا اوسی قدر دائرهٔ اثبات مین
کمال پیدا هوگا



بسم الله الرحمن الرحیم

للراقم فیضان تو اندر دل بی کینهٔ ماست — عکس رخ روشنت در آئینهٔ ماست
دولتمندان ازان ندارند خبر — این گوهر بے بها بگنجینهٔ ماست

اما بعد سے این نسخه قبول عام دارد + گنجینهٔ فقر نام دارد + **فیض** بی سند
مظهر نباشد هیچ فن را اعتبار + تا له موزون کردیم از بلبل آمل رسید +
بیان سلسلهٔ پیران کبار کا حاصل دعوت الی الله هے بوسیلهٔ آنحضرت صلی الله
علیه و آله وسلم کے کیونکه خدا کو بواسطهٔ آنحضرت صلعم کے پهچانا هے اور آنحضرت
صلعم کے کمالات پر بواسطهٔ پیران کبار کے راه ایقان کهلی هے **ف**
اصطلاح مشائخ مین ضمنیت اسے کهتے هین که باطن مرید کا هم رنگ پیر هو جاتا
هے کما قیل سے من برنگ یار گشتم یار رنگ ما گرفت + اور یه نسبت اول حضرت
صدیق اکبر رضی الله عنه کو حاصل هوئی هے تو یه عجب سیر عاشق در معشوق

کے اون کے مزار پر توجہ باطن اور القائی انوار کرنا شروع کیا تاکہ اوستاد کا حق شاگردی ادا ہو اوستاد مزار سے نکل آئے اور زجر سے کہا تو جانتا ہے کہ راہ قرب خدا کی یہی ہے جو مینے حاصل کی ہے جس راہ سے کہ مین مقرب بارگاہِ الٰہی ہوا ہون تو اوسے کیا جانے **اصل** اصول رابطہ مرشد کا مرید سے ہے کہ بقدر رابطہ مرشد کے مرید کو کمال حاصل ہوتا ہے لہذا اصول طریقہ حضرات کے اس اصل کی تفصیل ہین فافہم **فیض** لوگ جو احادیث کتب مشہورہ حدیث مین نہین پاتے صرف اس وجہ سے اون کو موضوع کہنے لگتے ہین سو یہ بڑی خطا ہے کیونکہ اگر وہ فے الواقع آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے تو انکار اوس کا سخت بے ادبی ہے اور اکابر ات جو ظاہر و باطن کے جامع تھے اگرچہ بے روایت معنعن حدیث کو نقل کرین وہ کیونکر موضوعات لکھہ سکتے ہین **ف** جیسے کہ صحابہ کبار کو صحبت جسمانی تھی اولیاء اللہ کو صحبت روحانی آنحضرت صلعم سے حاصل ہوئی ہے لہذا تمام صحابہ کبار بسبب اوس شرف خاص کے تمام امت سے افضل ہین **لطیفہ** حضرت سید آدم بنوری علیہ الرحمۃ تین روز حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کی صحبت بابرکت مین رہکر رتبہ کمال و تکمیل پہ فائز ہوے لیکن یہ تاثیر اہل نسبت کسبی مین نہین اب اون اکابر کی یادگار ہمارے حضرات ہین ذلک الفضل من اللہ **نکتہ** قرآن وحدیث مین فیض کو سکینہ سے تعبیر کیا ہے اور حلق الذکر احادیث سے ثابت ہین **معرفت** حضرت مجدد رضی اللہ عنہ تسلیک لطائف خمسہ عالم امر کی جدا جدا فرماتے تھے حضرت ایشان نے واسطے سہولت کی بعد قلب کے توجہ لطیفہ نفس پر شروع فرمائی کہ اوس کے ضمن مین اور لطائف کو بھی فنا و بقا حاصل ہوتے ہے **حضرت** پیر و مرشد نے حضرت مرزا صاحب کو خواب مین دیکھا اور بے تکلف باتین کین اوسپر مرزا صاحب نے فرمایا کہ یہ لڑکا کس کا ہے بہت تیز معلوم ہوتا ہے اور کس نے تعلیم کی ہے اسی اثنا مین

نقہ مین آپ کا مذہب حنفی تھا آپ نی بادشاہ کو سجدہ نہ کیا اور موافق اوسکی
باتین نہ کہین لہذا بموجب سنت انبیاء علیہم السلام کے دو برس قید رہے پہر
بادشاہ نے باعزاز تمام بلاکر رخصت کیا ف حضرت خازن الرحمۃ وحضرت
ایشان رضی اللہ تعالی عنہا یہ دونون صاحبزادہ عالی شان حضرت مجدد رضی اللہ عنہ
کے ہین حضرت خازن الرحمۃ کو آپ نے مقام خلت کی بشارت دی تہی اور
حضرت ایشان کو منصب قیومیت عطا فرمایا اور حضرت ایشان نے اپنے
خلف الصدق حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند رضی اللہ عنہ کو بشارت اوس منصب
عالی کی فرمائی تہی اور اون کے بعد حضرت قبلۂ عالم زبیر رضی اللہ عنہ کو وہ
منصب حاصل ہوا لطیفہ حضرت شاہ گل رضی اللہ عنہ مرید اور خلیفہ
اپنے والد ماجد حضرت خازن الرحمۃ کے تہے اور بار دیگر آپ نے سلوک
حضرت ایشان اپنے عم بزرگوار سے کیا تہا اور شاہ گلشن رضی اللہ عنہ جو
پیر صحبت حضرت خواجۂ ناصر عندلیب علیہ الرحمۃ کے تہے وہ خلیفہ حضرت شاہ
گل کے تہے یہ شعر حضرت شاہ گل کا ہے ؎ در گل از روی تو یک گو نہ اثر
یافتہ ایم ✤ بلبل از بوی تو خورشید خبر یافتہ ایم ✤ نکتہ حضرت خواجۂ محمد ناصر
رضی اللہ عنہ کو روح پر فتوح حضرت امام حسن علیہ السلام سے نسبت خاصہ
اہل بیت نبوی حاصل ہوئی تہی لہذا طریقۂ جدیدہ اون سے پیدا ہوا معارف
اور اسرار اس طریقہ کے علم الکتاب مصنفۂ حضرت خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ
اور نالۂ عندلیب مصنفۂ حضرت ناصر قدس اللہ سرہ مین مذکور ہین حضرت
میر درد نے بعد بیان مقامات مجددیہ کے ایک مقام جدید محمدیت خالصہ کا تحریر
فرمایا ہے جو اون سب مقامات کو محیط ہے اور قرب امامت و سیادت
اون کی زبان و قلم سے بیان مین آیا ہے ؎ چہ خوش گفت دانا کہ دانش
بسی ست ✤ ولیکن پراگندہ با ہر کسی ست ✤ معرفت نقل ہے کہ حضرت شاہ
غلام علی صاحب علیہ الرحمۃ نے ذکر فرمایا کہ ایک عارف نے بعد وفات اپنے استاد

اور اخیار اور مخلصین اور ابدال وغیرہ اور اہل نظر ہر ذیل کی نسبت معلوم کر لیتے ہیں ع ہر گلے را رنگ و بوے دیگر ست لطیفہ جو کلام اولیا تشابہ واقع ہو اوس کا بھی انکار نہ چاہیے کہ حسن ظن کے خلاف ہے نکتہ مشاہدۂ قلبی اس عالم مین باتفاق اہل ظاہر و باطن جائز ہے علم الیقین و عین الیقین وحق الیقین مشہور ہے معرفت علم اخلاق جو ایجاد حکما رہے اوسمین سے جو موافق کتاب وسنت ہو تو بہتر ہے ورنہ کچھہ نہین اصل نسبت وہی ہے جو اوس کی طرف سے ہے ؎ در دیدہ فگندی ہمن از ناز نگاہے قربان نگاہ تو شوم باز نگاہے ✤ فیض استقامت کا مرادی ترجمہ نباہ کرنا ہے ف تطبیق درمیان اختلاف اکابر و اقوال اہل حق کے اگر نور بصیرت اور قوت علم سے ظاہر ہو تو فبہا ورنہ متفق علیہ اہل اختلاف کا اختیار کرنا طریقۂ احتیاط ہے فافہم لطیفہ کلام سے رتبہ دیدار کا بڑا ہوا ہے نکتہ کرامت ولی کی معجزہ اوس کے نبی کا ہے تو انکار اولیا منجر بکفر ہوتا ہے حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک شخص حضرت گنج شکر رضی اللہ عنہ کا خط حضرت سلطانجی رض کے پاس لایا آپ مراقبہ مین مشغول تھے اوس وقت غیب سے ایک ہاتھہ حنائی آپ کی بغل سے نمودار ہوا اوس نے وہ خط لیلیا ف راہ اعتدال شریعت ہے فافہم لطیفہ کلام نفسی باطن سے صفت کلام کا اور حرف وصوت اوسکا ظاہر ہے فلا معارضۃ نکتہ سیر آفاقی یہی ہے کہ اذکر اللہ عند کل حجر وشجر معرفت علم وہی ہے جس کے ساتھہ ایمان جمع ہو اور ایمان وہی ہے جس مین شدت محبت ہو اور محبت وہی ہے جو منجر بطاعت ہو حضرت پیر علی شاہ صاحب برادر حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب علیہما الرحمۃ دونون صاحب خلیفہ حضرت محبوب خلاق شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ کے تھے یہ مصرع حضرت پیر علی شاہ صاحب رح کا ہے آپ نے مراقبہ کے بعد کیفیت مین فرمایا تھا ع یہ سب تفرجگاہ ہے ناظر وہی اللہ ہے ✤ فیض

حضرت تشریف لائے آپ نے فرمایا کہ یہ لڑکا میرا ہے اور تعلیم حضرت شاہ
آفاق رض کی ہے یعنے فیض روحانی سے **فیض** نسبت اکابر نقشبندیہ نسبت
ندما اور دوستان خدا کی ہے لہذا تہذیب ظاہر و باطن مین امتیاز خاص
رکھتے ہین اور نسبت بزرگان قادریہ نسبت اراکین سلطنت ہے جس کا
ملک سے تعلق خاص ہے لہذا بے مدد روحانیت حضرت غوث اعظم
رضے اللہ عنہ کے کوئی اوس مقام پر نہین پہونچتا کما تقرر حضرت مجدد
الف ثانی رضے اللہ عنہ نے آخر مکتوبات مین حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ
کو نقیب اور اپنے کو نائب اون کا تحریر فرمایا ہے فافہم **ف** عظمت و جلال
معشوق باعث پیدا ہونے کمال آداب کا ہے اور مشاہدۂ جمال مین ایک
بے تکلفی خاص ہے تو یہی فرق نسبت قادریہ او چشتیہ مین مکشوف ہوتا ہے
کما لایخفے علی اہل النظر لطیفہ نسبت معیت کی اصل وہ معاملہ ہے حضرت
صدیق اکبر رضے اللہ عنہ کا کہ لاتحزن ان اللہ معنا نکتہ قرب شہادت کمال
مدارج مشاہدہ ہے بے حیلولۃ الحجب کے **معرفت** قرب رفاقت حضرت
عثمان رضے اللہ عنہ کو حاصل ہوا ہے کہ لکل نبی رفیق و رفیقی فی الجنۃ عثمان
اصل اصول سلوک معاملہ ثنائی ہے تو ایک معاملات وہ ہین جن کا تعلق
اس عالم سے ہے جیسے انکشاف ناسوت و ملکوت و جبروت و لاہوت اور
ایک معاملات اُخروی ہین اولیاء اللہ کو اون معاملات سے اس عالم مین
بھی بہرہ ہے اور حضرت مجدد رضے اللہ عنہ کو الہام ہوا تھا کہ دنیا سے تراآخرت
گردانیدم اور ایک وہ معاملات ہین جن سے متشابہات قرآنی او مقطعات
کنایہ ہین سے مخدرات سراپردہ ہای قرآنی ؎ چہ دلبرند کہ دل میبرند پنہانی
واللہ اعلم **فیض** یہ فیض حضرت عثمان رضے اللہ عنہ کا تا قیامت باقی ہے
کہ قرآن شریف آپ کا جمع کیا ہوا ہے **ف** مراتب اولیا کتاب و سنت
مین بہت مذکور ہین چنانچہ ابرار اور مقربین اور سابقین اور علمائی راسخین

قدم توکل و تجرید پر سیاحت کیا کرتے تھے بعد چند روز کے جب آپ کو غربت آب و طعام کی ہوتی خدا کی قدرت سے وہین کوئی شہر پیدا ہوجاتا اور اہل شہر آپ کو بہ تعظیم تمام اپنی منزل پر لیجاتے آپ وہان تناول فرماتے رات کو وہان رہتے صبح کو نہ شہر کا نشان ہوتا نہ اہل شہر کا اور غلبۂ حال سے آپ جماعت نماز مین حاضر نہ ہوتے تھے ایک شخص کو اس وجہ سے دل مین انکار پیدا ہوا وہ کسی حاجت کو صحرا مین گیا تھا اور وقت نماز بھی تھا کیا دیکھتا ہے کہ ایک باغ اور حوض پانی سے لبریز ہے اور اوس کے پہلو مین ایک مسجد مصفا ہے اور لوگ نماز مین ہین حضرت شاہ کمال امام ہین نماز جماعت پڑھکر جب وہان سے نکلا تو حوض اور مسجد کسی کا نشان نہ تھا یہ کرامت آپ کی دیکھکر انکار سے توبہ کی اور مخلصون مین ہوگیا **حضرت** شاہ سکندر خلیفہ حضرت شاہ کمال کے تھے ایک بار آپ کو کوئی حاجت پیش آئی برملا فرمایا جس کو کوئی فرزند مطلوب ہو آوے لوگ ہر طرف سے بہت سے ہدایا لائے اور اپنی مراد کو پہونچے **معرفت** تذکرہ رد قضا کا جو دربارۂ شیخ طاہر لاہوری علیہ الرحمۃ کے حضرت مجدد رضی اللہ عنہ سے صادر ہوا آپ کے مقامات مین مذکور ہے اور آپ نے فرمایا ہے کہ مجھکو فوق مقام رضا کے ترقی ہوئی فافہم **فیض** ایک بزرگ کا قول ہے کہ مجھپر چالیس برس سے اللہ تعالیٰ جنت اور حور و قصور کو عرض کرتا ہے مین کبھی گوشۂ چشم سے بھی نہین دیکھتا ع حور پر آنکھ نڈالے کبھی شیدا تیرا + سب سے بیگانہ ہے ای دوست شناسا تیرا + **لطیفہ** دل سے آنکھ تک طے کرنے کے واسطے اذکار و اشغال و آداب و اخلاق کا برتاؤ بہت مفید ہے **نکتہ** ظاہر نفی و اثبات تقوی اور طاعت ہے **معرفت** اکثر اعتراضات اہل انکار کے کمالات اولیاء اللہ پر بسبب نافہمی نسبت حقیقت و مجاز کے ہین فافہم **حضرت** پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک دھوبی حضرت گنج شکر رضی اللہ عنہ کا

ادہر کی رسم وراہ یہی ہے کہ الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ اور ادہر سے رسم وراہ نزول فیض ہے کہ وانزل السکینۃ علیھم **ف** جملہ اہل طرق متفق ہین تہذیب قلب ونفس مین **لطیفہ** اذکار واشغال کی ہر طریقے مین باوضاع مختلفہ ہین لیکن جملہ اہل سلوک متفق ہین آگاہی اور طرد غفلت مین سے یک لحظہ ذکر سے یار دوری + در مذہب عاشقان حرام ست + **نکتہ** انس عبارت ہے اوس کیفیت لطیف سے جو عشق اور عقل سکے اجتماع سے پیدا ہوتی ہے اور انجذاب عبارت ہے غلبہ محبت سے سہ از عقل فرو گذر کہ در عالم عشق + او نیز غلام دل دیوانہ ماست + **معرفت** غلبہ عنصر آبی سے استغراق اور رقت پیدا ہوتی ہے اور عنصر ہوائی سے عاشق دم سرد بھرتا ہے اور آہ کرتا ہے اور عنصر آتش عاشق کے دل مین اور یہی گرمی رکھتا ہے **حضرت** کا ایک مقام پر گذر ہوا وہان ایک اندہا کنوان تہا حضرت نے اوسمین سے پانی طلب فرمایا لوگون نے کہا حضرت یہ اندہا کنوان ہے مدت سے خشک پڑا ہے آپ نے فرمایا بسم اللہ کرکے ڈول ڈالو خدا کی قدرت اوسمین سے پانی نکل آیا یہ ذکر حضرت پیر ومرشد سے روبرو حضرت کے سنا **فیض** ادراک مناسب فیض ہے اور کشف کے لیے عیان ہونا ضرور ہے **ف** نور وجود خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین تو اگر یہ معرفت اہل کفر طریقت پر کہل جاوے بالاضطرار اسلام حقیقی مین فائز ہون **لطیفہ** لطف ہمکلامی قرآن شریف مین ہے اور نماز کو معراج المومن فرمایا ہے **نکتہ** معاملہ کوثر کا ظہور باطن مین یہی حلاوت ایمان ہے **معرفت** جہان دونو طرف سے محبت اور محبوبیت ہو تو کبہی غلبہ محبت سے سخن ناتمام نکلتا ہے کہ وہی دونون اوس کو سمجہ لیتے ہین اور دوسرا نہین سمجہ سکتا مگر جو اوس معاملہ سے خبردار ہو ع عالم تمام یک سخن ناتمام اوست **حضرت** شاہ کمال کیتھلی رضی اللہ عنہ اکابر قادریہ سے ہین نقل ہی کہ آپ مقابر اور بیابان مین

حضرت پیرو مرشد نے راقم سے فرمایا کہ مجھکو مراقبے مین معلوم ہوا کہ تجہپر
ایسے مقامات کہلین گے جو پیشتر اس سے نہ کسی نے لکھے ہین اور نہ بیان
کیے ہین حضرت نے ذکر فرمایا کہ حضرت باقی باللہ رح کو بادشاہ نے تین لاکھ
روپیہ نذر کیا آپ نے اپنا قرض جو کچھہ تہا ادا کر کے سب کا سب حضرت
شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح کو دیدیا تا کہ صرف کتاب اور کفاف طالبعلمو
ہو حضرت پیرو مرشد نے ذکر فرمایا کہ ایک بزرگ گانون مین گذرے
ایک مقام پر اون کو انوار آلہی کا نزول معلوم ہوا اونہون نے جانا شاید
مزار کسی بزرگ کا ہے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ مزار نہین ہے ایک بوڑہے
نے وہان کے بیان کیا کہ ایک مولوی عبدالحق تہے یہان پر کتاب بانچا کرتے
تہے یعنی حضرت شیخ عبدالحق محدث علیہ الرحمۃ اظہار نعمت فقیر راقم نور الحسن
کو حضرت قبلہ و حضرت پیرو مرشد مدظلہما سے اجازت تقریری و تحریری دونون
طرح پر ہے شکریہ اون کے التفات اور نوازش کا کس زبان سے ادا کرے
جو ہمیشہ سے اس نالائق پر مبذول ہے اور منجملہ نعمائے عظیمہ بشارت درازی
عمر و کثرت ارشاد ہے جو آپ نے قلم اور زبان سے فرمائی ہے فالحمد للہ رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

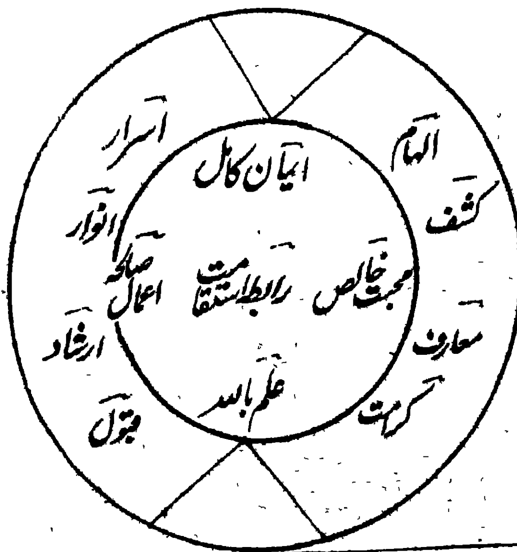
اما بعد یہ رسالہ موسوم بہ نسخہ حکمت ہے نافع بادیاں رب العباد حضرت کو نو عمری مین
حضرت حیدر علیشاہ صاحب علیہ الرحمۃ خلیفہ اعلیحضرت سے حصول فیض ہوا بعد ازان آپ خدمت بابرکت
اعلیحضرت مین شرف یاب ہوے صلاح قرار پائی تہی کہ حضرت بجاے اعلی حضرت کے
سجادہ نشین ہون حضرت نے منظور نہین فرمایا اوس کے بعد حضرت حاجی
علاء الدین احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین ہوئے حضرت قبلہ عالم
رضی اللہ عنہ کے مشاہیر خلفاء مین سے یہ چار بزرگ ہین حضرت خواجہ محمد ناصر
عندلیب اور حضرت شاہ قطب الدین اور حضرت خواجہ عبدالعدل اور
حضرت خواجہ ضیاء اللہ رضی اللہ تعالی عنہم حضرت شاہ جمال قادری خلیفہ

انتقال کر گیا تھا منکر نکیر نے اوس سے سوال کیا اوس نے اپنی زبان پنجابی مین کہا کہ فرِد دُوا دہوبی آئی یعنی فرید کا دہوبی ہون بس وہ بخشدیا گیا

فیض آنحضرت صلعم نے اپنی جنت کو فرمایا ہے کہ لا فیہا حور و لا قصور بل ربی ضاحک یہ حدیث نائہ عندلیب مین نظر سے گذری ہے صورتو مین

خوب ہونگی شیخ گو حور بہشت ✤ پر کہان یہ شوخیان یہ ناز یہ محبوبیان ✤

ف منشی سالک رام صاحب نے ذکر کیا کہ حضرت پیر علیشاہ صاحب علیہ الرحمۃ کی ایک ہمہ مرید تہی لا الہ مین غائب اور الا اللہ مین موجود ہو جاتے تہی **راقم** نے حضرت سی واسطے حضوری کے عرض کیا تہا آپنے ایک درود شریف تبلایا کہ ہر روز سو بار پڑہ لیا کرو چنانچہ مکان پر آکر آپکی برکت سی وہ نعمت حاصل ہوئی **نکتہ** راقم نے حضرت پیر و مرشد کے روبرو علم الکتاب مین سے کچہہ مقامات سنائے آپنے سنکر فرمایا کہ اگر تو چاہے تو ایسی کتاب لکہہ سکتا ہے راقم نے اس آپکے فرمانیکو محمول صرف آپکی عنایت پر کیا بعد ازان آپکی برکت اور فیض نظر سے اسقدر حقائق اور معارف کہلے کہ بیان سے افزون ہین حیرت یہ ہے کہ پیشتر اوس سی کتب سلوک و تصوف کی اکثر مقام سمجہہ مین بہی نہین آتی تہے چہ جائی کہ خود اتفاق تحریر تازہ کا ہو **معرفت** فیض سی حضرات کی راقم کو اصول کمالات نفسی نمایان ہوے اس دائرہ مین مذکور ہوتی ہین اور دائرہ بالا مین بعض معاملات مشہورہ تحریر کیے ہین واللہ اعلم



لطائف خمسہ بلکہ لطیفۂ نفس کے بھی اختلاف ہے لیکن تعین لطیفۂ قلب کا زیر پستان چپ متفق علیہ سب کا ہے ناسوت عالم اجسام ہے اور ملکوت عالم ارواح اور جبروت عالم صفات ہے جو مقوم کل کائنات ہے اور لاہوت عبارت مقام ذات سے ہے جو اوس کی اصل ہے اور معاملات اخروی کتاب وسنت سے صاف ظاہر ہین فافہم تاویل تشابہات بعض اکابر نے فرمائی ہے اور حضرت مجدد رضی اللہ عنہ علمای راسخین کو تاویل تشابہات سے بہرۂ وافر فرماتے ہین اور وجہ کو ذات سے اور ید کو قدرت سے جو بعض علمانی مراد لیا ہے آپ کے نزدیک مناسب نہین اور حروف مقطعات کو اسرار خفیہ عاشق ومعشوق مین سے فرمایا ہے حضرت پیر و مرشد نے ذکر فرمایا کہ ایک بار روبرو حضرت کے تذکرہ ہوا کہ جب شاہ عالمگیر علیہ الرحمۃ نے بتخانہ توڑکر مسجد بنانے کا حکم دیا اوس وقت ایک شاعر نے فی البدیہہ پڑہا ؎ ببین کرامت بتخانۂ مرا ای شیخ ✤ کہ چون خراب شود خانۂ خدا گردد ✤✤ ناصر علی نے بمقابلہ اوس کے جو شعر کہا تہا وقت تذکرہ یاد نہ تہا جو مذکور ہوتا حضرت کو ایسے اشعار خلاف شرع سننے کی تاب نہین آپ نے فی البدیہہ شعر فرمایا تبرکاً تحریر ہوتا ہے ؎ ببین کرامت اسلام اسے غبی کافر ✤ کہ جائے کفر کنند پاک برکت اسلام ✤✤ حاصل مراقبات فکر ہے جو طرح طرح سے ہر طریقے مین کرتے ہین تفکر ساعۃ خیر من عبادۃ ستین سنۃ اللہ یجتبی الیہ من یشاء ویہدی الیہ من ینیب تو اجتبا یہی نسبت وہبی ہے اور ہدایت مشروط بانابت ہے فافہم لطائف عشرہ کا سلوک رسمی جو شائع ہے صرف خانۂ علم مین ہے لہذا بسبب عمل اور اخلاص اور اتباع سنت کے مقام عالی ہوجاتا ہے بعض کے نزدیک مقامات سلوک کشفی ہین اور بعض ادراک سے بغیر کشف کے فیض کو پاتے ہین بالجملہ وجود معاملہ متفق علیہ ہے اور قرائن اور آثار سے اون کو معلوم کرتے ہین جنات عدن التی وعد الرحمن عبادہ بالغیب انہ کان

حضرت شاہ قطب الدین کے تھے اور شاہ درگاہی صاحب خلیفہ حضرت
شاہ جمال کے تھے اور حضرت شاہ عبدالقادر صاحب فرزند حضرت شاہ
ولی اللہ دہلوی خلیفہ حضرت خواجہ عبدالعدل کے تھے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم
حضرت مخدوم شیخ عبدالاحد رضی اللہ عنہ والد ماجد حضرت مجدد الف ثانی
رضی اللہ عنہ کے تھے آپ کو ارادت و بیعت حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی
رحمۃ اللہ علیہ سے تھی بعد ازان اون کے خلف الصدق حضرت شیخ رکن الدین
سے اجازت و خلافت پائی اور امام رفیع الدین علیہ الرحمۃ جد ششم حضرت
مجدد رض کے خلیفہ حضرت مخدوم جہانیان رض کے تھے حضرت مصباح العاشقین
رضی اللہ عنہ کا سلسلہ طریقہ چشتیہ مین حضرت گیسو دراز علیہ الرحمۃ سے ملتا
ہے اور حضرت گیسو دراز خلیفہ حضرت چراغ دہلی رضی اللہ عنہ کے تھے یہ
شعر حضرت چراغ دہلی نے آپ کو فرمایا تھا ؎ ہر کو مرید سید گیسو دراز شد +
واللہ خلاف نیست کہ او عشقباز شد + رابطۂ مرشد عین محبت خدا و رسول
ہے عن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان
من عباد اللہ لاناسا ماہم بانبیاء ولا شہداء یغبطہم الانبیاء والشہداء یوم القیامۃ
بمکانہم من اللہ تعالیٰ قالوا یا رسول اللہ تخبرنا من ہم قال ہم قوم تحابوا بروح اللہ
علی غیر ارحام بینہم ولا اموال یتعاطونہا فواللہ ان وجوہہم لنور وانہم لعلی نور
لایخافون اذا خاف الناس ولا یحزنون اذا حزن الناس وقرء ہذہ الآیۃ الا
ان اولیاء اللہ لاخوف علیہم ولا ہم یحزنون اخرجہ ابو داود حضرت پیر و مرشد
مدظلہ کہ خلف الصدق اور وارث اتم حضرت کے ہین منجملہ آپ کے فضائل کے
یہ ہے کہ آپ نے ابتدای پیدایش سے صحبت بابرکت حضرت مین تربیت
پائی ہے دوسرے یہ کہ تمام صحاح ستہ حضرت نے آپ کو درس فرمائی ہے
علاوہ اس کے بفحوای اہل البیت ادری بما فیہ آپ محرم اسرار اپنے پدر بزرگوار
کے ہین اور جس قدر آپ اون سے بے تکلف ہین ایسا کوئی نہین تعلین مین

اس اصطلاح کا مذکور نہین ع خدا را با دل ہر بندہ رازیست + برادر مکرم
قاری عبد الرحمن صاحب بھی موصوف باوصاف حمیدہ ہین اور حضرت سے اونکو بھی شرف اجازت حاصل ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہم صل علی سید الخلق محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم لا الہ الا اللہ عدۃ للقائہ اما بعد یہ رسالہ موسوم بہ نظم مرشد
مشتمل ہے بعض معانی حصن حصین پر قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الدعاء ہو العبادۃ
ثم تلی وقال ربکم ادعونی استجب لکم الآیۃ حقیقت دعا توجہ الی اللہ ہے اور نتیجہ اوسکا
قبول ہے فافہم یقول اللہ انا عند ظن عبدی بی وانا معہ اذا ذکرنی فان ذکرنی
فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی وان ذکرنی فی ملاء ذکرتہ فی ملاء خیر منہ یعنے ملاء اعلی مین
ذکر خفی اور حلقۂ ذکر دونون اس سے ثابت ہین فافہم وفی رواۃ الترمذی
ان رجلا قال یا رسول اللہ ان شرائع الاسلام قد کثرت علی فانبئنی بشئے
اتشبث بہ قال لا یزال لسانک رطبا من ذکر اللہ یہ ذکر لسانی ہے جو معمول طریقہ
ہے یقول اللہ عزوجل سیعلم اہل الجمع الیوم من اہل الکرم فقیل ومن اہل الکرم
یا رسول اللہ قال اہل مجالس الذکر من المساجد یہ بیان مجلس ذکر کا مسجد مین
ہے ان خیار عباد اللہ الذین یراعون الشمس والقمر والاہلۃ والنجوم والاظلۃ لذکر اللہ
یہ تعیر اوقات کی سند ہے اکثروا ذکر اللہ حتے یقولوا مجنون تو کثرت ذکر سے جذب
ہوتا ہے لیذکرن اللہ قوم فی الدنیا علی الفرش الممہدۃ یدخلہم الجنات العلی فقر
ہو یا غنا بہر حال اوس کی یاد مین رہنا چاہیے اسئلک بنور وجہک الذی اشرقت
لہ السموات والارض وبکل حق ہو لک وبحق السائلین علیک بیان سے بحق فلان
کہنا جیسا کہ بزرگون کا نام لیتے ہین ثابت ہوتا ہے فافہم حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ
توکلت وہو رب العرش العظیم سبع مرات بعض مشائخ نے کہا کہ اگر کوئی ورد
وظیفہ نہ پڑھے بجز اس کے تو یہ بھی کافی ہے لذۃ النظر الی وجہک والشوق الی
لقائک سعدی آمادہ گشتہ ام دگر امشب نظارہ را + پیوند کردہ ام جگر پارہ پارہ را +
سبحان اللہ وبحمدہ مائۃ مرۃ ہمارے حضرات اکثر لوگون کو بھی کلمۂ ارشاد

وعدہ ما تیا تو مشتاقان لقائے الٰہی اوس کے وعدے پر لوٹ ہین صحت
حال ثمرہ ہے طریقہ اختیار کرنے کا تصور شیخ وشغل برزخ جو رسم ہے قدما
سے اس طرح منقول نہین لیکن متفق علیہ تمام قدما اور متاخرین کا محبت مرشد
ہے اور ہمارے حضرات کسی کو تصور شیخ زبان مبارک سے نہین بتلاتے اور
اعلی حضرت شاہ آفاق رض بہی کسی کو نہین فرماتے تہے ایک بار راقم نے بذریعہ
عرضداشت کے دریافت کیا تہا اوس پر حضرت نے اس طرح تحریر فرمایا در
طریقہ ما تصور شیخ نیست بجز ذکر جنانی ولسانی درباب عمل بالحدیث وتقلید
مذاہب راقم نے تحریر کیا تہا اوس عریضہ پر حضرت نے اول یہ شعر لکہا ہے
ملت عشق از ہمہ ملت جداست * عاشقان را ملت و مذہب خداست * بعد ازان
تحریر فرمایا کہ ہمہ اولیا را اللہ عمل بحدیث شریف نمودہ اند وعامی کنم باتباع
احادیث مستقیم دار آمین تجدید طریقہ بہی دو طرح پر ہے مانند اجتہاد کے
یعنی ایک اجتہاد مطلق دوسرا اجتہاد فے المذہب فافہم مقامات سلوک
ہر طریقے مین اپنی اپنی عبارات اور معاملات مین مذکور کیے ہین چنانچہ سیر
الی اللہ وسیر فی اللہ وسیر من اللہ باللہ اور مقام جمع وفرق بعد الجمع وجمع الجمع
وتجلی افعالی وتجلی صفاتی وتجلی شیونات وتجلی ذات وغیرہ اور بعض اکابر کے
ملفوظات مین یہ دو مقام جدید نظر سے گزرے فردوس محبت وصحرای قرب
اور سلوک مین سو مقام بہی فرمائے ہین ستر ہوان اون مین سے کشف وکرامت ہے
بعد ای برادر بے نہایت درگہیت * ہر چہ بروسے میرسی بروے مایست *
بالجملہ ظاہر وباطن قرآن وحدیث سے وہ سب حل ہو جاتے ہین فافہم
بعض نسبت سے ملکہ آگاہی مراد رکہتے ہین اور بعض کے نزدیک نسبت
ہر مقام کی جدا ہے اور بعض اہل نسبت نے تفاوت معاملات سے بعض اہل نسبت
کا انکار بہی کیا ہے چنانچہ بعض نقشبندیہ نے بعض چشتیہ کی نسبت ایسا کہا ہے
بالجملہ اصطلاح نسبت مخصوص اہل طریقہ نقشبندیہ ہے اور سلاسل اولیا مین

وبارک وسلم اما بعد واضح ہو کہ یہ رسالہ موسوم بہ حسن معاملہ بیان مین
حسن معاملات خدا ورسول و اولیاے کبار کے تحریر ہوتا ہے حضرت نے
فرمایا کہ بعض کو حضرت نوح سے نسبت ہوتی ہے اور بعض کو حضرت ابراہیم اور
حضرت موسی اور حضرت عیسی علیہم السلام سے اور نسبت محمدی سب سے بڑھی
ہوئی ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت نے فرمایا کہ بعض علما کے نزدیک
رتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا خلفاے راشدین سے بھی زیادہ ہے
اور وہ فیض خاص کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر مبارک وقت وصال
آپ کے سینے پر تہا اونہین کو حاصل ہوا ہے حضرت پیر و مرشد نے فرمایا
کہ ایک بار حضرت قلندر نے امیر خسرو سے کہا کہ تمہارے مرشد کو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی محفل مین نہین دیکہتے اوسی وقت دونون صاحب حضوری
مین آنحضرت صلعم کی پہونچے تو بہت سے اولیاے کبار کا مجمع تہا امیر خسرو نے
جو دیکہا تو فی الواقع وہان سلطانجی رح کو نہ پایا ان کو نہایت اضطراب ہوا اسی
اثنا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت قلندر سے فرمایا کہ کیا دیکہتے
ہو اونہون نے کہا سلطانجی کو آنحضرت نے فرمایا کہ سلطان یہان کہان پہر فرمایا
کیا دیکہوگے اونہون نے عرض کیا کہ ہان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
پردہ جو آپ کے متصل تہا اوٹہا دیا دہنے طرف حضرت محبوب سبحانی
اور بائین جانب حضرت محبوب الہی تہے اور ارشاد فرمایا کہ ان کا یہ مقام ہے
اور وہ مقام عام ہے بس حضرت قلندر قائل ہوئے اور امیر خسرو نے عالم سرور
مین یہ شعر کہا ؎ آفاقہا گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام * بسیار خوبان دیدہ ام
لیکن تو چیزے دیگری * حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک طالب خدا
مجاہد و مرتاض سالہا سال سے سلطانجی مین ٹہیرے ہوئے تہے اور نظر
عنایت حضرت سلطان المشائخ کے طالب تہے لیکن کچہہ حصول نہ ہوتا تہا کسی
بزرگ نے اون سے پوچہا اونہون نے مقصد اپنا بیان کیا فرمایا سلطانجی رح

فرماتے ہین کہ مشتمل ہے منافع دارین پر من استغفر للمؤمنین والمؤمنات
کل یوم سبعا وعشرین مرۃ او خمسا وعشرین مرۃ احد العددین کان من الذین
یستجاب لہم ویرزق بہم اہل الارض حضرت پیرو مرشد نے یون پڑہنے کو فرمایا
اللہم اغفرلی وللمؤمنین والمؤمنات اذا کان جنح اللیل فکفوا صبیانکم الخ تدبیر
منزل بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہے افضل الصلوۃ
بعد المکتوبۃ الصلوۃ فی جوف اللیل ۵ چون چتر سنجری رخ بختم بسیاہ باد + با فقر
گر بود ہوس ملک سنجرم + تا یافت جان من خبر از ملک نیم شب + صد ملک نیم روز
بہ یک جو نمی خرم + واذا جلس للتشہد الخ تشہد حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا
مذہب حنفی مین ماخوذ ہے وان خاف من عدوا وغیرہ فقرارۃ لایلاف قریش
امان من کل سوء مجرب حضرت لوگون کو اکثر سفر مین پڑہنے کو فرمادیا کرتے ہین
وان اراد عونا فلیقل یاعباد اللہ اعینونی اس حدیث سے نما بحرف یا ثابت
ہے فافہم لیس لہا دون اللہ حجاب حتی تخلص الیہ یہی حاصل ذکر کلمۂ طیب
ہے ما قال لہا عبد قط مخلصا الا فتحت لہ ابواب السماء حتے تفضی الی العرش ما اجتنب
الکبائر یعنے فتح باب وصول الی اللہ کا بیان ہے اور اجتناب کبائر شرط فتح
باب ہے فافہم کلمتہ القاہا الی مریم وروح منہ یعنے بحکم کن بے اسباب ظاہر
آپ کی پیدایش ہوئی اور بسبب رابطۂ باطن آپ قال ابی فرماتے تہے فافہم
من احب ان تسرہ صحیفتہ فلیکثر فیہا من الاستغفار للراقم ۵ شہ پوچہو رسم وراہ
عاشقان الٰہی مدرسہ والو + معافی کا انہین کے واسطے پروانہ آتا ہے یقول
اللہ سبحانہ وتعالی من شغلہ القرآن عن ذکری ومسألتی اعطیتہ افضل ما اعطے
السائلین وفضل کلام اللہ تعالی علی سائر الکلام کفضل اللہ تعالی علی خلقہ تو قرآن شریف سے
وصول الی اللہ بدرجۂ اعلی ہوتا ہی کل دعاء محجوب حتی یصلی علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وآل محمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ ذی الجود والکرم السلام علی رسولہ افصح العرب والعجم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ

بنوری رضہ حج کو جاتے تھے بہت سی خلق بیعت کے واسطے جمع ہوئی آپ نے
عمامہ پہیلا دیا کہ جو اسپر ہاتہہ رکہدے وہی مرید ہے جو مرید ہوا بانسبت ہوگیا
پہر حضرت نے فرمایا کہ مین نسبت اسے جانتا ہون حضرت پیر و مرشدنی
فرمایا کہ جب نادرشاہ نے دلی مین ہاتہہ صاف کیا کسی نے اوس سے مخبری کی کہ حضرت
قبلۂ عالم رضہ کے مکان مین کئی شہزادے مخفی ہین اوس نے حکم دیا کہ توپخانہ
سے خانقاہ کو اوڑادو آپ کو بہی خبر ہوئی کچہہ نہ فرمایا جب توپخانہ آکر لگا اور
آپ کو خبر دی کہ بتی دیتے ہین آپ نے فرمایا کہ ہان اولٹی چلین پہر تو جو توپ
چلی اولٹی چلی خود اوسی کا لشکر اوڑنے لگا یہ کرامت دیکہکر فوراً توپین موقوف
کین اور نادرشاہ اپنی مشکین باندہکر حاضر ہوا کہ تقصیر میری معاف فرماوین
آپ نے فرمایا اس مین بات کیا ہے تیرے حکم سے آگے چلتی تہین میرے
حکم سے پیچہے چلنے لگین حضرت پیر و مرشدنی فرمایا کہ محمد شاہ بادشاہ دلی نے
وقت انتقال کہا کہ مجہسے کوئی ایسا عمل نہوا کہ جس سے امید مغفرت ہو مجہے دائرہ
مین سلطانجی کے دفن کرنا کہ ان کی وجہسے بخش دیا جاؤن ایک بزرگ صاحب
کشف نے دیکہا کہ ملائکۂ عذاب محمد شاہ پہ نازل ہوئے اور سلطانجی ٹہل رہے
ہین اللہ تعالی سے عرض کرتے ہین کہ یہ شخص میری وجہسے یہان آیا ہے پہر
تو اپنی رحمت نازل کر اسی اثنا مین دیکہا کہ ملائکہ رحمت آئے اور محمد شاہ
بخشدیا گیا حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک مرید حضرت قبلۂ عالم رضہ کے
مراقبہ مین حوض کوثر پہ پہونچے اور کچہہ پی بہی لیا تمام عمر ہونٹہہ چاٹتے رہے
حضرت پیر و مرشدنی فرمایا کہ ایک بار حضرت خواجہ ضیاء اللہ رضی اللہ عنہ
نے اپنے پیر و مرشد حضرت قبلۂ عالم رضہ کو خواب مین بہت روز سے نہ دیکہا
تہا اس کا تذکرہ حضرت مرزا مظہر صاحب علیہ الرحمتہ کے سامنے کیا اسپر مرزا
صاحب نے فرمایا کہ آج دیکہوگے اوسی شب حضرت خواجہ نے خواب مین
حضرت قبلۂ عالم رضہ کو دیکہا صبح کو مرزا صاحب کا شکریہ ادا کرنے گئے

اپنے معاملہ مین مستغرق ہین اون کو تمہاری خبر بہی نہین سو تم ایک کام کرو
دور دپیہ کی کوڑیان اور کہتیان یہان بچون کو بانٹو اون کے شور وغل سے تم پر
نظر عنایت ہو جائیگی اونہون نے ایسا ہی کیا اور سالہا سال کی محنت ایک
دم مین وصول ہوگئی حضرت پیرو مرشد نے فرمایا کہ حضرت ایشان خواجہ محمد
معصوم رضے اللہ عنہ کے دسترخوان پر چار چار ہزار آدمی کہانا کہاتے تھے
اور حلقہ چار چار ہزار آدمی کا ہوتا تہا اور ہر ایک کے حسب دلخواہ کہانا پکتا تہا
ایک بار آپ کو پیشاب کی ضرورت ہوئی آپ نے ایک مرید سے فرمایا کہ تو
میرے عوض پیشاب کر آ چنانچہ وہ مرید پیشاب آپ کے عوض کر آیا حضرت
پیرو مرشد نے فرمایا کہ حضرت ایشان مراقب تھے چار آزاد آئے کہنے لگے کیا
پلنگ مین بیٹھے ہو آپ نے آنکھہ اوٹھا کر دیکھا چارون ولی ہوگئے حضرت
پیرو مرشد نے فرمایا کہ ایک بار حضرت مخفی زیب النسا بیگم جو مرید حضرت ایشان
کی تہین حضرت ایشان کو ایک شمعدان زبرجد کا نذر کر گئین پہر جو آکر دیکہا تو
خانقاہ مین وہ شمعدان گرد آلود پڑا ہوا تہا بہت افسوس کیا اور حضرت سے عرض
کیا کہ یہ شمعدان زبرجد کا ہے آپ نے فرمایا کہ ہوگا الغرض یہ بے پروائی دیکہکر
اونہون نے عوض شمعدان کے ایک لاکہہ روپیہ نذر کیا آپ بہت خوش ہوئے
اور فرمایا جا تیرا حشر خاتون فاطمہ رضے اللہ عنہا کے ساتہہ ہوگا سبحان اللہ کیا
نسبت بلند پایہ ہے حضرت نے فرمایا کہ حضرت ایشان رضؓ کے مزار پر ایک رگ
جو اون کے رشتہ دار ہی تھے متوجہ ہوئے پہر منہہ پہیر کر چلے کہ وہ تو اپنی
بی بی سے صحبت مین مشغول ہین حضرت پیرو مرشد نے فرمایا کہ حضرت
سیف الدین رضی اللہ عنہ کا حلقہ چودہ سو آدمی کا ہوتا تہا اور واسطے انتظام
حلقہ کے ایک مرید کو یہ خدمت سپرد تہی کہ وقت حلقہ کے جس کو کوئی ضرورت
پیش آتی تہی اوس کو وہ سلب کر لیتا تہا حضرت نے فرمایا کہ نسبت دو قسم
پر ہے وہبی اور کسبی تو میری نسبت وہبی ہے پہر ذکر فرمایا کہ حضرت سید آدم

مریدون کو کہڑا رکہتے ہین یہ خلاف سنت ہے مرزا صاحب نے فرمایا کہ
صاحبزادہ مین ان کا نفس توڑتا ہون آپ نے کہا کہ آخر سنت تو ہے اسپر
مرزا صاحب بہت خوش ہوئے حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ جب حضرت
شاہ عبد القادر صاحب رضے اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ایک بزرگ صاحب کشف
نے دیکہا تہا کہ جو کوئی ان کے آس پاس پانچ پانچ کوس تک مدفون ہوگا مغفور
ہوگا حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ جب حضرت شاہ غلام علی صاحب علیہ الرحمہ
دفن ہوے تو منکر نکیر آئے آپ نے اون کا ہاتہ پکڑ کر فرمایا کہ ایک توجہ
تو لیتے جاؤ اور توجہ فرمائی وہ بہت خوش ہوے اور دعائین دیتے ہوے
چلے گئے حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب
ہمارے حضرت سے فرماتے تہے کہ ابہی تو لوگون سے بہت بہاگتے ہو جب
کیا کروگے کہ ہرطرف سے لوگ گہیرینگے اور چالیس برس کے بعد تمہارا ظہور
ہوگا حضرت نے فرمایا کہ ہمارے ایک پیربہائی تہے اون کو بخار آیا چند
روز مین جاتا رہا لیکن اون کی صورت اور کیفیت جو بیماری کی تہی بحال تہی
طبیب حیران ہو کر اون سے استفسار کرتا لیکن وہ کچہہ نہ کہتے تہے چہ مہینہ
اسی طرح گذرے طبیب نے جب بہت اصرار کیا تو کہا مین کیا کرون آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیادت کو تشریف لایا کرتے ہین اس لیے بیمار بنا رہتا
ہون حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ ایک مرید حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ
کے تہے اون کی طبیعت مین مذاق بہت تہا وہ کہتے تہے کہ مین قبر مین منکر
نکیر سے بہی مذاق کرونگا جب اون کا انتقال ہوا تو حضرت قبلہ اور حضرت
خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب وغیرہ ان کے مزار کے گرد مراقب ہوے الغرض
منکر نکیر آئے اونہون نے اون کا ہاتہ پکڑ لیا اور کہا تم کون ہو کہان سے
آئے ہو کہا ہم فرشتہ ہین آسمان سے آئے ہین کہا آسمان یہان سے کتنی
دور ہے اونہون نے کہا پانسو برس کی راہ کہا پہر کیا پوچہتے ہو

حضرت پیر و مرشدنی فرمایا کہ حضرت خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ حقہ پیتے تھے ایک بار حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب نی آپ سے کہا کہ جو کوئے حقہ پیتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس سے منہہ پھیر لیتے ہین آپنے حقہ منگایا اور ایک کش لیکر اوسی دم حضوری مین پہونچے دہوان مونہہ سے نکل رہا تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آؤ درد پاس بیٹھ جاؤ شاہ صاحب یہ کیفیت دیکھکر قائل ہوئے اور حضرت قبلۂ عالم رضہ بھی کسی عذر سے حقہ پیتے تھے کاشمیر کا کیوڑہ بجاے پانی کے ڈالا جاتا تہا اور تنبا کو مصری مین کوٹی جاتی تہی حضرت پیر و مرشدنی فرمایا کہ بادشاہ دہلی کو حضرت خواجہ ضیاء اللہ سے بہت اعتقاد تہا اوس نے آپ کی خدمت کرنا چاہا منظور نہ فرمایا آخر کار اوس کے اصرار سے ہفت روپیہ ماہوار قبول فرمائی کہ اسقدر گذران کے لیے کافی ہین لیکن آپ بڑے سخی تھے لوگون کو قرض لے کر دیتے تھے دوکاندارون کے قرضدار رہتے تھے بادشاہ نے حکم دیدیا تہا آپ سے کوئی قرض نہ مانگے سب اپنے پاس سے ادا کرتا تہا حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ محمود خان صاحب قندہاری رحمۃ اللہ علیہ سپاہگری مین کامل تھے ابتدا مین رجولیت نہ تہی نکاح ہوگیا تہا تمام طبیب لکھنؤ کے اون کے علاج سے عاجز آگیے تھے اون کے چچا عبدالرحمن خان صاحب واسطے علاج کے رائے بریلی لے گئے تھے اثناے راہ مین خواجہ صاحب کی نگاہ اونپر پڑگئی آپ نے فرمایا کہ محمود ادہر آؤ اور حجرہ مین میرا پائجامہ رکھا ہے اوس کو پہن لے اس کو نامرد بھی پہن کر مرد ہو جاتے ہین وہ حجرے مین گئے اور پائجامۂ مبارک پہنا فوراً آثار معلوم ہوے اوسی وقت اپنے گھر جا کر اداے حاجت کی بعد ازان یہ کرامت نمایان جو دیکھی حضرت خواجہ کی خدمت مین آکر چھہ مہینے رہے سفت مین ولایت حاصل ہوگئی حضرت نے فرمایا کہ ایک بار حضرت شاہ آفاق رضہ نے حضرت مرزا صاحب سے فرمایا کہ آپ

چینے رکے تھے مجھکو دیے اور فرمایا کہ یہ ہم نے تم کو دنیا دی کہانے کو پھر ایک
پان منگا کر عنایت فرمایا اور کہا یہ پان عرفان کا ہے الحق کہ بموجب فرمانی
حضرت کے مولوی صاحب موصوف باوجود اہل وعیال متوکل علی اللہ ہین خدا خود
ان کا کفیل ہے سہ گفتۂ او گفتۂ اللہ بود + آپ کو حضرت سے طریقہ نقشبندیہ
وقادریہ مین اجازت کاملہ ہے برادر معظم جناب مولوی عبدالکریم صاحب
عالم باعمل اور فاضل کامل ہین حضرت کی خدمت مین چھہ برس سے ہین جسوقت
قرآن شریف یا حدیث کا دَور ہوتا ہے حاضر رہا کرتے ہین اون کو حضرت
کی صحبت بابرکت سے بڑا فیض ہوا ہے اور بہت سے معارف اور
زبان ہندی خود بخود اون پر کھل گئی ہے منکا بیتی اون کی نظم ہے جسکا
اول شعر یہ ہے سہ من موہن پہلے نام جیون + وہ مہر بہرو ہے سرجن ہار ❊
حضرت پیرومرشد اول بار یہان تشریف لائے تھے تو کئی بار اتفاق
ہوا کہ اس نالائق کو توجہات خاص سے سرفراز فرمایا چنانچہ ایک بار بعد
مراقبہ و توجہ کے آپ نے کلمات بشارت بھی فرمائے اور باشارۂ باطن
نام راقم کا حبیب الرحمن فرمایا بلکہ آپ نے حضرت سے بھی اسکا تذکرہ فرمایا
اور باقی رسائل مین بھی راقم نے بعض بشارات کا از روی اظہار نعمت آپکی ایماسے ذکر کیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم لک الحمد عدد خلقک والصلوۃ والسلام علی انبیائک وملائکتک واولیائک خصوصا علی آل محمد واصحابہ و
احبائہ رضی اللہ عنھم اجمعین **اما بعد** یہ فوائد منتخب ہین اون اوراق سے جو حضرت
قبلہ مدظلہ العالی نے بعد ترجمہ احادیث کے تحریر فرمائے ہین اور راقم کو حضرت
پیرومرشد نے عنایت فرمائے نام ان فوائد کا **صلای عام** رکھا **شرک**
اس کو کہتے ہین کہ سوا خدائے تعالی کے کسی کو معبود اور کارساز و عالم الغیب اور
نافع اور ضار سمجھنا یا کسی کو خدا کا فرزند یا زن کہنا مگر معجزات پیغمبرون کے اور
کرامات اولیا کے بحکم خدای تعالے کے برحق ہین اور رسوم کفر و شرک سے

اوہنون نے سوال کیا کہا تم کو شرم نہین آتی تم پانسو برس کی راہ طے کرکے
آئے اور خدا کو نہ بھولے مین ایک گز زمین طے کرکے آیا خدا کو بھول گیا
بس وہ چلے گئے **حضرت** پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت خلیفہ اعظم علی
شاہ صاحب رح کو کشف ہوا کہ حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ کی عمر پوری
ہوگئی حاضر خدمت اعلی حضرت رض کے ہوئے کہ عمر میری حاضر ہے آپ نے
قبول نہ فرمائی ہمارے حضرت بھی یہ سنکر نذر کرنے کو حاضر ہوئے حضرت شاہ
آفاق رض نے دو برس آپ کی عمر مین سے لیلیے اور بعد دو برس کے انتقال
فرمایا حضرت فرماتے ہین کہ میری عمر جو زیادہ ہے اوسی کی برکت ہے **حضرت**
نے فرمایا کہ ہم نے غدر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت عیسے
علیہ السلام کو دیکھا کہ تشریف لائے اور فرمایا تم کچھہ فکر نہ کرو بس اطمینان ہوگیا
حضرت نے فرمایا کہ مین ایک مرید کو توجہ دے رہا تھا ایک درویش بھی آکر
مراقب ہوگئے اوسی وقت اونکو حضوری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی ہوگئی اور بہت معتقد ہوئے **حضرت** نے فرمایا کہ یہان ایسے ایسے
مجذوب کہ جن کے جذبے کو شاہ غلام رسول صاحب مانتے تھے آئے جذبہ
اون کا جاتا رہا وضو کرکے میرے پیچھے نماز پڑھی بیٹھے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو دیکھا کہ فرماتے ہین تمہاری نسبت کے آگے ان کی کیا حقیقت
ہے **حضرت** پیر و مرشد نے ابتدا مین حضرت سے توجہ طلب کی آپ نے
بسبب عادت بے پروائی فرمائی اسی اثنا مین حضرت پیر و مرشد نے
اعلی حضرت شاہ آفاق رض کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین تمکو مین دونون کا
اوسی روز سے حضرت کا بھی التفات باطن آپ کی طرف ہوگیا حتی کہ آپ
وارث اتم حضرت کے ہین جامع کمالات صوری و معنوی جناب مولانا مولوی
سید محمد علی صاحب دام برکاتہ نے فرمایا کہ جب حضرت نے مجھکو مرید کیا
آدمی سے کہا اندر جو کچھہ ہو لے آؤ اوس وقت اور کچھہ موجود نہ تھا کسی قدر

محبت رکھے اور علما سے بے ادبی کرنا حرام ہے واللہ اعلم **ف** ہر
مسلمان کو لازم ہے کہ فرض اور واجب نماز وغیرہ کی تعلیم کرین اور غفلت
نہ کرین کہ علم دینی سے محروم رہنا حرام ہے **ف** ادب بیت الخلا جانی کا
یہ ہے کہ اول بسم اللہ کہے اور پاے چپ پائخانہ مین رکھے اور جس وقت
باہر آوے پاے راست باہر نکالے اور غفرانک کہے کہ سنت ہے **ف**
ہر مومن پر سنت ہے کہ مسواک پنج وقت کیا کرے ثواب بے شمار پاوے
ف جس وقت خواب سے کوئی مسلمان اوٹھے ہاتھ دھوکر برتن مین
ڈالے کہ امام احمد رح کے نزدیک پانی ناپاک ہوجاتا ہے اور امام اعظم رضی اللہ عنہ
کے مذہب مین اگر ہاتھ مین نجاست نہ ہو نجس نہین ہوتا ہے مگر بن دہوئے
برتن مین ہاتھ نہ ڈالا چاہیے **ف** وقت وضو کے سبحان اللہ العظیم وبحمدہ
یا بسم اللہ الرحمن الرحیم کہنا چاہیے کہ سنت ہے حنفی مذہب مین واللہ اعلم
ف عورت کو بہتر ہے کہ جب خون حیض کا بالکل موقوف ہو ایک پارہ
جامہ خوشبودار کہ مشک سے مطیب ہو اپنی فرج کو اوس سے پاک کرے کہ فائدہ
بہت ہوتا ہے اور نکہ اور عود کا فرج مین دہوان دے کہ بہتر ہے **ف**
غسل کرنے مین اگر ذرا بھی کوئی موضع بدن کا خشک رہجاویگا پاک نہ ہوگا
غسل کرنے والا غسل کرنے مین کلی کرنا اور ناک مین پانی ڈالنا اور تمام بدن
مین پانی پہونچانا فرض ہے واللہ اعلم **ف** عورت کو اگر احتلام ہووے
اور تری پاوے غسل فرض ہے **ف** مستحب ہے کہ اگر ایکبار صحبت کی ہو
اور پھر چاہے کہ جماع کرون وضو کرلیوے اور ذکر کو دہو ڈالے اسی طرح اگر
وضو کرکے حالت جنابت مین کہاوے اور پیے یا سوئے کہانا وغیرہ درست
ہے بے شک **ف** بدن جنب کا پاک ہے اور حیض کی حالت مین بہے
حضرت عائشہ رض کا پس خوردہ پانی آنحضرت صلعم نوش کرتے تہے حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا کا بڑا رتبہ ہے **ف** مسح موزہ کا درست ہے یعنی اگر موزہ

شادی اور ختنہ اور تولد اولاد اور جمیع اعمال مین دور رہنا فرض ہے اور
جو کوئی پرہیز رسوم کفر سے نکرے دوزخی ہووے اور عالمون سے جس چیز
مین شبہہ ہو دریافت کرلے **ف** حلال کو حرام کہنا اور برا جاننا اور حرام کو
حلال اور بہتر سمجہنا کفر ہے **ف** دروغ گوئی اور خلاف وعدگی بے عذر اور
امانت مین خیانت کرنا حرام ہے ان سے پرہیز کرنا واجب ہے **ف**
جو کوئی خدا کو واحد لاشریک سمجہے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغمبر
برحق جانے اوس سے اگرچہ گناہ کبیرہ یا صغیرہ سرزد ہووے اوس کو کافر نہ
کہنا چاہیے **ف** ماباپ کی فرمانبرداری موافق شریعت کے کام مین کرے
اور خلاف شریعت کے کام مین ہرگز ماباپ کا کہنا نہ مانے اور نماز فرض ہرگز
قضا نہ کرے مذہب امام ابی حنیفہؒ و مالکؒ مین تارک نماز کو زد وکوب اور
تعزیر اور قید کیا چاہیے اور مذہب امام شافعیؒ مین قتل کرنا تارک صلوۃ کا ہے
اور سنت اور نفل اگر قضا ہو جاوے بعذر سفر یا مرض یا تنگی وقت کے کچہہ گناہ
نہین **ف** اندیشۂ بد سے اگرچہ کفر یا گناہ کا ہو تا وقتیکہ اوس کو بد جانے
اور دفع کرے اور زبان سے نہ کہے یا عمل نہ کرے گناہگار نہین ہوتا واللہ
اعلم **ف** چاہیے کہ لوگ زمانہ کو بد نہ کہین کہ مقلب لیل اور نہار کا اللہ تعالی
ہے **ف** بحث کرنا مسئلۂ قضا و قدر مین ممنوع ہے **ف** بدعت
وہ چیز ہے کہ قرآن اور حدیث اور فعل اصحاب اور آل رسول اللہ سے اوسکا
کرنا ثابت نہین ہے واللہ اعلم **ف** جو کوئی علم حاصل کرے واسطے فخر
اور نمود کے یا جاہلون سے نزاع کرنے کو یا واسطے مال اور جاہ کے خدا تعالی
اوس کو دوزخ مین داخل کریگا نعوذ باللہ منہا **ف** جو حدیث تحقیق ہو کسی
عالم سے یا صالح سے کہ یہ حدیث حضرتؐ کی ہے وہ تو کہے اور بے تحقیق کے
ہرگز نہ کہے کہ دوزخ مین داخل ہوتا ہے اسی طرح تفسیر قرآن کی کرنا بے سند
یا قرآن مین شبہہ کرنا حرام اور کفر ہے **ف** عالمون سے کہ باعمل ہون

گناہ نہین اور بعض علما کے نزدیک اگر خط مثل خلال کے کرے تو بھی گذرنا
درست ہے واللہ اعلم **ف** اکثر علما کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی چیز نماز
کے آگے گذرے نماز نہین جاتی ہے اور جو حدیث مین ذکر خر اور خنزیر اور
یہودی اور مجوسی کا اور عورت کا آیا ہے محمول ہے اوپر مبالغہ کے کہ
بے ستری نماز نہ ادا کیا چاہیے واللہ اعلم **ف** رکوع مین تین بار سبحان
ربی العظیم آرام کہنا اور اسی طرح سجود مین سبحان ربی الاعلی کہنا سنت ہے
اگر جلدی کرے نماز مکروہ ہوتی ہے واللہ اعلم **ف** دریا اور تالاب کے
کنارے کہ جگہہ ورود کی ہے یا راہ مین یا درخت سایہ دار کے نیچے جائے ضرور
پھرنے سے لعنت ہوتی ہے واللہ اعلم **ف** جانورون کے سوراخون مین
پیشاب کرنا منع فرمایا تا کہ جانور نکل کر کاٹ نہ کھاوے یا کچھہ اور سبب ہو
واللہ اعلم **ف** جو پانی دہ در دہ ہو اور پہلے سے پاک اگر اوسمین نجاست
پڑجاوی کہ رنگ یا مزہ یا بو نجاست کی اوس مین پائی نہ جاوے پانی طاہر اور
مطہر ہے وضو کرنا اور غسل اوس مین درست ہے لیکن اوس مین پیشاب کرنا
منع فرمایا آدمیت سے باہر ہے کہ جس سے طہارت حاصل کرے اوس مین
پیشاب کرے اور نزدیک بعض علما کے پانی کنوون کا بھی پاک ہے اگر وہ
چشمہ دار ہون جب تک رنگ اور مزہ اور بو اونکی نہ بدلی ہو اس مسئلہ مین عام
لوگون کو آسانی ہے اور اگر رنگ یا مزہ یا بو بدلے تو تمام پانی نکالے یا دو سو ڈول
نکالے کہ پانی پاک ہووے واللہ اعلم **ف** جس وقت نام آنحضرت صلعم کا سنے
کوئی مومن اوسپر واجب و لازم ہے کہ صلی اللہ علیہ وسلم کہے اور اگر بار بار
سنے تو بار بار کہنا صلی اللہ علیہ وسلم مستحب ہے واللہ اعلم **ف** لازم ہے ہر
مومن کو کہ ہر روز ہزار یا دو ہزار یا اس سے کم غرضکہ جس قدر ہو سکے درود کا
وظیفہ کرے کہ حشر کو شفاعت آنحضرت صلعم کی حاصل ہو **ف** اللہم اجرنی
من النار سات بار بعد صبح اور مغرب کے کہا کرے ثواب بیشمار پاویگا واللہ اعلم

پہنا ہو وضو کرکے اور پہر دوسرے وقت وضو کرے تو اوپر موزہ کے پنجہ
تر کرکے مسح کرے مقیم کو ایک دن تک اور مسافر کو تین دن تک مسح کرنا
بدلے غسل قدمون کے درست ہے اور انکار اس مسئلہ سے حرام ہے واللہ اعلم
ف جس عورت کو حیض یا نفاس ہو تا وقتیکہ پاک ہوکر غسل نکرے مسجد
مین جانا حرام ہے اور اسی طرح جس مرد نے جماع کیا یا احتلام ہوا اوس کو
یا عورت جماع کی گئی بے غسل ان سب کو مسجد مین داخل ہونا حرام ہے
واللہ اعلم ف تصویر گہر مین رکہنا حرام اور بے غسل رہنا بہی حرام ہے
اور کتا بہی گہر مین نہ رکہا چاہیے مگر ضرورت ہو تو درست ہے واللہ اعلم
ف جب لڑکا دس برس کا ہو اوس کو پاس کسی عورت کے سونا درست
نہین مگر اوس کی جورو ہو واللہ اعلم ف اذان کے وقت اور مینہ برسنے
کے وقت دعا قبول ہوتی ہے پس ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اذان باآداب
سنے اور جو موذن کہے آپ بہی وہی کہے اور درود پڑہے اور دعا مانگے
واللہ اعلم ف مسجد مین وقت داخل ہونے کے سیدہا قدم رکہے اور بسم اللہ
کہے اور درود پڑہے اور دعا مانگے کہ سنت ہے اور وقت نکلنے کے اولٹا
قدم باہر رکہے اور اللہم انی اسالک من فضلک کہے اور جو کوئی مسجد مین بے ادبی
کرے یعنی مسجد مین کہانا پکاوے یا بے طہارت مسجد مین داخل ہو یا مسجد مین
جہوٹی باتین کرے یا ناچ رنگ اور ڈہول بجاوے مسجد کے اندر یا معاذ اللہ
مسجد مین نشہ کی چیز پیوے یا مسجد مین تہوکے یا اور حرام چیزین مسجد مین کرے
خدا تعالی کا غضب اوس مردود پر ہوتا ہے اور حاکم پر لازم ہے کہ ایسے
بے ادبون کو ذلیل اور رسوا کرے اور قید رکہے اگر توبہ کرین قید سے خلاص
کرے واللہ اعلم ف قبر پر سجدہ کرنا حرام ہے ہرگز نہ کیا چاہیے واللہ اعلم
ف نماز پڑہتے وقت آگے سے نمازی کے گذرنا حرام ہے اور اگر نمازی نے
ایک گز برابر لکڑی آگے اپنے کہڑی کی ہو تو لکڑی سے اوس طرف گذرنا

نزدیک مستحب اور بہتر ہے واللہ اعلم **ف** جو حافظ باعمل ہو اوس کی تعظیم
واجب ہے واللہ اعلم **ف** محصول زمینداروں سے اوس قدر لیوے
کہ جس قدر زمین مین پیدا ہوا اور وہ آباد رہین اور اگر برف باری ہو یا
خشک سالی ہو اور کہیتون مین پیدا نہ ہو ہرگز ہرگز کچہہ نہ لیوے کہ محصول
دیہات کا حق شرعی ہے حکم شرع سے محصول معاف ہے وقت خشک سالی
اور برف باری کے پس اگر کوئی حاکم ایسی حالت مین رعیت پر ستم کرے
یا زیادہ طاقت سے محصول لیوے ملعون ہووے اور حشر کو روسیاہ اور
امام عادل وہ ہے کہ جس کا معاملہ فیصل کرے اوس سے چہارم یا دستک
یا رسوم سرکاری نہ لیوے کہ یہ رسوم حرام ہین اور فاعل اون کا ظالم **ف**
چہپا کر دینا بہت ثواب رکہتا ہے واللہ اعلم **ف** امام سے پہلے کوئی رکن
نماز کا کرنا مقتدی کو حرام ہے واللہ اعلم **ف** وقت غروب آفتاب سے
طلوع فجر تک رحمت الٰہی شب برات کو نزول ہوتی ہے اور دعا مانگنے
والون کی قبول ہوتی ہے **ف** شب برات کو چراغ قبرون پر روشن کرنا
یا آتش بازی چہوڑانا بدعت ہے ہنود سے مسلمانون نے سیکہا ہے کہ ہنود
دوالی کو چراغ جلاتے ہین اور بدعات کرتے ہین اسی طرح مسلمان بہی کرتے
ہین نعوذ باللہ منہا **ف** ہر مسلمان پر سنت ہے کہ ہر روز بقدر مقدور کے
اللہ کی راہ مین کہانا یا اور چیز دیا کرے اور اگر محتاج ہو ہر روز سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر زبان سے سو بار بحضور قلب کہا کرے کہ بجائے
صدقہ کے ہر اعضا کی طرف سے ہووے اور ثواب بے شمار پاوے اور
لوگون سے اچہے کام کا حکم کیا کرے اور بد کامون سے منع کیا کرے کہ ثواب
بے عدد پاوے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو دو رکعت نماز دو گہڑی دن چڑہے
سے زوال کے ادہر تک بحضور دل ہر روز ادا کیا کرے کہ ثواب صدقہ کا حاصل
ہو اور بہی فضیلت نماز چاشت کی بہت ہے واللہ اعلم **ف** جس وقت خطبہ

ف نماز مین کسی طرف دیکھنا یا تشبیک اصابع کی یعنے داخل کرنا ایک انگشت بیچ ایک کے ممنوع ہے اور خلاف سنت کے کوئی حرکت کرنا موجب ناخوشی خدای تعالی کا ہے واللہ اعلم ف جماعت کی نماز کا بڑا ثواب ہے اور تنہا قصداً اور بے عذر پڑہنا حرام ہے واللہ اعلم ف امام کو مقابل وسط صف کے کہڑا کرو اور مقتدی برابر مل کر کہڑے ہووین واللہ اعلم ف امام کو چاہیے کہ نماز کی ارکان مین بہت دیر نہ لگاوے خلاف سنت کے کہ لوگ تنگ ہون اور نماز کو متوسط وقت یا اول وقت مین ادا کرنا بہتر ہے اور اگر کوئی شخص بے مرضی اور بے مزدوری کسی سے کام لیوے حرام ہے یا کسی مسلمان کا لڑکا یا لڑکی مول لیکر اوس کو غلام یا کنیز بنانا کسی طرح درست نہین اور اون کی بیع باطل ہے اسی طرح جو کافر مسلمانونکے عمل مین بود و باش رکہتے ہین اون کی بہی بیع درست نہین اگر کوئی ناخدا ترس خرید کرکے اون کو بندہ بناوے غضب الٰہی مین گرفتار ہووے واللہ اعلم ف بہوک بہت لگی ہو تو کہانا کہا کر نماز پڑہے اگرچہ جماعت قضا ہوجاوے اور حاجت پائخانہ وغیرہ سے فراغت کرکے جماعت پڑہے اور اگر دیکہے کہ وقت جاتا ہے ادا کرے کہ قضا سے بہتر ہے واللہ اعلم ف جب سفر سے کوئی مسلمان آوے سنت ہی کہ مسجد مین جاکر دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرے اور اگر مقدور ہو ایک بکرا یا شتر یا گاؤ خدا کے نام پر ذبح کرے اور مسلمانون کو کہلاوے کہ مستحب ہے واللہ اعلم ف وضو او غسل ایسی جگہہ کیا چاہیے کہ پاک ہو تاکہ قطرات وہان کے اگر اوڑ کے پڑین تو ناپاک نہ ہووے یہ شخص اسی طرح آب دست ایسی جگہہ کیا چاہیے کہ پاک ہو واللہ اعلم ف اگر رکوع امام کے ساتہہ پایا رکعت پوری ہوئی اور اگر سجدہ مین یا التحیات مین پایا رکعت پوری نہین ہوئی لیکن ثواب حاصل ہوا پس بعد سلام امام کے باقی نماز ادا کرے واللہ اعلم ف بعد دو سنت فجر کے اندک لیٹ رہنا بعض علما کے

رسوم کفر سے ہے **ف** زر وسیم مین زکوۃ واجب ہو اور زکوۃ نہ دیوے تو سارا مال ہلاک ہوتا ہے پس ہر مسلمان آزاد پہ فرض ہے زکوۃ دینا دو سو روپیہ مین پانچ روپیہ اسی طرح مال سوداگری مین اور زیور مین بھی فرض ہے اس حساب سے سال بسال زکوۃ دینا اس کی تفصیل فقہ مین ہے **ف** نذر کرنا سوای خدای تعالے کے کسی کی درست نہین مگر کسی بزرگ کا فاتحہ کرنا یعنی کوئی چیز اون کی طرف سے خدای تعالی کی راہ مین دینا کہ اسکا ثواب اون کو ہو تو بے شک درست ہے واللہ اعلم **ف** کافرون پر بھی ظلم کرنا حرام ہے واللہ اعلم **ف** ظلم کرنا غلام لونڈی پہ ہرگز درست نہین اور اگر قصور کرین معاف کرے اور اگر موافق قصور کے ادب دیوے تو درست ہے لیکن کھانے پہننے کی خبر لینا فرض ہے واللہ اعلم **ف** سجدہ کرنا کسی کو شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم مین درست نہین اگر کوئی کسی کی قبر کا سجدہ کرے تو وہ گنہگار ہوتا ہے اور کسی کے فعل کا اعتبار نہین جو مخالف شریعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو اگرچہ وہ شخص صاحب کرامات ہو یا عالم موجب حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے وہی حق ہے اور باقی ناحق واللہ اعلم بالصواب **ف** جس کی سفارش کرے اوس سے کچھ نہ لیوی حق سفارش کا لینا ممنوع ہے واللہ اعلم **ف** رشوت کہتے ہین اوس مال کو کہ حق کو ناحق کردے حاکم یا قاضی مال لیکر اور اگر حاکم یا قاضی حق کو حق کرکے مال لیوے جب بھی درست نہین ہے اور حرام ہے واللہ اعلم **ف** بادشاہ عادل جو موافق شرع محمدی کے عمل کرے وہ داخل بہشت ہو **ف** کسی کی بات کسی سے لگانا کہ اوس بات کے سننے سے فساد ہو حرام ہے اور ایسے شخص کو نمام یعنی چغل بھی کہتے ہین واللہ اعلم **ف** دروغ کہنے سے بدبو آتی ہے کہ فرشتون کو ایذا ہوتی ہے اس سبب سے دور رہا کرتے ہین دروغ کہنا واسطے صلح اور رفع فساد کرنیکے درست ہے اور باقی حرام واللہ اعلم **ف**

جمعہ کا شروع ہو سب نمازی باادب امام کی طرف متوجہ ہو کر خطبہ سنین اور
خطبہ کی حالت مین کلام وغیرہ یعنی حرکت بیجا ممنوع ہے اور جو لوگ خطبہ کے
وقت کلام یا اشارہ کرین نماز اون کی غیر مقبول ہوتی ہے اور پہلی صف
مین داخل ہونا بہت بہتر ہے اگر جگہ باقی ہو اور اگر نہین تو جس مقام مین جگہہ
پاوے بیٹھ جاوے **ف** بیمار ہو یا عورت ہو یا مسافر ہو یا غلام ہو یا لڑکا
ہو ان پر نماز جمعہ کی فرض نہین اگر یہ پڑھین تو ثواب ہے **ف** جمعہ کے
واسطے اگر مقدور رہو تو کپڑے بہتر بنا رکھے اور خوشبو لگایا کرے کہ سنت ہے
واللہ اعلم **ف** پیغمبر علیہ السلام عید فطر کو پہلے تین یا پانچ خرمے کھا کر نماز
کو جاتے تھے اور عید الضحی کو سنت ہے کہ کچھہ نہ کھاوے جب تک نماز نہ
ہو چکے واللہ اعلم **ف** علما کے نزدیک اگر کوئی کسی میت کی طرف سے قربانی
کرے تو درست ہے واللہ اعلم **ف** نشانون کا بکرا یا توپ کا یا شیخ سدو
کا یا دریا کا جس کو ذبح واسطے تعظیم غیر اللہ تعالے کے کرتے ہین حرام ہے
نعوذ باللہ **ف** جو کوئی کسی آدمی کو یا جانور کو باندہ کے تیر اندازی وغیرہ
کرے اوس پر لعنت آئی ہے اور اسی طرح مارنا موںہہ مین یا داغنا موںہہ مین جانور
کے حرام ہے **ف** اگر کوئی مشرک یعنی بت پرست اگرچہ بسم اللہ اللہ اکبر کہکے
ذبح کرے جب بھی حرام ہے اوس جانور کا گوشت اور بسم اللہ اللہ اکبر وقت
ذبح کے فرض ہے اگر قصدا نہ کہے تو حرام ہے اور ذبیحہ عورت مسلمان اور
لڑکی مسلمان کا درست ہے بشرطیکہ چارون رگین بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کے قطع
کرین واللہ اعلم **ف** جادو کرنا یا اور کسی سے کرانا حرام ہے اور کفر ہے اور
جادو اوس کو کہتے ہین کہ شیطانون یا جنون کا نام لینا اور اون سے پناہ
مانگنا یا شیطان اور بہوت کے نام پر روغن آگ مین جلوانا یا بکرا اور جانور
اون کے نام پر ذبح کرنا یا دینا ان افعال سے آدمی کافر ہوتا ہے نعوذ باللہ منہا
واللہ اعلم **ف** اعتماد کرنا علم نجوم کا اور شگون بد لینا اور سعد و نحس کا اعتبار کرنا

دل کے کسوسے کچہہ لینا ہرگز درست نہین واللہ اعلم بالصواب **ف** دعوت
قبول کرنا نکاح کے کہانے کی واجب ہے بشرطیکہ اوس مین حرام کا کہانا نہو
یعنی پیسہ ظلم کا اور سود کا اور پیسہ حرام کا مثل تصویر بنانے کے یا نجوم بتلانے
کے اوس طعام مین نہ لگا ہو اور دعوت سواے شادی کے بہی قبول کرنا
ضرور ہے واللہ اعلم **ف** جو طعام نام کے واسطے ہوتا ہے اوس مین کراہت
ہے **ف** مرد کو حال بوسہ اور مساس عورت کا یا عورت کو حال بوسہ
اور مساس مرد کا کہنا کسی سے درست نہین کہ قیامت کو بسبب اس بیحیائی
کے کہ حال جماع کا ظاہر کیا بہت عذاب پاوینگے واللہ اعلم **ف** جب
مسلمانون مین فساد ہو وے صلح کرانا بڑا ثواب ہے اور مسلمانون مین فساد
کرانا بڑا عذاب کہ فسادی دوزخی ہوتا ہے واللہ اعلم **ف** بیع اور شرا
خون کی اور مردار کی اور قیمت اوس کی کہانا حرام ہے اور بیع بلی اور سگ
کی حنفی مذہب مین حرام نہین ہے مگر بیع عقور کی منع ہے اور اجرت زنا کی
حرام ہے اور سودخور وغیرہ پر اور نیلا گودانے والے وغیرہ پر اور مصور پر
لعنت ہوتی ہے اور جس گہر مین تصویر ہوتی ہے اوسمین فرشتہ رحمت کا
نہین آتا ہے اور اسی طرح حرام ہے بیع شراب کی یعنی نشہ کے چیز کی سوداگری
حرام ہے اور اسی طرح جو جانور بے ذبح کیے مرجاوے یا کوئی بت پرست
ذبح کرے اوس کی قیمت لینا بہی حرام ہے اور اسی طرح سوداگری خوک اور
مجنون کی حرام ہے نعوذ باللہ منہا اور چربی جانور مردار کی ناپاک ہے اور
قیمت اوسکی لینا نا درست اور اسی طرح کسب اور پیشہ گانے بجانے کا حرام
ہے اور اجرت کتابت کلام اللہ کی لینا درست ہے **ف** ایک درم بیاج
کہانا جانکر چہبیس زنا سے سخت ہے گناہ مین نعوذ باللہ ربا کہتے ہین زیادہ
لینے کو ایک جنس کی شے مین مثلاً سونا اگر سونے سے بیع یا شرا کرے تو برابر
لیوے اور برابر دیوے اوسی وقت دراد یر کرنا حرام ہے اسی طرح چاندی

جن شخصون کا طریقہ ہے کہ جس کے پاس جاوین اونہین کے مزاج کے موافق باتین کرین خواہ وہ باتین ناحق ہون پہر دوسرے پاس جاوین اسی طرح منہہ دیکہی کہین ایسے لوگ بد ہین اور عذاب مین گرفتار ہونگے واللہ اعلم ف تعریف نیک لوگون کی کرنا چاہیے اور بدکار کہ شرابی اور چور اور زناکار اور ظالم ہون اون کی مدح حرام ہے ف جو شخص قوم کی طرفداری کرے ناحق کام مین وہ شخص دین محمدی سے خارج ہے پس چاہیے کہ اپنی قوم کو دوست رکہے اور اون کی طرفداری حق کامون مین کرے اور ناحق بات مین اون سے بہاگے اگر نصیحت نہ مانین واللہ اعلم ف آدمی کو لازم ہے کہ جس مکان مین خطرہ ہو کہ رات کو یا دن کو گر پڑیگا یا دب جاویگا یا اور طرح ہلاکت کا گمان ہو تو ہرگز نہ رہے کہ گنہگار ہوویگا آدمی کو جان کی حفاظت واجب ہے واللہ اعلم ف غرور سے بیچ حلقہ کے بیٹہنا حرام ہے اور اسی طرح سے کسی کی طرف پشت دیکر بیٹہنا ممنوع ہے مگر بضرورت اور اسی طرح کسی کی طرف قدم کرنا بہی مکروہ ہے واللہ اعلم ف عیب پوشی بہت بہتر ہے واللہ اعلم ف دادرسی مظلوم کی حاکمون پر فرض ہے اور سعی اور سفارش کرنے والے کو کہ واسطے خدای تعالی کے کسی کی سفارش کرے بڑا ثواب اور اجر ہوتا ہے ف ہمسایہ اگر مفلس ہو بقدر مقدور کے خبر لینا واجب ہے ف اگر کوئی طفل دو سال کے اندر کسی عورت کا شیر نوش کرے اگرچہ ایک گہونٹ ہو تو وہ عورت اوس طفل کی ما ہو جاتی ہے اور اولاد اوس کی بہائی بہن مثل سگے بہائی بہن کے ہو جاتے ہین اور اصول یعنی ما باپ دادا دادی اور خالہ پہوپہی اوس عورت کے اس طفل پر حرام ہوتے ہین واللہ اعلم ف بے بلائے دعوت کہانے کو جانا حرام ہے اور بے اجازت کسو کی چیز مثل تماکو یا پان وغیرہ کے لینا حرام ہے اکثر یہ عادت نالائق مردون اور عورتون کی ہوتی ہے نعوذ باللہ منہا پس اپنی خوشی

اور نکاح یون کیا چاہیے کہ عورت کہے روبرو دو گواہ مسلمان کے یا عورت
کا وکیل کہے بسم اللہ الحمد للہ فلان عورت کو تیرے نکاح مین مین نے دیا بعوض
مہر دہ درم کے یا زیادہ اس سے پہر مرد کہے کہ بسم اللہ الحمد للہ قبول کیا اور
نکاح مین لیا مینے فلان عورت کو بعوض اتنے مہر کے نکاح ہو گیا اور تین بار
ایجاب قبول کرنا بہتر ہے واللہ اعلم **ف** شکر گزاری احسان کرنے والے
کے ساتہہ واجب ہے اور اگر ہو سکے تو اوس کا بدلا کرے والا اوس کے
حق مین دعا کرے **ف** اجرت دینے مین درنگ کرنا بے عذر حرام ہے
واللہ اعلم **ف** جو چیز بیع کرے اوس کا عیب ظاہر کر دے اگر مشتری
کی خوشی ہو تو لیوے والا پہیر دیوے اور دغا کرنا اسلام مین ہرگز درست
نہین کہ دغا باز ملعون ہوتا ہے واللہ اعلم **ف** دیکر کوئی چیز پہیرے
کہ منع ہے مگر اگر عاریۃً دی ہو تو پہیر لے کہ جائز ہے واللہ اعلم **ف** بیع
کرنا انبہ یا میوہ وغیرہ کا جب تک قابل کہانے کے نہ ہووین ممنوع ہے
اسی طرح جو چیز اپنے پاس نہ ہو اوس کی بیع کرنا منع ہے **ف** مزدوری
نرگدانے کی اوپر یادہ کے مکروہ ہے مگر اگر بے شرط کچہہ دیوے تو لینا درست ہے
اور منع کیا اس سے کہ ایک شخص کا پانی ہو اور زمین اور دوسرا کہیت کرے
اور تہائی یا چوتہائی زمین والے کو دے واللہ اعلم **ف** جو چیز کسی کی
پڑی پاوے مالک کو تلاش کرکے حوالہ کر دے اور اگر مالک نہ ملے تو محتاج
مسلمان کو دے اور تفصیل اس کی فقہ مین ہے واللہ اعلم **ف** عورت کو
خلوت کرنا اوس مرد سے کہ اوس کے ساتہہ نکاح درست ہو حرام ہے اور اگر
باپ اور بہائی اور چچا اور ماموں وغیرہ محارم کو خیالات بد آوین اون کو
بچنا چاہیے اور عورت کو بے محرم سفر کرنا منع ہے واسطے خوف فتنہ کے
اسی واسطے کہ غیر مرد کو ہاتہہ لگانا غیر عورت کو درست نہین اور راہ مین
حاجت ہاتہہ لگانے کی ہوتی ہے واللہ اعلم **ف** بندگی اور مجرا کرنا کہ رائج

چاندی سے اگرچہ ایک سونا جید ہو اور دوسرا کھوٹا اسی طرح سے چاندی مین بھی زیادہ لینا یا دینا حرام ہے مثلا ایک روپیہ لکھنؤ کا ہو دوسرا گوالیار کا اور وزن مین دونون برابر ہون بٹہ لینا اوس مین حرام ہے اور لینے والا ملعون ہوتا ہے اسی طرح گندم بگندم اور اسی طرح جو بجو یعنی اگر ایک طرح کے گیہون بُرے ہون اور دوسرے بہتر ہون برابر لیوے اور برابر دیوے اسی طرح خرما بخرما برابر لینا دست بدست چاہیے اور اسی طرح نمک مین بھی قیاس کیا چاہیے اور اگر سونے سے چاندی یا گندم سے جو لیوے تو زیادہ لینا درست ہے بشرطیکہ ایک ہاتھ سے لیوے اور دوسرے سے دیوے مگر قرض لینا گندم کا یا روپیہ کا درست ہے جب میسر ہو تب ادا کرے لیکن اگر قرضدار اپنی خوشی سے بعد ادای قرض کے ایک روپیہ کے بدلے دو روپیے تو درست ہے بے شک کہ حضرت نے بعد ادائے قرض کے زیادہ قرض سے دیا ہے واللہ اعلم **ف** جو کوئی جسکی اولاد مین ہووے اوسکی قوم کا نام لیوے اگر اپنے باپ کو چھوڑکر غیر کو باپ اپنا کہے بہشت اوسپر حرام ہے نعوذ باللہ **ف** حدیث مین آیا ہے کہ جو عورت مرد سے طلاق مانگے بے ضرورت اوسپر بہشت کی بو حرام ہے واللہ اعلم اور عورت کو ماں بہن کہنا حرام ہے اسی طرح جس سے کہ نکاح حرام ہو مثلاً عورت اپنی کو ساس یا بیٹی وغیرہ نہ کہے نعوذ باللہ منہا **ف** عورت کو نامحرم مرد کے پاس تنہائی مین خلوت کرنا حرام ہے کہ شبہہ ہوتا ہے کہ زنا نہ ہو جاوے اسی طرح مرد کو لڑکے کے پاس بیٹھنا حرام ہے کہ شاید اغلام نہ ہو جائے نعوذ باللہ منہا **ف** کسی حال مین ناف کے نیچے سے زانو تک کھولنا اور ظاہر کرنا درست نہین مگر عورت یا کنیز اپنی سے حجاب کرنا ضرور نہین اور حالت غسل مین برہنہ ہونا درست ہے بشرطیکہ کوئی آدمی غسل کرنے والے کا ستر نہ دیکھے واللہ اعلم بالصواب **ف** نکاح کرنا سنت ہے اور اگر شہوت بہت ہو تو واجب ہے

این ہست از نامجات خیریت آیات دل را خرم می کرده باشند شما را اجازت
که هر که در طریقهٔ علیهٔ نقشبندیه و قادریه داخل شود او را داخل نمایند و بدل متوجه
یاران باشند و محب علی را۔ توجه می داده باشند و پیوسته نویسان حالات
باشند زیاده نور چشمان درازی عمر و حیات خوانند و بجمیع یاران و مخلصان فقیر
و یاران خود را دعا رسانند از میان عزیز احمد و عطا محمد و فدا محمد از جمیع صوفیان
خانقاه سلام شوق خوانند از اعظم علی سلام سلطنت الاسلام و مبارکباد خوانند از
اندرون دعوات خوانند

شجرهٔ پیران نقشبندیه رضی الله عنهم

خداوندا بحق سرور ما	محمد مصطفی پیغمبر ما	بحق حضرت صدیق اکبر
وفا پرورده ضمن پیمبر	بحق بحر علم و کان احسان	چراغ محفل اصحاب سلمان
بحق قاسم انوار صدیق	حقیقت محرم اسرار صدیق	بحق وارث صدیق و حیدر
خطابش صادق و نامست جعفر	بحق بایزید آن غوث بسطام	ز انوارش منور روم تا شام
بحق بو الحسن آن قطب عالم	سمی مرتضی شیخ مکرم	بحق بو علی پیر طریقت
بهار فقر و عرفان و حقیقت	بحق شیخ ابو یعقوب یوسف	جمال افزای ارباب تصوف
بحق خواجه عبد الخالق ما	کلید گنج حکمت کان معنی	بحق خواجه کو عارف آمد
ز سر کنت کنزا واقف آمد	بحق خواجه محمود نامی	ولایت منصبی والا مقامی
بحق کاشف انوار عرفان	علی رامیتنی خواجه عزیزان	بحق خواجه بابا محمد
مشیخت پایهٔ ارشاد مسند	بحق آنکه نام او امیرست	مکمل عارف و کامل فقیرست
بحق خواجهٔ حق آشنائے	بهاء الدین طریقت پیشوائے	بحق قطب ارشاد زمانه
علاء الدین حقیقت آشیانه	بحق آنکه یعقوب است نامش	فروغ دیدهٔ عرفان مقامش
بحق ناصر الدین خواجه احرار	عبید الله نور چشم اخیار	بحق آنکه زاهد نام دارد
شراب معرفت در جام دارد	بحق شاه معنی خواجه درویش	بحق پیوسته وارسته از خویش

[illegible] پیران [illegible]
[illegible] خاندان
اجازت [illegible] خاندان
[illegible] ۱۳۴

ہے محض بدعت ہے ترک کرنا چاہیے **ف** برتن چاندی سونے کا استعمال
حرام ہے اگرچہ سرمہ دانی ہووے واللہ اعلم **ف** چھوٹون پر رحم کرنا
واجب ہے اور ماں باپ اور بڑے بھائی اور جو آپ سے بڑا ہو بشرطیکہ
مسلمان ہو اوس کی تعظیم اور آداب واجب ہے خصوصًا حاکمون اور عالمون
اور حافظون کی کہ نیک کار اور باعمل ہون **ف** دوستی کرنا اچھے لوگون
سے فرض ہے اور اون کے دیکھنے کو جانا بڑا اجر ہے اور بدون سے بغض
رکھنا فرض ہے اور اون سے دور رہنا ضرور مگر بہ ناچاری واللہ اعلم اللھم
انی اسئلک ان تغفرلی خطیئتی یوم الدین واملا صدری من محبتک ومحبۃ
من تحبھم فی کل حین واحشرنی فی زمرۃ اولیائک المحبوبین آمین اللھم صل علی
سیدنا محمد واخوتہ من النبیین وعلی جمیع المؤمنین الی یوم الدین آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الرحمن الرحیم ذی الفضل العظیم والصلوۃ والسلام علی احمد المجتبی رسولہ الکریم و
علی آلہ واصحابہ واتباعہ واحبابہ اما بعد واضح ہو کہ یہ فوکر خیر مشتمل ہے نقل اجازت نامہ
وشجرۂ منظوم نقشبندیہ وشجرۂ خاندان قادریہ پر

نقل اجازت نامہ اعلیحضرت شاہ آفاق رض بنام حضرت قبلہ مدظلہ العالی علی مہر

فقیر محمد آفاق احمد ۱۲۰۸

محب الفقیر مخلص الفضلا مولوی فضل الرحمن بعافیت باشند

بعد دعوات ترقیات ظاہر و باطن مطالعہ نمایند درین جوار فضل پروردگار خیریت و
صحت وعافیت آن محب الفقیر ادام مطلوب دریست کہ از حالات خیریت آیات
آن محب الفقیر اطلاع ندارد ازین باعث دل متعلق باید کہ ہموارہ بدست آیندگان

بحرمت حضرت سید شمس الدین صحرائی رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید
گدارحمن رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید شمس الدین عارف رضے اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت سید گدارحمن ثانی رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید
فضیل رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت شاہ کمال کیتھلی رضے اللہ عنہ الٰہی
بحرمت حضرت شاہ سکندر رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت امام ربانی محبوب صمدانی
حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت ایشان
عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند
رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت قبلۂ عالم خواجہ محمد زبیر رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت
حضرت خواجہ ضیاء اللہ نقشبندی رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ محبوب
خلاق امام الطریقہ حضرت شاہ محمد آفاق رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت قطب الاقطاب
مجدد دوران سیدنا و مولانا حضرت فضل رحمن مدظلہ الاعلی الٰہی بحرمت محبوب
الٰہی وارث جناب رسالت پناہی عالی مناقب مولانا و مرشدنا حضرت سید
احمد میان صاحب ادام اللہ فیوضہ مشرف بقبول خود کن ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی حبیبہ سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم امابعد
یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **گلشن وحدت** متضمن اکثر اسرار سلوک و نسبت ہے
سر قطب الاقطاب عبارت ہے اوس فرد کامل سے جو منصب قطب مدار
و قطب ارشاد کا جامع ہو اور لفظ مجدد اس حدیث شریف سے ماخوذ
ہے کہ ان اللہ یبعث فی ہذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لہا
امر دینہا تو آثار و انوار ان مناصب کے ہمارے حضرات سے واضح و
لائح ہین کما لایخفے علی اہل النظر سر میان کرم علی صاحب مرید
خاص حضرت پیر علی شاہ صاحب نے اُن کے مصرع پر مخمس کہا
تھا ایک بند اوس کا تحریر ہوتا ہے ؎ زہد و ریاضت مین رہے

بحقِ خواجگی کو حق نشان بود
نگاہِ حق نمایش ساقیِ ما
بحق خواجہ محمد الدین معصوم
ابو القاسم علیہ رحمۃ اللہ
بحقِ مشرق صبح ولایت
بفقر اندر علم در معرفت طاق
بحقِ پیر و مرشد احمد پاک
گرفتار خودم کن شاد گردان

بعالم یادگارِ خواجگان بود
بحقِ حضرت شیخ مجدد
کہ شہرت یافتہ از ہند تا روم
بحق آبروئی فقر و ارشاد
ضیاء اللہ پیر با ہدایت
بحقِ فضلِ رحمن قبلۂ جان
کہ آمد وارث سلطان لولاک
شہودِ خویش کن مارا کرامت

بحقِ خواجہ عبد الباقی ما
سمیِ مصطفےٰ عالی محامد
بحق نقشبند آن حجۃ اللہ
زبیر آن قبلۂ اقطاب و افراد
بحقِ خواجۂ ما شاہ آفاق
کہ نامش سیف اللہ نور ایمان
بامدادش زخود آزاد گردان
بحالِ ما فگن چشم عنایت

الٰہی ظل او ممدود تر باد | پناہ او جہان را بیشتر باد

شجرۂ خاندان قادریہ

الٰہی بحرمت حضرت سرور عالم احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم الٰہی بحرمت حضرت امیر المومنین مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ الٰہی بحرمت حضرت امام حسن علی جدہ وعلیہ السلام الٰہی بحرمت حضرت حسن مثنیٰ رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید عبد اللہ محض رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید موسیٰ الجون رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید داؤد مورث رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید موسیٰ مورث رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید یحییٰ زاہد رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید عبد اللہ رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید ابو صالح رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت غوث اعظم محبوب سبحانی حضرت سید عبد القادر جیلانی رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید عبد الرزاق رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید شرف الدین قتال رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید عبد الوہاب رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید بہاء الدین رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید عقیل رضی اللہ عنہ الٰہی

که والشهداء عند ربهم لهم اجرهم و نورهم ٭ اذکار و اشغال و مراقبات کو راہ مقربین اور کثرت صلوٰۃ و نوافل کو راہ ابرار بزرگون نے فرمایا ہے ٭ حضرت نے ایک عریضہ پر راقم کے یون تحریر فرمایا اللہ تعالی شمارا نسبت کامل بخشد آمین ٭ منجملہ بشارات فرمودہ حضرت پیر و مرشد کے راقم کو بشارت ہے علم سینہ کی ٭ بزرگان نقشبندیہ مراقبہ مین انتظار فیض کو فرماتے ہین تو مرض مین انتظار فیض صحت کا اور عسرت مین انتظار فیض کشایش کا وعلی ہذا القیاس یہہ بھی داخل مراقبہ ہے ٭ ایک صاحب نے نقل کیا کہ حضرت نے اون کو مراقبہ اللہ معکم اینما کنتم تعلیم فرمایا ٭ حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک بیمار کو اعلیٰ حضرت شاہ آفاق رح کی خدمت مین لائے آپ نے اوسکا مرض ایک بکرے پر جو اوس وقت وہان موجود تہا ڈالدیا وہ بکرا گرکر مرگیا اور بیمار کو فوراً صحت ہوگئی غلو نسبت مین آپ سے ایسا صادر ہوا ٭ اصل تعلیم ذکر اور اتباع سنت ہے اور تفصیل اوس کی مناسب ہر استعداد و وقت و حال کے جدا ہے موافق تجویز مرشد کامل مکمل کے ٭ ایمان تقلیدی عوام کا ہے اور ایمان استدلالی اہل ظاہر کا اور ایمان شہودی اہل باطن کا اور ایمان بالغیب اخص الخواص کا ہے لہذا اس مناسبت خاصہ سے باب افادہ و استفادہ مفتوح ہوتا ہے فافہم واللہ اعلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از ہر چہ می رود سخن دوست خوشتر ست ٭ اما بعد یہ رسالہ راقم الحروف کا موسوم بہ **نقد وقت** ہے **توضیح** نالہ عندلیب مین تحریر فرماتے ہین در باب کہ ما دامیکہ سیر سالک در مراتب آفاق می باشد کہ از دیدہ ان صنعتہا مشاہدہ صانع می نماید اورا داخل دائرہ ولایت عامہ می دانند و چون از انجا ترقی کردہ بسیر انفسی می در آید و نمونہ جمیع آیات الٰہی و ظہور صفات و تجلیات ذات او سبحانہ در آئینہ ظاہر و باطن خویش معاینہ و مشاہدہ می فرماید ہذا مقام ولایت صغری کہ ولایت اولیاست می خوانند و چون اورا از سیر آفاقی و انفسی نجات

یا آہ کا نعرہ کرے ‡ ضربون سے ذکر و شغل کی دل اور جگر پارہ کرے ‡ بے
عشق کچہہ حاصل نہ ہو ہر چند سر مارا کرے ‡ عاشق جمال یار کا ہر لحظہ نظارہ کرے ‡
یہ سب تفرجگاہ ہے ناظر وہی الله ہے ‡ سر مقامات عشرہ کا سلوک تفصیل
قدمائے صوفیہ نے کیا ہے اور بزرگان نقشبندیہ نے کے اجمالاً ضمن سلوک مین تجویز
فرمایا سر قرب طہارت اہلبیت کو حاصل ہوا ہے چنانچہ آیۂ تطہیر سے ظاہر
ہے سر لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المومن یہہ نزول
بے کیف ہے جو بزرگون نے فرمایا ہے سر نسبت کو اس سے مفہوم کرو کہ
ما فاق ابو بکر بکثرۃ الصلوۃ والصیام ولکن لشئی وقر فی قلبہ سر خدا کا حاضر
و ناظر جاننا موصل مقام احسان ہے کہ الاحسان ان تعبد الله کانک تراہ فان لم
تکن تراہ فانہ یراک سر نسبت علمی و جہلی دونون طرح پر ہے سلطان جی رض نے فرمایا
بعض اولیاء الله کو اپنی ولایت کا علم ہوتا ہے اور بعض کو علم نہین ہوتا فافہم
سر دربار مین بہی حضوری آنحضرت صلی الله علیہ و آلہ وسلم کی ہوتی ہے سر
اوس قدر زمین روضۂ مبارک کی جہان جسد مبارک آنحضرت صلعم کا ہے علما
نے اوس کو عرش سے بہی افضل فرمایا ہے سر فیض افعال عرش سے آتا ہے کیونکہ
مجری تمام احکام کا عرش عظیم ہے اور افعال کے اصول اسما و صفات اور شیون
اور ذات الٰہی ہے سر ایک حدیث مین تمسک قرآن اور اہل بیت کو فرمایا اور
دوسرے مین قرآن اور سنت کو فرمایا ہے تو اہل بیت آنحضرت صلعم کے سب
طریقۂ سنت پر تہے ‌ع عباراتنا شتی و حسنک واحد ‡ وکل الی ذاک الجمال
یشیر ‡ سر آنحضرت صلعم نے فرمایا روز قیامت تمام نسب اور سبب منقطع ہونگے
مگر نسب میرا اور سبب میرا تو سبب مین اور امت بہی آگئی سر حجاب ظلمانی
اور نورانی کا بیان اس حدیث مین ہے کہ ان لله سبعین الف حجاب من نور و
ظلمۃ لو کشفت لاحرق سبحات وجہہ ما انتہی الیہ بصرہ سر ایمان کامل صدیقین کا
ہے کہ والذین آمنوا بالله و رسلہ اولئک ہم الصدیقون اور شہدا مستغرق انوار ہین

بلکہ بکمال خوبی وغایت لطف سرانجام می یابد کہ لوخشع قلبہ لخشع جوارحہ و
بشریت ست اگر بطریق سہو یا خطا در ظاہر قصورے در ادب ہم واقع شود
بے ادبی دلی نیست و از راہ خباثت نہ بخلاف اہل ظاہر کہ ہرچند تعظیم و تواضع
نمایند و کلمۂ ناگفتنی بر زبان نیارند اما سراسر شرارت و نفاق ست ان اللہ
لا ینظر الی صورکم و اعمالکم بل ینظر الی قلوبکم و نیاتکم ترجیح قیام اور سجدہ کی ترجیح
مین اختلاف ہے تو سجدہ کو مرتبہ قدم سے مناسبت ہے کہ الساجد یسجد
علی قدمی اللہ تعالی اور قیام کو مرتبہ وجہ سے شتان ما بینہما اور اقرب ما یکون العبد
فی السجود بیان اون قربیت ہے نہ اظہار عروج نسبت فافہم واللہ اعلم توجیہ ایکبار
حضرت نے یہ اشعار پڑہے ؎ تر ہوئی باران سے سوکہی زمین ❊ یعنی آئے
رحمۃ للعالمین ❊ اوس بہشتی پوش کا اس جا ذکر آگیا ❊ آم بہی بورا گیا اور مہوا جیا ❊
پہر فرمایا کہ آم نہین بورایا بلکہ افسوس کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
لب مبارک سے مشرف نہوا اور حضرت پیر و مرشد نے اس کے معنی یون فرمایے
کہ جوش محبت رسول مین آم بورا گیا یعنے دیوانہ ہوگیا **فائدہ** حضرت پیر و مرشد
نے فرمایا کہ ایکبار سلطانجی چلے جاتے تہے ایک لڑکا حسین سامنے آیا
آپ نے اوس کی پیشانی کا بوسہ لیا کہ یہان بہی تمہارا جلوہ ہے بعد اوان
سب مریدون نے جو ہمراہ تہے بوسہ لیا لیکن حضرت چراغ دہلی نے نہین لیا
آگے ایک مقام پہ آگ روشن تہی سلطانجی نے آگ کا بہی بوسہ لیا کہ یہان
بہی تمہارا جلوہ ہے یہان کسی مرید نے بوسہ نہ لیا مگر حضرت چراغ دہلی نے
یہان بوسہ لیلیا **معرفت** راقم کو تفاوت مراتب صدیقین و شہدا و صالحین کا
منکشف ہوا جو سراسر مطابق آیات و احادیث کے ہے اور ان مقامات مصطلحہ
کتاب و سنت کو پہلے کسی نے اس طرح بیان نہین کیا ہے یہ جدت از روی
بیان کے ظاہر ہے اور از روی حقیقت تمام اہل اللہ ان مصطلحات کے مفہوم مین
داخل ہین اور نسبت ہر ذیل کی جدا جدا فیض سے حضرات کے معلوم ہوئی

داده آیات مراتب الٰہیات کہ باقیات اند و داخل عالم آخرت اند مشہود و
مکشوفش می گردانند مقامش را در مرتبہ ولایت کبریٰ می شناسند کہ ولایت
حضرات انبیا ست و چون درین ولایت ہم کار و بعروج دارد سیرش را بقدر
استعدادش کنانیدہ بہ سیر کردنش فرود می آرند یعنے کہ از نزول ہم بہرہ بخشیدہ
اورا از جمیع حقائق و دقائق و اسرار و حکمت مراتب آلہیات و تمام مخلوقات
کہ عوالم علوی و سفلی باشند آگاہ و باخبر می گردانند دران زمان اورا بہرہ مند
از دولت کمالات نبوت می شناسند اگرچہ منصب نبوت را بذات خاتم الرسالۃ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی جمیع اخوانہ وسلم ختم شدہ می انگارند و این معاملات
عروج و نزول اورا کہ تعلق بولایت کبریٰ و کمالات نبوت دارد ما ورای سیر
دائرہ آفاق و انفس تعیین دارند و حالا از تحقیق ولایت علیا کہ ولایت
ملا اعلیٰ ست چہ بیان نماید کہ قرب شان رنگے علیحدہ دارد با نسبت معیت انبیا
و نسبت عینیت اولیا و نسبت خالقیت و مخلوقیت علما و نسبت محتاج و محتاج الیہ
مومنین و غیرہ خاکیان ہیچ مناسبت ندارد در رباعی بعضے بخیال انفس و آفاق اند٭
بعضے بطریق علم و فن مشتاق اند٭ آنہا کہ ازین و آن ندارند خبر٭ آئینہ راز
عالم اطلاق اند٭ **تنبیہ** علم الکتاب مین تحریر فرماتے ہین **تادیب** حضرت
قبلہ کونین دام ست برکاتہ میفرمودند کہ آداب سلاطین و امرا بہ اعضا و
جوارح ست کہ ہرچند نوکران ایشان روبرو دست بستہ ایستادہ می باشند
و بظاہر تسلیم و سلام می کنند لیکن در دل شکوہ و شکایت دارند و ہرگز ادب
قلبی پیدا نکردہ اند و آداب علما ظاہر ہین بر زبان ست کہ خیان کلمہ بر زبان
نمی آرند کہ خلاف شرع و عقائد باشد اما در دل ہزارہا شبہات و شکوک دارند
و اطمینان قلبی نہ یافتہ اند و آداب فقرا بر قلب ست کہ خلوص و رسوخ و اطمینان
تام حاصل ست و مخلصان ایشان را اعتقاد دلی در خدمت ایشان می باشد
و چون زبان و دیگر اعضا توابع دل است بظاہر ہم آداب از ینہا فوت نمی شود

حضرت خواجہ

حضرت فضل رحمن مدظلہ اور لفظ حضرت پیر و مرشد سے مراد اون کے خلیفہ اور خلف الصدق حضرت سید احمد میان صاحب دام برکاتہ ہین فافہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ما ہرچہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم + الا حدیث دوست کہ تکرار میکنیم ٭ یہ رسالہ راقم الحروف کا موسوم نکات سلوک ہے **نکتہ** حضرت نماز وتر مین یہ قنوت پڑہتے ہین کہ اللہم اہدنی فی من ہدیت الخ **نکتہ** روپیہ قرض کا حلال وطیب بلاشبہہ ہے لہذا حضرت بسبب کمال احتیاط کے ہمیشہ قرض سے کہاتے ہین **نکتہ** حضرت نے پیغمبر کا ترجمہ فرمایا یعنی سندیسہ لانے والے اللہ تعالی کی طرف سے **نکتہ** ختم حضرت مجدد رضی اللہ عنہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ پانسو بار اور اول وآخر درود سو سو بار راقم کو حضرت پیر و مرشد نے فرمایا **نکتہ** صلائے عام جس کتاب کا خلاصہ ہے وہ کتاب حضرت نے سنہ بارہ سو چالیس مین لکہی ہے **نکتہ** حضرت نے حضرت پیر و مرشد کو علاوہ صحاح ستہ کے موطا اور مشکوۃ کا بہی درس فرمایا **نکتہ** حضرت پیر و مرشد نے واسطے کشف ارواح کے یہ ذکر فرمایا سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح **نکتہ** حضرت تشہد مین رفع سبابہ نہین فرماتے اور حضرت مجدد سے بہی ایسا ہی منقول ہے **نکتہ** حضرت اکثر سورۂ اخلاص سو بار پڑہنے کو فرماتے ہین اسکو ناخواندہ لوگ بہی پڑہ سکتے ہین **نکتہ** حضرت نے فرمایا یہ وہ مسجد ہے جہان حضرت غوث پاک رض اور حضرت نظام الدین اولیاء رح آتے ہین **نکتہ** مولانا مولوی محمد علی صاحب نے نقل کیا کہ حضرت لڑکپن مین یوسف زلیخا پڑہتے تہے اوس وقت آپ کو حضرت یوسف علیہ السلام سے فیض آتا تہا **نکتہ** دوسری بار راقم حاضر خدمت حضرت کے ہوا اوسوقت ارشاد فرمایا تہا سورۂ کہف روز جمعہ پڑہنے کو کہ اس مین فوائد بہت ہین اور چار رکعت بعد سنت عشا کے کہ ثواب عبادت شب قدر کا اون مین ہے اور دو رکعت بعد وتر کے بیٹہکر اور فضیلت تہجد کی فرمائی اور اذکار صبح وشام اور وقت خواب کے اور ادعیۂ اخیر

گر آنجملہ را سعدی انشا کند۔ مگر دفتر سے دیگر املا کند۔ رب زدنی علما **نکتہ**
ریتا شاہ کا ایک مرید بہرمانگ لکھاتا پہرتا تہا گنج مرادآباد مین آیا زمیندار اوسکو
نقدی دینے لگے اونسے کہا نہین اسی اثنا مین حضرت مسجد کے باہر آئے
فرمایا کیا حجت کرتے ہو اوس نے کہا بہرمانگ لکھاتا ہون حضرت نے فرمایا
آؤ ہم لکھدین اور تحریر فرمایا سہ تو دہ داتا ہے کہ سیری نہین دینے سے تجہے
لذت جود سے بہرمانگ سکھایا مجھکو۔ وہ مرید قدمون پر گرا اور کہا میری سیری
ہوگئی مین تو جانتا تہا کہ ہندوستان خالی ہے مگر نہین جب وہ اپنے پیر کے پاس
گیا تو صورت دیکھتے ہی اونہون نے کہا کہ مولوی مرادآبادی نے بہرمانگ لکھدیا
ہوگا یہ ذکر حضرت پیر و مرشد سے سنا **لطیفہ** تاثیر نظر مین کیا کلام ہے کہا لعین
حق **تذکرہ** مولانا مولوی محمد علی صاحب نے فرمایا کہ مین اپنے مکان مین ایک
مقام پر خواب مین تہا آنحضرت صلعم کو دیکھا مجھکو مانند بچون کے کنار مبارک مین لیا
اور پیشانی پر بوسہ دیا جب بیدار ہوا تو دیر تک اوس مقام سے خوشبو آیا کی
اور مولوی صاحب موصوف نے فرمایا کہ مین نے اس مسجد مین حضرت مجدد داور
حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ تشریف لائے اور حضرت غوث اعظم رض
نے مجھکو توجہ دی مولوی صاحب موصوف اولاد امجاد حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ
سے ہین **نقل** ہے کہ اعلیٰ حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ کے دو مرید تہے
پنجگانہ نماز کعبہ شریف مین پڑہا کرتے تہے **تصریح** رسائل راقم کے جو مکرر مطبوع
ہوئے ہر بار اصلاح عبارت بحذف و زیادتی الفاظ وغیرہ کرنا پڑی تاکہ ناظرین
کو شبہہ واقع نہو اطلاعاً تحریر کیا اور جو رسائل تحریر مین آتے ہین نظر فیض اثر
حضرات سے گذرتے ہین چنانچہ نقل ملفوظات وغیرہ مین جہان راقم سے غلطی
ہوگئی تہی موافق تصحیح فرمانے آنجناب کے مطبوع ہوئی و للہ الحمد **اشارت**
رسائل مولفہ راقم مین لفظ اعلیحضرت سے مراد امام الطریقہ حضرت شاہ محمد آفاق
رضی اللہ عنہ اور لفظ حضرت و قبلہ سے مراد اون کے خلیفہ اعظم مولانا و سیدنا

وہان آپ سے اس کا سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ تو نے زبان صاف کی اور مین نے من کو صاف کیا **نکتہ** راقم نے یہ رباعیان اور قطعہ نظم کرکے حضرت کی خدمت مین ارسال کیا تہا **رباعی** آنکس کہ زرمز معرفت آگاہ است از روے تو او را بسوی حق راہ است ÷ چشم تو سواد نقطۂ با دارد ÷ ابروی کشیدہ مد بسم اللہ است ÷ **رباعی** آنرا کہ خبر ز کوچۂ عرفان ست ÷ بر روی تو استوار در ایمان ست ÷ آیات الٰہی ست خط رخسارت ÷ روی تو مگر فاتحۂ قرآن ست ÷ **قطعہ** آن جان جہان چہ ذات دارد ÷ وان ذات چہا صفات دارد ÷ شک نیست بہ مصحف وجودش ÷ بسیار مقطعات دارد ÷ اس ملتمسہ پر حضرت نے تحریر فرمایا از فضل رحمن سلام علیکم و رحمۃ اللہ جزاکم اللہ خیرا مرد ! ان را تعلیم نمودہ باشند بعد ازان حضرت پیر و مرشد نے بہی اپنے دستخط سے مزین فرمایا **نکتہ** ایک مجذوب دہلی مین تہا جب کوئی نعمت حاصل کرکے اودہر سے گذرتا وہ سلب کرلیتا تہا حضرت دہلی سے آتے تہے وہان آپ نے توقف کیا وہ مجذوب آیا اور اصرار کیا کہ مین تم سے کشتی لڑونگا آپ نے انکار کیا اونے نمانا آخرکار آپنے تین بار اوسکو پچہاڑ دیا یہ تذکرہ راقم نے حضرت پیر و مرشد سے سنا اور آپنے حضرت سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **مطلع قرب ہر وارد** آیۃ اللہ نور السموات والارض کے نکات و اسرار مکتوبات حضرت ایشان رضہ و علم الکتاب سے ظاہر و باہر ہین راقم کو جو اشارات نمایان ہوئے نور احمدی مین مذکور کیے **واردنالۂ عندلیب** مین حقائق بعض معاملات اخروی مانند حقیقت میزان و پل صراط وغیرہ کے مذکور ہے راقم نے فیض سے حضرات کے حقیقت کوثر و جنت وغیرہ تحریر کی و للہ الحمد **وارد** مقامات مکشوفہ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ و ولایات ثلثہ و کمالات نبوت و رسالت و اولوالعزمی و حقائق الٰہیہ یعنے حقیقت کعبہ و حقیقت قرآن و حقیقت صلوٰۃ و معبودیت صرفہ و حقائق انبیا یعنے حقیقۃ ابراہیمی و موسوی و محمدی و احمدی کے

حصن حصین کے اور مطالعۂ حدیث شریف کو فرمایا اور حضرت پیر و مرشد نے سو
بار کلمۂ طیب پڑہنے کو فرمایا **نکتہ** حضرت بعد ادائے فرض جمعہ کے چہہ رکعت
سنت پڑہا کرتے ہین اول چار پہر دو **نکتہ** حضرت بعد سلام نماز فرض کے
اکثر یہ دعا پڑہا کرتے ہین اللھم انت السلام و منک السلام تبارکت یا ذا الجلال
والاکرام **نکتہ** حضرت پیر و مرشد نے نقل فرمایا کہ کسی زمانہ مین حضرت نے
مثنوی فرمائی تہی اوس کا اول مصرع یہ ہے ؎ ای شہرۂ آفاق شیرین داستان
نکتہ حضرت نے ایک عریضہ پر راقم کے تحریر فرمایا دوران باخبر نزدیک و
نزدیکان بےخبر دور قرب جانی را قرب مکانی در کار نیست **نکتہ** رسالۂ شہرۂ
شہرۂ آفاق کو ایک صاحب مسجد شریف مین دیکہہ رہے تہے حضرت نے فرمایا یہ
کیا دیکہتے ہو اونہون نے عرض کیا شہرۂ آفاق آپ نے فرمایا کہ اس کو رکہو ادب سے
دیکہا کرو **نکتہ** میخانۂ عشق کو حضرت نے بدل پسند فرمایا اور حضرت پیر و مرشد سے
پڑہوا کر سنا **نکتہ** رسالۂ شہرۂ آفاق و فیض رحمانی کو حضرت نے اپنی زبان مبارک
سے من اوله الی آخره پڑہا اور باقی رسائل کو فرمایا کہ ہم نے سب دیکہہ لیے **نکتہ**
یہہ اشعار راقم کے حضرت پیر و مرشد کو مطبوع ہوئے اکثر زبان مبارک سے
پڑہتے ہین لہذا تحریر ہوتے ہین ؎

اوسکے آنے کا بندہا رہتا ہے دہیان	بیٹہے بٹہلاے اوٹہا کرتے ہین ہم
ایک بلبل ہے ہماری راز دان	ہر کسی سے کب کہلا کرتے ہین ہم
شاعری مد نظر ہمسکو نہین	واردات دل لکہا کرتے ہین ہم

نکتہ حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت شاہ عبد الرزاق بانسوی رض کعبہ
مین جاکر نماز پڑہا کرتے تہے ایک مرید نے التماس کیا تاکہ آپکے ہمراہ وہ بہی حاضر
کعبہ ہو آپ نے فرمایا یاحی یاقی پڑہتا ہوا ہمارے ساتہہ چلا آ وہ آپ کے ہمراہ روانہ
ہوا سمندر پر اوس کو خیال آیا کہ صحیح پڑہنا چاہیے اوس نے یاحي یاقیوم پڑہا بس
ڈوبنے لگا الغرض پہر اوسی طرح پڑہتا ہوا آپ کے ہمراہ بسلامت پہونچ گیا

اہل سلوک کو خواب اور حالت مراقبہ اور بیداری مین زیارت انبیا و ملائکہ و اولیاء اللہ کی
ہوتی ہے **وارد** ادراک جوہر عقل ہے لہذا غبی اور بلید الذہن کو کمتر ہوتا ہے **وارد** ملائکہ کو اللہ تعالی سے
نسبت مالکیت و مملوکیت ہے واللہ اعلم **وارد** جہل کو کمال معرفت فرمایا ہے کہ ما عرفناک حق معرفتک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون و سلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین **اما بعد** یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **قوت ارشاد** ہے ابتدای ارادت سے کچھ احوال گذشتہ کا بیان منظور ہے کہ آغاز سن شعور سے راقم نے نام حضرات کا سنا اوسی زمانہ سے اشتیاق زیارت دامنگیر دل تھا اور واقفان حال سے اون کا تذکرہ سنا کرتا تھا اور اوسی عرصہ مین اتفاق ارسال عرائض کا بھی ہوا چنانچہ آپ جواب شافی دستخط خاص سے فرمایا کرتے اور اکثر عالم رویا مین زیارات عالیہ سے مشرف ہوتا تھا چنانچہ ایک بار قبل حضوری خدمت حضرات کے زیارت سراپا بشارت محبوب خلاق امام الطریقہ حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ سے بھی بہرہ ور ہوا جس کا سمان اب تک آنکھون مین ہے اسی ذوق شوق مین ایک غزل بھی موزون کی تھی

فدای شاہ آفاقم کہ از سیر بلند او — ورای انفس و آفاق می تازد سمند او
ہزاران بحر بے پایان بکام جان او ریزان — زبانش العطش گویان زہی ظرف بلند او
خدا جویندگان را بی تکلف می کشد بالا — رسا افتادہ بر بام شہود حق کمند او

یہ اشعار اوسی غزل کے ہین سخن مختصر پانچ برس کے قریب اسی اشتیاق مین صرف ہوئے اور اتفاق زمانہ سے اودھر جانا ہوا حتے کہ بمقتضائے سن جد وجد ایسے اسباب واقع ہوئے کہ عقد راقم کا اطراف اودہ مین قرار پایا حضرت پیر و مرشد کی خدمت مین بھی اطلاع کی از روئے کمال نوازش و ذرہ پروری آپ خود تقریب عقد مین آئے بعد ادای رسم نکاح تین روز وہان رہکر آپ کے ہمراہ روانہ مرادآباد ہوا سندیلہ کی طرف سے جانے کا اتفاق ہوا جب

اور مکاشفہ اخیر العین ہے واللہ اعلم **وارد** کنت کنزاً مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لہذا احب کو تعین اول فرمایا ہے **وارد** دنیا تمام اذواق و مواجید واحوال وکیفیات کی علم پر ہے تو جس طرح پر علم رنگین ہو جاتا ہے اوسی طرح کے آثار مرتب ہوتے ہین **وارد** حسن معاملت یعنی اچھا برتاؤ **وارد** کلام مین ایک آن وادا ہوتی ہے جس کو بجز اہل قرب کے دوسرا مفہوم نہین کر سکتا لہذا فہم بزرگان دین کا جو آنحضرت صلعم سے اقرب ہین زیادہ تر معتبر ہے **وارد** استقامت ظاہر و باطن نشان صریح قرب کا ہے **وارد** حکمت یعنی ترکیب دنیا علم نافع کا مناسب وقت وحال واستعداد کے واللہ اعلم **وارد** وصول الی اللہ اور قرب آنحضرت صلعم کا ہر ذیل کے نسبت مین جدا ہے **وارد** سلوک حرکت علمی کو فرماتے ہین جو مقولۂ کیف سے ہے واللہ اعلم سے کیف وکم کو دیکھ او سے بے کیف وکم کہنے لگے ** جب حدوث اپنا کہلا راز قدم کہنے لگے ** **وارد** صالحین وشہدا وصدیقین یہ سب اولیاء اللہ ہین لیکن صدیقین اکابر اولیا ہین ان کو وہ بزرگ نہین سہونچتے **وارد** لقائے الٰہی نماز مین ہے کہ وانہا لکبیرۃ الا علی الخاشعین الذین یظنون انہم ملاقوا ربہم وانہم الیہ راجعون **وارد** اہل نسبت ایک دوسرے کی نسبت ادراک کر لیتے ہین کہ المومن مراۃ المومن **وارد** اقسام نسبت مثل نسبت توحید ونسبت محبت ونسبت معاملہ ونسبت معرفت وغیرہ بہت سے فروع ہین جو اہل سلوک نے بیان کیے ہین **وارد** حضرت خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ السلام نے جو حضرت جبرئیل سے اسم مبارک اللہ کا سنا بے اختیار ہو گئے اور تمام گھربار وغیرہ دینا منظور کیا یہی فنائے قلب ہے جو بزرگون نے فرمائی ہے اور حضرت اسمٰعیل کے ذبح کا فرمان صادر ہوا وہ بھی مان لیا یہی فنائے نفس ہے پھر اللہ تعالی نے فدیہ مقرر کیا وفدیناہ بذبح عظیم **وارد** جمع اضداد مانند سکر وصحو وغیرہ کے جائز ہے جیسے کہ انسان مرکب عناصر اربعہ سے ہے فافہم **وارد**

اور فیض ارشاد سے حضرات کے بہرہ ور ہوا الغرض جب وہان سے رخصت
ہوکر مکان پر آیا حالات انشراح وجمعیت وحضور شامل حال رہتے تہے اور
موافق ارشاد کے شب و روز اشغال باطن و اعمال ظاہر بجالاتا تہا ایک
ورود فرمایا تہا اوس کی برکت سے وقت خواب دربار بہی دکہیا جس مین
مجمع کثیر تہا دوسری بار خواب مین روضۂ مبارک جناب رسالت پناہ صلعم کا
دکہیا اور حضوری جمال پاک و زیارت شیخین رضے اللہ عنہما سے بہی مشرف ہوا
جو سرور اور احوال اوس وقت طاری تہا بیان اوس کا کس زبان سے کرے
بالجملہ ایک عرصہ اسی طرح اشغال و اعمال سے معمور گذر گیا بمقتضاے استعداد
عبارات و تذکرہ مقامات سلوک کے دیکہنے کا بہی شوق تہا اور زبان پر بہی
بہی گفتگو رہا کرتی تہی حال و قال مین بسر ہوتی تہی لیکن کوئی وجدان منجر
بہ عیان نہوتا تہا حسن اتفاق سے ایسے اسباب پیدا ہوے کہ بحسب التماس
راقم کے حضرت پیر و مرشد مکان پر راقم کے تشریف فرما ہوے اور اپنے
قدوم میمنت لزوم سے مالامال فرمایا توجہات اور عنایات خاصہ مبذول
کی بشارت مقامات بہی مکرر فرمائی کہ ہم نے تجہکو سب دیے لیکن روبرو
آپ کے اوس وقت تک کوئی انکشاف نہوا تہا التماس خدمت کیا تو فرمایا
ہماری غیبت مین سب کہل جائیگا الحق کہ جب حجاب صوری آپ سے واقع
ہوا مراقبات بہی بحسب معمول کیا کرتا تہا اور رابطہ باطنی بہی بہت غالب تہا
چند ایام گذرے کہ وجدان درجۂ عیان پر پہونچ گیا اول تمام مقامات سلوکیہ
طریقہ حضرات پیران کبار کے جیسا کہ معلوم اولوا الابصار ہین منکشف ہوے اوسکے
بعد اس قدر حقائق اور معارف اور اسرار کہلے کہ اوس کی تفصیل کو ایک دفتر
چاہیے ؎ گر بر تن من زبان شود ہر موے + یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد +
انکشاف و حالات روزانہ بذریعۂ عرائض کے ارسال خدمت حضرت پیر و مرشد
کرتا تہا آپ حضرت کو بہی دکہلاتے تہے اور علاوہ انکشاف مذکور کے حضوری

مراد آباد مین پہونچکر مسجد شریف مین ہم حاضر ہوئے حضرت پیر و مرشد نے گھر مین جاکر آپ کو خبر کی اول شیرینی جو اوس وقت موجود تھی آپ نے ہمکو بھیجی تبرکًا اوس کو بھی کھایا اوس کے بعد آپ گھر مین سے آکر حجرۂ شریف مین جو متصل مکان اور مسجد کے داہنی طرف ہے رونق افروز ہوئے راقم ہمراہ حضرت پیر و مرشد کے دیدار پر انوار سے مشرف ہوا فرمایا کون ہے نام عرض کیا از روے الطاف و بندہ پروری آپ نے اوٹھکر معانقہ سے سرفراز فرمایا اور فرمایا کہ اللہ تعالی تمکو اپنی محبت اور اتباع سنت دے پھر حضرت پیر و مرشد کی خدمت مین ہٹیرنے کو ارشاد فرمایا آپ کی توجہات باطن سے بھی مشرف ہوا سلطان الذکر پر توجہ فرمائی ذکر تمام لطائف سے محسوس ہوتا تھا الغرض ایک شب دو روز رہکر رخصت کی نوبت آئی اثنائے راہ مین بیخودی کی کیفیت پیدا ہوئی اور انجذاب محبت سے سینہ و دل لبریز ہوگیا اشعار عاشقانہ موجب ترقی ذوق و شوق ہوتے تھے مکان پر آکر صبح و شام آپکی طرف متوجہ ہوکر فیض یاب ہوتا تھا اور شب و روز آپ کی صورت پیش نظر رہا کرتی تھی اور آگاہی کو اوس سے کمال قوت پہونچتی تھی جب دوسری بار حاضر مراد آباد ہوکر قدمبوس ہوا حضرت مسجد کے کنارے تشریف رکھتے تھے حضرت پیر و مرشد اندر مسجد کے تھے آپ نے اون کو آواز دی وہ بھی تشریف لائے زیارت دونون حضرات کی ایک جا حاصل ہوئی سے بادۂ و عشوۂ ساقی شدہ یک جا ہر دو ہ۔ ہوش را تا کہ بردیار ب از ینہا ہر دو ہ۔ اوسکے بعد حضرت صحن مسجد مین تشریف فرما ہوئے اور مراقبہ اور توجہ خاص فرمائی راقم حضرت پیر و مرشد کے ساتھہ آپ کی توجہ باطن سے سرافراز ہوا سینہ برکات اور فیض سے معمور ہوگیا پھر الحمد للہ کہکر آپ نے آگاہ فرمایا مراقبہ سے فراغت ہوئی اوس کے بعد توجہات عالیہ حضرت پیر و مرشد سے بھی مشرف ہوا اور بشارت مقامات بھی فرمائی کہ سب طے ہو جائین گے اور بہت سے ملفوظات

کے نزول سے ہے لہذا ارو برخلق ہوتے ہین اہل عرفان پرحقیقت کلمہ وحقیقت صلوۃ وحقیقت صوم وحقیقت حج وحقیقت زکوۃ بھی کہل جاتی ہے حقیقت نوحی و حقیقت عیسوی بہی حقائق انبیا مین منکشف ہوتی ہے ہر ظل اپنی اصل سے مستفیض ہے اور اصل اصل الاصل سے منتہای مراتب کونی و آلہی ذات رب العالمین ہے کہ ان الی ربک المنتہی وسائل لازم عالم اسباب ہین لطائف حسنہ اصول استعداد نوع انسان ہین فافہم ذکر لطائف مفید یاد داشت اور وسیلہ آگاہی ہے کثرت مراقبہ سے انکشاف ملک و ملکوت ہوتا ہے کما تقرر اولیا راللہ کو شہدا کا مقام زندگی مین حاصل ہوجاتا ہے موعود مومنین اون کا نقد وقت ہے قیومیت اسم القیوم کی نسبت ہے فافہم سلطانجی نے فرمایا محبت صفاتی ہے اور محبت ذاتی محبت صفاتی مین کسب کا دخل ہے اور محبت ذاتی محض وہب ہے سلطانجی نے فرمایا ولایت ایمانی وعرفانی کو زوال جائز ہے ولایت احسانی کو زوال نہین ؎ شنیدہ کے بود مانند دیدہ ؛ سلطانجی نے فرمایا عشق اولیا کا اون کی عقل پر غالب ہوتا ہے حضرت خواجۂ نقشبندؒ نے فرمایا کہ ہم نے جو کچھہ پایا فضل آلہی سے اور برکت سے عمل کرنے کے آیات و احادیث پر اور اقتدا سے صحابۂ کرام سے پایا اور فرمایا کہ ہم نے جو کچھہ پایا علومت سے پایا اور حضرت مجددؒ نے فرمایا کہ ہم نے جو کچھہ پایا بقدر اتباع سنت پایا او بعض اکابر نے فرمایا کہ ہم نے جو کچھہ پایا بدولت درود اور توجہ مجرد کے پایا اور حضرت مرزا صاحب نے فرمایا کہ فقیر نے جو کچھہ پایا غلبۂ محبت پیران کبار سے پایا بالجملہ اذا اراد اللہ شیئا ہیّا اسبابہ حضرت خواجۂ ناصرؒ والدہ ماجدہ کی طرف سے اولاد امجاد حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ سے ہین اور آبا و اجداد کی طرف سے نسب حضرت خواجۂ نقشبند رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہے رسالۂ واردات در وہین فرماتی ہین سخن ست کہ باب ہدایت کشودہ نخفست کہ خواہد خسروی بیان منود

آنحضرت صلعم و زیارت اکابر بھی بطور عیان حاصل ہوئی جس کے بیان کے
لیے فرصت درکار ہے این زمان بگزار تا وقت دگر ۔ سخن مختصر الی الآن
راقم کو اتفاق حاضر ہونے کا خدمت حضرات مین دس بار ہوا اور چار بار
حضرت پیر و مرشد بھی یہان تشریف لائے فالحمد للہ علی آلائہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ نغمۂ شہود مشتمل ہی انواع بیان پہ فالحمد للہ الذی نور العالم بنورہ
والصلوۃ والسلام علی حبیبہ الذی اظہر کمالاتہ بظہورہ و علی آلہ واصحابہ واتباعہ واحبابہ

نقل اجازت نامۂ پیری و مریدی

اجازت دادم
فضل رحمن
عفی اللہ تعالیٰ عنہ



عزیز از جان راحت روح روان سید نور الحسن صاحب زاد اللہ عنایتکم

جناب اعلیٰ حضرت قبلہ عزیز از جان را اجازت زبانی نیز عطا فرمودہ اند لہذا بطور
سند مزین بدستخط خاص نوشتہ می آید کہ در طریقۂ عالیہ نقشبندیہ و قادریہ اجازت است
بدین طور مرید کنند یعنی در طریقہ حضرت شاہ محمد آفاق بیعت نمایند توجہ وغیرہ دادہ باشند

اگرچہ لیاقت ندارم من ہم اجازت عام دادم

احمد میان نقشبندی مجددی زبیری آفاقی بقلم خود

طریقۂ چشتیہ مین بھی لوگ حضرت سے مرید ہوتے ہین صالحین واصلان جنت ہین
جیسا کہ قرآن شریف مین ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ اعددت لعبادی الصالحین
مالا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر محبت خالص کا بیان قول
حضرت صدیق اکبر کا ہے کہ من ذاق خالص حب اللہ استوحش عما سواہ تو جنت
اور حور و قصور بھی ماسوا مین ہے فوق جنت عرش رحمن ہے اور ارواح شہدا
قنادیل عرش مین رہتی ہین لہذا عروج اون کا بہت ہے جیسا کہ مناسب صدیقین

قالت يا ايها الملؤا افتوني في امري ما كنت قاطعة امرا حتى تشهدون قالوا نحن
اولوا قوة واولوا بأس شديد والامر اليك فانظري ماذا تأمرين ولا حرج فيما نذكر
معاملة الله بالعباد ومعاملة العباد بالله بما يطابق بهذه الآيات وما ذلك الا
تشبيه المعاملات لا تشبيه اهل المعاملة تعالى الله عما يقول الظالمون علوا كبيرا فما
يناسب هذا المقام ان الملأ الاعلى ممن يشهدون ويقطع الامر على رؤسهم وكذا
من عباده سبحانه وتعالى قوم يشابهونهم بنفوسهم القدسية وبتطهيره تعالى اياهم
عن الرذائل البشرية فهم ينزلون منازلهم ويعامل بهم ما يعامل بالخواص من الملائكة
والقول في ذلك له موضع آخر قالت ان الملوك اذا دخلوا قرية افسدوها وجعلوا
اعزة اهلها اذلة وكذلك يفعلون كذا سلطان المحبة اذا دخل في القلب والقالب
جعل النفس الامارة بالسوء ذليلا في نظر المحب ويزكيها بالانجذاب الى المحبوب
واني مرسلة اليهم بهدية فناظرة بم يرجع المرسلون قالت لامتحان سليمان عليه السلام
فارسلت اليه المال واسباب الجمال فلما جاء سليمن قال اتمدونن بمال فما آتاني الله
خير مما آتاكم بل انتم بهديتكم تفرحون ورد في الحديث الغنا غنا النفس والمحب
يستغني بالمحبوب عما سواه ولا يلتفت الى الدنيا ولا يطلب الآخرة ايضا الا بشوق
لقائه تعالى فقال سليمان ع ارجع اليهم فلنأتينهم بجنود لا قبل لهم بها ولنخرجنهم منها اذلة
وهم صاغرون قال ذلك بتائيده تعالى اياه وكذا يتفاخرون اهل الولاية بسلطان
تعالى وسبحانه ولا يعلم جنود ربك الا هو قال يا ايها الملؤا ايكم يأتيني بعرشها قبل ان
يأتوني مسلمين قال عفريت من الجن انا آتيك به قبل ان تقوم من مقامك واني
عليه لقوي امين كان الجن تابعا له وكثير من خلق الله واعطاه الله الملك لا ينبغي
لاحد من بعده قال الذي عنده علم من الكتاب انا آتيك به قبل ان يرتد اليك
طرفك كان هذا الرجل اسمه آصف وزير سليمان كان عالما باسماء الله وتاثير كلامه
فلما رآه مستقرا عنده قال هذا من فضل ربي ليبلوني أأشكر ام اكفر ومن شكر فانما
يشكر لنفسه ومن كفر فان ربي غني كريم لا ينقص ملكه بالعصيان ولا يزيد بالطاعة

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم صل علی سیدنا محمد و علی آلہ وصحبہ وبارک وسلم اما بعد یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ شاہد غیب
ہے قال اللہ تعالی فی ذکر سلیمان علیہ السلام وکان نبیا ذا الملک والجبروت
وتفقد الطیر فقال مالی لا اری الھدھد ام کان من الغائبین لاعذبنہ عذابا
شدیدا اولاذبحنہ اولیاتینی بسلطان مبین اقول واللہ اعلم ان فی کل آیۃ
من آیات اللہ اسرار عجیبۃ کما ورد فی الحدیث وانما تظھر علی اہل الباطن فیرون
بنور الفراسۃ مالا تدرک بالابصار الابصیرۃ القلب وانا اشیر الی نبذ منھا مما
علمنی اللہ سبحانہ بطفیل حبیبہ صلعم فمکث غیر بعید فقال احطت بما لم تحط بہ وجئتک
من سبا بنبا یقین فھکذا القلب لطالب یطیر الی عالم القدس بجناحی العلم والعمل
ویتفقدہ السالک این ہو فاذا رجع من مقام العروج نبیئ عن النبا الیقین ماعاین
حقا انی وجدت امراۃ تملکھم واوتیت من کل شئ ولھا عرش عظیم کانت المراۃ
بلقیس اوتیت من المال والجمال حظا وافرا وجدتھا وقومھا یسجدون للشمس
من دون اللہ وزین لھم الشیطان اعمالھم فصدھم عن السبیل فھم لا یھتدون
الا یسجدوا للہ الذی یخرج الخب فی السموات والارض ویعلم ما تخفون وما تعلنون
اللہ لا الہ الا ھو رب العرش العظیم ہکذا یشاہد القلب ملکوت السموات والارض و
من آیاتہ سبحانہ الشمس والقمر فاہل الحضور لا یلتفتون الیھما ولا یحبون الآفلین ویطلبون
اللہ تعالی خالصا مخلصا الذی فطر السموات والارض ویومنون بالغیب قال
سننظر اصدقت ام کنت من الکاذبین اذھب بکتابی ہذا فالقہ الیھم ثم تول عنھم
فانظر ماذا یرجعون فھکذا یذھبون الملائکۃ بصحف الاعمال الی حظیرۃ القدس قالت
یاایھا الملؤا انی القی الی کتاب کریم وہکذا یلاحظ الصحف وفیھا ما صدر من الاذکار
والاعمال فی اشتیاق لقائہ سبحانہ انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
الا تعلوا علی واتونی مسلمین وہکذا نزل القرآن العظیم وعنوانہ البسملۃ الا تعلوا علی اللہ
بالنفوس الامارۃ وکونوا مسلمین بالاسلام الحقیقی وھو صلاح القلب واطمینان النفس

اپنے باب مین ایک دستور العمل اور روانی بیان مین ضرب المثل ہے لیکن طرز سلوک مناسب طریقۂ قدما کے ہے اور منجملہ اون کے قوت القلوب تصنیف ابوطالب مکی رحمۃ اللہ کی کتاب جامع ابواب متفرقہ کی ہے اوس کے بہی چند مقام سرسری طور پر کسی عرصے مین دیکہے تہے تذییل قدما کا طریقہ منتظم نہ تہا سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ اول مقنن قوانین طریقت ہوئے اور بعد اون کے اکثر صوفیہ کبار نے اون کا اتباع کیا ہے انتہی اور منجملہ اون کے فتوحات مکیہ تصنیف حضرت ابن العربی رض کی اپنے باب مین بے نظیر ہے اوس کے بہی بعض مقام نظر سے گذرے بے مناسبت کاملہ کے اوس کا فہم دشوار ہے اور قوت علم رسمی سے حل کرنا لاحاصل اور تقلید قال توحید بے حال توحید اعتبار سے ساقط ہے اور منجملہ اون کے گلستان بوستان حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ کی عجب عام فہم خاص پسند ہے بوستان مین اپنے مرشد بزرگوار کا قول نقل فرماتے ہین ؎ مرا پیر دانای مرشد شہاب ÷ دو اندرز فرمود بر روی آب ÷ یکے آنکہ بر خویش خود بین مباش ÷ دگر آنکہ بر غیر بد بین مباش ÷ اور منجملہ اون کے تصنیفات حضرت مولانا جامی علیہ الرحمۃ کے خصوصاً نفحات الانس جو تذکرہ مشائخ مین ہے اگرچہ بیان مجمل ہے لیکن بہت معتبر ہے ذکر پیران طریقۂ نقشبندیہ از حضرت بایزید بسطامی رض تا حضرت خواجۂ عبید اللہ احرار رض جو اون کے پیر صحبت ہین بیان کیا ہے اور منجملہ اون کے تذکرۃ الاولیا تالیف حضرت فرید الدین عطار رض کی ہے مولانا روم فرماتے ہین ؎ ہفت شہر عشق را عطار دید ÷ ما ہنوز اندر خم یک کوچہ ایم ÷ اور منجملہ اون کے مثنوی حضرت مولانا روم قدس اللہ سرہ کی مشہور خاص و عام ہے عیان راچہ بیان اوس کو بہی جا بجا سے مطالعہ کیا اسکے شروح اور حل اشعار بہی اہل علم نے تحریر کیے ہین مگر یہ ضرور نہین کہ وہی مراد متکلم ہو بلکہ موافق اپنی یافت و شناخت کے ہر ایک نے بیان کیا ہے اور منجملہ

انما یرجع اصدر من الانسان علیہ فان شکر اللہ واطاعہ باتباع رسولہ صلعم
فانما یرجع ذلک الیہ فیتقرب الی اللہ وتالہ الجنات النعیم وان لم یشکر فانما
یرجع الیہ فیکون بعید امن اللہ ویدخل النار نعوذ باللہ منہا قال نکروا لہا عرشہا
ننظر اتہتدی ام تکون من الذین لایہتدون قال ذلک لامتحان العقل
فان العقل نور فی الانسان یفضی بہ سبیل الہدایۃ فلما جاءت قیل اہکذا عرشک
قالت کانہ ہو واوتینا العلم من قبلہا وکنا مسلمین ہکذا یشاہدون اہل الباطن
انوار العرش ولا سبیل الی ذلک الا بالعلم النافع وہو علم القلب وہذا مقام العالم
باللہ والسمع والبصر من آلات العلم وصدہا ما کانت تعبد من دون اللہ انہا
کانت من قوم کافرین ہذا حاصل مقام النبوۃ وہو الدعوۃ الی اللہ وتوحیدہ
قیل لہا ادخلی الصرح فلما راتہ حسبتہ لجۃ وکشفت عن ساقیہا قال انہ صرح ممرد من
قواریر قالت رب انی ظلمت نفسی واسلمت مع سلیمن للہ رب العالمین وہذا
ایضا کان لامتحانہا فعجزت عن الادراک واقرت بقولہا اسلمت انتہی ما اردنا
من الاشارات والقرآن بحر عظیم لا انفصام لاسرارہ شرفنا اللہ وایاکم نفہم رموزہ
ومشاہدۃ انوارہ وہذا انموذج مما ورد فی قلبی من برکات شیوخنا السادات
واما منا فی الطریقۃ شیخ المشائخ غوث الزمان محبوب الخلائق **حضرت شاہ**
محمد آفاق الدہلوی رضی اللہ تعالی عنہ وخلیفتہ الاعظم فی ہذا الاوان
قطب الاقطاب ملاذ الشیخ والشاب سیدنا ومولانا **فضل الرحمن** مد اللہ ظلہ الاعلی
وخلفہ الصدق الذی ہو وارث لجمیع کمالاتہ وحامل لوا فضلہ وبرکاتہ مولانا ومرشدنا احمد ادام اللہ فیوضہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خیر الکلام کلام اللہ وخیر الہدی ہدی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اما بعد یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ
حاصل کلام ہے واضح ہو کہ راقم کی نظر سے جو کتب تصوف گذریں اور
کوائف مندرجہ ذیل جو مفہوم ہوے کسی قدر تحریر کرتا ہے کہ منجملہ اونکے احیاء العلوم
اور کیمیای سعادت تصنیف امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے اکثر مقام نظر سے گذرے

شاہ غلام علی صاحب رضؓ اور مقامات مظہریہ نظر سے گذرے اور معمولات مظہریہ و
انفاس الاکابر وغیرہ تالیف شاہ نعیم اللہ صاحب رحؒ اور ارشاد الطالبین وغیرہ
تصانیف حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحؒ اور رسالہ کلمۃ الحق مولوی غلام یحیی
صاحب رضؓ کا توحید وجود و شہود کے اعتقاد و مطابقت کے باب مین مع تقریظ
حضرت مرزا صاحب رضؓ اور ہدایۃ الطالبین رسالہ حضرت شاہ ابو سعید صاحب رضؓ
کا جو انکشاف مقامات سیر و سلوک مین تحریر فرمایا ہے نظر سے گذرا اور منجملہ
اون کے نالہ عندلیب تصنیف حضرت خواجہ محمد ناصر رضؓ کرامت عظیم الشان
مصنف کی ہے بجز اس کتاب کے اور کوئی کتاب مبسوط تصوف کی بالاستیعاب
اول سے آخر تک راقم کے مطالعہ مین نہین آئی اور عالم تحقیق مین اوسکی
سیر سے بہت نفع پہونچا جزاہ اللہ تعالے عنا خیر الجزاء اور تصانیف حضرت
خواجہ میر درد رحؒ مین سے علم الکتاب کا اکثر مطالعہ کیا لطف اون عبارات
سادہ و پرکار کا بیان سے افزون ہے جیسے کہ حضرت ایشان رضؓ کی تحریر
مؤید بیان حضرت مجدد قدس اللہ روحہ کی ہے ایسا ہی تصانیف حضرت
خواجہ کی تائید کلام اونکے والد ماجد کا کرتی ہے کہ الولد سر لابیہ اور منجملہ اونکے
تصانیف حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ مانند حجۃ اللہ البالغہ و فیوض الحرمین و تفہیمات
و ہمعات والطاف القدس و قول الجمیل و انفاس العارفین وغیرہ نظر سے گذرے
بیان شافی علوم ظاہر و باطن کا ہے علاوہ انکے اور بہی کتب جابجا سے مطالعہ مین
آئین اسوقت جو حاضر ذہن تہا تحریر کیا بالجملہ فیض الٰہی انقطاع پذیر نہین اور منور شل فیض
کوئی کہ فیض ارشاد بہی متصل ہے درپس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند ٭ آنچہ استاد ازل گفت ہمان میگویم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیار بادہ کوثر کہ در سخن رانی	دہیم نفخہ گلہاے باغ رضوانی
بزیر سایہ داماں احمد مختار	رسیدہ ایم بتائید فضل رحمانی
مگر بسلسلہ زلف یار دل بستیم	کہ بی سبب نبود انجذاب ایمانی

اون کے رسائل طریقۂ نقشبندیہ سے رسالۂ قدسیہ بھی نظر سے گذرا حضرت
خواجہ محمد پارسا خلیفۂ حضرت شاہ نقشبند رضے اللہ عنہ نے آپ کے ملفوظات
کی شرح فرمائی ہے آور فصل الخطاب بھی نظر سے گذری جس کا حوالہ
مکتوبات امام ربانی رضؓ مین دیکھا گیا آور منجملہ اون کے مکتوبات حضرت امام
ربانی مجدد الف ثانی رضے اللہ عنہ اور مکتوبات حضرت ایشان قدس سرہٗ
آیت بینہ اون کے فضل وکمال پر ہے آور منجملہ اون کے کتب مستندہ طریقہ
مجددیہ مین سے حضرات القدس اور زبدۃ المقامات یعنے برکات احمدیہ
تالیف خلفاے حضرت مجدد رضے اللہ عنہ کا مطالعہ کیا حضرت شاہ غلام علی
صاحبؒ نے خلاصہ ان دونو کتاب کا فرمایا ہے آور منجملہ اون کے روضۃ القیومیہ
کتاب مبسوط تالیف خلیفہ حضرت قبلۂ عالم رضے اللہ عنہ کی ہے ذکر مشائخ مجددیہ
تا حضرت قبلۂ عالم وخلفائے آنجناب ہے لیکن بعض ملفوظات وغیرہ جو خلفاے
حضرت مجدد رضؓ نقل فرماتے ہین یہ بزرگ اون کو بزیادتی صریح اور دعوی
افضلیت حضرات موصوف کا تمام مشائخ سلف وخلف پر روایت کرتے ہین
اگرچہ اکابر مجددیہ نے اظہار کمالات موہوبہ اور معاملات مخصوصہ اپنا بہت
کچھ فرمایا ہے لیکن دعوی افضلیت کا تمام قدما ومتاخرین پر ثابت نہین باوجود
اس کے ہم کہہ سکتے ہین کہ بتقضاے فرط محبت اون کو معذور رکھنا چاہیے
لیلی را از دریچۂ چشم مجنون باید دید اور فہم بھی ہر ایک کا مختلف ہوتا ہے خصوصًا
معاملات باطن نازک تر ہین جسمین اکثر خواص حکم عوام رکھتے ہین اور یہ عذر صحیح بھی
ہم کر سکتے ہین کہ اکثر صلحا بتقضائے المرء یقیس علی نفسہ وبحکم ظنوا المؤمنین خیرا
عمل رکھتے ہین تو جائز ہے کہ ناقلان اخبار کو ایسا ہی جان کر حکایات طولانی کو
تحریر کیا واللہ اعلم آور منجملہ اون کے رشحات عین الحیاۃ تذکرہ معتبر بزرگان
نقشبندیہ کا ہے لیکن بعض روایت پر اوس کی حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نے
کلام کیا ہے آور منجملہ اون کے رسائل طریقۂ مظہریہ مانند رسائل سبعۂ حضرت

با آنکه گریه داد بسیلاب رخت ما

ما را که سوز عشق در آغوش پرورد
نیرنگ برق حسن تماشا چه بخرد
زاهد بحال سوختگی ما عجب برد
ما ناز پرور تب و تابیم مے خورد
چون نخل شعله آب ز آتش درخت ما

چون مفلسان نه دربدر از بهر راحتیم
پیوسته در سفر بوطن با فراغتیم
در راهِ فقر گوشه نشین قناعتیم
ما والی قلمرو سیر و سیاحتیم
هر نقش پاے خویش بود پای تخت ما

کس در لباس عشق چنین ماجرا نه کرد
جمعیتی به تفرقه زینسان بپا نه کرد
با عشق جمع نازکی طبع را نه کرد
مظهر ز ما رمید و دگر یاد ما نه کرد
دیوانه خوش نبود ز وضع کرخت ما

ندانی زاهدا وضع بلا نوشان الفت را
دل خاصان درگاه است مخصوص این جراحت را
شناسد اهل دل در پرده که ایلام نعمت را
ازان پهلوی خود جا میدهم این رنج و محنت را
که غیر از من بنا نیست در عالم مصیبت را

محبت چون بدل جا کرد کے انجام میگیرد
پس از مردن شهید او کجا آرام میگیرد
هزاران کار از یک عاشق ناکام میگیرد
قضا از مشهد ما مشت خونی وام میگیرد
که تا رنگین کند هنگامهٔ روز قیامت را

نهادن سر بزیر تیغ و محو شکر گردیدن
تحمل پیشه کردن و هرگز نه رنجیدن
شدن ممنون احسان وز قاتل چشم پوشیدن
بنا کردند خوش رسمے بخون خاک غلطیدن
خدا رحمت کند این عاشقان پاک طینت را

توانی یافتن این نکته را گر محرم رازی
بخوبان جهان حیف است گر چشمے نیندازی
بود آئینه دار حسن او هر هندی تازی
نگیرد باطن اهل صفا زنگ از نظر بازے
تصرف نیست هرگز در دل آئینه صورت را

دلے دارم که زاهد خشک بر روی شاق میگردد
سوی محراب می آید نه گرد طاق میگردد

اما بعد چند اوراق نظم فارسی راقم کے جو پیش نظر ہین اون سے اشعار انتخاب کرکے نام اس رسالہ کا **عالم خیال** رکہا امید کہ ناظرین مضامین کو اون کے محل مناسب پر محمول فرمائین ع والعذر عند کرام الناس مقبول +

حسن بتان ہوش ربا می کشد مرا
بی اختیار سوی خدا می کشد مرا

نیرنگ دلربائی او را نگہ کنید
گاہے بناز و گہ بادامی کشد مرا

آوارہ ام ز دست دل بیقرار خویش
در کوچہ ہائے زلف دوتا می کشد مرا

در خانقاہ و میکدہ بر یک طریقہ ام
او بسکہ سوی خود ہمہ جا می کشد مرا

بسکہ دیوانگیم راہ بجائے دارد
عقل ہم رشک برد بر دل دیوانۂ ما

فرصت گوشہ نشستن ندہد زاہد را
آنقدر تند بود گردش پیمانۂ ما

دل وارستہ درین باغ بہاری دارد
نیست پامال خزان سبزۂ بیگانۂ ما

نما ہر خاک نشینیم ز بالائے کسے
بر فلک ہست دماغ دل دیوانۂ ما

بشنو ترانۂ دل پر اضطراب را
افگن بخاک بربط و عود و رباب را

ہر موی من ز نشۂ عشق تو سرخوش است
از دل ربود چشم تو ذوق شراب را

بر ما ہر آنچہ رفت بروز فراق تو
آسان نمود سختی روز حساب را

بیپروائی معانی ما جذب عشق اوست
یکسو نہید بحث خطا و صواب را

بر روئے دل کشود جمال تو عالمی
ہیچ آبرو نماند جہان خراب را

رعنائی جمال تو در صلح آورد
رند خراب و صوفی عالی جناب را

مخمس بر غزل حضرت مظہر رضہ

بر آب چون سفینہ روان ست تخت ما
شد غرق سبزہ و گل و شاخ و درخت ما

از راہ چشم شد جگر لخت لخت ما
آبی نزد بروی گران خواب بخت ما

بشوی روی تو صد گل شنیده ام چمن | بذوق چشم تو گشتم بصد سبو محتاج
بکنج میکده شد هر که راه عشق گرفت | ز رفت گه بدر شیخ مرده شو محتاج

در چار سوی زهد نیابی دکان صلح
زاهد بیا به میکده بنگر جهان صلح

در هر ادای دوست بدم لی لطف خاص | من نکته فهم نازم و اندازه دان صلح
ای من فدای سادگی تو که در عتاب | پیداست از نگاه تو صد ره نشان صلح
این مشرب عجیب به مے خانه یافتم | رنجے بزنگ شادی و جنگے بسان صلح

ز جذب شوق بکویش روم چنان گستاخ
که باد تند در آید به گلستان گستاخ

یکے ز شیوۀ تمکین یار من این است | که خنده نیست بلعل شکر فشان گستاخ
ز ننگ و نام گذشتم بشوق محفل تو | که با رقیب ندیمم به پاسبان گستاخ
فغان ز جوش بیانی که در ادب گه دوست | همه خموش نشستند و من همان گستاخ

صد قافله اندر طلب زلف و لب او
از شام برون آمد و از طرف یمن شد

صد بار رود از خود و از جای بجنبد | دیوانۀ عشق تو مسافر به وطن شد

علو خاکساران جهان سوختن بنگر
که بر دوش صبا خاکستر پروانه می آید

تحمل بر تصرفهای عشق خانمان سوزش | باین نازک مزاجی از من دیوانه می آید
به پیشم از برای اکتساب عشقبازیها | سحرگه بلبل و هنگام شب پروانه می آید

هزار میکده در ضمن نرگس شهلاست
هنوز از نکهت صد خمار می خیزد

بهر زمین که نهی پای نازنین پری | ز ذره ذره آن انتظار می خیزد
گرفته ایم ازین جا به خاک افتادن | ادب ز سایۀ دیوار یار می خیزد

کسی این رمز می فهمد که از عشاق میگردد — دماغ دل درین جا گاه گاهی چاق میگردد

خدا آباد تر سازد خرابات محبت را

دل دیوانه را از مدتی اینجا همی بینیم — به پهلو جستم و از هجر او تلخ ست شیرینم
غمش خون ریخت از چشم ببین دامان رنگینم — تلف کردست این دل حق صحبتهای دیرینم

به بزم خود نخواهی داد جا این بیمروت را

ز جذب دل برنگ یار عاشق منصبغ گردد — اگر تکریم فرمایند آن دیوانه را شاید
بلاگردان حسن اوست آخر شوکتی دارد — بجای سنگ طفلان پاره‌های شیشه بازد

چو مظهر میرزا دیوانهٔ نازک طبیعت را

در خلوت بزن و بر سر بازار طلب — هر کجا ناز فروشد کرم یار طلب
ایکه آزاد به گلگشت چمن می تازی — عبرت از نالهٔ مرغان گرفتار طلب
حضرت میکدهٔ عشق ادب می طلبد — دل آگاه بجو دیدهٔ بیدار طلب
نه سرم بود بدنیا نه خیال عقبی — از عدم کرد مرا شر دهٔ دیدار طلب

آنجا نه زمان نی اثر کون و مکان ست
میخانهٔ عشق تو ورای دو جهان ست

در کسوت عصیان کرم دوست نهان ست — شاهد خط پیمانهٔ ما خط امان ست
در دست نه تیر ست نه بر دوش کمان ست — این سادگی اوست که بسمل دو جهان ست
در مدرسه از جنبش لعل تو حکایت — در میکده از مستی چشم تو نشان ست
دریاب که در یک نظر پیر خرابات — نور شب قدر و برکات رمضان ست
بیوجه به سرخی نه زند گوشهٔ حشمت — والله که این مشهد صاحب نظران ست

بغازه نیست رخ دلفریب او محتاج
بهار حسن نیاید برنگ و بو محتاج

نگار من به نگاهی ادا تواند کرد — هزار نکته که آمد به گفتگو محتاج
اگر بخاک نشستم چه شد که عزت عشق — نه عزتیست که باشد بکاخ و کو محتاج

ای ترجمان جنبش لبهای لعل تو — بانگ رباب وزمزمهٔ تار آمده
ای دل خنک مباش که اندر جهان عشق — سوز و گداز گریه بازار آمده

لباس عشق ببر شوخ وگلعذار انند
که بیقرار نمایند و بیقرار انند

زعشوهای نهان وزصورت زیبا — بتان ما همه پنهان و آشکار انند
اگر ببزم نشیند غیرت شمعند — وگر بباغ در آیند نوبهار انند
مپرس رسم وره پیر میفروش ای شیخ — که زاهدان همه آنجا گناهگار انند
جمال تو نشناسد زخویش بیگانه — بعالمی که توئی جمله دوستدار انند
سکون زشیوهٔ ارباب عشق نتوان جست — که یار در دل و مدهوش انتظار انند

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ ساقی جذبہ جذبۃ من جذبات الله خیر من عبادة الثقلین فیض ربانی الالہام ہے انزاکہ رہبر بحضرت رحمان ست ٭ دریاب کہ زرسایۂ احسان ست ٭ سرمایۂ او زفیض کوثر دائم ٭ علم وعمل ومحبت وایمان ست ٭ کوثر یعنی خیر کثیر فیض آغاز سلوک علم ہے یعنے آگاہی بہ نہج دوام چاہیے اور اوکا رجحانی مفید علم ہین بعد حصول ملکۂ آگاہی عمل سے اقربیت پیدا ہوتی ہے چنانچہ مفہوم آیات و احادیث بالتصریح ہے اور بعد حصول اقربیت کے جذبات محبت منجذب بفوق کرتے ہین اور واسطے حصول جذبات فوقانی کے تلاوت کلام الله سے بہتر کوئی سبب نہین فیض رابطۂ استقامت جامع اصول اربعہ ہے لیکن بمقتضائے ترکیب انسانی بعض اصل کا غلبہ معاملہ سے پیدا ہوتا ہے مثلا بعض مین غلبہ علم بالله کا اور بعض مین غلبہ اعمال صالحہ کا اور بعض مین غلبہ محبت خالص کا اور بعض مین غلبہ ایمان کامل کا والله اعلم فیض آنحضرت صلعم نے فرمایا اگر تولا جاوے ایمان ابوبکر کا تو ساری امت کے ایمان پر راجح ہجاوے لہذا فیض ربانی نسبت نقشبندیہ مین غالب ہے حضرت باقی بالله رحمہ الله سے طریقہ نقشبندیہ

سرو نشهٔ صد ساغر شراب طهور — ز گردش نگه چشم یار می خیزد

عاشقان را سیر کوی یار می باشد لذیذ
دیدن بام و در و دیوار می باشد لذیذ

مشق ناز از نرگس دلدار می باشد لذیذ — این بصر تنها از ین بیمار می باشد لذیذ
ساغری از چشم جانان می برد از خود مرا — بادهٔ میخانهٔ دلدار هم باشد لذیذ
در ادای شیوهٔ خوش حاجت گفتار نیست — اندکی جنبش ز لعل یار می باشد لذیذ
حور و غلمان و ارم جز سیر باغی نقش نیست — این تکلفها پی دیدار هم باشد لذیذ
در جنون عشق هم ترک ادب منظور نیست — ناله کردن از پس دیوار هم باشد لذیذ

همچو شیخ سبحه گردان یا برهمن وار باش
هر چه باشی باش لیکن بندهٔ دلدار باش

وله

آشنای دوست اندر کسوت اغیار باش — در ادا نگاه محبت اندکی هشیار باش
در طریق عشق بیکار است کوشش بی کشش — جذبه‌ای کن زاد راه و بر سر رفتار باش
زلف جانان حلقهٔ آزادان گرفتار تو اند — سایه گستر بر جهان ای خواجهٔ احرار باش
سرمهٔ چشم سیستش تماشا کن مدام — فیضیاب از خاک راه خانهٔ خمار باش
این طرفه رسم سکهٔ اهل الفت است — ساقی نگار و بادهٔ عشق و سبوی دل
گر جذب صادق است وی را مجال نیست — ما ناکشان کشان شده خوی تو خوی دل
زاهد طریق عشق ورای تورع است — خلقی بکعبه مائل و میلم بسوی دل

ز سوز عشق نشانی که داشتم دارم
دل برشته و جانی که داشتم دارم

خزان رسید بهار بتان عالم را — نگار خویش به آنی که داشتم دارم
ز دست شاه سواری که رفت از نظرم — عنان گسسته فغانی که داشتم دارم

ای در هوای نکهت زلف دو تا می تو
آواره بوی مشک ختا تا رسیده

جو مقام تجلی ذاتی دائمی ہے اور یہی مقامات عالیہ فرمائے ہین فیض فیض اثر
کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین سے مستفاد ہے کاشف رموز عبدیت ہے چنانچہ
حضرت امام ربانیؒ و حضرت خواجہ میر دردؒ کمال انسانی مقام عبدیت کو
فرماتے ہین اور عشق و محبت کو زینہ وصول اس مقام عالی کا فرمایا ہے
واللہ اعلم فیض راقم دوسری بار حاضر مرادآباد شریف ہوا تہا اوس وقت
حضرت پیر و مرشد نے فرمایا تہا کہ اللہ تعالے نے ہم کو معاملات حشر و نشر
وغیرہ سب دکہلائے فیض ابتدا مین تصحیح خیال ضرور ہے کہ تا ہراہ وصول
الی اللہ ہے اور خواب آئینہ دار حالات باطن ہے کہ اس فوٹوگراف سے تمام
حسن و قبح اوقات بیداری کا نمایان ہوتا ہے فیض جب معاملہ خواب و
خیال سے تجاوز کرے اور بیداری مین حاجت مراقبہ نرہے تو اس کو
کشف عیانی سے تعبیر کرتے ہین فیض ایک بزرگ فرماتے تہے کہ جو کوئی مجہکو
دنیا مین متوجہ کردے اوس کو جنت دیتا ہون یہہ ذکر حضرت پیر و مرشد
سے سنا فیض حضرت پیر و مرشد نے ایک بار راقم سے رسالہ شہرہ آفاق
وفیض رحمانی و چند صفحہ نور احمدی کے پڑہوا کر سنے فیض موافق سنت نبوی
کے ایسا فیض بہی وارد ہوتا ہے جس سے تمام تن بدن معطر ہو جاتا ہے چنانچہ
راقم بارہا اوس سے مشرف ہوا خصوصًا وقت حضوری خاص کے فیض
عرصہ ہوا کہ حضرت پیر و مرشد نے از رہی نوازش ایک معاملہ خاص سے
مطلع فرمایا تہا مجملًا یہ ہے کہ تاریخ بست و ہفتم ماہ رمضان کی تہی آپ نے
حضرت کا مقام رفیع الشان ملاحظہ کیا دیر تک مدہوش پڑے رہے
معاملہ موسوی کا ظہور رہتا اوس جلسہ مین راقم کو اپنے عقب مین دیکہا کہ طالب
نظر فیض اثر ہے آپ نے اوس وقت راقم سے وعدہ فرمایا فیض حضرت نے
میر نعمان اکبرآبادی و حضرت ابوالعلا کو فرمایا کہ نسبت عالی رکہتے تہے فیض
حضرت پیر و مرشد نے مولوی مختار اللہ سنبہلی خلیفہ حضرت مرزا صاحب

کو انجذاب ایمان سے تعبیر فرمایا ہے **فیض** الرفیق ثم الطریق لہذا وسیلہ
مرشد اہل طریقت کو ضرور ہے کیونکہ نفس و شیطان سدراہ ہین کہ ان الشیطان
للانسان عدو مبین اور یہ نفس کا بیان ہے کہ وما ابرئ نفسی ان النفس لامارۃ
بالسوء **فیض** تفصیل اعمال صالحہ فرائض اور واجبات اور سنن اور مستحبات
ہین اور دائرۂ اباحت ان سب کا حاوی ہے **فیض** معاملات وصول
وقرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصول وہی اصول اربعہ نسبت
کے ہین کہ بمقتضائے نسبت معاملات قرب اوس طرز پر پیدا ہوتے ہین
فیض شروع سیر عالم امر سے یا آغاز کار عالم خلق سے معاملۂ الٰہی دونون
طرح پر ہے **فیض** مراقبہ صبح وشام معمول ہمارے حضرات کا ہے **فیض** موافق
حوصلہ و ہمت کے خیالات بھی پست وبلند ہوتے ہین **فیض** شکایت عاشقانہ
شکر بے مغنے سے بہتر ہے ؎ در بزم وصال تو بہنگام تماشا ٭ نظارہ ز
جنبیدن مژگان گلہ دارد **فیض** مرتبہ ظلال اسماء وصفات کو نالۂ عندلیب
مین مقتضیات اسماء وصفات سے تعبیر کیا ہے اور مرتبہ وجود پر علم الکتاب
مین نور کا اطلاق فرمایا ہے ؎ اصطلاح عشق بسیار است ومن دیوانہ ام ٭
فیض فیض وجود عرش سے فرش تک سب مین ساری ہے اور تمام کائنات
نور وجود الٰہی سے درخشان ہے ؎ زمعجزہائے عشق ست این کہ شبہا بر سر
کویش ٭ نگاہ بام و در را لذت دیدار می باشد ٭ **فیض** فیض رحمت کا اکتساب
بواسطہ اعمال مسنونہ کے موجب قربیت ہے اور وصول جنت بے توسل اس
فیض کے محال ہے **فیض** اہل ظاہر اہل باطن کے رموز سے واقف نہین
ہوتے کہ اہل الجنۃ بلہ **فیض** فیض افعال کا مشاہدہ بچشم ظاہر ہر متفکر پر عیان
ہے اور صدور افعال بمقتضائے اسماء وصفات وشیون الٰہی لاریب فیہ ہے
کل یوم ہو فی شان اوس سے مشعر ہے اور ذات بحت مین چونکہ اعتبارات
ذاتی ثابت ہین لہذا حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نے علاوہ کمالات نبوت کے

الباء فيجوز اخفاؤها ويجوز اظهارها والاخفاء اولى مثل وما هم بمؤمنين واذا لقيت
الميم الساكنة ميما لزم الادغام بغنة مثل في قلوبهم مرض واذا لقيت غير الباء والميم
اظهرت خصوصا عند الواو والفاء مثل عليهم ولا الضالين ولهم فيها **فصل**
في الادغام مع الغنة اذا لقيت النون الساكنة والتنوين الياء التحتية والنون
والميم والواو فانهما تدغمان فيها مع الغنة مثل ان يضرب يومئذ يصدر الناس
من نشاء حطة نغفر لكم من مال صراطا مستقيما من واق جنات وعيون وما اشبه
ذلك الا في صنوان وبنيان ودنيا وقنوان وتجب الغنة في الميم والنون
اذا كانتا مشددتين مثل عم وممن وان الجنة وما اشبه ذلك **فصل** في الادغام
بلا غنة اذا لقيت النون الساكنة والتنوين الراء واللام تدغمان فيها بلا غنة
مثل من ربهم غفور رحيم من لدنا هدى للمتقين **فصل** في ادغام المثلين يدغم
كل حرف ساكن في مثله مثل فما ربحت تجارتهم ان اضرب بعصاك الحجر ما ليه
هلك وذلك بما عصوا كانوا ينما يوجهه وما اشبه ذلك الا في مثل آمنوا و
عملوا الصالحات وفي يوم كيلا تزول المدة فانه لا يجوز الادغام في مثل ذلك
فصل في ادغام المتقاربين تدغم التاء مثل ما عبدتم وكدت والذال في الظاء
مثل اذ ظلمتم واللام في الراء مثل وقل رب وبل ران وما اشبه ذلك و
تظهر في بل ران وفي قيل من راق في رواية حفص وتدغم الباء في الميم والثاء
في الذال مثل يا بني اركب معنا ويلهث ذلك عند عاصم لا غير **فصل** في تفخيم الراء
وترقيقها ان الراء تفخم اذا كانت مفتوحة او مضمومة مثل ربنا رزقوا وترقق اذا
كانت مكسورة مثل رجال ورزقا هذا اذا كانت متحركة واما اذا كانت ساكنة
فان كان ما قبلها مفتوحا او مضموما مثل قرية وقربانا فخمت وان كان ما قبلها
مكسورا رققت مثل فرعون ومرية الا اذا كانت الكسرة عارضة فانها تفخم مثل ان
ارتبتم ام ارتابوا او وقعت الراء قبل حرف من حروف الاستعلاء وهي خص
ضغط قظ فانها تفخم كذلك مثل قرطاس ومرصاد وفرقة واختلف في راء فرق

کی نسبت حضرت سے نقل فرمایا کہ نسبت عالی رکہتے تہے **فیض** حضرت پیر و
مرشد نے حضرت سے نقل فرمایا کہ حضرت مولوی مراد اللہ صاحب پیر و مرشد
حضرت شاہ غلام رسول صاحب علیہ الرحمۃ کے نسبت بہت عالی رکہتے تہے
فیض حضرت پیر و مرشد نے نقل فرمایا کہ رتیا شاہ سے کسی نے اپنا مطلب
عرض کیا کہا یہ پڑہا کرو یلم تم جیو و ہماری اور اوس کا مطلب حاصل ہو گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ تجوید بخط خاص حضرت کا لکہا ہوا جو راقم کے نزدیک ہے نافع قاریان کلام اللہ ہی لہذا موسوم بہ **طریقہ تلاوت** کر کر شائع کیا جاتا ہے اور اوس کے حواشی بہی آپ کے لکہے ہوے ہین وہ بہی نقل کیے گئے فقط

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین وبعد فہذہ رسالۃ تتعلق بالتجوید **فصل** فی الاظہار[1] اعلم ان النون الساکنۃ والتنوین[2] اذا لقیا حروف الحلق تظہران وہے الہمزۃ والہاء والعین المہملۃ والغین والحاء والخاء المعجمتین مثل من امن ورسول امین ومن ہاد وسلام ہے ومن علم وسمیع علیم وفان حکمت وغفور حلیم ومن غل وعزیز غفور ومن خیر وقردۃ خاسئین **فصل**[3] فی الاخفاء وتخفی[4] النون الساکنۃ والتنوین مع غنۃ عند ہذہ الحروف التاء الثاء الجیم الدال الذال الزاء السین الشین الصاد الضاد الطاء الظاء الفاء القاف الکاف مثل لن تنالوا وجنات تجری ومن ثلثی اللیل وماء ثجاجا ومن جاء وغساقا جزاء ومن دون اللہ ودکا دکا ومنذر وصوابا ذلک وینزل ویومئذ زرقا ومن سوء وبشر اسویا ومن شیء ولنفس شیئا ومن صیاصیہم ورجال صدقوا ولمن ضرہ وقوما ضالین ومن طور وقوما ظالمین ومن فئۃ وکنا با فذ وقوا ومن قرار وشاعر قلیلا ومن کان وفی یوم کان **فصل** فی الاقلاب واذا لقیت النون الساکنۃ او التنوین باء تقلب میما مخفاۃ مع غنۃ مثل من بعد والیم بما کانوا وسمیع بصیر وینبغی وانبئہم[5] **فصل** اذا لقیت المیم الساکنۃ

[1] یعنی نون را بی غنہ خواندن
[2] دو زبر یا دو زیر یا دو پیش ۱۲
[3] یعنی آنچنان نون ساکن و تنوین را خوانند که در زبان و دہن و بینی آواز بماند
[4] یعنی چنان بخوانند
[5] یعنی بقدر یک الف آواز ۱۲ یعنی میم شود ۱۲ نویسند تا که علامت باشد بدل نون و تنوین میم ۱۲

یٰس ص حٰم حٰمعسق قٓ نٓ و مثل المد اللازم المدغم مثل والصافات ولا الضالین وما اشبہ ذلک مثل المد العارض المدغم الرحیم ملک والصیف فلیعبدوا علی قراۃ ابی عمرو مثال مدالبدل آمن وآزر وآتینا وما اشبہ ذلک ومثال مدالتمکین واذا حییتم وبتحیۃ ومعاذیرہ والذی یکذب وما اشبہ ذلک و حروف لمد تمد وقفا لا وصلا مثل موت وخوف وبیت وصیف وشیئ وما اشبہ ذلک واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ علم نافع ہدیۂ علمی کہ رہ بحق نماید جہالت ست۔ **تعلیم** منجملہ تحریر حضرت کے بنام راقم ایک یہ عبارت ہے از فضل رحمن بہ میان نور احسن سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اما بعد الحمد للہ باید کہ موافق سنت عمل نمودہ باشند ہمین کافی ست **تحقیق** کیمیاء سعادت مین حرف ضاد کو مشابہ حرف ظا لکھا ہے اور فوائد الفواد مین ہے کہ ضاد مخصوص رسول علیہ السلام سے ہے رسول الضاد ارسل علیہ الضاد واللہ اعلم **تنقیح** فرقۂ ناجی وہی ہے جو اجماع اہل سنت وجماعت پر قائم ہے ورنہ ہفتاد و دو ملت جو اس امت مین ہین وہ بھی مستند اپنا قرآن وحدیث کو جانتے ہین اور آیات واحادیث خلاف مشرب اپنے کے تاویل کرتے ہین تو ہفتاد و دو ملت مین داخل وہی لوگ ہین جو فہم وقرار داشت صحابہ وتابعین وغیرہ اکابر کو جب پر اجماع ہے پیشوا نہین مانتے وما انا علیہ واصحابی سے اجماع کی طرف یہی ایما ہے فافہم **تاویل** دوزخ ہل من مزید پکاریگی جب اللہ تعالی اپنا قدم رکھے گا بس بس کرے گی ظاہر ہے کہ اپنے دشمنون کو پامال کیا کرتے ہین **نقل** ہے کہ حضرت خواجہ میر درد رض کو ایک فاقہ مہینہ بھر کا اور ایک پندرہ روز کا ہوا تھا آپ فرماتے تھے کہ فقیر ڈیڑھ فاقہ مین فقیر مشہور ہوگیا **نقل** ہے کہ حضرت خواجہ میر درد رض کے مکان مبارک مین اجزا صحیح بخاری کے باحتیاط رحلون پر رکھے تھے آپ مطالعہ فرمایا کرتے تھے کسی نے کوئی مسئلہ بخاری کا دیکھنا چاہا آپ نے فرمایا کہ مسئلہ

وان كان ما قبلها ياء ساكنة ترقق في الوقف مثل خير وسير وان لم يكن ما قبلها ياء بل ساكن آخر وكان ما قبله مفتوحا او مضموما فخمت مثل القدر واليه ترجع الامور فان كان مكسورا رققت مثل ذكر وشعر وغيرها **فصل** اللام ترقق في جميع المواضع الا في لفظة الله واللهم فانها تفخم اذا كان ما قبلها مفتوحا او مضموما مثل عالله يحب المحسنين وختم الله وعبد الله وقال الله ويفعل الله وما اشبه ذلك وان كان ما قبلها مكسورا ترقق سواء كانت من نفس الكلمة او غيرها مثل بسم الله وبالله ولله وآيات الله وغير ذلك **فصل** في هاء الضمير اعلم ان القراء يصلون الهاء اذا كان ما قبلها وما بعدها متحركا وحقيقة الصلة زيادة ياء او واو مدية مثل له وبه فان كان ما قبلها ساكنا لا يوصل مثل عليه وفيه ومنه الا ابن كثير فانه يوصل وحفص معه في فيه مهانا فقط ولا توصل في يرضه لكم الا عند البعض والبعض يسكنونها وتوصل في مثل نؤته ويؤده ونوله ونصله وما اشبه ذلك **فصل** في تفخيم حروف الاستعلاء السبعة والمطبقة خصت بالتفخيم اشد وهي الخاء المعجمة والصاد المهملة والضاد المعجمة والغين المعجمة والطاء المهملة والقاف والظاء المعجمة **فصل** في المد حروف المد وهي الالف والواو والياء الساكنات المجانس لها حركة ما قبلها فانها اذا لقيت همزة في كلمة واحدة تمد ويسمى مدا متصلا واجبا مثل اولئك وملائكة وجاء وشاء وسوء وجيء وما اشبه ذلك وان كانت الهمزة في كلمة وحروف المد في كلمة اخرى ويسمى مدا منفصلا فيجوز مده وقصره مثل بما انزل ويا ايها الناس وقالوا آمنا وفي امها وما اشبه ذلك واذا لقيت حرفا ساكنا وقفا ووصلا تمد ساكنة مدا لازما مثل آلآن وقل آلذكرين واذا كانت ساكنة بنفسها تسمى مدا لازما خفيفا مثل الم طسم ص ق حم عسق ن وسببه السكون لا ينفك عنه وقفا ووصلا واذا لقيت حرفا ساكنا وقفا لا وصلا فانه يجوز فيه الطول والتوسط والقصر مثل يعلمون ونستعين وما اشبه ذلك ويسمى ذلك المد مدا عارضيا ولنا مد آخر عارضيا مدغم ومظهر ومد بدل ومد تمكين مثل المد اللازم المظهر كحروف المقطعات وهي الم المص الر كهيعص طسم طس

والمعراج سفره وسدرة المنتهى مقامه وقاب قوسين مطلوبه والمطلوب مقصوده
والمقصود موجوده سيد المرسلين خاتم النبيين شفيع المذنبين انيس الغريبين رحمة
للعالمين راحة العاشقين مراد المشتاقين شمس العارفين سراج السالكين
مصباح المقربين محب الفقراء والمساكين سيد الثقلين نبي الحرمين امام القبلتين
وسيلتنا في الدارين صاحب قاب قوسين محبوب رب المشرقين والمغربين
جد الحسن والحسين مولانا ومولى الثقلين ابو القاسم محمد بن عبد الله نور من نور الله
يا ايها المشتاقون بنور جماله صلوا عليه وآله واصحابه وسلموا تسليما **درود لکھی**
اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد رحمة الله
اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد فضل الله
اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد خلق الله
اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد علم الله
اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد كلمات الله
اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد كرم الله
اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد حروف كلام الله
اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد قطرات الامطار
اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد اوراق الاشجار
اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد رمل القفار
اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد ما خلق في البحار
اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد الحبوب والثمار
اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد الليل والنهار
اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد ما اظلم عليه الليل واشرق عليه النهار
اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد من صلى عليه
اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد من لم يصل عليه

اور کہین جا کر دیکہو فقیر کے ہان تو صحیح بخاری فیض حاصل کرنے کے واسطے رکہی ہوئی ہے **نقل** ہے کہ شاہ عالم بادشاہ حاضر خدمت بابرکت حضرت خواجہ کے ہوا بسبب کسی عارضے کے موافق دستور مجلس کے بیٹہنے کا چارزانو بیٹہ گیا آپ مراقب تہے کسی مرید نے آپ کے آگاہ کیا التماس غلام عقب بادشاہ کے کہڑا تہا اوس نے جواب دیا کہ عذر مین اس طرح نماز سے جائز ہے آپ نے فرمایا کہ نماز مین جائز ہے فقیر کے ہان مستحب بہی نہین **معمول** نماز اشراق بہی معمول ہمارے حضرات کا ہے اور بعد سنت فجر کے تہوڑا لیٹ کر آپ فرض کو ادا فرماتے ہین **نکتہ** حضرت فاروق اعظم رض کو صفت کلام سے مناسبت خاص تہی اور موافق آپ کی راے کے بارہا وحی نازل ہوئی **نقل** ہے کہ ایک بزرگ نے بعد انتقال آپ کے خواب مین دیکہا انتقال کو کئی برس گذرے تہے آپ نے فرمایا کہ مین اب محاسبہ سے فارغ ہوا ہون سو یہ بہی وہی مناسبت کلام ہے اور حساب وکتاب بہانہ ہمکلامی کا تہا درمیان محب ومحبوب کے **بشارت** راقم نے قبل حضوری خدمت کے حضرت کو ایک عریضہ لکہا تہا اوسپر یون تحریر فرمایا کہ ہمیشہ شاکر باشند فقط ہمین کار است کہ بہبود دان اومردان بمقصد رسیدہ اند بعونہ تعالی شما ہم خواہند رسید اور اسی عریضہ پر راقم کو فرزند صالح تحریر فرمایا فقط ع احب الصالحین ولست منہم ٭ لعل اللہ یرزقنی صلاحا ٭ **وظیفہ** درود تاج و درود لکہی حضرت نے پڑہنے کو عنایت فرمایا تہا واسطے افادہ عام کے نقل کیا جاتا ہے **درود تاج** اللہم صل علی سیدنا ومولانا محمد صاحب التاج والمعراج والبراق والعلم دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالم اسمہ مکتوب مرفوع مشفوع منقوش فی اللوح والقلم سید العرب والعجم جسمہ مقدس معطر مطہر منور فی البیت والحرم شمس الضحی بدر الدجی صدر العلی نور الہدی کہف الوری مصباح الظلم جمیل الشیم شفیع الامم صاحب الجود والکرم واللہ عاصمہ وجبریل خادمہ والبراق مرکبہ

تحریست بر خواجہ داشتند و بشارات عمدہ مثل ولایت صغری و کبری و
علیا و کمالات نبوت بلکہ تا حقائق ثلثہ وغیرہ بخواجہ عنایت فرمودند بخلافت
خود سرافراز ساختہ اند و کرّات و مرّات از زبان مبارک آنحضرت درحق
خواجہ شنیدہ شدہ است کہ مے فرمودند کہ وے درمحبت و اعتقاد عدیم المثل
است انتہے **معاملہ** تاریخ بست و ہشتم ماہ مبارک رمضان ۱۳۰۴ھ تھی کہ راقم
کو بعد عشا کے ایک مقام عالی معاینہ مین آیا ظہور نسبت بابرکت حضرت پیر و مرشد
کا معلوم ہوا وہ کیفیت عیانی اور فیضان معطر تقریر و تحریر سے افزون ہے
بعدازان بذریعہ عرضداشت کی آنجناب کو اطلاع کی جواب مین دستخط خاص سے تحریر فرمایا کہ یہ بہت بڑی
بشارت ہے و للہ الحمد **فیض** حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ امام بخاری و
مسلم سلطان جیؒ کو نہین پاتے اور حضرت نے بھی ایسا ہی فرمایا **دعوت**
وہ مقام جس کی طرف آنحضرت صلعم نے خاص و عام کو دعوت کی ہے جنت
ہے **اختلاف** حضرت مجدد رضی اللہ عنہ تجلی ذات بحت کے قائل ہین اور
حضرت خواجہ میر دردؒ تجلی ذات بے حیلولہ اسما و صفات جائز نہین رکھتے
واللہ اعلم **ف** ذات و صفات مین لاعین و لاغیر قول قدیم ہے **فیض**
اہل عبادت ہون یا اہل ریاضت جس کے معاملات عالی تر اوسی کی نسبت
فائق ہے **لطیفہ** ارواح مشائخ پر فاتحہ پڑہنے سے فتح باب جلد ہوتا ہے
نکتہ پیش طاق وصول جس قدر بلند ہو گا معاملات بھی عالی ہون گے
معرفت اتباع سنت ہر ذیل کی نسبت مین عجب معاملہ پیدا ہوتا ہے
حسنات الابرار سیآت المقربین **ف** جب تک حضوری آنحضرت صلعم
کی نہو سلوک ناتمام ہے **تحقیق** طریقۂ احنیہ کے بیان مین ایک مکتوب انتباہ
فی سلاسل اولیاء اللہ مین نظر سے گذرا **تفصیل** حضرت شاہ غلام علی صاحب
نے طریقہ مظہریہ مین ارشاد مفصل فرمایا لہذا اون سے بھی طریقۂ جدید پیدا ہوا
چنانچہ آپ کو الہام بھی ہوا تھا **ف** ہاتف غیب مشہور ہے اور بعض اکابر نے

اللهم صل وسلم علی سیدنا و مولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد انفاس الخلائق
اللهم صل وسلم علی سیدنا و مولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد نجوم السموات
اللهم صل وسلم علی سیدنا و مولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد کل شئی فی الدنیا
والآخرۃ صلوات اللہ تعالی و ملائکتہ و انبیائہ ورسلہ وجمیع الخلائق علی
سید المرسلین و امام المتقین و قائد الغر المحجلین و شفیع المذنبین سیدنا و مولانا
محمد وعلی آلہ و اصحابہ و ازواجہ و ذریاتہ و اہل بیتہ و اہل طاعتک اجمعین
من اہل السموات والارضین برحمتک یا ارحم الراحمین و یا اکرم الاکرمین وصلی اللہ
علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین وسلم تسلیما دائما ابدا کثیرا و الحمد للہ رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **جواہر قدس** ہر تذکرہ شیخ محمد احسان علیہ الرحمۃ فی ذکر حضرت خواجہ ضیاء اللہ
خلیفہ حضرت قبلہ عالم رضی اللہ عنہما کا دو مقام پر تحریر کیا ہے لہذا نقل کیا جاتا ہے در این رسالہ
خواجہ ضیاء اللہ کشمیری بخدمت آنحضرت مرید شد سبب ارادت او این بود کہ
شبے در واقعہ پیغمبر خدا را دید کہ دست حضرت صدیق اکبرؓ را گرفتہ در مسجد
در آمدند دران مسجد حضرت خلیفۃ اللہ بودند حضرت خاتم الرسل از حد زیادہ کرم بہ
حضرت خلیفۃ اللہ می نمایند و از نہایت مہربانی بوسہ بر پیشانی ایشان
می دہند بمجرد بوسیدن جناب رسالت صورت قیوم رابع و صورت حضرت
سید المرسلین یکے شد درین اثنا حضرت ابوبکر خطاب بخواجہ ضیاء اللہ کردہ فرمودند
کہ حکم حضرت پیغمبر خدا چنین است کہ پیش شیخ محمد زبیر رفتہ مرید شوی کہ او
قطب جہان و قیوم زمان ست روز دیگر خواجہ ضیاء اللہ بخدمت حضرت
خلیفۃ اللہ آمدہ مرید شد آنجناب عنایت بے غایت بر خواجہ ضیاء اللہ داشتند
و می فرمودند کہ او فخر کشمیر است اور دوسرے مقام پر لکھا ہے کہ از جملہ خلفائے
حضرت خلیفۃ اللہ بہ کمال ورع و تقوے و اتباع سنت سنیہ این طریقہ علیہ
احمدیہ معصومیہ موصوف است آنحضرت مہربانی بسیار از حد زیادہ کہ خارج

اثبت العروج من ذلک المقام ایضا ومنهم من قال بالتطبیق بین القولین
والجمع بین الضدین مثل الشیخ ولی الله الدهلوی رح ومنهم من قال بالتوحید
المطلق من تقید الوجود والشهود وهو امام الطریقة المحمدیة خواجه ناصر الدهلوی
وخلفه خواجه میر درد المحمدی طریقة رضی الله تعالی عنهما ولا خلاف فی مرتبة الاجمال
ان الله واحد وعلیها مدار الایمان واما اقوالهم رحمهم الله فمن باب التفصیل الذی
ظهر علی قلوبهم لتفاوة اقدامهم فی العرفان ولا یقبل التوحید الا باقرار الرسالة
خلافا للحکماء الفلاسفة وغیرهم فان الحکماء خاضوا فی بواطن عالم الاجسام فانکشف
علیهم ان ذلک الاجسام اعتبارات محضة وزعموا ان ذلک الوجود الذی هو حقیقة
عالم الاجسام هو الله تعالی وبه قیام العالم کما تری فی الظاهر ان الاجسام لاختلاف
صورهم اعتبارات شتی ومع ذلک کلهم من العناصر الاربعة التی بها ترکیب العالم
کله فان قلت ما الفرق بین الصوفیة الوجودیة والحکماء الاشراقیین لان المنتهی
واحد قلت سبحان الله شتان ما بینهما فان الحکماء هجرتهم الی حقائق الاشیاء
والصوفیة هجرتهم الی الله ورسوله ونیاتهم صالحة وانما الاعمال بالنیات وانما
لامرئ ما نوی فمن کانت هجرته الی الله ورسوله الی آخر الحدیث فالحمد لله الذی
هدانا من المختلفات کلها الی ما هو شفاء للصدور **باب ثانی** نوع دیگر از طاعت
اطاعت رسول است صلی الله علیه وسلم وآن مبسوط در همه کتاب وسنت است
ومن یطع الرسول فقد اطاع الله وتدوین مسائل مستنبطه از آیات واحادیث
ائمه مجتهدین امت فرموده اند لفقیه واحد اشد علی الشیطان من الف عابد
وماتریدی واشعری رحمهم الله متکفل عقائد شدند تا مبتدعی از طرف خود اختراع
ایمانیات نه کند وصوفیه کبار اخلاق الٰهیه واوصاف قدسیه که در نفس مطمئنه
آنحضرت صلعم مودع بود به تصفیه قلب وتزکیه نفس پرداخته تکمیل قرب بتحصیل
آن فرمودند که قد افلح من زکاها وقد خاب من دساها وفلاح موعود در امشهود
ایشان نمودند که الاحسان ان تعبد الله کانک تراه اگرچه رویت نیست مشابه

فرمایا کہ اللہ تعالے اولیاء اللہ سے بخلق صوت کلام کرتا ہے **ف** نعمائے بہشتی
کا اس عالم مین آنا قصہ حضرت مریم سے ظاہر ہے اور اولیاء اللہ سے بہی یہ
کرامت منقول ہے **ارشاد** سلوک مصطلح اگرچہ تمام ہوجائے معاملات آلٰہی
کی انتہا نہین ہے قصۃ العشق لاانفصام لہا **نکتہ** میدان وسیع واسطے دیدار
رب الارباب کے تمام جنات کے مافوق ہے تو سب اہل بہشت اپنے
اپنے مقام سے عروج کرکے اوس میدان مین جمع ہون گے اور بحسب مراتب
بٹہلائے جائینگے کہ انزلوا الناس منازلہم اوس وقت عرش سے حجاب
اوٹہا دیے جائینگے اور قبل دیدار ایک مینہ خوشبو کا برسیگا اور دور
شراب طہور بہی ہوگا اور ہر ایک اوس کو اپنے سے اس طرح اقرب دیکہے گا
اور باتین کریگا کہ ایک کی دوسرے کو خبر نہ ہوگی اور دیدار آلٰہی مین ایسے مستغرق
ہون گے کہ تمام نعمائے بہشتی کو اوس کے روبرو فراموش کرینگے اعاذنا اللہ
وایاکم بہذہ النعمۃ العظمی بجاہ حبیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم —

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **ذوق طاعت** مشتمل ہے ابواب ثلثہ پر
باب اول قال اللہ تعالیٰ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم وقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم التوحید راس الطاعات واختلف المشائخ
فی اقسام التوحید وحدودہ فقال واحد منہم التوحید اسقاط الاضافات واقوالہم
کثیرۃ جدا کما لایخفے علی اہل الخبر وقال طائفۃ بوحدۃ الوجود مثل الشیخ محی الدین
رضی اللہ عنہ وایدہ مولانا الجامی قدس اللہ روحہ وانکشف ذلک التوحید
علی کثیر من الخواص مع صحۃ الاحوال وہم ارباب الولایۃ افاض اللہ علینا من
برکاتہم وقال بہ کثیر من العوام بمحض التقلید فضلوا واضلوا نعوذ باللہ منہم وقال
جماعۃ بوحدۃ الشہود مثل الشیخ علاء الدولۃ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ وایدہ شیخ مشائخنا
الکبار قدوۃ المقربین والابرار الشیخ احمد السرہندی قدس اللہ تعالی سرہ بل

یافت و نایافت تجلیات دقائق معارف صباحت و ملاحت تجلی برقی و دائمی حسن صورت و سیرت تجلی نوری و صوری ایمان حقیقی نسبت احسان دائرۂ امکان عالم مثال تجدد امثال مراقبہ مشاہدہ مکاشفات الہام القای رحمانی و ملکی خواطر شیطانی و حدیث نفسانی مجاہدہ حال و مقام ذوق شوق کشف و کرامت نسبت مرادی و مریدی فتوح غیب و شہادت صلاح قلب اطمینان نفس اعتبارات مبادی تعینات لاتعین اصل و ظل عکوس ولایت عامہ و خاصہ ولایت صغری و کبری و علیا ولایت ایمانی و عرفانی و احسانی عالم امر عالم خلق محکم و متشابہ رموز مقطعات کفر طریقت اسلام حقیقی حجب ظلمانی و نورانی اسم ذات نفی اثبات عرض و طول نسبت دوام آگاہی ملک و ملکوت اجسام و ارواح پرداخت نسبت کسب و وہب محبت ذاتی و صفاتی شریعت طریقت حقیقت معرفت تجلی و استتار بطون و ظہور سلطان الاذکار سیر مرادی ریاضت و عبادت نسبت ادراکی و کشفی و جہلی وصول الی اللہ اویسیت ضمنیت فاتحۂ مشائخ علم لدنی سیر الی اللہ و فی اللہ و من اللہ باللہ انتفاے انا نفی خواطر جمع و فرق جمع الجمع غیبت و استغراق و بیخودی اضمحلال و استہلاک رنگ و بیرنگی قرب نوافل و فرائض وجود و شہود قطبیت غوثیت فردیت خلت محبوبیت صرفہ محبت و محبوبیت ممتزجہ عاشقی و معشوقی کشف وقائع وجدان و عیان قرب امامت و خلافت اجازت مقیدہ و مطلقہ شرح صدر جہل و نکارت فیض و برکت آزادگی و شیخیت اولیاے عزلت و عشرت ارادت حقیقیہ طلب صادق ذکر جنانی و لسانی نسیان ماسوا فطرت و خلقت سماع اصالت و تبعیت فوائد و زوائد اصول و فروع نفس ناطقہ مصالح کلی و جزئی مشارب و اقدام استعداد فیض زمانی و مکانی علم و حکمت

رویت است کاف تشبیہ اشارت بآن دارد و چون حصول این دولت وابستہ

فضل رحمانی است لہذا اہل کسب را باین حضور عام تسلی شوند کہ فان لم تکن

تراہ فانہ یراک **باب ثالث** تیسری قسم اطاعت کی اطاعت اولوا الامر کی

ہے کہ السلطان ظل اللہ تو یہ مرتبہ ظل بہی منجر طرف اوسی اصل کے ہے

اور علمانے اولوا الامر سے ایک یہ مراد لی ہے جو مذکور ہوئی دوسرے مراد اولو الامر

سے اصول انسان کہ ماں باپ ہین موافق شرع کے ان کی اطاعت ضرور

ہے تیسرے مراد اولوا الامر سے استاذ ہے کہ اوس کی نافرمانی سے انسان

علم ضروری سے محروم رہتا ہے چوتہے مراد اولوا الامر سے مرشد ہے کہ اوسکی

اطاعت سے قرب خدا و رسول حاصل ہوتا ہے واللہ اعلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **وسعت بیان** ہے واضح ہو کہ طائفہ صوفیہ

واصلان خدا و تارکان ماسوا ہین لیکن بفحوائے ظہور کثرت در وحدت ان کے

مصطلحات علوم بہی بہت ہین چنانچہ مذکور کتب سلوک و رسائل بشرح و بسط

تمام ہین اور بعض مصطلحات اون کے ساتہہ علمای ظاہر و متکلمین کے متفق

ہین اور بعض حکما کی اصطلاح کے موافق ہین اور بعض مطابق عرف عام کے

اور بعض مصطلح خاص اون کے ہین لہذا مناسب جانا کہ مشتے از خروارے تحریر کر کے

فہم من فہم سے مطرب عشق عجب ساز و نوائے دارد ؎ نقش ہر پردہ کہ زد راہ بجائے

دارد ؎ وہو ہذا حیرت جذب و سلوک سیر و طیر صحو و محو تلوین و تمکین

سیر مستدیر و مستطیل سیر قدمی و نظری معیت و اقربیت عینیت و اتحاد

اثنینیت و امتیاز ظلال و مقتضیات و آثار صفات ثمانیہ صفات ثبوتیہ و سلبیہ

شیون ذاتیہ لطائف عشرہ ہیئت وحدانی کمالات ولایت و نبوت

حقائق انبیا و آلہیہ حضور و شہود جذبات و واردات سکینہ و جمعیت وقوف

قلبی و عددی و زمانی پاس انفاس وجود و عدم فنا و بقا عروج و نزول

اولیای سابق و متاخرین اور باین ہمہ بجائے خود ایک جدت بہی رکہتے ہین آز انجملہ یہ لطف خاص ہے کہ اکثر مصطلحات کتاب و سنت کا بیان اس طریقے مین اصل اصول قرار دیا گیا ہے اور بضرورت افہام وغیرہ اور اصطلاحات کو بہی صرف تحریر کیا ہے سے چہ راہی زند این مطرب مقام شناس + کہ درمیان غزل قول آشنا آورد + آز انجملہ یہ قرب جو اس طریقہ کو اپنی اصل سے بحکم اول آخر نسبتے وارد ثابت ہے لہذا ہمارے حضرات اون رسوم سے جو موجب خردہ گیری خلق ہوتے ہین بالکل برکنار رہین اگرچہ خواہ مخواہ ہر ایک رسم و عادت کو داخل کفر و شرک بہی نہین جانتے آز انجملہ فروغ اس طریقہ کا اس سے روشن ہے کہ بسبب اتباع سنت و حسن اخلاق حضرات کے اون کی عقیدت اور محبت کو عام نظرون مین قبول تام ہے کہ علما و اہل کمال کے ہر فن کے لوگ اکثر اون کے نیازمند اور بیان اوصاف مین تر زبان ہین لاراقمہ سے مرید ہوتے ہین سب رند و پارسا اوس کے + بھری ہوئی ہے شراب طہور آنکہون مین + بالجملہ اس بیان مجمل سے بہت امور مفصل ہو سکتے ہین والسلام والاکرام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **شرح صدر** ہے **لطیفہ** حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ سیادت بنی فاطمہ کے بنظر نطفۂ پاک آنحضرت صلعم کے ایسا شرف ہے جو کسی کی اولاد مین نہین **نقل** ایک بزرگ کا قول ہے کہ مین نے تیس لوگ صحابۂ کبار سے پائے کہ اون کو اپنے اوپر خوف نفاق کا تہا تذکرہ اس عرصہ مین جو اتفاق حضوری خدمت حضرات کا ہوا جب شمار گیارہوین بار زیارت حاصل ہوئی بعض ملفوظات جو فرمائے تحریر ہوتے ہین فرمایا ایک بار مجہکو تشنگی غالب تہی اوس وقت ایک فیض آیا جس سے تمام سینہ خنک ہوگیا مانند برف کے فرمایا اولیا زیر قدم انبیا کے ہوتے ہین اور بعض اولیاء اللہ کے قلب مین

جمع وقبول ہمت تصرف حلقۂ توجہ اوراد ووظائف ذکر وفکر کیف وبے کیف حدوث وقدم کلام وروئیت تصفیہ وتزکیہ وتجلیہ خلوت وجلوت فقر ودرویشی رو بحق وبخلق رابطہ انوار اسرار اشارات حواس خمسہ تقید واطلاق قبض وبسط سیر آفاقی وانفسی کمالات رسالت واولوالعزمی محمدیت خالصہ طفرہ لمعان وصفا سوز وگداز راز ونیاز عبودیت عبدیت الوہیت تجلی افعال آداب تخلق باخلاق اللہ اذکار واشغال تخفیف بار وغیرہ بہت سے

اصطلاحات ہین کل حزب بالدیہم فرحون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد وصلوۃ آنکہ یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ غنیمت باردہ بیان مناقب طریقۂ حضرات مین بقدر ضرورت تحریر ہوتا ہے ازانجملہ یہ منقبت اکثر خاص و عام پر ظاہر وباہر ہے کہ اس طریقے کے حضرات مین جو معاملات عالیہ دیکھے اور سنے جاتے ہین فی زماننا کمیاب تر ہین چنانچہ کسی قدر ضمن رسائل مین راقم کے مذکور ہوئے ازانجملہ یہ جامعیت اس طریقے کی ظاہر ہے کہ طریقۂ محمدیہ مروجہ حضرت خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ کہ باعتبار اون کے عصر کے خاتم الطرق اور جامع کمالات قدما و متاخرین بلطف تمام ہے اوس کے فیوض وبرکات بجز ہمارے حضرات کے فی زماننا معلوم نہین ازانجملہ یہ اقربیت وسہولت اس طریقہ کی مفید عام ہے کہ مراقبات دور ودراز ومعمولات طول وطویل ایسے نہین جس سے حوصلہ وہمت اہل طلب کی پست ہوجائے بحکم بشروا ولاتنفروا ویسروا ولاتعسروا عجب لطف سے وصول وحصول ہوتا ہے اور بحسب اتباع سنت قرب خدا ورسول سے لوگ بہرہ ور ہوتے ہین ازانجملہ یہ خصوصیت اکثر تحریر سے ہویدا ہے کہ معارف وفوائد اس طریقۂ جامع کے اکثر موافق عقل ونقل وعرف کے خاص فہم وعام پسند اور باعث مزید اعتقاد و تصدیق کمالات

آنحضرت صلعم سے فرماتا ہے کہ میری مثال تم سے ہے وللہ در من قال
ے گر تجلی ذات خواہی صورت انسان ببین ﷺ ذات حق را آشکارا اندر و
خندان ببین ﷺ ف قرب صلاح وشہادت وصدیقیت تمام اولیاء اللہ
مین دائر ہے علی تفاوۃ الاقدام تاریخ دوازدہم ذی الحجہ ۱۲۴۹ھ یک ہزار
و دو صد وچہل و نہم مین اعلی حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ نے اجازت نامہ
حضرت کو بھیجا تھا چنانچہ لفافہ پر تاریخ مذکور ثبت ہے رسائل ہٰذا مین
اگر کوئی شک وشبہہ ناظرین کو ہووے تو کسی عبارت سے انہین رسائل
کی حل ہو سکتا ہے اور اگر کوئی مافی الضمیر ایراد کیا چاہے تو جواب شافی
حاصل کر سکتا ہے واللہ اعلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ بزم نشاط ہے للراقم ے عجب ہی جسم وروح کو
یاں ارتباط ہے ﷺ عالم زتنظور سے بزم نشاط ہے ﷺ حضرت نے فرمایا
کہ چار گھڑی مسئلہ مسائل کا ذکر کرنا افضل ہے رات بھر کے عبادت کرنے
سے انچہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ فرمودہ اند کہ علم الیقین اولیا
مشکل می شود تناقض القول مجمع علیہ صوفیہ کہ علمائے ظاہر نیز آبان قائل اند
ندارد و نفی مشاہدہ بطورے نباید دانست کہ خلاف سلف وخلف لازم آید والحمد
للہ کہ فقیر راقم ہر چند علم رسمے بقدر ضرور دارد و کتب تصوف وسلوک را از
ہیچ استادے نخواندہ محض تصرف باطن حضرات ست کہ دقائق انوار را
برمن منکشف ساختہ وبعجائب اسرار نوختہ لہذا سطرے چند در معانی قول مذکور
می نگارد امید کہ منظور نظر ارباب ذوق افتد منہا ہر گاہ علم الیقین صورت پذیر
آمد مقصود حاصل ست زیرا کہ گرفتاری ایقان است نہ از باب وہم وگمان
منہا مفہوم کلام حضرت شیخ ورائیت اوست تعالی شانہ پس این ہم مستلزم
نفی مشاہدہ باطن نیست زیرا کہ اہل نظر قائل تقیداو در صورت وشکل وشبہہ بیقیند

سب انبیا اولوالعزم کا فیض ہوتا ہے ایک صاحب نے عرض کیا وجود و شہود مین کیا فرماتے ہین فرمایا ہمارے حضرت کے ہان ان باتون کا ذکر نہین مسئلہ مسائل کا ذکر ہے فرمایا افسوس لوگ آداب شریعت کا برتاؤ نہین کرتی ایک بزرگ کسی کو اولیا اللہ سنکر اون کی زیارت کو گئے دیکھا کہ اونہون نے اول پائے چپ مسجد مین رکہا وہ پہر کر چلے آئے فرمایا کہ لوگ بعض شخص کو بُرا جانتے ہین اور اوسی شخص پر انوار آلہی برستے ہوتے ہین فرمایا راقم سے کہ تمسے اور حضرت مخدوم جہانیان رضہ سے بہی ملاقات ہوتی ہے عرض کیا ایک بار دیکہا تہا آپ نے اون کی مدح فرمائی فرمایا شاہ نصیرالدین صاحب مجاہد خلیفہ حضرت شاہ آفاق رضے اللہ عنہ کے تہے **نقل** مین کے لوگ قرآن شریف کو سن کر گریہ کرتے تہے حضرت ابوبکر رضہ نے فرمایا کہ ہم بہی ایسا کرتے تہے پہر سخت ہوگئے دل **ف** تہذیب اخلاق باعث حسن معاش وتصحیح اعمال موجب حسن معاد ہے کونوا بقبول العمل اشد اہتماما من العمل قول حضرت مرتضے علی کرم اللہ وجہہ کا ہے **نقل** فرمایا آنحضرت صلعم نے تین شخص مرفوع القلم ہین مجنون اور طفل نابالغ اور نائم حتے کہ عذر ساقط ہو **وارد** توارد عرفان جائز ہے الصوفیۃ کنفس واحد **سر** فضیلت بعض کی بعض پر ثابت ہے اور فضیلت کلی خصائص جزئیہ پر حاوی ہوتی ہے **عرفان** اگرچہ احاطہ اوس کا عام ہے لیکن مقام خاص بہی ثابت ہین چنانچہ عرش اور کعبہ اور دل مومن اور جنات عدن وغیرہ ؎ ان نلت یاریح الصبا یوما الی ارض الحرم ✝ بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم ✝ من وجہہ شمس الضحے من خدہ بدر الدجے ✝ من ذاتہ نور الہدی من کفہ بحر الہمم ✝ **مثال** مثل واسطے اللہ تعالے کے ممتنع ہے اور مثال جائز ہے کہ وللہ المثل الاعلی تو وہ مثل اعلی سائر کائنات مین بہی انسان کامل ہے جو اشرف مخلوقات آلہی ہے اور اصل کل وافضل رسل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین تو گویا اللہ تعالے ان الفاظ کے پردہ مین

از ہر بد و نیک چون خوش و شاد شدیم	وارستہ ز خار و گل چو شمشاد شدیم
یعنی دل را کہ باعث تفرقہ بود	بستیم بزلف یار و آزاد شدیم
در عجز بسا زکبریائیم ہمہ	در کسوت فقر با غنائیم ہمہ
ما درویشان بسان اکسیر ای درد	خاکیم اگرچہ کیمیائیم ہمہ
یک عمر قدم براہ افسانہ زدیم	یک چند در کعبہ و بتخانہ زدیم
الْمِنَّۃُ لِلّٰہ کہ آخر اسے درد	در میکدہ آمدیم و پیمانہ زدیم
کیفیت چشم تو بہ خاطر جا کرد	مستغنیم از کشمکش صہبا کرد
بر دل چو نظر فتاد از خود رفتم	این شیشہ گر نشہ سے پیدا کرد
آن جلوہ کہ از طاق شعورم افگند	بر خرمن ہوش برق طورم افگند
تا پردہ راز اقربیت نہ درد	نزدیک شد آن قدر کہ دورم افگند
آن جلوہ بہ دیدہ یار خواہد گردید	رازش ہمہ آشکار خواہد گردید
ما آئینہ ایم و خود پرست ست نگار	ناچار بہ ما دوچار خواہد گردید
تا بندہ آن حسن و جمالیم ہمہ	وارستہ ز ہر فکر و خیالیم ہمہ
مستقبل و ماضی علما می دانند	ما درویشیم مست حالیم ہمہ
بے لشکر و فوج بادشاہی کردیم	بر مسند فقر کبریائے کردیم
ای درد بدولت فقیری این جا	در کسوت بندگی خدائی کردیم

نسبت ہمارے حضرات کی عجب مجموعہ ہے کہ سالکان طریقہ کو بحسب استعداد اون کے اس طریقہ مین نسبت پیدا ہوتی ہے اور بعض کی نسبت بہ نسبت بعض کے جامع تر ہوتی ہے اور اصل رتبہ ہی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ آنکہ چونکہ صوفیہ کبار عقائد مین تمام اہل سنت وجماعت سے اور اعمال مین صلحا و علما سے اور اخلاق مین اکثر حکما و عقلا سے متفوق ہین اور جامع ان تمام مقاصد کی حدیث شریف ہے لہذا راقم نے مناسب جانا

بلکه ظهورے از ظهورات الٰہی در منظر دل می شناسند منہا کلام حضرت شیخ که
برین نہج واقع شده بمقتضاے نسبت آنجناب ست و ارباب نسبت
مع الله بحسب معاملهٔ ایشان بارب خود کلام می فرمایند چون نسبت انبیا
که جهت نزول دران لازم است بر ایشان غلبه داشت ازینجاست که
مشاهده باطن را بآن رتبه نمی سنجند منہا مشکل گفتن دلالت بر تجلی دارد که ظهور
شئے در مرتبهٔ ثانیست منہا بحسب اختلاف اوقات که تجلی کل یوم هو فی شان
ازان مشعر است سخنهای مختلف از دهن عارف کامل که ترجمان الٰہی ست
می برآیدے این طائفه گویا بزبان دگر اند منہا مراد ازین مشاهده تجلی صوری
کفر طریقت که در صور این عالم جلوه می نماید گرفته باشند و آن معامله دیگر است
که رأیت ربی فی احسن صورة منہا مقتضاے کلام حضرت شیخ غیرت محب بمحبوب
خود است کما قیل ؎ غیرت از عشق بر هم روی تو دیدن ندهم ✤ گوش را نیز
حدیث تو شنیدن ندهم ✤ منہا منظور ازین بیان نگهداشت مصلحت کلی است
و سنت انبیاست که دعوت ایشان باموریے باشد که دران خواص حکم
عوام دارند منہا تجلی هر سالک بحسب علم اوست بآن سبحانه و تعالی نه مناسب
رتبهٔ الوهیت پس صحیح آمد که علم الیقین مشکل مے شود والله اعلم **رباعیات**
حضرت درد علیه الرحمة کی علم الکتاب سے نقل ہوتی ہیں واسطے تفریح خاطر احباب کے

رباعی

هستی و عدم خراب میخانهٔ اوست — امکان و وجوب مست پیمانهٔ اوست
چشم دل تو اگر حقیقت بین است — هر ذرهٔ خلق روزن خانهٔ اوست

گر با تو نسیم مست بوے تو گذشت — در فصل بهار مخمور روے تو گذشت
یارب چه قدر بخلق نزدیک تری — هر کس که ز خود گذشت سوی تو گذشت

آن دل که همه وقت بحق آگاه است — خالی ز خیالات گدا و شاه است
در دیدهٔ مردمان اهل تحقیق — مصراع دگر ز بیت الله است

قرب بدنة ومن راح فی الساعة الثانیة فکانما قرب بقرة ومن راح فی الساعة
الثالثة فکانما قرب کبشا اقرن ومن راح فی الساعة الرابعة فکانما قرب دجاجة
ومن راح فی الساعة الخامسة فکانما قرب بیضة فاذا خرج الامام حضرت الملائکة
یستمعون الذکر **سفیان بن ابی زہیر** من اقتنی کلبا لا یغنی عنہ زرعا ولا ضرعا
نقص من عملہ کل یوم قیراط **جابر** من اکل ثوما او بصلا فلیعتزلنا او لیعتزل مسجدنا
ولیقعد فی بیتہ **انس وابو ہریرة** من اکل من ہذہ الشجرة فلا یقرب مسجدنا
ابو ہریرة من امسک کلبا فانہ ینقص کل یوم من عملہ قیراط الا کلب حرث
او ماشیة **ابو ہریرة** من انفق زوجین فی سبیل اللہ دعاہ خزنة الجنة کل
خزنة باب تقول ای فل ہلم فقال ابو بکر رضی اللہ عنہ یا رسول اللہ ذاک
الذی لا توی علیہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لارجوان تکون منہم
عثمان من بنی للہ مسجدا یبتغی بہ وجہ اللہ بنی اللہ لہ مثلہ فی الجنة **ابو ہریرة**
من تردی من جبل فقتل نفسہ فہو فی نار جہنم تیردی فیہا خالدا مخلدا فیہا ابدا ومن
تحسی سما فقتل نفسہ فسمہ فی یدہ یتحساہ فی نار جہنم خالدا مخلدا فیہا ابدا ومن قتل نفسہ
بحدیدة فحدیدتہ فی یدہ یتوجأ بہا فی بطنہ فی نار جہنم خالدا مخلدا فیہا ابدا **بریدة
بن الحصیب** من ترک صلوة العصر فقد حبط عملہ **سعد بن ابی وقاص**
من تصبح بسبع تمرات عجوة لم یضرہ ذلک الیوم سم ولا سحر **عثمان** من توضا نحو
وضوئی ہذا ثم قام فرکع رکعتین لا یحدث فیہما نفسہ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ قالہ حین
توضا ثلثا **ابن عمر** من جاء منکم الجمعة فلیغتسل **زید بن خالد الجہنی** من جہز غازیا
فی سبیل اللہ فقد غزا ومن خلف غازیا فی اہلہ بخیر فقد غزا **ثابت بن الضحاک**
من حلف بملة غیر الاسلام کاذبا فہو کما قال **ابن مسعود** من حلف علی مال امرء
مسلم بغیر حقہ لقی اللہ وہو علیہ غضبان ثم قرأ علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مصداقہ من کتاب اللہ ان الذین یشترون بعہد اللہ وایمانہم ثمنا قلیلا اولئک
لا خلاق لہم فی الآخرة ولا یکلمہم اللہ ولا ینظر الیہم یوم القیامة ولا یزکیہم ولہم

کہ مشارق الانوار سے احادیث متفق علیہ کہ اصح بالاتفاق ہین اقتباس کری
تاکہ ہر نہج کے لوگ اوس سے بہرہ ور ہوسکین لہذا نام اس خلاصہ کا
انوار المشارق رکہا اور احکام مندرجہ احادیث کو کتب فقہ سے دریافت
کرنا چاہیے الباب الاول ابن عباس من ابتاع طعاما فلا یبعہ حتے
یستوفیہ ابن عمر من ابتاع نخلا بعد ان تو بر فثمرہا للذی باعہا الا ان یشترطہا
المبتاع ومن ابتاع عبدا فمالہ للذی باعہ الا ان یشترط المبتاع عائشۃ من
ابتلی من ہذہ البنات بشیء فاحسن الیہن کن لہ سترا من النار انس من احب
ان یسال عن شیٔ فلیسال فلا تسالونی عن شے الا اخبرتکم ما دمت فی مقامی
ہذا عائشۃ من احدث فی امرنا ہذا مالیس فیہ فہو رد ابن مسعود من احسن
فے الاسلام فلا یواخذ بما عمل فے الجاہلیۃ ومن اساء فے الاسلام اخذ بالاول
والآخر سعید بن زید من اخذ شبرا من الارض ظلما طوقہ الی سبع ارضین ابو ہریرۃ
من ادرک رکعۃ من الصلوۃ فقد ادرک الصلوۃ ابو ہریرۃ من ادرک مالہ بعینہ
عند رجل افلس او انسان قد افلس فہو احق بہ من غیرہ سعد بن ابی وقاص
من ادعی الے غیر ابیہ وہو یعلم انہ غیر ابیہ فالجنۃ علیہ حرام ابو ہریرۃ من
اراد اہل المدینۃ بسوء اذابہ اللہ کما یذوب الملح فے الماء عدی بن حاتم من
استطاع منکم ان یستتر من النار ولو بشق تمرۃ فلیفعل ابن عباس من اسلم
فے تمر فلیسلم فے کیل معلوم ووزن معلوم الی اجل معلوم ابن مسعود من اشتری
محفلۃ فردہا فلیرد معہا صاعا ابو ہریرۃ من اعتق رقبۃ مومنۃ اعتق اللہ بکل ارب
منہا اربا منہ من النار ابو ہریرۃ من اعتق شقیصا من مملوک فعلیہ خلاصہ
فے مالہ فان لم یکن لہ مال قوم المملوک قیمۃ عدل ثم استسعے غیر مشقوق علیہ ابن عمر
من اعتق عبدا بینہ وبین آخر قوم علیہ فے مالہ قیمۃ عدل لا وکس ولا شطط ثم عتق
علیہ ان کان موسرا جابر من اعمر رجلا عمری لہ ولعقبہ فقد قطع قولہ حقہ فیہا
وہے لمن اعمر لہ ولعقبہ ابو ہریرۃ من اغتسل یوم الجمعۃ غسل الجنابۃ ثم راح فکانما

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئ قدیر
عشر مرار کان کمن اعتق اربعۃ انفس من ولد اسمٰعیل **ابو ہریرۃ** من قال لا
الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئ قدیر
فی یوم مائۃ مرۃ کانت لہ عدل عشر رقاب وکتبت لہ مائۃ حسنۃ ومحیت عنہ مائۃ
سیئۃ وکانت لہ حرزا من الشیطان یومہ ذلک حتی یمسی ولم یأت احد
بافضل مما جاء بہ الا رجل عمل اکثر منہ ومن قال سبحان اللہ وبحمدہ فی یوم مائۃ
مرۃ حطت خطایاہ وان کانت مثل زبد البحر **ابو قتادۃ** من قتل قتیلا لہ علیہ بینۃ
فلہ سلبہ **ابو ہریرۃ** من قذف مملوکہ وہو بریء مما قال جلد یوم القیامۃ الا ان
یکون کما قال **ابو مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری** من قرأ بالآیتین من
آخر سورۃ البقرۃ فی لیلۃ کفتاہ **الربیع بنت معوذ بن عفراء** من کان اصبح
صائما فلیتم صومہ ومن کان اصبح مفطرا فلیتم بقیۃ یومہ **ابو سعید** من کان
اعتکف فلیرجع الی معتکفہ فانی رایت ہذہ اللیلۃ ورایتنی اسجد فی ماء وطین
ابو ہریرۃ من کانت لہ ارض فلیزرعہا او لیمنحہا اخاہ فان ابی فلیمسک ارضہ
انس من کان ذبح قبل الصلوۃ فلیعد **عبد الرحمن بن ابی بکر** من کان
عندہ طعام اثنین فلیذہب بثالث ومن کان عندہ طعام اربعۃ فلیذہب
بخامس بسادس او کما قال **جابر** من کان لہ شریک فی ربعۃ او نخل فلیس لہ
ان یبیع حتی یؤذن شریکہ فان رضی اخذ وان کرہ ترک **ابو ہریرۃ** من کان
منکم مادحا اخاہ لا محالۃ فلیقل احسب فلانا واللہ حسیبہ ولا ازکی علی اللہ احدا
احسب کذا وکذا ان کان یعلم ذلک **ابو ہریرۃ** من کان یؤمن باللہ والیوم
الآخر فلیکرم ضیفہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم جارہ ومن کان
یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت **ابو ہریرۃ** من لا یرحم لا یرحم
عمر من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسہ فی الآخرۃ **عائشۃ** من مات وعلیہ
صیام صام عنہ ولیہ **ابن مسعود** من مات وہو یدعو من دون اللہ ندا دخل النار

عذاب الیم ابوہریرۃ من حلف علی یمین فرای غیرہا خیرا منہا فلیکفر عن یمینہ
ثم لیفعل الذی ہو خیر ابوہریرۃ من حلف فقال فی حلفہ باللات والعزے
فلیقل لا الہ الا اللہ ابن عمرو ابوہریرۃ من حمل علینا السلاح فلیس منا ابوہریرۃ
من دخل دار ابی سفیان فہو آمن ومن القے السلاح فہو آمن ومن اغلق بابہ
فہو آمن قالہ یوم فتح مکۃ ابن عباس من رای من امیرہ شیئا یکرہہ فلیصبر
علیہ فانہ من فارق الجماعۃ فمات فمیتتہ جاہلیۃ ابن عباس من رای منکم رؤیا
فلیقصہا اعبرہا لہ کان یقول لاصحابہ ابوہریرۃ رانی فی المنام فسیرانی فے الیقظۃ
او لکانما رانی فے الیقظۃ لا یتمثل الشیطان بی ابوہریرۃ من رانی فے المنام
فقد رانی فان الشیطان لا یتمثل بی ابوہریرۃ من سرہ ان ینظر الی رجل من
اہل الجنۃ فلینظر الی ہذا قالہ لرجل قال دلنی علی عمل اذا عملتہ دخلت الجنۃ قال
تعبد اللہ لا تشرک بہ شیئا وتقیم الصلوۃ المکتوبۃ وتودی الزکوۃ المفروضۃ وتصوم
رمضان فقال والذی نفسی بیدہ لا ازید علی ہذا شیئا ابدا ولا انقص منہ ابوہریرۃ
من شہد الجنازۃ حتے یصلی علیہا فلہ قیراط ومن شہدہا حتے تدفن فلہ قیراطان
قیل وما القیراطان قال مثل الجبلین العظیمین عبادۃ بن الصامت
من شہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وان عیسی
عبد اللہ ورسولہ وکلمتہ القاہا الی مریم وروح منہ والجنۃ حق والنار حق ادخلہ
اللہ الجنۃ علی ما کان من العمل ابو سعید من صام یوما فی سبیل اللہ بعد اللہ وجہہ
عن النار سبعین خریفا ابو موسی من صلی البردین دخل الجنۃ سعید بن زید
من ظلم قید شبر من الارض طوقہ اللہ من سبع ارضین ابوہریرۃ من غدا
الی المسجد او راح اعد اللہ لہ فی الجنۃ نزلا کلما غدا او راح ابو موسی الاشعری
من قاتل لتکون کلمۃ اللہ ہے العلیا فہو فے سبیل اللہ ابوہریرۃ من قال حین
یصبح وحین یمسی سبحان اللہ وبحمدہ مائۃ مرۃ لم یأت احد یوم القیمۃ بافضل مما جاء
بہ الا احد قال مثل ما قال او زاد علیہ ابو ایوب الانصاری من قال

بعض الحزن النعمان بن بشیر ان الحلال بیّن و ان الحرام بین وبینهما
مشتبہات لا یعلمهن کثیر من الناس فمن اتقی الشبہات استبرأ لدینه وعرضه
ومن وقع فی الشبہات وقع فی الحرام کالراعی یرعی حول الحمی یوشک ان
یرتع فیه الا وان لکل ملک حمی الا وان حمی الله محارمه الا وان فی الجسد
مضغة اذا صلحت صلح الجسد کله واذا فسدت فسد الجسد کله الا وهی القلب عائشة
ان الرجل اذا غرم حدث فکذب و وعد فاخلف ابو هریرة ان الرحم شجنة
من الرحمن فقال الله من وصلک وصلته ومن قطعک قطعته ابو بکرة ان
الزمان قد استدار کهیئته یوم خلق الله السموات والارض السنة اثنا عشر شهرا
منها اربعة حرم ثلثة متوالیات ذو القعدة وذو الحجة والمحرم ورجب مضر الذی بین
جمادی وشعبان المغیرة بن شعبة ان الشمس والقمر آیتان من آیات الله لا
ینکسفان لموت احد ولا لحیوته فاذا رایتموها فادعوا الله وصلوا حتی تنجلی انس
ان الشیطان یجری من ابن آدم مجری الدم ابن مسعود ان الصدق یهدی
الی البر وان البر یهدی الی الجنة وان الرجل لیصدق حتی یکتب صدیقا وان
الکذب لیهدی الی الفجور وان الفجور یهدی الی النار وان الرجل لیکذب حتی
یکتب عند الله کذابا ابو هریرة وابن عباس ان العین حق ابی بن کعب
ان الغلام الذی قتله الخضر طبع کافرا ولو عاش لارهق ابویه طغیانا وکفرا
ابن عمر ان الفتنة ههنا من حیث یطلع قرن الشیطان قال الصغانی مؤلف
ہذا الکتاب ہذا حدیث سمعته من النبی صلی الله علیه وسلم فی المنام قاله وهو
یشیر الی المشرق انس ان الله امرنی ان اقرء علیک لم یکن الذین کفروا
قال لابی بن کعب فقال ابی وسمانی تعالی نعم فبکی ابو هریرة ان الله تجاوز لامتی
عما حدثت به انفسها ما لم تتکلم به او تعمل به ابو هریرة فان الله حبس عن مکة الفیل و
سلط علیها رسوله والمؤمنین وانها لم تحل لاحد کان قبلی وانها احلت لی ساعة
من نهار وانها لا تحل لاحد بعدی فلا ینفر صیدها ولا یختلی شوکها ولا تحل ساقطتها

ابو ھریرۃ من نسی و ھو صائم فاکل او شرب فلیتم صومہ فانما اطعمہ اللہ وسقاہ
عائشۃ من نوقش الحساب عذب ابو ھریرۃ من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ
فی الدین جابر من رجل یتقدمنا فیدر الحوض فیشرب ویسقینا قالہ حین دنا
من مار من میاہ العرب جابر من لکعب بن الاشرف فانہ قد آذی اللہ
ورسولہ انس من ینظر لنا ما صنع ابو جہل قالہ یوم بدر فانطلق الیہ ابن مسعود
الباب الثانی فی ان - عائشۃ ان ابغض الرجال الی اللہ الالد الخصم
ابو موسی الاشعری ان ابواب الجنۃ تحت ظلال السیوف ابو ھریرۃ ان احدکم
اذا قام یصلی جاء الشیطان فلبس علیہ حتے لا یدری کم صلی فان وجد احدکم
ذلک فلیسجد سجدتین و ھو جالس ابن مسعود ان احدکم یجمع خلقہ فی بطن امہ
اربعین یوما ثم یکون علقۃ مثل ذلک ثم یکون مضغۃ مثل ذلک ثم یرسل اللہ الیہ
الملک فینفخ فیہ الروح ویؤمر باربع کلمات یکتب رزقہ واجلہ وعملہ وشقی او
سعید فو الذی لا الہ غیرہ ان احدکم لیعمل بعمل اہل الجنۃ حتے ما یکون بینہ وبینھا
الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اہل النار فیدخلھا وان احدکم لیعمل
بعمل اہل النار حتے ما یکون بینہ وبینھا الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل
اہل الجنۃ فیدخلھا انس ان اخوانکم قد قتلوا وانھم قالوا اللھم بلغ عنا نبینا
انا قد لقیناک فرضیت عنا ورضینا عنک جابر ان اخوف ما اخاف علے
امتی عمل قوم لوط ابن مسعود ان اشد الناس عذابا یوم القیمۃ عند اللہ المصورون
عائشۃ ان اصحاب ھذہ الصور یعذبون یوم القیمۃ ویقال لھم احیوا ما خلقتم
سعد بن ابی وقاص ان اعظم المسلمین فی المسلمین جرما من سال عن شئے لم یحرم علے
الناس فحرم من اجل مسالتہ ابو موسی ان الاشعریین اذا ارملوا فی الغزو او قل
طعام عیالھم بالمدینۃ جمعوا ما کان عندھم فی ثوب واحد ثم اقتسموا بینھم
فی اناء واحد بالسویۃ فھم منی وانا منھم جابر وعائشۃ ان البیت الذی فیہ
الصور لا تدخلہ الملائکۃ ابن عمر وعائشۃ ان التلبینۃ تجم فواد المریض وتذھب

ذنب کذا فیقول نعم ای رب حتی قررہ بذنوبہ ورأی فی نفسہ انہ ہلک قال
سترتہا علیک فی الدنیا وانا اغفرہا لک الیوم فیعطی کتاب حسناتہ واما الکافرون
والمنافقون فیقول الاشہاد ہؤلاء الذین کذبوا علی ربہم الا لعنۃ اللہ علی الظالمین
ابو سعید ان اللہ یقول لاہل الجنۃ یا اہل الجنۃ فیقولون لبیک ربنا وسعدیک
والخیر فی یدیک فیقول ہل رضیتم فیقولون وما لنا لا نرضی یا رب وقد اعطیتنا ما
لم تعط احدا من خلقک فیقول الا اعطیکم افضل من ذلک فیقولون یا رب وای
شیء افضل من ذلک فیقول احل علیکم رضوانی فلا اسخط علیکم بعدہ ابدا ام سلمۃ
ان الذی یشرب فی انار الفضۃ فانما یجرجر فی بطنہ نار جہنم انس ان المومن اذا
کان فی الصلوۃ فانما یناجی ربہ فلا یبزقن بین یدیہ ولا عن یمینہ ولکن عن یسارہ
تحت قدمہ ابو ہریرۃ ان المومن لا یخبس ابو مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری
ان المسلم اذا انفق علی اہلہ نفقۃ وہو یحتسبہا کانت لہ صدقۃ مجاشع بن مسعود
ان الہجرۃ قد مضت لاہلہا ولکن علی الاسلام والجہاد والخیر ابن عمر ان امامکم حوضا
کما بین جربا واذرح انس ان امثل ما تداویتم بہ الحجامۃ والقسط البحری
ابو ہریرۃ ان امرأۃ بغیا رأت کلبا فی یوم حار یطیف ببئر قد ادلع لسانہ من العطش
فنزعت لہ بموقہا فغفر لہا وقال البخاری فنزعت خفہا فاوثقتہ بخمارہا فنزعت
لہ من الماء فغفر لہا بذلک فاطمۃ بنت قیس ان ام شریک یاتیہا المہاجرون
الاولون فانطلقی الی ابن ام مکتوم الاعمی فانک اذا وضعت خمارک لم یرک
قالہ لہا حین ارادت ان تعتد وقد طلقہا زوجہا ابو عمرو بن حفص البتۃ ابو سعید
ان امۃ من بنی اسرائیل مسخت فلا ادری ای الدواب مسخت عائشۃ ان
اولئک اذا کان فیہم الرجل الصالح فمات بنوا علی قبرہ مسجدا وصوروا فیہ تلک الصور
اولئک شرار الخلق عند اللہ یوم القیامۃ یعنی کنیسۃ بالحبشۃ کان یقال لہا ماریۃ
ابو سعید ان اہل الجنۃ لیتراؤن اہل الغرف من فوقہم کما تتراؤن الکوکب الدری الغابر
فی الافق من المشرق او المغرب لتفاضل ما بینہم قالوا یا رسول اللہ تلک منازل الانبیاء

الا لمنشد ومن قتل له قتيل فهو بخير النظرين اما ان يفدى واما ان يقيد فقال العباس
الا الاذخر يا رسول الله فانا نجعله فى قبورنا وبيوتنا فقال الا الاذخر فقام ابو شاه
رجل من اهل اليمن فقال اكتبوا لى يا رسول الله فقال اكتبوا لابى شاه
ابو هريرة ان الله خلق الخلق حتى اذا فرغ منهم قامت الرحم فقالت هذا
مقام العائذ من القطيعة قال نعم اما ترضين ان اصل من وصلك واقطع من
قطعك قالت بلى ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرءوا ان شئتم ان
توليتم ان تفسدوا فى الارض وتقطعوا ارحامكم اولئك الذين لعنهم الله فاصمهم و
اعمى ابصارهم ابو سعيد ان الله خير عبدا بين الدنيا وبين ما عنده فاختار ذلك
العبد ما عند الله انس ان الله عن تعذيب هذا نفسه لغنى زيد بن ارقم ان الله
قد صدقك قاله له حين نزلت سورة المنافقين وقد كان اخبر رسول الله صلى الله
عليه وسلم بقول عبد الله بن ابى لا تنفقوا على من عند رسول الله حتى ينفضوا
وقوله لئن رجعنا الى المدينة ليخرجن الاعز منها الاذل ابو هريرة ان الله كتب
على ابن آدم حظه من الزنا ادرك ذلك لا محالة فزنا العينين النظر وزنا اللسان
النطق والنفس تمنى وتشتهى والفرج يصدق ذلك او يكذبه عبد الله بن عمرو
ان الله لا يقبض العلم انتزاعا ينتزعه من الناس ولكن يقبض العلم بقبض العلماء
حتى اذا لم يترك عالما اتخذ الناس رؤسا جهالا فسئلوا فافتوا بغير علم فضلوا واضلوا
عائشة ان الله لم يامرنا ان نكسو الحجارة والطين ابو هريرة ان الله ليضحك
من رجلين ويروى يضحك الله الى رجلين يقتل احدهما صاحبه ثم يدخلان
الجنة ابو موسى ان الله ليملى للظالم فاذا اخذه لم يفلته ثم قرا وكذلك اخذ ربك
اذا اخذ القرى وهى ظالمة ان اخذه اليم شديد جابر ان الله ورسوله حرما
بيع الخمر والميتة والخنزير والاصنام قاله عام الفتح وهو بمكة ابو هريرة ان الله ورسوله
يصدقانكم ويعذرانكم قاله للانصار عائشة ان الله يحب الرفق فى الامر كله
ابن عمر ان الله يدنى المؤمن فيضع عليه كنفه ويستره ويقول اتعرف ذنب كذا اتعرف

ان كنت كاذبا فصيرك الله الى ما كنت قال واتى الاعمى فى صورته وهيئته فقال رجل مسكين وابن سبيل انقطعت بى الحبال فى سفرى فلا بلاغ لى اليوم الا بالله ثم بك اسالك بالذى رد عليك بصرك شاة اتبلغ بها فى سفرى فقال قد كنت اعمى فرد الله الى بصرى فخذ ما شئت ودع ما شئت فوالله لا اجحدك اليوم شيئا اخذته لله ويروى لا احمدك اليوم بشئ اخذته لله فقال امسك مالك فانما ابتليتم فقد رضى عنك وسخط على صاحبيك عائشة ان روح القدس لا يزال يويدك ما نافحت عن الله ورسوله قاله لحسان بن ثابت ابو ذر ان شدة الحر من فيح جهنم فاذا اشتد الحر فابردوا عن الصلوة عائشة ان شر الناس عند الله منزلة يوم القيمة عبد اذهب آخرته بدنيا غيره عائشة ان شر الناس عند الله منزلة يوم القيمة من فرقه الناس اتقاء فحشه ويروى من تركه ابن عمر ان عاشورا يوم من ايام الله فمن شاء صامه ابو هريرة ان عفريتا من الجن تفلت على البارحة ليقطع على صلوتى فامكننى الله منه فاخذته فاردت ان اربطه على سارية من سوارى المسجد حتى تنظروا اليه كلكم فذكرت دعوة اخى سليمان رب اغفرلى وهب لى ملكا لا ينبغى لاحد من بعدى فرددته خاسئا المسور بن مخرمة ان فاطمة منى وانى اتخوف ان تفتن فى دينها وانى لست احرم حلالا ولا احل حراما ولكن والله لا تجتمع بنت رسول الله وبنت عدو الله مكانا واحدا ابدا سهل بن سعد ان فى الجنة بابا يقال له الريان يدخل منه الصائمون يوم القيامة لا يدخل منه احد غيرهم يقال اين الصائمون فيقومون لا يدخل منه احد غيرهم فاذا دخلوا اغلق فلم يدخل منه احد ابو سعيد ان فى الجنة شجرة يسير الراكب الجواد المضمر السريع مائة عام ما يقطعها ابن مسعود ان فى الصلوة لشغلا انس ان فى حوضى من الاباريق بعدد نجوم السماء ابو سعيد ان فيك لخصلتين يحبهما الله الحلم والاناة قاله لاشج عبد القيس انس ان قريشا حديث عهد بجاهلية ومصيبة وانى اردت ان اجبرهم واتالفهم اما ترضون ان يرجع الناس

لا يبلغها غيرهم قال بلى والذي نفسي بيده رجال آمنوا بالله وصدقوا المرسلين
النعمان بن بشير ان اهون اهل النار عذابا من له نعلان وشراكان من نار
يغلي منهما دماغه كما يغلي المرجل ما يرى ان احدا اشد منه عذابا وانه لاهونهم عذابا
عائشة ان بلالا يؤذن بليل فكلوا واشربوا حتى يؤذن ابن ام مكتوم **ابن مسعود**
ان بين يدي الساعة اياما ينزل فيها الجهل ويرفع فيها العلم ويكثر فيها الهرج و
الهرج القتل **ابوهريرة** ان ثلثة في بني اسرائيل ابرص واقرع واعمى فاراد الله
ان يبتليهم فبعث اليهم ملكا فاتى الابرص فقال اي شيء احب اليك قال
لون حسن وجلد حسن ويذهب عني الذي قد قذرني الناس قال فمسحه فذهب
عنه قذره واعطي لونا حسنا وجلدا حسنا قال فاي المال احب اليك قال
الابل او قال البقر شك اسحق ابن عبدالله احد رواة هذا الحديث الا ان الابرص
او الاقرع قال احدهما الابل وقال الآخر البقر فاعطي ناقة عشراء فقال بارك الله
لك فيها قال فاتى الاقرع فقال اي شيء احب اليك فقال شعر حسن ويذهب عني
هذا الذي قد قذرني الناس فمسحه فذهب عنه واعطي شعرا حسنا قال فاي المال
احب اليك قال البقر فاعطي بقرة حاملا قال بارك الله لك فيها قال فاتى
الاعمى فقال اي شيء احب اليك قال ان يرد الله الي بصري فابصر به الناس
قال فمسحه فرد الله اليه بصره قال فاي المال احب اليك قال الغنم فاعطي شاة والدا
فانتج هذان وولد هذا فكان لهذا واد من الابل ولهذا واد من البقر ولهذا واد من الغنم
قال ثم انه اتى الابرص في صورته وهيئته فقال رجل مسكين قد انقطعت بي الحبال
في سفري فلا بلاغ لي اليوم الا بالله ثم بك اسألك بالذي اعطاك اللون الحسن
والجلد الحسن والمال بعيرا اتبلغ عليه في سفري فقال الحقوق كثيرة فقال انه كاني
اعرفك الم تكن ابرص يقذرك الناس فقيرا فاعطاك الله فقال انما ورثت
هذا المال كابرا عن كابر فقال ان كنت كاذبا فصيرك الله الى ما كنت قال واتى
الاقرع في صورته وهيئته فقال له مثل ما قال لهذا ورد عليه مثل ما رد على هذا فقال

وسما قال حين شرب لبنا ثم دعا بماء فتمضمض **رافع بن خديج** ان لهذه البهائم
اوابد كاوابد الوحش **ابو موسى** ان مثل ما بعثني الله به من الهدى والعلم كمثل
غيث اصاب ارضا فكانت منها طائفة طيبة قبلت الماء وانبتت الكلاء
والعشب الكثير وكانت منها اجادب امسكت الماء فنفع الله به الناس فشربوا
منها وسقوا وزرعوا واصاب طائفة منها اخرى انما هي قيعان لا تمسك ماء
ولا تنبت كلاء فذلك مثل من فقه في دين الله ونفعه ما بعثني به فعلم
وعلم ومثل من لم يرفع بذلك راسا ولم يقبل هدى الله الذي ارسلت به **ابو هريرة**
ان مثلي ومثل الانبياء من قبلي كمثل رجل بنى بنيانا فاحسنه واجمله الا موضع
لبنة من زاوية من زواياه فجعل الناس يطوفون به ويعجبون له ويقولون هلا
وضعت هذه اللبنة فانا اللبنة وانا خاتم النبيين **ابو موسى** ان مثلي ومثل ما
بعثني الله به كمثل رجل اتى قوما فقال يا قوم اني رايت الجيش بعيني واني انا
النذير العريان فالنجاء فاطاعه طائفة من قومه فادلجوا فانطلقوا على مهلهم و
كذبت طائفة منهم فاصبحوا مكانهم فصبحهم الجيش فاهلكهم واجتاحهم فذلك مثل
من اطاعني واتبع ما جئت به ومثل من عصاني وكذب بما جئت به من الحق
حذيفة ان معه ماء ونارا فناره ماء وماؤه نار **ابو شريح الخزاعي** ان مكة حرمها الله
ولم يحرمها الناس فلا يحل لامرئ يؤمن بالله واليوم الآخر ان يسفك بها دما ولا يعضد
بها شجرة فان احد ترخص لقتال رسول الله فقولوا له ان الله قد اذن لرسوله ولم
ياذن لكم وانما اذن لي فيها ساعة من نهار ثم عادت حرمتها اليوم كحرمتها بالامس
وليبلغ الشاهد الغائب **انس** ان من اشراط الساعة ان يرفع العلم ويظهر الجهل
ويفشو الزنى وتشرب الخمر وتذهب الرجال وتبقى النساء حتى يكون لخمسين امراة
قيم واحد **ابو سعيد** ان من امن الناس علي في صحبته وماله ابا بكر ولو كنت
متخذا خليلا غير ربي لاتخذت ابا بكر خليلا ولكن اخوة الاسلام ومودته لا يبقين في
المسجد باب الا سد الا باب ابي بكر **ابو سعيد** ان من ضئضئ هذا قوما يقرؤون القرآن

بالدنیا و ترجعوا برسول اللہ الی بیوتکم لو سلک الناس وادیا و سلکت الانصار شعبا
لسلکت شعب الانصار المغیرہ بن شعبۃ ان کذبا علی لیس ککذب علی احد من
کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعدہ من النار عائشۃ ان لصاحب الحق مقالا
انس ان لکل امۃ امینا و ان امیننا ایتہا الامۃ ابو عبیدۃ بن الجراح
جابر ان لکل نبی حواریا و حواری الزبیر انس ان لکل نبی دعوۃ و انی
اختبأت دعوتی شفاعۃ لامتی یوم القیامۃ اسامۃ بن زید ان للہ ما
اخذ و لہ ما اعطی و کل شئ عندہ باجل مسمی ابو ہریرۃ ان للہ ملائکۃ یطوفون
فی الطرق یلتمسون اہل الذکر فاذا وجدوا قوما یذکرون اللہ تنادوا ہلموا الی
حاجتکم قال فیحفونہم باجنحتہم الی السماء الدنیا فاذا تفرقوا عرجوا الی السماء قال فیسألہم
ربہم و ہو اعلم بہم منہم من این جئتم فیقولون جئنا من عند عبادک فی الارض
قال فیسألہم ربہم و ہو اعلم بہم منہم ما یقول عبادی قالوا یسبحونک و یکبرونک
و یحمدونک و یہللونک و یمجدونک قال فیقول ہل راونی قال فیقولون لا واللہ
ما راوک قال فیقول کیف لو راونی قال فیقولون لو راوک کانوا اشد لک عبادۃ
و اشد لک تحمیدا و اکثر لک تسبیحا قال فیقول فما یسألونی قالوا یسألونک
الجنۃ قال فیقول و ہل راوہا قال یقولون لا واللہ یا رب ما راوہا قال فیقول
فکیف لو راوہا قال یقولون لو انہم راوہا کانوا اشد علیہا حرصا و اشد لہا طلبا
و اعظم فیہا رغبۃ قال فمما یتعوذون قال یقولون من النار قال یقول و ہل
راوہا قال یقولون لا واللہ یا رب ما راوہا قال یقول فکیف لو راوہا قال
یقولون لو انہم راوہا کانوا اشد منہا فرارا و اشد لہا مخافۃ قالوا یستغفرونک
قال فیقول فاشہدکم انی قد غفرت لہم قال یقول ملک من الملائکۃ رب فیہم
فلان لیس منہم انما جاء لحاجۃ قال ہم القوم لا یشقی جلیسہم ابو موسی ان للمؤمن
فی الجنۃ لخیمۃ من لؤلؤۃ واحدۃ مجوفۃ طولہا فی السماء و یروی عرضہا ستون
میلا للمؤمن فیہا اہلون یطوف علیہم المؤمن فلا یری بعضہم بعضا ابن عباس ان للہ

قال لا تؤاخذني بما نسيت ولا ترهقني من امري عسرا قال وقال رسول الله
صلے الله عليه وآله وسلم وكانت الاولى من موسے نسيانا قال وجاء عصفور
فوقع على حرف السفينة فنقر في البحر نقرة فقال له الخضر ما علمي وعلمك من علم الله
الا مثل ما نقص هذا العصفور من هذا البحر ثم خرجا من السفينة فبينا هما يمشيان على
الساحل اذ ابصر الخضر غلاما يلعب مع الغلمان فاخذ الخضر برأسه بيده فاقتلعه
بيده فقتله فقال له موسى اقتلت نفسا زكية بغير نفس لقد جئت شيئا نكرا قال
الم اقل لك انك لن تستطيع معي صبرا قال وهذه اشد من الاولى قال ان
سألتك عن شيء بعدها فلا تصاحبني قد بلغت من لدني عذرا فانطلقا حتے اذا اتيا
اهل قرية استطعما اهلها فابوا ان يضيفوهما فوجدا فيها جدارا يريد ان ينقض قال
مائل فقال الخضر بيده فاقامه فقال موسے قوم اتيناهم فلم يطعمونا ولم يضيفونا
لو شئت لاتخذت عليه اجرا قال هذا فراق بيني وبينك سانبئك بتأويل ما لم
تستطع عليه صبرا فقال رسول الله صلے الله عليه وآله وسلم وددنا ان موسے
كان صبر حتے يقص علينا من خبرهما ابن عمر ان ناسا منكم قد اروا ليلة القدر
في السبع الاول واري ناس منكم انها في السبع الغوابر فالتمسوها في العشر الغوابر
عدي بن حاتم انك وسادك لعريض انما هو سواد الليل وبياض النهار قاله
ابن مسعود ان هاتين الصلاتين حولتا عن وقتهما في هذا المكان يعني صلوة المغرب
وصلوة الفجر بمزدلفة ابو مسعود عقبة بن عمرو الانصاري ان هذا اتبعنا فان
شئت ان تأذن له وان شئت رجع قال بل آذن له يا رسول الله قاله
لابي شعيب الانصاري لما دعاه خامس خمسة فاتبعه رجل جابر ان هذا اخترط
علي سيفي وانا نائم فاستيقظت وهو في يده صلتا فقال من يمنعك مني فقلت
الله ثلثا عمر ان هذا القرآن انزل على سبعة احرف فاقرؤا ما تيسر منه عائشة
ان هذا شيء كتبه الله على بنات آدم فاقضي ما يقضي الحاج غير ان لا تطوفي بالبيت
حتے تغتسلي قاله لها حين حاضت بسرف عام حجة الوداع ابو موسى ان هذا

لا یجاوز حناجرهم یقتلون اهل الاسلام ویدعون اهل الاوثان یمرقون من الاسلام کما یمرق السهم
من الرمیة لئن ادرکتهم لاقتلنهم قتل عاد وثماله الذی الخویصرة حین قال اتق الله یا محمد حین قسم
ذهیبة فی تربتها کان بعث بها علی من الیمن بین الاقرع وعیینة وعلقمة وزید الخیل ابی بن کعب
ان موسى قام خطیبا فی بنی اسرائیل فسئل ای الناس اعلم فقال انا فعتب الله علیه اذ لم یرد العلم
الیه فاوحی الله الیه ان لی عبدا بمجمع البحرین هو اعلم منک فقال موسى یا رب وکیف لی به قال
تاخذ معک حوتا فتجعله فی مکتل فحیثما فقدت الحوت فهو ثم فاخذ حوتا فجعله فی مکتل ثم انطلق وانطلق
معه بفتاه یوشع بن نون حتى اذا اتیا الصخرة وضعا رؤسهما فناما واضطرب الحوت فی المکتل
فخرج منه فسقط فی البحر واتخذ سبیله فی البحر سربا وامسک الله عن الحوت جریة الماء
فصار علیه مثل الطاق فلما استیقظ نسی صاحبه ان یخبره بالحوت فانطلقا بقیة
یومهما ولیلتهما حتى اذا کان من الغد قال موسى لفتاه آتنا غداءنا لقد لقینا من
سفرنا هذا نصبا قال ولم یجد موسى النصب حتى جاوز المکان الذی امره الله به قال
له فتاه ارأیت اذ اوینا الی الصخرة فانی نسیت الحوت وما انسانیه الا الشیطان
ان اذکره واتخذ سبیله فی البحر عجبا قال فکان للحوت سربا ولموسى ولفتاه
عجبا فقال موسى ذلک ما کنا نبغی فارتدا علی آثارهما قصصا قال فرجعا یقصان
آثارهما حتى انتهیا الی الصخرة فاذا رجل مسجی ثوبا فسلم علیه موسى فقال الخضر وانی
بارضک السلام قال انا موسى قال موسى بنی اسرائیل قال نعم اتیتک لتعلمنی
مما علمت رشدا قال انک لن تستطیع معی صبرا یا موسى انی علی علم من علم الله
علمنیه لا تعلمه وانت علی علم من علم الله علمکه الله لا اعلمه فقال موسى ستجدنی
ان شاء الله صابرا ولا اعصی لک امرا فقال له الخضر فان اتبعتنی فلا تسألنی عن شیء
حتى احدث لک منه ذکرا فانطلقا یمشیان علی ساحل البحر فمرت سفینة فکلموهم
ان یحملوهم فعرفوا الخضر فحملوا بغیر نول فلما رکبا فی السفینة ولم یفجأ الا والخضر قد
قلع لوحا من الواح السفینة بالقدوم فقال له موسى قوم حملونا بغیر نول عمدت
الی سفینتهم فخرقتها لتغرق اهلها لقد جئت شیئا امرا قال الم اقل انک لن تستطیع معی صبرا

وانت الملک قال ابن مسعود فلقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ضحک حتی بدت نواجذہ فکان یقال ذاک ادنی اہل الجنۃ منزلۃ عائشۃ انی
لاعلم اذا کنت عنی راضیۃ واذا کنت علی غضبی قالت فقلت ومن این تعرف
ذلک فقال اما اذا کنت عنی راضیۃ فانک تقولین لا ورب محمد واذا کنت غضبی
قلت لا ورب ابراہیم قلت اجل واللہ ما اہجر الا اسمک ابوہریرۃ انی لانقلب
الی اہلی فاجد التمرۃ ساقطۃ علی فراشی او فی بیتی فارفعہا لاکلہا ثم اخشی ان تکون صدقۃ
فالقیہا حفصۃ انی لبدت راسی وقلدت ہدیی فلا احل حتی انحر ابن عمر انی
لست کہیئتکم انی اظل اطعم واسقی ابوسعید انی لم اومر ان انقب عن قلوب الناس
ولا اشق بطونہم انس انی لم ابعثہا الیک لتلبسہا وانما بعثت بہا الیک لتنتفع بثمنہا
ابوحمید الساعدی انی مسرع فمن شاء منکم فلیسرع معی ومن شاء فلیمکث قالہ
منصرفہ من تبوک فصل المسور بن مخرمۃ ومروان بن الحکم انا لا ندری من
اذن منکم فی ذلک ممن لم یاذن فارجعوا حتی یرفع الینا عرفاؤکم امرکم المسور بن
مخرمۃ ومروان بن الحکم انا لم نجیٔ لقتال احد ولکنا جئنا معتمرین وان قریشا قد
نہکتہم الحرب واضرت بہم فان شاؤا ماددتہم مدۃ ویخلوا بینی وبین البیت
فان اظہر فان شاؤا ان یدخلوا فیما دخل فیہ الناس فعلوا والا فقد جموا وان ہم
ابوا فوالذی نفسی بیدہ لاقاتلنہم علی امری ہذا حتی تنفرد سالفتی او لینفذن اللہ امرہ
الصعب بن جثامۃ انا لم نردہ علیک الا انا حرم قالہ فصل عائشۃ انہ قد
اذن لکن ان تخرجن لحاجتکن عبداللہ بن مغفل انہ لا یصاد بہ الصید ولا ینکی
بہ العدو ولکنہ یکسر السن ویفقا العین یعنی الحذف عائشۃ انہ لم یقبض نبی قط
حتی یری مقعدہ من الجنۃ ثم یخیر عبداللہ بن عمرو انہ لم یکن نبی قبلی الا کان حقا
علیہ ان یدل امتہ علی خیر ما یعلمہ لہم وینذرہم شر ما یعلمہ لہم وان امتکم ہذہ جعل
عافیتہا فی اولہا وسیصیب آخرہا بلاء وامور تنکرونہا وتجیٔ الفتنۃ فیرقق بعضہا
بعضا وتجیٔ الفتنۃ فیقول المومن ہذہ مہلکتی ثم تنکشف وتجیٔ الفتنۃ فیقول المومن

قذر والبشری فاقبلا انتما قالہ لابی موسیٰ بلال حین قال لاعرابی اکثرت علی من ابشر انس ان
ہذہ المساجد لا تصلح لشئی من ہذا البول والقذر انما ہی لذکر اللہ والصلوۃ وقراءۃ القرآن ابو موسیٰ ان
ہذہ النار انما ہی عدو لکم فاذا نمتم فاطفئوہا عنکم فضل ابو سعید انی اعتکفت العشرۃ الاول التمس
ہذہ اللیلۃ ثم اعتکفت العشر الاوسط ثم اوتیت فقیل لی انہا فی العشر الاواخر
فمن احب منکم ان یعتکف فلیعتکف عائشۃ انی ذاکر لک امرا فلا علیک ان تستعجلی
حتٰی تستامری ابویک قالہ لہا عقبۃ بن عامر انی فرط لکم وانا شہید علیکم وانی
واللہ لانظر الی حوضی الآن وانی اعطیت مفاتیح خزائن الارض او مفاتیح الارض
وانی واللہ ما اخاف علیکم ان تشرکوا بعدی ولکن اخاف علیکم ان تنافسوا فیہا
ابن عمر انی قد خیرت فاخترت ولو اعلم انی ان زدت علی السبعین یغفر لہ
زدت علیہا عمرو بن ابی سلمۃ وعائشۃ انی لا تقاکم للہ واخشاکم لہ ویروی
واعلمکم بحدودہ انس انی لادخل فی الصلوۃ وانا ارید اطالتہا فاسمع بکاء الصبی
فاتجوز فی صلوتی مما اعلم من شدۃ وجد امہ من بکاءہ ابو موسیٰ انی لاعرف
اصوات رفقۃ الاشعریین بالقرآن حین یدخلون باللیل واعرف منازلہم من
اصواتہم بالقرآن باللیل وان کنت لم ار منازلہم حین نزلوا بالنہار ومنہم حکیم
اذا لقی الخیل او قال العدو قال لہم ان اصحابی یامرونکم ان تنظروہم سعد بن
ابی وقاص انی لاعطی الرجل وغیرہ احب الی منہ خشیۃ ان یکب فی النار
علی وجہہ سلیمان بن صرد انی لاعلم کلمۃ لو قالہا لذہب عنہ ما یجد لو قال اعوذ
باللہ من الشیطان الرجیم لذہب عنہ ما یجد ابن مسعود انی لاعلم آخر اہل النار
خروجا منہا وآخر اہل الجنۃ دخولا الجنۃ رجلا یخرج من النار حبوا فیقول اللہ لہ
اذہب فادخل الجنۃ فیاتیہا فیخیل الیہ انہا ملأی فیرجع فیقول یا رب وجدتہا
ملأی فیقول اللہ لہ اذہب فادخل الجنۃ فیاتیہا فیخیل الیہ انہا ملأی فیرجع فیقول
یا رب وجدتہا ملأی فیقول اللہ لہ اذہب فادخل الجنۃ فان لک مثل الدنیا و
عشرۃ امثالہا او ان لک مثل عشرۃ امثال الدنیا فیقول اتسخر بی او تضحک بی

فان ہم اطاعوا لک بذلک فاخبرہم ان اللہ فرض علیہم خمس صلوات فی کل یوم
ولیلۃ فان ہم اطاعوا لک بذلک فاخبرہم ان اللہ فرض علیہم صدقۃ توخذ من
اغنیائہم فترد علی فقرائہم فان ہم اطاعوا لک بذلک فایاک وکرائم اموالہم واتق
دعوۃ المظلوم فانہ لیس بینہا وبین اللہ حجاب **فصل ام سلمۃ** انکم تختصمون الیّ و
لعل بعضکم ان یکون الحن بحجتہ من بعض فاقضی لہ بنحو ما اسمع منہ فمن قطعت لہ
من حق اخیہ شیئا فلا یاخذہ فانما اقطع لہ قطعۃ من النار **جریر** انکم ستروں
ربکم کما ترون ہذا لا تضامون فی رویتہ فان استطعتم ان لا تغلبوا علی صلوۃ
قبل طلوع الشمس وقبل غروبہا فافعلوا ثم قرء وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس و
قبل الغروب **حذیفۃ** انکم لا تدرون لعلکم ان تبتلوا **انس** انکم لستم مثلی انما واللہ
لو تمادی لی الشہر لو اصلت وصالا یدع المتعمقون تعمقہم **فصل عائشۃ** انکن
لانتن صواحب یوسف مروا ابا بکر فلیصل بالناس قالہ فی مرضہ الذی توفی
فیہ **فصل ابن عمر** انما اجلکم فی اجل من خلا من الامم کما بین صلوۃ العصر الی
مغرب الشمس وانما مثلکم ومثل الیہود والنصاری کرجل استعمل عمالا فقال من
یعمل لی الی نصف النہار علی قیراط قیراط فعملت الیہود الی نصف النہار علی قیراط
قیراط ثم قال من یعمل لی من نصف النہار الی صلوۃ العصر علی قیراط قیراط فعملت
النصاری من نصف النہار الی صلوۃ العصر علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من
صلوۃ العصر الی مغرب الشمس علی قیراطین قیراطین الا فانتم الذین تعملون من
صلوۃ العصر الی مغرب الشمس علی قیراطین الا لکم الاجر مرتین فغضبت الیہود والنصاری
فقالوا نحن اکثر عملا واقل عطاء قال اللہ تعالی وہل ظلمتکم قالوا لا قال فانہ فضلی
اعطیہ من شئت **سہل بن سعد** انما الاعمال بالخواتیم **البراء بن عازب** انما الخالۃ
ام **اسامۃ بن زید** انما الربوا فی النسیئۃ **جابر** انما المدینۃ کالکیر تنفی خبثہا وتنصع
طیبہا **ابن مسعود** انما انا بشر انسی کما تنسون فاذا نسیت فذکرونی **ام سلمۃ**
انما انا بشر وانہ یاتینی الخصم فلعل بعضہم ان یکون ابلغ من بعض فاحسب انہ صادق

ہذہ ہذہ فمن احب ان یزحزح عن النار و یدخل الجنۃ فلتاتہ منیتہ و ہو یومن
باللہ والیوم الآخر ولیأت الی الناس الذی یحب ان یوتی الیہ ومن بایع
اماما فاعطاہ صفقۃ یدہ وثمرۃ قلبہ فلیطعہ ان استطاع فان جاء آخر ینازعہ
فاضربوا عنق الآخر **ابوہریرۃ** انہ لن یبسط احد ثوبہ حتی اقضی مقالتی ثم یجمع الیہ
ثوبہ الا وعی ما اقول **ابوہریرۃ** انہ لیأتی الرجل العظیم السمین یوم القیمۃ لا یزن
عند اللہ جناح بعوضۃ اقرؤا فلا نقیم لہم یوم القیامۃ وزنا **عائشۃ** انہ لیبکی علیہا
وانہا لتعذب فی قبرہا یعنی یہودیۃ **فصل عائشۃ** انہا ابنۃ ابی بکر قالہ عند
انتصار عائشۃ من زینب بنت جحش **ابن مسعود** انہا ستکون بعدی اثرۃ و
امور تنکرونہا قالوا یارسول اللہ فما تامرنا قال تؤدون الحق الذی علیکم و
تسألون اللہ الذی لکم **زید بن ثابت** انہا طیبۃ وانہا تنفی الخبث کما تنفی النار
خبث الفضۃ **ام عطیۃ** واسمہا نسیبۃ انہا قد بلغت محلہا قالہ حین بعث رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشاۃ الیہا من الصدقۃ فبعثت الی عائشۃ منہا بشیء
فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی عائشۃ فقال ہل عندکم من شیء قالت
لا الا ان نسیبۃ بعثت الینا من الشاۃ التی بعثت بہا الیہا **فصل ابوذر**
انک امرؤ فیک جاہلیۃ ہم اخوانکم خولکم جعلہم اللہ تحت ایدیکم فمن کان اخوہ
تحت یدیہ فلیطعمہ مما یاکل ولیلبسہ مما یلبس ولا تکلفوہم ما یغلبہم فان کلفتموہم فاعینوہم
علیہ قالہ حین عیر غلامہ بامہ **سعد بن ابی وقاص** انک ان تذر ورثتک اغنیاء خیر
من ان تذرہم عالۃ یتکففون الناس وانک لن تنفق نفقۃ تبتغی بہا وجہ اللہ الا
اجرت بہا حتی ما تجعل فی فی امرأتک قال فقلت یارسول اللہ اخلف بعد اصحابی
قال انک لن تخلف فتعمل عملا تبتغی بہ وجہ اللہ الا ازددت درجۃ ورفعۃ ولعلک ان
تخلف حتی ینتفع بک اقوام ویضربک آخرون اللہم امض لاصحابی ہجرتہم ولا تردہم
علی اعقابہم لکن البائس سعد بن خولۃ قالہ لما عادہ **ابن عباس** انک ستاتی
قوما اہل کتاب فاذا جئتہم فادعہم الی ان یشہدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ

ویزوی بعضها الی بعض **انس** لا تذرموه دعوه یعنی الاعرابی الذی بال فی المسجد
عبدالرحمن بن سمرة لا تسأل الامارة فانک ان اعطیتها عن غیر مسألة اعنت علیها
وان اعطیتها عن مسألة وکلت الیها **عائشة** لا تسئلنی امرأة منهن الا اخبرتها یعنی
باختیار عائشة ایاه **عمر** لا تشتره ولا تعد فی صدقتک وان اعطاکه بدرهم
فان العائد فی صدقته کالعائد فی قیئه قاله حین حمل علی فرس فی سبیل الله فاضاعه
الذی کان عنده فاراد ان یشتریه **ابوهریرة** لا تشد الرحال الا الی ثلثة مساجد المسجد
الحرام ومسجد الرسول والمسجد الاقصی **عمر** لا تطرونی کما اطری عیسی بن مریم وقولوا عبدالله
ورسوله **عائشة** لا تعجل فان ابابکر اعلم قریش بانسابها وان لی فیهم نسبا حتی
یخلص لک نسبی قاله لحسان بن ثابت **ابوسعید وابوهریرة** لا تفعل بع الجمع بالدراهم
ثم ابتع بالدراهم جنیبا قاله لاخی بنی عدی الانصاری وکان قد استعمله علی خیبر
ابوهریرة لا تقبل صلوة من احدث حتی یتوضأ **ابوهریرة** لا تقتسم ورثتی دینارا
ما ترکت بعد نفقة نسائی ومؤنة عاملی فهو صدقة **المقداد بن الاسود** لا تقتله فان قتلته
فانه بمنزلتک قبل ان تقتله وانک بمنزلته قبل ان یقول کلمته التی قال قاله حین سأله
المقداد عن قتل من اسلم من الکفار بعد ان قطع یده فی الحرب **عائشة** لا
تقطع ید السارق الا فی ربع دینار فصاعدا **ابوهریرة** لا تقوم الساعة حتی تخرج
نار من ارض الحجاز تضیء اعناق الابل ببصری **ابوهریرة** لا تقوم الساعة حتی
تضطرب الیات نساء دوس علی ذی الخلصة **ابوهریرة** لا تقوم الساعة حتی تطلع الشمس
من مغربها فاذا رآها الناس آمن من علیها فذاک حین لا ینفع نفسا ایمانها لم تکن
آمنت من قبل **عائشة** لا تقوم الساعة حتی تعبد اللات والعزی **ابوهریرة** لا
تقوم الساعة حتی تقاتلوا قوما کان وجوههم المجان المطرقة **ابوهریرة** لا تقوم الساعة
حتی تقاتلوا قوما نعالهم الشعر **ابوهریرة** لا تقوم الساعة حتی تقتتل فئتان دعواهما
واحدة **ابوهریرة** لا تقوم الساعة حتی یکثر فیکم المال فیفیض حتی یهم رب المال من
من یقبل منه صدقته **ابوهریرة** لا تقوم الساعة حتی یمر الرجل بقبر الرجل فیقول یالیتنی

فاقضي له فمن قضيت له بحق مسلم فانما هي قطعة من النار فليحملها او يذرها **عائشة**
انما اهلك الذين قبلكم انهم كانوا اذا سرق فيهم الشريف تركوه واذا سرق فيهم الضعيف
اقاموا عليه الحد وايم الله لو ان فاطمة بنت محمد سرقت قطعت يدها **سهل بن سعد**
انما جعل الاذن من قبل البصر **ابوهريرة** انما جعل الامام ليؤتم به فلا تختلفوا عليه **ابن عباس**
انما حرم من الميتة اكلها **عمار بن ياسر** انما كان يكفيك ان تقول بيديك هكذا ثم
ضرب بيديه الارض ضربة واحدة ثم مسح الشمال على اليمين وظاهر كفيه ووجهه و
يروى ثم ضرب بيديه الى الارض فنفض بيديه فمسح وجهه وكفيه قاله **ابوهريرة** انما هذا
من اخوان الكهان قاله لحمل بن مالك بن النابغة **زينب بنت جحش** انما هي اربعة اشهر
وعشر وقد كانت احداكن في الجاهلية ترمي بالبعرة على راس الحول **الباب الثالث**
ابوموسى لا احد اصبر على اذى سمعه من الله انه يشرك به ويجعل له الولد ثم هو يعافيهم
ويرزقهم **ابن مسعود** لا احد اغير من الله ولذلك حرم الفواحش ما ظهر منها وما بطن
ولا احد احب اليه المدح من الله ولذلك مدح نفسه وفي رواية اسماء بنت ابي
بكر لا شئ اغير من الله **ابن مسعود** لا تباشر المراة المراة فتنعتها لزوجها كانه ينظر اليها
ابوبشير الانصاري لا تبقين في رقبة بعير قلادة من وتر او قلادة الا قطعت
ابوسعيد لا تبيعوا الذهب بالذهب الا مثلا بمثل ولا تشفوا بعضها على بعض ولا تبيعوا
الورق بالورق الا مثلا بمثل ولا تشفوا بعضها على بعض ولا تبيعوا منها غائبا بناجز **ابن عمر**
لا تتركوا النار في بيوتكم حين تنامون **ابوهريرة** لا تحاسدوا ولا تناجشوا ولا تباغضوا
ولا تدابروا وكونوا عباد الله اخوانا **ابوهريرة** لا تخيروا بين الانبياء **ابوسعيد** لا تخيروني
من بين الانبياء فان الناس يصعقون يوم القيامة فاكون اول من يفيق فاذا
انا بموسى آخذ بقائمة من قوائم العرش فلا ادري افاق قبلي ام جزي بصعقة الطور
ابن عمر لا تدخلوا مساكن الذين ظلموا انفسهم ان يصيبكم ما اصابهم الا ان تكونوا باكين
ابوبكرة وجرير وابن عمر لا ترجعوا بعدي كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض **انس**
لا تزال جهنم تقول هل من مزيد حتى يضع فيها رب العزة قدمه فتقول قط قط وعزتك

حدود الله ابو هريرة لا يجمع بين المرأة وعمتها ولا بين المرأة وخالتها البراء بن عازب
لا يحبهم الا مؤمن ولا يبغضهم الا منافق من احبهم احبه الله ومن ابغضهم ابغضه الله يعني
الانصار ابو بكر لا يحج بعد العام مشرك ولا يطوف بالبيت عريان ابو بكرة لا يحكم
احد بين اثنين وهو غضبان ابن مسعود لا يحل دم امرء مسلم يشهد ان لا اله الا الله
واني رسول الله الا باحدى ثلث الثيب الزاني والنفس بالنفس والتارك لدينه
المفارق للجماعة ابو هريرة لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر ان تسافر مسيرة
يوم وليلة وليس معها حرمة ويروى الا مع ذي محرم عليها ام سلمة لا يحل لامرأة
مسلمة تؤمن بالله واليوم الآخر ان تحد فوق ثلثة ايام الا على زوجها اربعة اشهر و
عشرا سعد بن ابي وقاص لا يحل لامرء ان يهجر اخاه فوق ثلث ابو هريرة
لا يخطب احدكم على خطبة اخيه جبير بن مطعم لا يدخل الجنة قاطع ام سلمة
لا يدخلن هؤلاء عليكم يعني المخنثين اسامة بن زيد لا يرث المسلم الكافر ولا الكافر
المسلم ابو هريرة لا يزال احدكم في صلوته ما دامت الصلوة تحبسه لا يمنعه ان ينقلب
الى اهله الا الصلوة المغيرة بن شعبة لا يزال ناس من امتي ظاهرين حتى
يأتيهم امر الله وهم ظاهرون ابو هريرة لا يسوم المسلم على سوم اخيه المسلم
ابو هريرة لا يشير احدكم الى اخيه بالسلاح فانه لا يدري احدكم لعل الشيطان
ينزع من يده فيقع في حفرة من النار ابو هريرة لا يصلي احدكم في الثوب الواحد
ليس على عاتقه منه شيء ابن عمر لا يصلين احد الظهر ويروى العصر الا في
بني قريظة قاله منصرفه من الاحزاب عائشة لا يقولن احدكم خبثت نفسي ولكن ليقل
لقست نفسي ابن عمر لا يقيمن احدكم الرجل من مجلسه ثم يجلس فيه سعد بن
ابي وقاص لا يكيد اهل المدينة احد الا انماع كما ينماع الملح في الماء
ابن عمر لا يلبس المحرم القميص ولا العمامة ولا البرنس ولا السراويل ولا ثوبا
مسه ورس ولا زعفران ولا الخفين الا ان لا يجد نعلين فليقطعهما حتى يكونا اسفل
من الكعبين ابن عمر لا يلدغ المؤمن من جحر مرتين ابن عمر لا يمكن احدكم

مکانہ ابو سعید لا تکتبوا عني ومن کتب عني غير القرآن فليمحہ وحدثوا عني ولا تکذبوا
علي تہا احاديث منسوخ صدرہ علي لا تکذبوا علي فانہ من يکذب علي يلج النار
عمر لا تلبسوا الحرير فانہ من لبسہ في الدنيا لم يلبسہ فے الآخرۃ حذيفۃ بن اليمان
لا تلبسوا الحرير ولا الديباج ولا تشربوا في آنيۃ الذہب والفضۃ ولا تاکلوا في صحافہا
فانہا لہم فے الدنيا ولکم فے الآخرۃ ابن عمر لا تمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ ابو ہريرۃ
لا تمنعوا فضل الماء لتمنعوا بہ فضل الکلاء انس لا تنتبذوا فے الدباء ولا في المزفت
جابر لا تنزلن برشکم ولا تخبزن عجينکم حتے اجئ قالہ لہ ابو ہريرۃ لا تنکح الايم حتے تستامر
ولا تنکح البکر حتے تستاذن قالوا يا رسول اللہ وکيف اذنہا قال ان تسکت
ابو سعيد لا تواصلوا فايکم اراد ان يواصل فليواصل حتي السحر اسماء بنت ابي بکر
لا توعي فيوعي اللہ عليک ارضخي ما استطعت لا توکي فيوکي اللہ عليک لا تحصي
فيحصي اللہ عليک ابو سعيد لا صاعين تمر بصاع ولا صاعين حنطۃ بصاع ولا
درہم بدرہمين عبادۃ بن الصامت لا صلوۃ لمن لم يقرء بفاتحۃ الکتاب علي لا
طاعۃ فے معصيۃ اللہ انما الطاعۃ في المعروف جابر لا عدوي ولا طيرۃ ولا غول
ابو ہريرۃ لا فرع ولا عتيرۃ ابن عباس لا مال لک ان کنت صدقت عليہا فہو
بما استحللت من فرجہا وان کنت کذبت عليہا فہو ابعد لک منہا قالہ لرجل من الانصار
لاعن امراتہ فقال يا رسول اللہ مالي ابو بکر وعمر وعلي وعائشۃ لا نورث
ما ترکناہ صدقۃ ابن عباس لا ہجرۃ بعد الفتح انس لا يؤمن احدکم حتے
اکون احب اليہ من والدہ وولدہ والناس اجمعين انس لا يؤمن عبد حتے يحب
لاخيہ ما يحب لنفسہ ابو ہريرۃ لا يبع بعضکم علي بيع بعض ابن عمر لا يتحري احدکم
فيصلي عند طلوع الشمس ولا عند غروبہا ابو ہريرۃ لا يتقدمن احدکم رمضان لصوم يوم
او يومين الا ان يکون رجل کان يصوم صوما فليصمہ انس لا يتمنين احدکم الموت
لضر نزل بہ عثمان لا يتوضا رجل فيحسن الوضوء فيصلے صلوۃ الا غفر اللہ لہ ما بينہ
وبين الصلوۃ التي تليہا ابو بردۃ بن نيار لا يجلد احد فوق عشر جلدات الا فے حد من

اصاب من کان فیهم ثم بعثوا علی اعمالہم عائشۃ اذا انفقت المرأۃ من طعام
بیتہا غیر مفسدۃ فلہا اجرہا بما انفقت وللزوج بما اکتسب وللخازن مثل ذلک
لا ینقص بعضہم من اجر بعض ابو ہریرۃ اذا انقطع شسع نعل احدکم فلا یمش فی الاخرے
حتے یصلحہا ابو ہریرۃ اذا اوی احدکم الی فراش فلینفض فراشہ بداخلۃ ازارہ فانہ
لا یدری ما خلفہ علیہ ثم یقول باسمک ربی وضعت جنبی وبک ارفعہ ان امسکت
نفسی فارحمہا وان ارسلتہا فاحفظہا بما تحفظ بہ الصالحین ابو ہریرۃ اذا باتت
المرأۃ ہاجرۃ فراش زوجہا لعنتہا الملائکۃ حتے تصبح ابن عمر اذا بایعت فقل لا
خلابۃ ابن عمر اذا بدا حاجب الشمس فاخروا الصلوۃ حتے تبرز واذا غاب حاجب
الشمس فاخروا الصلوۃ حتے تغیب ابو ہریرۃ وابو سعید اذا تنخم احدکم
فلا تنخمن قبل وجہہ ولا عن یمینہ ولیبصق عن یسارہ او تحت قدمہ الیسرے
جابر اذا جاء احدکم یوم الجمعۃ وقد خرج الامام فلیرکع رکعتین ابو ہریرۃ اذا
جاء رمضان فتحت ابواب الجنۃ واغلقت ابواب جہنم وسلسلت الشیاطین
مالک بن الحویرث اذا حضرت الصلوۃ فاذنا ثم اقیما ولیؤمکما اکبرکما
قالہ لہ ولصاحب لہ عمرو بن العاص اذا حکم الحاکم فاجتہد ثم اصاب فلہ اجران
واذا حکم واجتہد فاخطأ فلہ اجر انس اذا دعا احدکم فلیعزم المسئلۃ ولا یقولن
اللہم ان شئت فاعطنی فانہ لا مستکرہ لہ ابو ہریرۃ اذا دعا الرجل امرأتہ الی
فراشہ فابت ان تجیٔ فبات غضبان لعنتہا الملائکۃ حتے تصبح ابو ہریرۃ اذا دعے
احدکم الی الولیمۃ فلیأتہا ابو ہریرۃ اذا رای احدکم ما یکرہ فلیقم فلیصل ولا یحدث
بہ الناس عائشۃ اذا رایت الذین یتبعون ما تشابہ منہ فاولئک الذین سمی اللہ
فاحذروہم عامر بن ربیعۃ بن شامۃ اذا رایتم الجنازۃ فقوموا حتی تخلفکم ہذا
حدیث منسوخ ابو ہریرۃ اذا زنت امۃ احدکم فتبین زناہا فلیجلدہا الحد ولا یثرب
علیہا ثم ان زنت فلیجلدہا الحد ولا یثرب علیہا ثم ان زنت الثالثۃ فتبین زناہا
فلیبعہا ولو بحبل من شعر ویروی ثم لیبعہا فی الرابعۃ انس اذا سلم علیکم اہل الکتاب

ذكره بيمينه وهو يبول ولا يتمسح في الخلاء بيمينه ولا يتنفس في الاناء ابن مسعود
لا يمنعن احدكم اذان بلال من سحوره فانه يؤذن او قال ينادي بليل ليرجع
قائمكم ويوقظ نائمكم ليس الفجر ان يقول هكذا وجمع بعض الرواة كفيه حتى يقول
هكذا ومد اصبعيه السبابتين ابو هريرة لا يموت لاحد من المسلمين ثلثة من الولد
فتمسه النار الا تحلة القسم عقبة بن عامر لا ينبغي هذا للمتقين قاله عند نزعه فروج
حرير لبسه ابو هريرة لا يورد ممرض على مصح الباب الرابع ابن عمر اذا اتى
احدكم الجمعة فليغتسل ابو ايوب اذا اتيتم الغائط فلا تستقبلوا القبلة ولا تستدبروها
ببول ولا بغائط ولكن شرقوا او غربوا ابو هريرة اذا احسن احدكم اسلامه
فكل حسنة يعملها تكتب بعشر امثالها الى سبع مائة ضعف وكل سيئة يعملها تكتب
بمثلها حتى يلقى الله عدي بن حاتم اذا ارسلت كلبك المعلم وذكرت
اسم الله عليه فكل قال عدي بن حاتم قلت وان قتلن قال وان قتلن ما لم يشركها
كلب ليس معها قال قلت فاني ارمي بالمعراض الصيد فاصيب قال اذا رميت
بالمعراض فخزق فكله وان اصابه بعرضه فلا تاكله ابو موسى اذا استاذن احدكم
ثلثا فلم يؤذن له فليرجع ابو هريرة اذا استيقظ احدكم من منامه فليستنثر ثلث
مرات فان الشيطان يبيت عند خياشيمه ابو هريرة اذا اصبح احدكم يوما صائما
فلا يرفث ولا يجهل فان امرؤ شاتمه او قاتله فليقل اني صائم اني صائم جابر اذا
اطال احدكم الغيبة فلا يطرق اهله ليلا عمر اذا اعطيت شيئا من غير مسئلة فكل
وتصدق عمر اذا اقبل الليل وادبر النهار وغابت الشمس فقد افطر الصائم
ابو هريرة اذا اقترب الزمان لم تكد رؤيا المؤمن تكذب ابو قتادة الحارث
بن ربعي اذا اقيمت الصلوة فلا تقوموا حتى تروني ابن عباس اذا اكل
احدكم طعاما فلا يمسح يده حتى يلعقها او يلعقها ابو بكرة اذا التقى المسلمان بسيفيهما
فالقاتل والمقتول في النار ابو هريرة اذا امن الامام فامنوا فان من وافق تامينه
تامين الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه ابن عمر اذا انزل الله بقوم عذابا

وبيده نبل فليأخذ بنصالها ثم ليأخذ بنصالها ثم ليأخذ بنصالها ابن عمر اذا نصح العبد لسيده واحسن
عبادة ربه كان له الاجر مرتين عائشة اذا نعس احدكم وهو يصلي فليرقد
حتى يذهب عنه النوم فان احدكم اذا صلى وهو ناعس لا يدري لعله يذهب
يستغفر فيسب نفسه عائشة اذا وضع العشاء واقيمت الصلوة فابدأوا بالعشاء
ابوهريرة وجابر بن سمرة اذا هلك كسرى فلا كسرى بعده واذا هلك قيصر
فلا قيصر بعده والذي نفس محمد بيده لتنفقن كنوزهما في سبيل الله عبد الله بن زمعة
اذ انبعث اشقاها انبعث لها رجل عزيز عارم منيع في رهطه مثل ابي زمعة
الباب الخامس انس ما اجد لكم الا ان تلحقوا بالذود قاله لرهط من عكل ثمانية
اجتووا المدينة فقالوا يا رسول الله ابغنا رسلا ابوهريرة ما اذن الله لشيء كاذنه للنبي يتغنى بالقرآن يجهر
ابوهريرة ما انزل الله علي فيها شيئا الا هذه الآية الفاذة الجامعة فمن يعمل مثقال ذرة خيرا
يره ومن يعمل مثقال ذرة شرا يره قاله حين سئل عن الحمر اسامة بن زيد
ما تركت بعدي فتنة اضر على الرجال من النساء ابن عمر ما تزال المسئلة بالعبد
حتى يلقى الله وما في وجهه مزعة ابن عمر ما حق امرء مسلم تمر عليه ثلث ليال
الا وعنده وصيته المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم ما خلأت القصوى
وما ذاك لها بخلق ولكن حبسها حابس الفيل والذي نفسي بيده لا يسألوني خطة
يعظمون فيها حرمات الله الا اعطيتهم اياها انس ما راينا من شيء وان وجدناه لبحرا
يعني فرس ابي طلحة الذي كان يقال له مندوب ابوسعيد ما رزق العبد رزقا
اوسع عليه من الصبر زيد بن ثابت ما زال بكم صنيعكم حتى ظننت انه سيكتب
عليكم فعليكم بالصلوة في بيوتكم فان خير صلوة المرء في بيته الا الصلوة المكتوبة عائشة
ما زال جبرئيل يوصيني بالجار حتى ظننت انه سيورثه ابوسعيد ما عليكم ان لا تفعلوا
يعني العزل انس ما كان الله ليسلطك على ذلك او قال علي قاله لصاحبة الشاة
المسمومة كعب بن عجرة ما كنت ارى ان الجهد بلغ بك هذا او يرى وهي بك ما ارى
اما تجد شاة قلت لا قال صم ثلثة ايام او اطعم ستة مساكين لكل مسكين نصف صاع

فقولوا عليكم ابوهريرة اذا سمعتم الاقامة فامشوا الى الصلوة وعليكم السكينة والوقار
ولا تسرعوا فما ادركتم فصلوا وما فاتكم فاتموا اسامة بن زيد اذا سمعتم الطاعون
بارض فلا تدخلوها واذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا منها ابوسعيد اذا سمعتم
النداء فقولوا مثل ما يقول المؤذن ابوهريرة اذا سمعتم نهاق الحمير فتعوذوا بالله من الشيطان
فانها رأت شيطانا واذا سمعتم صياح الديكة فاسئلوا الله من فضله فانها رأت
ملكا ابوقتادة الحارث بن ربعي اذا شرب احدكم فلا يتنفس فى الاناء
واذا اتى الخلاء فلا يمس ذكره بيمينه ولا يتمسح بيمينه ابن مسعود اذا شك احدكم
فى صلوته فليتحر الصواب فليتم عليه ثم ليسجد سجدتين ابوهريرة اذا قال الامام
سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد فانه من وافق قوله قول الملائكة
غفر له ما تقدم من ذنبه ابن مسعود اذا قعد احدكم فى الصلوة فليقل
التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبى ورحمة الله وبركاته
السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده
ورسوله ابوهريرة اذا قلت لصاحبك انصت يوم الجمعة والامام يخطب فقد
لغوت ابن عمر اذا كان احدكم على الطعام فلا يعجل حتى يقضى حاجته منه
وان اقيمت الصلوة ابن عمر اذا كان احدكم يصلى فلا يبصق قبل وجهه
فان الله قبل وجهه ابن مسعود اذا كانوا ثلثة فلا يتناج اثنان دون واحد
جابر اذا كان واسعا فخالف بين طرفيه واذا كان ضيقا فاشدد على حقويك
قال له ابوهريرة اذا كان يوم الجمعة كان على كل باب من ابواب المسجد
ملائكة يكتبون الاول فالاول فاذا جلس الامام طووا الصحف وجاؤا يستمعون الذكر
ابوموسى اذا كان يوم القيمة دفع الله الى كل مسلم يهوديا او نصرانيا فيقول هذا
فكاكك من النار ابن عمر اذا مات الرجل عرض عليه مقعده بالغداة والعشى
ان كان من اهل الجنة فالجنة وان كان من اهل النار فالنار ثم يقال هذا
مقعدك الذى تبعث اليه يوم القيامة ابوموسى اذا امر احدكم فى مسجد او سوق

عائشة ما ينتظرها من اهل الارض احد غيركم يعني صلوة العشاء **ابو هريرة** ما نقم
ابن جميل الا انه كان فقيرا فاغناه الله ورسوله واما خالد فانكم تظلمون خالدا قد
احتبس ادراعه واعتده في سبيل الله واما العباس بن عبد المطلب عم رسول الله
فهي عليه ومثلها معها **انس** ما بال اقوام قالوا كذا وكذا لكني اصلي وانام واصوم
وافطر واتزوج النساء فمن رغب عن سنتي فليس مني قاله حين سمع ان نفرا من الصحابة
قال بعضهم لا اتزوج النساء وقال بعضهم لا آكل اللحم وقال بعضهم لا انام على فراش
عائشة ما بال اقوام يتنزهون عن الشيء اصنعه فوالله اني لاعلمهم بالله واشدهم
خشية **سهل بن سعد** ما تصنع بازارك ان لبسته لم يكن عليها منه شيء وان
لبسته لم يكن عليك شيء قاله لرجل خطب امرأة عرضت نفسها على النبي صلى الله عليه
وآله وسلم فلم يردها النبي صلى الله عليه وسلم **كعب بن مالك** ما خلفك الم تكن
قد ابتعت ظهرك قاله له مقدمه من تبوك **ابو هريرة** ما عندك يا ثمامة قاله لثمامة
بن اثال قبل اسلامه **زيد بن خالد** ما لك ولها دعها فان معها حذاءها و
سقاءها ترد الماء وتاكل الشجر حتى يجدها ربها يعني ضالة الابل **سهل بن سعد**
ما لي رأيتكم اكثرتم التصفيق من نابه شيء في صلوته فليسبح فانه اذا سبح التفت اليه و
انما التصفيق للنساء **ابن عباس** ورخ **جابر** ما منعك من الحج وفي رواية
ابن عباس ما منعك ان تكوني حججت معنا قالت ابو فلان تعني زوجها حج على احدهما
تعني البعيرين والآخر يسقي ارضا قال فان عمرة في رمضان تقضي حجة او حجة معي
قاله لام سنان **رافع بن خديج** ما انهر الدم وذكر اسم الله عليه فكلوه ليس السن
والظفر وساحدثكم عن ذلك اما السن فعظم واما الظفر فمدى الحبشة **عمر** ما جاءك
من هذا المال وانت غير مشرف ولا سائل فخذه وما لا فلا تتبعه نفسك **يعلى بن امية**
ما كنت صانعا في حجك فاصنع في عمرتك يعني من الاحرام واجتناب الطيب
ابو سعيد ما يكن عندي من خير فلن ادخره عنكم ومن يستعف يعفه الله ومن يستغن
يغنه الله ومن يتصبر يصبره الله وما اعطي احد عطاء خيرا واوسع من الصبر **ابو هريرة**

من طعام واحلق رأسک قال له انس مامن احد یشهد ان لا اله الا الله وان محمدا
عبده ورسوله صدقا من قلبه الا حرمه الله علی النار ابو هریرة مامن الانبیاء نبی الا
اعطی من الآیات ما مثله آمن علیه البشر وانما کان الذی اوتیته وحیا اوحاه الله
الی فارجو ان اکون اکثرهم تابعا یوم القیمة معقل بن یسار مامن عبد یسترعیه الله
رعیة یموت یوم یموت غاشا لرعیته الا حرم الله علیه الجنة عمرو بن عبسة
مامنکم رجل یقرب وضوءه فیمضمض ویستنشق وینتثر الا خرت خطایا وجهه وفیه
وخیاشیمه ثم اذا غسل وجهه کما امره الله الا خرت خطایا وجهه من اطراف لحیته مع الماء
ثم یغسل یدیه الی المرفقین الا خرت خطایا یدیه من انامله مع الماء ثم یمسح راسه الا
خرت خطایا راسه من اطراف شعره مع الماء ثم یغسل قدمیه الی الکعبین الا خرت
خطایا رجلیه من انامله مع الماء فان هو قام فصلی فحمد الله واثنی الیه ومجده بالذی
هو له اهل وفرغ قلبه لله الا انصرف من خطیئته کهیئته یوم ولدته امه علی مامنکم من
احد الا قد کتب مقعده من الجنة ومقعده من النار فقالوا یا رسول الله افلا نتکل علی
کتابنا فقال اعملوا فکل میسر لما خلق له اما من کان من اهل السعادة فیصیر لعمل السعادة
واما من کان من اهل الشقاوة فیصیر لعمل الشقاوة ثم قرأ فاما من اعطی واتقی
وصدق بالحسنی الی قوله للعسری ابن مسعود مامن مسلم یصیبه اذی من مرض فما سواه
الا حط الله به سیئاته کما تحط الشجرة ورقها عائشة مامن مصیبة تصیب المسلم الا
کفر الله بها عنه حتی الشوکة یشاکها ابو هریرة مامن مکلوم یکلم فی سبیل الله الا جاء
یوم القیمة وکلمه یدمی اللون لون دم والریح ریح مسک ابو هریرة مامن مولود یولد
الا والشیطان یمسه حین یولد فیستهل صارخا من مس الشیطان ایاه الا مریم وابنها
انس مامن نبی الا وقد انذر امته الاعور الکذاب الا انه اعور وان ربکم
عز وجل لیس باعور مکتوب بین عینیه ک ف ر عائشة مامن نبی یموت حتی یخیر
انس مامن نفس تموت لها عند الله خیر یسرها انها ترجع الی الدنیا وان لها الدنیا
وما فیها الا الشهید فانه یتمنی ان یرجع فیقتل فی الدنیا لما یری من فضل الشهادة

بن ابی وقاص یا سعد ارم فداک ابی وامی ابو موسی یا عبد الله الا اعلمک
کنزا من کنوز الجنة لا حول ولا قوة الا بالله قاله لابی موسی عبد الله بن عمرو یا عبد الله لا تکن
مثل فلان کان یقوم من اللیل فترک قیام اللیل قاله له عبد الله بن ابی
اوفی یا فلان انزل فاجدح لنا قال یا رسول الله ان علیک نهارا قال انزل
فاجدح لنا قال فنزل فجدح فاتاه به فشرب ثم قال بیده اذا غابت الشمس من
ههنا وجاء اللیل من ههنا فقد افطر الصائم معاذ بن جبل یا معاذ بن جبل هل
تدری ما حق الله علی العباد قال قلت الله ورسوله اعلم قال فان حق الله علی العباد
ان یعبدوه ولا یشرکوا به شیئا یا معاذ بن جبل هل تدری ما حق العباد علی الله
اذا فعلوا ذلک قلت الله ورسوله اعلم قال ان لا یعذبهم المغیرة بن شعبة یا مغیرة
خذ الاداوة جابر یا اهل الخندق ان جابرا قد صنع لکم سورا فحیهلا بکم عبد الله
بن زید بن عاصم یا معشر الانصار الم اجدکم ضلالا فهداکم الله بی وکنتم
متفرقین فالفکم الله بی وعالة فاغناکم الله بی ابو هریرة یا معشر الانصار قلتم
اما الرجل فادرکته رغبة فی قریته قالوا قد کان ذلک قال کلا انی عبد الله و
رسوله هاجرت الی الله والیکم المحیا محیاکم والممات مماتکم ابن مسعود یا معشر الشباب
من استطاع منکم الباءة فلیتزوج فانه اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیه
بالصوم فانه له وجاء عائشة یا معشر المسلمین من یعذرنی من رجل قد بلغنی
اذاه فی اهل بیتی فوالله ما علمت علی اهلی الا خیرا ولقد ذکروا رجلا ما علمت علیه الا
خیرا وما کان یدخل علی اهلی الا معی ابو سعید یا معشر النساء تصدقن فانی اریتکن
اکثر اهل النار ابو هریرة یا معشر الیهود اسلموا تسلموا اسامة بن زید ای سعد
الم تسمع الی ما قال ابو حباب قال کذا وکذا قاله لسعد بن عبادة حین عاده و
ابو حباب هو عبد الله بن ابی المسیب بن حزن ای عم قل لا اله الا الله کلمة احاج
لک بها عند الله قاله لابی طالب عند وفاته ابو موسی ایها الناس اربعوا علی
انفسکم انکم لا تدعون اصم ولا غائبا انکم تدعون سمیعا قریبا وهو معکم قاله فی سفر وکانوا

مابین النفختین اربعون عبداللہ بن زید الانصاری مابین بیتی ومنبری
روضۃ من ریاض الجنۃ ابوہریرۃ مابین لابیتہا حرام ابوہریرۃ مابین منکبی
الکافر مسیرۃ ثلثۃ ایام للراکب المسرع فضل عائشۃ یا ابابکران لکل قوم عیدا و
ہذا عیدنا ابوبکر یا ابابکر ماظنک باثنین اللہ ثالثہما سہل بن سعد یا ابابکر
ما منعک ان تصلی بالناس حین اشرت الیک ابوذر یا اباذر اتدری این تذہب
ہذہ الشمس قلت اللہ ورسولہ اعلم فقال تذہب لتسجد تحت العرش فتستاذن فیؤذن
لہا ویوشک ان تسجد ولا یقبل منہا وتستاذن ولا یؤذن لہا فیقال لہا ارجعی
من حیث جئت فتطلع من مغربہا فذلک قولہ والشمس تجری لمستقر لہا ذلک تقدیر
العزیز العلیم ابوذر یا اباذر اذا طبخت مرقۃ فاکثر ماءہا وتعاہد جیرانک انس
یا اباعمرو ما بال ثابت اشتکی یعنی ثابت بن قیس بن شماس وابوعمرو وہو سعد
بن معاذ وکان قال ثابت انہ من اہل النار فلما اخبر بقولہ قال بل ہو من اہل الجنۃ
انس یا اباعمیر مافعل النغیر ابوموسی یا اباموسی لقد اعطیت مزمارا من مزامیر
آل داؤد سلمۃ بن الاکوع یا ابن الاکوع ملکت فاسجح ان القوم یقرون
فی قومہم عمر یا ابن الخطاب الا ترضی ان تکون لنا الآخرۃ ولہم الدنیا ویروی
یا ابن الخطاب اولئک عجلت لہم طیباتہم فی الحیوۃ الدنیا سہل بن حنیف
یا ابن الخطاب انی رسول اللہ ولن یضیعنی اللہ ابدا انس یا انس کتاب اللہ
یامر بالقصاص ویروی کتاب اللہ القصاص قالہ لانس بن النضر ابوہریرۃ یا بلال
حدثنی بارجی عمل عملتہ عندک فی الاسلام منفعۃ فانی سمعت اللیلۃ خشف نعلیک و
یروی دف نعلیک بین یدی فی الجنۃ قال بلال ماعملت عملا فی الاسلام
ارجی عندی منفعۃ من انی لم اتطہر طہورا تاما فی ساعۃ من لیل او نہار الا صلیت بذلک
الطہور ما کتب اللہ لی ان اصلی انس یا بنی النجار ثامنونی بحائطکم ہذا قالوا لا واللہ
ما نطلب ثمنہ الا الی اللہ ابوہریرۃ یا حسان اجب عن رسول اللہ اللہم ایدہ بروح القدس
الزبیر بن العوام یا زبیر اسق ثم احبس الماء حتی یرجع الی الجدر علی وسعد

ولا اللقمة ولا اللقمتان انما المسكين الذي يتعفف اقرؤا ان شئتم لا يسئلون الناس
الحافا اسماء بنت عميس ليس باحق بي منكم وله ولاصحابه ہجرۃ واحدۃ ولکم انتم
اہل السفینۃ ہجرتان یعنی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وکان قال لاسماء حین
قدمت من الحبشۃ سبقناکم بالہجرۃ فنحن احق برسول اللہ منکم عثمان ليس بکذاب
من اصلح بين اثنين فقال خيرا او نمی خيرا ابو ہريرۃ ليس علی المسلم فی عبدہ ولا
فرسہ صدقۃ عائشۃ ليس کذلک ولکن المؤمن اذا بشر برحمۃ اللہ ورضوانہ و
جنتہ احب لقاء اللہ واحب اللہ لقاءہ وان الکافر اذا بشر بعذاب اللہ وسخطہ
کرہ لقاء اللہ وکرہ اللہ لقاءہ قالہ لہا حین قالت کلنا یکرہ الموت جابر ليس
من البر الصيام فی السفر ابو موسی ليس منا من حلق ولا خرق ولا سلق انس
ليس من بلد الا سيطؤہ الدجال الا مکۃ والمدينۃ ليس نقب من انقابہا الا عليہ
الملائکۃ صافين يحرسونہا فينزل السبخۃ ثم ترجف المدينۃ باہلہا ثلث رجفات فيخرج
اليہ کل کافر ومنافق ابو ذر ليس من رجل ادعی لغير ابيہ وہو يعلمہ الا کفر ومن
ادعی ما ليس لہ فليس منا وليتبوء مقعدہ من النار ومن دعا رجلا بالکفر او قال
عدو اللہ وليس کذلک الا حار عليہ کذا قال مسلم وقال البخاری لا يرمی رجل رجلا
بالفسوق ولا يرميہ بالکفر الا ارتدت عليہ ان لم يکن صاحبہ کذلک ابن مسعود
ليس منا من ضرب الخدود وشق الجيوب ودعا بدعوی الجاہليۃ وفی روايۃ او
ابن مسعود ليس من نفس تقتل ظلما الا کان علی ابن آدم الاول کفل من دمہا
لانہ سن القتل اولا ويروی لانہ کان اول من سن القتل ابن مسعود ليس ہو
کما تظنون انما ہو کما قال لقمان لابنہ يا بنی لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظيم
قالہ لما نزلت الذين آمنوا ولم يلبسوا ايمانہم بظلم فشق ذلک علی اصحابہ وقالوا
اينا لم يظلم نفسہ فصل حفصۃ نعم الرجل عبد اللہ لو کان يصلی من الليل ابو ہريرۃ
بئس الطعام طعام الوليمۃ يدعی اليہا الاغنياء ويترک الفقراء ومن ترک الدعوۃ فقد
عصی اللہ ورسولہ ابن مسعود بئس ما لاحدہم ان يقول نسيت آيۃ کيت وکيت

يجهرون بالتكبير ام سلمة يا ابنة ابي امية سألت عن الركعتين بعد العصر وانه
اتاني ناس من عبد القيس بالاسلام من قومهم فشغلوني عن الركعتين بعد الظهر فهما هاتان
عائشة يا ام سلمة لا تؤذيني في عائشة فانه والله ما نزل علي الوحي وانا في
لحاف امرأة منكن غيرها انس يا ام سليم ما هذا الذي تصنعين قاله حين رآها تجمع
عرقه عائشة يا بريرة هل رأيت منها شيئا يريبك يعني عائشة قاله حين
قال فيها اهل الافك ما تقالوا عائشة يا بنية الا تحبين ما احب قاله لفاطمة
حين بعثها ازواج النبي صلى الله عليه وآله وسلم اليه ينشدنه العدل في عائشة عائشة
يا عائشة اشعرت ان الله افتاني فيما استفتيته فيه جاءني رجلان فقعد احدهما
عند رأسي والآخر عند رجلي فقال الذي عند رأسي للذي عند رجلي او الذي عند
رجلي للذي عند رأسي ما وجع الرجل قال مطبوب قال من طبه قال لبيد بن الاعصم
قال في اي شيء قال في مشط ومشاطة وجف طلعة ذكر قال فاين هو قال
في بير ذي اروان عائشة يا عائشة الامر اشد من ان ينظر بعضهم الى بعض
يعني يوم القيامة عائشة يا عائشة ما ازال اجد الم الطعام الذي اكلت بخيبر
فهذا اوان وجدت انقطاع ابهري من ذلك السم عائشة يا عائشة ما يؤمنني
ان يكون فيه عذاب قد عذب قوم بالريح وقد رأى قوم العذاب فقالوا هذا
عارض ممطرنا قاله لما قالت له يا رسول الله ارى الناس اذا رأوا الغيم فرحوا رجاء
ان يكون فيه المطر واراك اذا رأيته عرفت في وجهك الكراهية عائشة يا
عائشة والله لكان ماءها نقاعة الحناء ولكان نخلها رؤس الشياطين يعني بير
ذي اروان عائشة يا عائشة هذا جبرئيل يقرئك السلام ابو هريرة يا نساء المؤمنات
لا تحقرن احداكن لجارتها ولو كراع شاة محرق كذا ذكره الاقليشي والرواية يا نساء
المسلمات لا تحقرن جارة لجارتها ولو فرسن شاة الباب السادس ابو هريرة
ليس الشديد بالصرعة انما الشديد الذي يملك نفسه عند الغضب ابو هريرة ليس الغنى
عن كثرة العرض انما الغنى غنى النفس ابو هريرة ليس المسكين الذي ترده التمرة والتمرتان

قال ہذا یوسف فسلم علیہ فسلمت علیہ فرد علی ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی
الصالح ثم صعدبی حتی اتی السماء الرابعۃ فاستفتح قیل من ہذا قال جبرئیل قیل
ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیہ قال نعم قیل مرحبا بہ فنعم المجئ جاء ففتح
فلما خلصت فاذا ادریس قال ہذا ادریس فسلم علیہ فسلمت علیہ فرد ثم قال مرحبا
بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعدبی حتی اتی السماء الخامسۃ فاستفتح قیل من
ہذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیہ قال نعم قیل مرحبا
بہ فنعم المجئ جاء فلما خلصت فاذا ہارون قال ہذا ہارون فسلم علیہ فسلمت علیہ
فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعدبی حتے اتی السماء السادسۃ
فاستفتح قیل من ہذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل
الیہ قال نعم قیل مرحبا بہ فنعم المجئ جاء فلما خلصت فاذا موسی قال ہذا موسی فسلم
علیہ فسلمت علیہ فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح فلما تجاوزت بکے
فقیل لہ ما یبکیک قال ابکی لان غلاما بعث بعدی یدخل الجنۃ من امتہ اکثر ممن
یدخلہا من امتی ثم صعدبی الی السماء السابعۃ فاستفتح جبرئیل قیل من ہذا قال
جبرئیل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد بعث الیہ قال نعم قیل مرحبا بہ فنعم المجئ
جاء فلما خلصت فاذا ابراہیم قال ہذا ابوک ابراہیم فسلم علیہ فسلمت علیہ فرد السلام
علی ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح ثم رفعت الی سدرۃ المنتہی فاذا نبقہا
مثل قلال ہجر واذا ورقہا مثل آذان الفیلۃ قال ہذہ سدرۃ المنتہی واذا اربعۃ
انہار نہران ظاہران ونہران باطنان فقلت ما ہذان یا جبرئیل قال اما الباطنان
فنہران فی الجنۃ واما الظاہران فالنیل والفرات ثم رفع لی البیت المعمور ثم
اتیت باناء من خمر واناء من لبن واناء من عسل فاخذت اللبن فقال ہی الفطرۃ
انت علیہا وامتک ثم فرضت علی الصلوۃ خمسین صلوۃ کل یوم فرجعت فمررت
علی موسے فقال بما امرت قلت امرت بخمسین صلوۃ کل یوم قال ان امتک
لا تستطیع خمسین صلوۃ کل یوم وانی واللہ قد جربت الناس قبلک وعالجت بنی

بل هو نسي واستذكروا القرآن فانه اشد تفصيا من صدور الرجال من النعم من عقلها
فضل جابر بينا انا امشي اذ سمعت صوتا من السماء فرفعت راسي فاذا الملك
الذي جاءني بحراء جالسا على كرسي بين السماء والارض فجئثت منه فرقا فرجعت
فقلت زملوني زملوني فدثروني فانزل الله يا ايها المدثر قم فانذر وربك فكبر
وثيابك فطهر والرجز فاهجر ابن عمر بينا انا نائم اتيت بقدح لبن فشربت منه
حتى اني لارى الري يخرج من اظفاري ثم اعطيت فضلي عمر بن الخطاب
قالوا فما اولته قال العلم ابو سعيد بينا انا نائم رأيت الناس يعرضون علي و
عليهم قمص منها ما يبلغ الثدي ومنها ما يبلغ دون ذلك وعرض علي عمر بن الخطاب
وعليه قميص يجره قالوا فما اولت ذلك يا رسول الله قال الدين ابو هريرة
بينا انا نائم رأيتني في الجنة فاذا امرأة تتوضأ الى جانب قصر فقلت لمن هذا القصر
قالوا لعمر فذكرت غيرته فوليت مدبرا مالك بن صعصعة بينا انا في الحطيم وربما قال
في الحجر مضطجعا اذ اتاني آت فقد قال وسمعته يقول فشق ما بين هذه الى هذه
فاستخرج قلبي ثم اوتيت بطست من ذهب مملوة ايمانا فغسل قلبي ثم حشي ثم اعيد
ثم اتيت بدابة دون البغل وفوق الحمار ابيض يضع خطوه عند اقصى طرفه فحملت
عليه فانطلق بي جبرئيل حتى اتى السماء الدنيا فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل
قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قال مرحبا به فنعم المجئ جاء
ففتح فلما خلصت فاذا فيها آدم فقال هذا ابوك آدم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام
ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء الثانية فاستفتح
قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم
قيل مرحبا به فنعم المجئ جاء ففتح فلما خلصت اذا يحيى وعيسى وهما ابنا خالة قال هذا
يحيى وعيسى فسلم عليهما فسلمت فردا ثم قالا مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد
بي الى السماء الثالثة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد
قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجئ جاء ففتح فلما خلصت اذا يوسف

فلم ازل اثر رعنہ حتی جمعت منہ بقرا ورعارہا فجارنی فقال اتق اللہ ولا تظلمنی حقی
قلت اذہب الی تلک البقر ورعاتہا فخذہا فقال اتق اللہ ولا تستہزئ بی فقلت
انی لا استہزئ بک خذ تلک البقر ورعاتہا فاخذہ فذہب بہ فان کنت تعلم
انی فعلت ذلک ابتغاء وجہک فافرج ما بقی ففرج اللہ ما بقی ابو ہریرۃ بینما
رجل یسوق بقرۃ قد حمل علیہا التفتت الیہ البقرۃ فقالت انی لم اخلق لہذا ولکنی
انما خلقت للحرث فقال الناس سبحان اللہ بقرۃ تکلم فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فانی اومن بہ انا وابو بکر وعمر وبینا راع فی غنمہ عدا علیہا الذئب
فاخذ منہا شاۃ فطلبہ الراعی حتی استنقذہا منہ فالتفت الیہ الذئب فقال لہ
من لہا یوم السبع یوم لیس لہا راع غیری فقال الناس سبحان اللہ ذئب یتکلم
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی اومن بہ انا وابو بکر وعمر وما ہما ثم
ابو ہریرۃ بینما رجل یمشی بطریق فوجد غصن شوک علی الطریق فاخرہ فشکر اللہ لہ
فغفر لہ ابو ہریرۃ بینما رجل یمشی فی حلۃ تعجبہ نفسہ مرجل جمتہ اذ خسف اللہ بہ فہو
یتجلجل بہ الی یوم القیامۃ فصل جابر لعن اللہ الذی وسمہ قالہ لما رای حمارا قد وسم
فی وجہہ ابو ہریرۃ لعن اللہ السارق یسرق البیضۃ فتقطع یدہ ویسرق الحبل فتقطع
یدہ ابن عمر لعن اللہ الواصلۃ والمستوصلۃ والواشمۃ والمستوشمۃ عائشۃ
لعن اللہ الیہود والنصاری اتخذوا قبور انبیاءہم مساجد فصل ابو ہریرۃ لو آمن بی
عشرۃ من الیہود لآمن بی الیہود ویروی لو تابعنی عشرۃ من الیہود لم یبق علی
ظہرہا یہودی الا اسلم ابن عباس لو ان احدہم اذا اراد ان یاتی اہلہ وقال
بسم اللہ اللہم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا فانہ ان یقدر بینہما
ولد فی ذلک لم یضرہ الشیطان ابدا ابو ہریرۃ لو ان رجلا اطلع الیک بغیر اذن
فخذفتہ بحصاۃ ففقات عینہ ما کان علیک جناح ام حبیبۃ بنت ابی سفیان لو انہا
لم تکن ربیبتی فی حجری ما حلت لی انہا ابنۃ اخی من الرضاعۃ ارضعتنی وابا ہا ثویبۃ
فلا تعرضن علی بناتکن ولا اخواتکن یعنی درۃ بنت ابی سلمۃ قالہ لہا لما عرضت

بني اسرائيل اشد المعالجة فارجع الى ربك فاسئله التخفيف لامتك فرجعت
فوضع عني عشرا فرجعت الى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت
الى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت الى موسے فقال مثله فرجعت
فامرت بعشر صلوات كل يوم فرجعت الى موسى فقال مثله فرجعت فامرت بخمس صلوات كل
يوم فرجعت الى موسى فقال بما امرت فقلت امرت بخمس صلوات كل يوم قال ان امتك
لا تستطيع خمس صلوات كل يوم واني قد جربت الناس قبلك وعالجت بني اسرائيل اشد المعالجة
فارجع الى ربك فسأله التخفيف لامتك قال سألت ربي حتى استحييت ولكن ارضى واسلم فلما جاوزت
نادى مناد امضيت فريضتي وخففت عن عبادي حديث المعراج متفق عليه
لكني تتبعت فيه سياق البخاري ابن عمر بينما ثلثة نفر يمشون اخذهم المطر فاووا الى
غار في جبل فانحطت على فم غارهم صخرة من الجبل فاطبقت عليهم فقال بعضهم لبعض
انظروا اعمالا عملتموها صالحة لله فادعوا الله بها لعله يفرجها عنكم فقال احدهم اللهم
انه كان لي والدان شيخان كبيران وامرأتي ولي صبية صغار ارعى عليهم المواشي
فاذا ارحت عليهم حلبت فبدأت بوالدي فسقيتهما قبل بنيے وانه نأى بي ذات
يوم الشجر فلم آت حتى امسيت فوجدتهما قد ناما فحلبت كما كنت احلب فجئت بالحلاب
فقمت عند رؤسهما اكره ان اوقظهما من نومهما واكره ان اسقے الصبية قبلهما
والصبية يتضاغون عند قدمي فلم يزل ذلك دأبي ودابهم حتى طلع الفجر فان
كنت تعلم اني فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج لنا منها فرجة نرى منها السماء
ففرج الله منها فرجة فرأوا منها السماء وقال الآخر اللهم انه كانت لي ابنة عم احببتها
كاشد ما يحب الرجال النساء فطلبت اليها نفسها فابت حتے آتيها بمائة دينار
فسعيت حتى جمعت مائة دينار فجئتها بها فلما وقعت بين رجليها قالت يا عبد الله
اتق الله ولا تفتح الخاتم الا بحقه فقمت عنها فان كنت تعلم اني فعلت ذلك ابتغاء
وجهك فافرج لنا منها فرجة ففرج الله لهم وقال الآخر اللهم ان كنت استاجرت
اجيرا بفرق ارز فلما قضے عمله قال اعطني حقي فعرضت عليه حقه فتركه ورغب عنه

وان شئت فافطر قاله لحمزة بن عمرو الاسلمي وسأله عن الصيام في السفر وكان يسرد
الصوم جابر ان كان عندكم ماء بات في شنة والا كرعنا جابر ان كان
في شيء من ادويتكم خير ففي شرطة محجم او شربة من عسل او لذعة بنار عقبة بن عامر
ان نزلتم بقوم فامروا لكم بما ينبغي للضيف فاقبلوا فان لم يفعلوا فخذوا منهم
حق الضيف الذي ينبغي لهم عمر بن الخطاب ان يكن هو فلن تسلط عليه
وان لم يكن هو فلا خير في قتله يعني ابن صياد حكيم بن حزام خير الصدقة ما كان
عن ظهر غنى ابن مسعود خير الناس قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم يجيء
قوم تسبق شهادة احدهم يمينه ويمينه شهادته انس خير دور الانصار بنو النجار
ثم بنو عبد الاشهل ثم بنو الحارث بن الخزرج ثم بنو ساعدة وفي كل دور الانصار
خير ابو هريرة خير نساء ركبن الابل نساء قريش احناه على ولد في صغره وارعاه على
زوج في ذات يده علي خير نسائها مريم بنت عمران وخير نسائها خديجة ابو هريرة
وعائشة احب الاعمال الى الله ادومها وان قل عقبة بن عامر احق الشروط
ان توفوا بها ما استحللتم به الفروج ابو هريرة اخوف ويروى ان اخوف ما اخاف
عليكم ما يخرج الله لكم من زهرة الدنيا قالوا وما زهرة الدنيا يا رسول الله قال
بركات الارض قالوا يا رسول الله وهل يأتي الخير بالشر قال لا يأتي الخير الا بالخير
لا يأتي الخير الا بالخير لا يأتي الخير الا بالخير ان كل ما ينبت الربيع يقتل او يلم ويروى يقتل حبطا او يلم
الا آكلة الخضر فانها تأكل حتى اذا امتدت خاصرتاها استقبلت الشمس ثم اجترت
وبالت وثلطت ثم عادت فاكلت ان هذا المال خضرة حلوة فمن اخذه بحقه
ووضعه في حقه فنعم المعونة هو ومن اخذه بغير حقه كان كالذي يأكل ولا يشبع
عائشة اسرعكن لحاقا بي اطولكن يدا ابو هريرة اشعر كلمة تكلمت بها العرب
كلمة لبيد الا كل شيء ما خلا الله باطل ام حرام بنت ملحان اول جيش من امتي
يغزون البحر قد اوجبوا ام حرام بنت ملحان اول جيش من امتي يغزون
مدينة قيصر مغفور لهم ابو هريرة كل ابن آدم تأكله الارض الا عجب الذنب منه

عليه انتهاء عزة ابن عمر لو تركته بين يعني ام ابن صياد جابر لو تركتها ما زال
قائما قاله لام مالک حين عصرت العكة التي كانت تهدي فيها للنبي صلى الله
عليه وسلم ابو هريرة لو تعلمون ما اعلم لبكيتم كثيرا ولضحكتم قليلا علي لو دخلتموها
لم تزالوا فيها الى يوم القيمة يعني النار التي اوقدها عبد الله بن حذافة السهمي امير
من امرائه جابر لو قد جاء مال البحرين قد اعطيتک هكذا وهكذا وهكذا قاله عمران
بن حصين لو قلتها وانت تملک امرک افلحت كل الفلاح قاله لاسير من
بني عقيل اصابوا معها العضباء فافتدوه فقال اني مسلم انس لو كان لابن آدم
واديان من مال لابتغى اليهما ثالثا ولا يملأ جوف ابن آدم الا التراب ويتوب الله
على من تاب ابو هريرة لو يعلم الكافر بكل الذي عند الله من الرحمة لم ييأس من
الجنة ولو يعلم المؤمن بكل الذي عند الله من العذاب لم يأمن من النار ابو جهيم
عبد الله بن الحارث لو يعلم المار بين يدي المصلي ماذا عليه لكان ان يقف اربعين
خيرا له من ان يمر بين يديه ابو هريرة لو يعلم المؤمن ما عند الله من العقوبة ما طمع بجنته
احد ولو يعلم الكافر ما عند الله من الرحمة ما قنط من جنته احد ابو هريرة لو يعلم الناس
ما في النداء والصف الاول ثم لم يجدوا الا ان يستهموا عليه لاستهموا ولو يعلمون ما
في التهجير لاستبقوا اليه ولو يعلمون ما في العتمة والصبح لاتوهما ولو حبوا فصل ابن عباس
لولا ان اشق على امتي لامرتهم ان يصلوها كذلک يعني صلوة العشاء قاله حين اخرها
انس لولا ان سمي الله لاحللت انس لولا اني اخاف ان تكون من الصدقة
لاكلتها ابو هريرة لولا ان اشق على المسلمين ما تخلفت عن سرية ولكن لا اجد حمولة
ولا اجد ما احملهم عليه ويشق على ان تخلفوا عني ابو هريرة لولا بنو اسرائيل لم يخنز
اللحم ولولا حواء لم تخن انثى زوجها فصل ابو هريرة وزيد بن خالد الجهني ان زنت
فاجلدوها ثم ان زنت فاجلدوها ثم ان زنت فاجلدوها ثم بيعوها ولو بضفير
يعني الامة غير المحصنة ابن عباس ان شئت صبرت ولک الجنة وان شئت
دعوت الله ان يعافيک قاله لامرأة كانت تصرع عائشة ان شئت فصم

فی البنیان عمر الاعمال بالنیات ولکل امرئ ما نوی فمن کانت ہجرتہ الی اللہ
رسولہ فہجرتہ الی اللہ ورسولہ ومن کانت ہجرتہ الی دنیا یصیبہا او امراۃ یتزوجہا فہجرتہ
الی ما ہاجر الیہ ابو ہریرۃ الایمان بضع وسبعون شعبۃ والحیاء شعبۃ من الایمان روایۃ
البخاری وسبعون وروایۃ مسلم سبعون او ستون علی الشک ابن عباس الایم احق
بنفسہا من ولیہا والبکر تستاذن فی نفسہا واذنہا صماتہا انس الایمنون الایمنون
الایمنون النواس بن سمعان البر حسن الخلق انس البرکۃ فی نواصی الخیل
انس البزاق فی المسجد خطیئۃ وکفارتہا دفنہا حکیم بن حزام البیعان بالخیار لم
یتفرقا او قال حتی یتفرقا فان صدقا وبینا بورک لہما فی بیعہما وان کتما وکذبا
محقت برکۃ بیعہما ابو ہریرۃ التثاؤب من الشیطان فاذا تثاوب احدکم فلیکظم
ما استطاع ابو ہریرۃ التصفیح للنساء والتسبیح للرجال سعد بن ابی وقاص الثلث
والثلث کثیر او کبیر قالہ لہ حین قال فی مرضہ افاتصدق بثلثی مالی قال لا قال
فالشطر قال لا قال فالثلث قال الحدیث جابر الحرب خدعۃ عائشۃ الحمی من
فیح جہنم انس وعمران بن حصین الحیاء خیر کلہ ابن عمر الحیاء من الایمان
ابن عمر الخیر معقود فی نواصی الخیل الی یوم القیامۃ ابو ہریرۃ الخیل ثلثۃ لرجل اجر
لرجل ستر وعلی رجل وزر فاما الذی لہ اجر فرجل ربطہا فی سبیل اللہ فاطال لہا فی
مرج او روضۃ فما اصابت فی طیلہا ذلک من المرج او الروضۃ کانت لہ حسنات
ولو انہ انقطع طیلہا فاستنت شرفا او شرفین کانت لہ آثارہا وارواثہا حسنات
ولو انہا مرت بنہر فشربت منہ ولم یرد ان یسقیہا کان ذلک حسنات لہ فہی لذلک
الرجل اجر ورجل ربطہا تغنیا وتعففا ثم لم ینس حق اللہ فی رقابہا ولا ظہورہا فہی
لذلک ستر ورجل ربطہا فخرا ورئاء ونواء لاہل الاسلام فہی علی ذلک وزر عمر الذہب
بالورق ربوا الا ہاء وہاء والبر بالبر ربوا الا ہاء وہاء والشعیر بالشعیر ربوا الا ہاء وہاء والتمر بالتمر ربوا الا ہاء
وہاء ویروی الورق بالورق ربوا الا ہاء وہاء والذہب بالذہب ربوا الا ہاء وہاء ابو
قتادۃ الحارث بن ربعی الرؤیا من اللہ والحلم من الشیطان عائشۃ الرحم

خلق وفیہ یرکب ابوہریرۃ کل امتی معافی الا المجاہرون وان من الاجہار
ان یعمل العبد باللیل عملاً ثم یصبح قد سترہ ربہ فیقول یا فلان عملت البارحۃ
کذا وکذا وقد بات یسترہ ربہ ویصبح یکشف ستر اللہ عنہ ابوہریرۃ کل سلامی
من الناس علیہ صدقۃ کل یوم تطلع فیہ الشمس تعدل بین الاثنین صدقۃ و
تعین الرجل فی دابتہ فتحملہ علیہا او ترفع لہ علیہا متاعہ صدقۃ والکلمۃ الطیبۃ صدقۃ
وبکل خطوۃ تمشیہا الی الصلوۃ صدقۃ وتمیط الاذی عن الطریق صدقۃ ابوموسیٰ
کل شراب اسکر فہو حرام ابن عمر کل شئے بقدر حتی العجز والکیس او الکیس والعجز
ابن عمر کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ ابن عمر کل مسکر خمر وکل مسکر حرام و
من شرب الخمر فی الدنیا فمات وہو یدمنہا لم یتب لم یشربہا فی الآخرۃ ابن
عباس کل مصور فی النار جابر کل معروف صدقۃ ام ہانی بنت ابی طالب
قد اجرنا من اجرت وآمنا من آمنت قالہ لہا یوم فتح مکۃ جابر قد اخذت
جملک باربعۃ دنانیر ولک ظہرہ الی المدینۃ قالہ لہ ابوہریرۃ قد عجب اللہ من صنیعکما
بضیفکما اللیلۃ یعنی رجلا من الانصار وامرأتہ ابوہریرۃ لقد الکتم او قطعتم ظہر الرجل
یعنی المطری فی المدحۃ المسور بن مخرمۃ و مروان بن الحکم لقد رأی ہذا ذعراً
یعنی احد الرجلین اللذین رجعا بابی بصیر من المدینۃ الباب السابع عائشۃ
الارواح جنود مجندۃ فما تعارف منہا ائتلف وما تناکر منہا اختلف عمر بن الخطاب
الاسلام ان تشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وتقیم الصلوۃ وتؤتی الزکوۃ
وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا قالہ لجبرئیل حین جاءہ علی
صورۃ رجل فقال صدقت قال فاخبرنی عن الایمان قال ان تؤمن باللہ و
ملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ قال صدقت قال
فاخبرنی عن الاحسان قال ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ
یراک قال فاخبرنی عن الساعۃ قال ما المسئول عنہا باعلم من السائل قال فاخبرنی
عن اماراتہا قال ان تلد الامۃ ربتہا وان تری الحفاۃ العراۃ العالۃ رعاء الشاء یتطاولون

اذناہم فمن اخفر مسلما فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ
یوم القیامۃ صرفا ولا عدلا ومن والی قوما بغیر اذن موالیہ وفی روایۃ ومن ادعی
الی غیر ابیہ او انتمی الی غیر موالیہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین
لا یقبل اللہ منہ یوم القیامۃ صرفا ولا عدلا **ابن مسعود** المرء مع من احب **ابن عمر** المسلم
اخو المسلم لا یظلمہ ولا یسلمہ **البراء بن عازب** المسلم اذا سئل فی القبر یشہد ان لا الہ
الا اللہ وان محمدا رسول اللہ فذلک قولہ یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت
عبد اللہ بن عمرو المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ **عبد اللہ بن عمرو**
المہاجر من ہجر ما نہی اللہ عنہ **عمر** المیت یعذب فی قبرہ بما نیح علیہ وفی روایۃ
ما نیح علیہ **ابو ہریرۃ** الناس تبع لقریش فی ہذا الشان مسلمہم تبع لمسلمہم وکافرہم
تبع لکافرہم الناس معادن خیارہم فی الجاہلیۃ خیارہم فی الاسلام اذا فقہوا تجدون
من خیر الناس اشد الناس کراہیۃ لہذا الشان حتی یقع فیہ **ابن عمر** الناس کابل
مائۃ لا تجد فیہا راحلۃ واحدۃ **ابن عمر** الوتر رکعۃ من آخر اللیل **عائشۃ** الولاء
لمن اعتق **ابو ہریرۃ** الولد للفراش وللعاہر الحجر **ابو ہریرۃ** الیمین الکاذبۃ منفقۃ
للسلعۃ ممحقۃ للکسب **ابو ہریرۃ** ایما امرء مسلم اعتق امرءا مسلما استنقذ اللہ بکل عضو
منہ عضوا منہ من النار **مالک بن بحینۃ** آلصبح اربعا آلصبح اربعا **ابن مسعود**
اترضون ان تکونوا ربع اہل الجنۃ قلنا نعم قال اترضون ان تکونوا ثلث اہل الجنۃ
قلنا نعم قال والذی نفس محمد بیدہ انی لارجو ان تکونوا نصف اہل الجنۃ وذلک
ان الجنۃ لا یدخلہا الا نفس مسلمۃ وما انتم فی اہل الشرک الا کالشعرۃ البیضاء فی
جلد الثور الاسود او کالشعرۃ السوداء فی جلد الثور الاحمر **عمر** اترون ہذہ المراۃ
طارحۃ ولدہا فی النار قلنا لا واللہ فقال للہ ارحم بعبادہ من ہذہ المراۃ بولدہا
قالہ حین رای امراۃ من السبی تسعی اذا وجدت صبیا فی السبی اخذتہ فالزقتہ
ببطنہا فارضعتہ **عائشۃ** اتریدین ان ترجعی الی رفاعۃ لا حتی تذوقی عسیلتہ
ویذوق عسیلتک قالہ للمراۃ رفاعۃ القرظی وقد طلقہا ثلثا **البراء بن عازب** آیبون

معلقة بالعرش تقول من وصلني وصله الله ومن قطعني قطعه الله **ابو هريرة** الساعي
على الارملة والمسكين كالمجاهد في سبيل الله قال ابو هريرة واحسبه قال كالقائم
لا يفتر وكالصائم لا يفطر **ابو هريرة** السفر قطعة من العذاب يمنع احدكم نومه وطعامه
وشرابه فاذا قضى احدكم نهمته من وجهه فليعجل الى اهله **ابن عمر** الشوم في المرأة
والفرس والدار **ابو هريرة** الشونيز فيه دواء من كل داء الا السام **ابو هريرة**
الشهداء خمسة المطعون والمبطون والغرق وصاحب الهدم والشهيد في سبيل الله
انس الصبر عند الصدمة الاولى **اسامة بن زيد** الصلوة امامك **ابو هريرة**
الصيام جنة **ابو شريح العدوي** الضيافة ثلثة ايام وجائزته يوم وليلة ولا يحل لرجل
مسلم ان يقيم عند اخيه حتى يؤثمه زاد مسلم قالوا يا رسول الله كيف يؤثمه قال يقيم عنده
ولا شيء له يقريه به **انس** الطاعون شهادة لكل مسلم **ابن عمر** الظلم ظلمات
يوم القيامة **ابن عباس** العائد في هبته كالكلب يعود في قيئه **ابو هريرة** العجماء
جبار والبير جبار والمعدن جبار وفي الركاز الخمس **ابو هريرة** العمرة الى العمرة كفارة
لما بينهما والحج المبرور ليس له جزاء الا الجنة **ابو هريرة** العمرى جائزة **جابر** العمرى لمن
وهبت له **ابو سعيد** الغسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم وان يستن وان يمس
طيبا ان وجد **ابو هريرة** الفخر والخيلاء في الفدادين من اهل الوبر والسكينة في
اهل الغنم **ابو هريرة** الفطرة خمس الختان والاستحداد وقص الشارب وتقليم الاظفار
ونتف الاباط **ابو هريرة** الكلمة الطيبة صدقة **سعيد بن زيد** الكماة من المن و
ماؤها شفاء للعين **ابو هريرة** المؤمن للمؤمن كالبنيان يشد بعضه بعضا **جابر وابن عمر**
المؤمن ياكل في معي واحد والكافر ياكل في سبعة امعاء **عائشة** الماهر بالقرآن
مع السفرة الكرام البررة والذي يقرأ القرآن ويتتعتع فيه وهو عليه شاق له اجران
اسماء بنت ابي بكر المتشبع بما لم يعط كلابس ثوبي زور **علي** المدينة حرم ما بين
عير الى ثور فمن احدث فيها حدثا او آوى محدثا فعليه لعنة الله والملائكة والناس
اجمعين لا يقبل الله منه يوم القيمة صرفا ولا عدلا ذمة المسلمين واحدة يسعى بها

وصالح المومنين وزاد البخاري ولكن لهم رحم ابلها ببلالها **ابو مسعود** عقبه بن عمرو الانصاري الا ان الايمان ههنا وان القسوة وغلظ القلوب في الفدادين عند اصول اذناب الابل حيث يطلع قرنا الشيطان في ربيعة ومضر **المسور بن مخرمة** الا ان بني هشام بن المغيرة استاذنوني ان ينكحوا ابنتهم علي بن ابي طالب فلا آذن لهم ثم لا آذن لهم ثم لا آذن لهم الا ان يحب بن ابي طالب ان يطلق ابنتي وينكح ابنتهم فانما ابنتي بضعة مني يريبني ما رابها ويوذيني ما آذاها **فاطمة** الا ترضين ان تكوني سيدة نساء العالمين او سيدة نساء هذه الامة قاله لها **ابن عمر** الا تسمعون ان الله لا يعذب بدمع العين ولا بحزن القلب ولكن يعذب بهذا او يرحم **عبد الله بن عمرو** الم اخبر انك تصوم ولا تفطر وتصلي الليل فلا تفعل فان لعينيك حظا ولنفسك حظا ولاهلك حظا فصم وافطر وصل ونم وصم من كل عشرة ايام يوما ولك اجر تسعة ويروي فانك اذا فعلت ذلك هجمت عيناك ونفهت نفسك **عائشة** الم تري ان قومك حين بنوا الكعبة اقتصروا عن قواعد ابراهيم فقلت يا رسول الله الا تردها على قواعد ابراهيم قال لولا حدثان قومك بالكفر لفعلت **ابو بكر** الم يأن للرحيل قاله له بعد خروجه الى المدينة **ابو هريرة** افلا اعلمكم شيئا تدركون به من سبقكم وتسبقون به من بعدكم ولا يكون احد افضل منكم الا من صنع مثل ما صنعتم قالوا بلى يا رسول الله قال تسبحون وتكبرون وتحمدون دبر كل صلوة ثلثا وثلثين مرة **عائشة** افلا اكون عبدا شكورا قاله حين قيل له اتكلف هذا وقد غفر لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر **انس** افلا تخرجون مع راعينا في ابله فتصيبون من ابوالها والبانها قاله لنفر من عكل او عرينة **انس** اليس الذي امشاه على رجليه في الدنيا قادرا على ان يمشيه على وجهه يوم القيامة **انس** اليس يشهد ان لا اله الا الله واني رسول الله يعني مالك بن الدخشم قالوا انه يقول ذلك وما هو في قلبه قال لا يشهد احد انه لا اله الا الله واني رسول الله فيدخل النار او تطعمه **ابو هريرة** اولكلكم ثوبان قاله لسائل سأله عن الصلوة في ثوب واحد

من لبین ہذہ لنا دین سعد بن معاذ فی الجنۃ خیر منہا والین **ابوبکرۃ** ارایت
ان کان اسلم وغفار ومزینۃ وجہینۃ خیرا من بنی تمیم وبنی عامر واسد و
غطفان اخابوا وخسروا قال نعم قال فوالذی نفسی بیدہ انہم لاخیر منہم قالہ
للاقرع بن حابس حین قال انما بایعک سراق الحجیج من اسلم وغفار ومزینۃ
وجہینۃ **انس** ارایت ان منع اللہ الثمر بم یستحل مال اخیہ **ابن عمر** ارایتکم
لیلتکم ہذہ فان راس مائۃ سنۃ منہا لایبقے ممن ہو علی ظہر الارض احد **ابن عباس**
ارایت لو کان علی امک دین فقضیتہ اکان یودی عنہا قالت نعم قال فصومی
عن امک **ابوہریرۃ** ارایتم لو ان نہرا بباب احدکم یغتسل منہ کل یوم خمس مرات
ہل یبقی من درنہ شیئ قالوا لایبقے من درنہ شیئ قال فذلک مثل الصلوات الخمس
یمحو اللہ بہن الخطایا **جابر** ارکعت رکعتین قال لا قال قم فارکعہما ویروے قم
فارکع رکعتین وتجوز فیہما قالہ لسلیک الغطفانی حین جاء یوم الجمعۃ وہو قاعد
علی المنبر فقعد سلیک قبل ان یصلی **ابوہریرۃ** اصدق ذوالیدین **کعب بن عجرۃ**
ایؤذیک ہوام راسک قلت نعم قال فاحلق وصم ثلثۃ ایام او اطعم ستۃ مساکین
او انسک نسیکۃ لا ادری بای ذلک بدا قالہ لہ زمن الحدیبیۃ **ابوہریرۃ** الا احدثکم
حدیثا عن الدجال ما حدث بہ نبی قومہ انہ اعور وانہ یجیئ بمثال الجنۃ والنار
فالتی یقول انہا الجنۃ ہی النار وانی انذرکم کما انذر بہ نوح قومہ **علی** الا
اخبرک ما ہو خیر لک منہ تسبحین اللہ ثلثا وثلثین وتحمدین اللہ ثلثا وثلثین وتکبرین اللہ
اربعا وثلثین قالہ لفاطمۃ رضی اللہ عنہا حین سألتہ خادما **حارثۃ بن وہب**
الخزاعی الا اخبرکم باہل الجنۃ کل ضعیف متضعف لو یقسم علی اللہ لابرہ الا اخبرکم
باہل النار کل عتل جواظ مستکبر **ابوواقد اللیثی** الا اخبرکم عن النفر الثلثۃ اما
احدہم فاوی الی اللہ فاوی اللہ واما الآخر فاستحیی فاستحیے اللہ منہ واما الآخر
فاعرض فاعرض اللہ عنہ **عائشۃ** الا استحیی ممن تستحیی منہ الملائکۃ یعنے عثمان
بن عفان **عمرو بن العاص** الا ان آل ابی فلان لیسوا لی باولیاء انما ولیی اللہ

ويقولون لولا موضع اللبنة قال رسلم فانا موضع اللبنة جئت ختمت الانبياء ابو سعيد
اياكم والجلوس في الطرقات فقالوا يا رسول الله ما لنا من مجالسنا بد نتحدث فيها
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا ابيتم الا المجلس فاعطوا الطريق حقه
قالوا وما حق الطريق يا رسول الله قال غض البصر وكف الاذى ورد السلام
والامر بالمعروف والنهي عن المنكر عقبة بن عامر اياكم والدخول على النساء فقال
رجل من الانصار يا رسول الله افرأيت الحمو فقال الحمو الموت انس اياكم و
دعوة المظلوم وان كان كافرا ابو هريرة اياكم والوصال البراء بن عازب انا النبي
لا كذب انا ابن عبد المطلب اللهم نزل نصرك قاله يوم حنين ابو هريرة انا
اولى الناس بابن مريم الانبياء اولاد علات وليس بيني وبينه نبي ابو هريرة
انا اولى بالمؤمنين من انفسهم فمن توفي من المؤمنين فترك دينا فعلي قضاؤه ومن
ترك مالا فلورثته جرير انا فرطكم على الحوض عائشة دونكم يا بني ارفدة قاله يوم
عيد للسودان وكانوا يلعبون بالدرق والحراب عائشة على رسلك فاني ارجو
ان يؤذن لي قاله لابي بكر قبل الهجرة صفية بنت حيي على رسلكما انها صفية
بنت حيي ابو موسى على رسلكم اعلمكم وابشروا ان من نعمة الله عليكم انه ليس احد
من الناس يصلي هذه الساعة غيركم او قال ما صلى هذه الساعة احد غيركم قاله حين
اعتم بالصلوة جابر عليكم بالاسود منه فانه اطيب قال جابر فقلت اكنت ترعى
الغنم قال نعم وهل من نبي الا رعاها جابر لك الثمن ولك الجمل لك الثمن ولك الجمل
قاله له ابن مسعود وانس لكل غادر لواء يوم القيامة بقدر غدرته ابو هريرة لكل
نبي دعوة يدعو بها فاريد ان شاء الله ان اختبي دعوتي شفاعة لامتي يوم القيامة
ابو هريرة للعبد المملوك المصلح اجران جبير بن مطعم لي خمسة اسماء انا محمد واحمد
وانا الماحي الذي يمحو الله بي الكفر وانا الحاشر الذي يحشر الناس على قدمي و
انا العاقب ابو هريرة لم يتكلم في المهد الا ثلثة عيسى بن مريم وصاحب جريج و
بينا صبي يرضع ابو هريرة لم يكذب ابراهيم النبي قط الا ثلث كذبات ثنتين في

عائشة ولوانی انتقلت من امری ما استدبرت ما سقت الهدی معی حتی اشتریه ثم احل
کما حلوا جابر اما انک قادم فاذا قدمت فالکیس الکیس قاله لہ میمونة بنت
الحارث اما انک لو اعطیتها اخوالک کان اعظم لاجرک قاله لها لما اعتقت ولیدة
ابن عباس اما انهما یعذبان وما یعذبان فی کبیر اما احدهما فکان یمشی بالنمیمة
واما الآخر فکان لا یستتر من بوله ویروی لا یستنزه سعد بن ابی وقاص
اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی غیر انه لا نبی بعدی قاله لعلی
رضی الله عنه عند خروجه الی غزوة تبوک ابوهریرة اما وابیک لتنبأنه ان تصدق
وانت صحیح شحیح تخشی الفقر وتأمل الغنی زاد مسلم وتأمل البقاء ثم اتفقا ولا تمهل حتی
اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان کذا ولفلان کذا وقد کان لفلان تفرد مسلم بقوله
اما وابیک المسیب بن حزن اما والله لاستغفرن لک ما لم انه عنک فانزل الله
ما کان للنبی والذین آمنوا الی قوله اصحاب الجحیم قاله لابی طالب عند وفاته
ابوهریرة اما یخشی احدکم اذا رفع رأسه قبل الامام ان یحول الله رأسه رأس حمار
او یجعل الله صورته صورة حمار ابوهریرة مثل البخیل والمتصدق مثل رجلین علیهما
جبتان او جنتان من حدید اذا هم المتصدق بصدقة اتسعت علیه حتی تعفی اثره
واذا هم البخیل بصدقة تقلصت عنه وانضمت یداه الی تراقیه وانقبضت کل حلقة
الی صاحبتها فیجتهد ان یوسعها فلا یستطیع ویروی فلا تتسع ابن عمر مثل القرآن
مثل الابل المعلقة ان عقلها صاحبها امسکها وان ترکها ذهبت ابوموسی مثل
المؤمن الذی یقرأ القرآن مثل الاترجة ریحها طیب وطعمها طیب ومثل المؤمن الذی
لا یقرأ القرآن مثل التمرة لا ریح لها وطعمها حلو ومثل المنافق الذی یقرأ القرآن
مثل الریحانة ریحها طیب وطعمها مر ومثل المنافق الذی لا یقرأ القرآن کمثل الحنظلة
لیس لها ریح وطعمها مر جابر مثل المؤمن مثل السنبلة تحرکها الریح فتقوم مرة وتقع
اخری ومثل الکافر مثل الارزة لا تزال قائمة حتی تنقعر جابر مثلی ومثل الانبیاء
کرجل بنی دارا فاکملها واحسنها الا موضع لبنة فجعل الناس یدخلونها ویعجبون

كنت بريئة فسيبرئك الله وان كنت الممت بذنب فاستغفري الله وتوبي اليه فان العبد اذا اعترف بذنبه ثم تاب تاب الله عليه كعب بن مالك اما هذا فقد صدق فقم حتى يقضي الله فيك قال له الباب الثامن ابو موسى جنتان من فضة آنيتهما وما فيهما وجنتان من ذهب آنيتهما وما فيهما وما بين القوم وبين ان ينظروا الى ربهم الا رداء الكبرياء على وجهه في جنة عدن ابو هريرة كلمتان خفيفتان على اللسان ثقيلتان في الميزان حبيبتان الى الرحمن سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم ابو هريرة ثلثة لا يكلمهم الله يوم القيامة ولا ينظر اليهم ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم رجل على فضل ماء بالفلاة يمنعه من ابن السبيل ورجل بايع رجلا بسلعة بعد العصر فحلف له بالله لاخذها بكذا وكذا فصدقه وهو على غير ذلك ورجل بايع اماما لا يبايعه الا للدنيا فان اعطاه منها وفى وان لم يعط منها لم يف ابو موسى ثلثة لهم اجران رجل من اهل الكتاب آمن بنبيه وآمن بمحمد والعبد المملوك اذا ادى حق الله وحق مواليه ورجل كانت عنده امة يطؤها فادبها فاحسن تاديبها وعلمها فاحسن تعليمها ثم اعتقها فتزوجها فله اجران انس ثلث من كن فيه وجد حلاوة الايمان من كان الله ورسوله احب اليه مما سواهما وان يحب المرء لا يحبه الا لله وان يكره ان يعود في الكفر بعد ان انقذه الله منه كما يكره ان يقذف في النار عبد الله بن عمرو اربع من كن فيه كان منافقا خالصا ومن كانت فيه خصلة منهن كانت فيه خصلة من النفاق حتى يدعها اذا اؤتمن خان واذا حدث كذب واذا عاهد غدر واذا خاصم فجر طلحة بن عبيد الله خمس صلوات في اليوم والليلة قاله لرجل سائل عن الاسلام فقال هل على غيرهن فقال لا الا ان تطوع قال وصيام شهر رمضان فقال هل على غيره فقال لا الا ان تطوع وذكر له رسول الله صلى الله عليه وسلم الزكوة فقال هل على غيرها فقال لا الا ان تطوع فادبر الرجل وهو يقول والله لا ازيد على هذا ولا انقص منه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم افلح ان صدق ويروى افلح وابيه ان صدق او دخل الجنة وابيه ان صدق

ذات الله قوله انی سقیم وقوله بل فعله کبیرهم هذا وواحدة فی شان سارة
ابو هریرة لن یدخل احدا منکم عمله الجنة قالوا ولا انت یا رسول الله قال ولا
انا الا ان یتغمدنی الله منه بفضل ورحمة جابر لما کذبنی قریش قمت فی الحجر
فجلی الله لی بیت المقدس فطفقت اخبرهم عن آیاته وانا انظر الیه فاطمة بنت
قیس اما ابو جهم فلا یضع عصاه عن عاتقه واما معاویة فصعلوک لا مال له انکحی
اسامة قاله لها لما طلقها زوجها ابو عمرو بن حفص البتة فخطبها ابو جهم ومعاویة بن
ابی سفیان المسور بن مخرمة ومروان بن الحکم اما الاسلام فاقبل واما المال
فلست منه فی شیئ قاله للمغیرة بن شعبة حین اسلم عبد الله بن سلام اما الطرق التی رایت عن یسارک
فهی طرق اصحاب الشمال واما الطرق التی رایت عن یمینک فهی طرق اصحاب الیمین
واما الجبل فهو منزل الشهداء لن تناله واما العمود فهو عمود الاسلام واما العروة فهو
عروة الاسلام ولن تزال مستمسکا بها حتی تموت یعلی بن امیة اما الطیب الذی
بک فاغسله ثلث مرات واما الجبة فانزعها ثم اصنع فی عمرتک ما تصنع فی حجک
قاله لرجل جاءه بالجعرانة قد اهل بالعمرة وهو مصفر لحیته ورأسه وعلیه جبة فقال
انی احرمت بعمرة وانا کما ترے جبیر بن مطعم اما انا فافیض علی رأسی ثلث
اکف وقال البخاری ثلثا واشار بیدیه کلتیهما قاله حین تماروا فی الغسل عنده فقال
بعض القوم اما انا فانی اغسل رأسی بکذا وکذا عائشة اما انا فقد عافانی الله و
کرهت ان اثیر علی الناس شرا عبد الله بن سلام اما اول اشراط الساعة فنار
تحشر الناس من المشرق الی المغرب واما اول طعام یأکله اهل الجنة فزیادة کبد حوت
واذا سبق ماء الرجل ماء المرأة نزع الولد واذا سبق ماء المرأة نزعت اجابه بها
حین سأله عنها قبل اسلامه المسور بن مخرمة ومروان بن الحکم اما بعد فان اخوانکم
قد جاءونا تائبین وانی قد رأیت ان ارد الیهم سبیهم فمن احب منکم ان یطیب ذلک
فلیفعل ومن احب منکم ان یکون علی حظه حتی نعطیه ایاه من اول ما یفیئ الله علینا
فلیفعل یعنی وفد هوازن عائشة اما بعد یا عائشة فانه بلغنی عنک کذا وکذا فان

عقالہ قال تبوک علی سیخرج قوم فی آخر الزمان حدثار الاسنان سفہار الاحلام
یقولون من خیر قول البریۃ یقرؤن القرآن لایجاوز ایمانہم حناجرہم یمرقون
من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ فاینما لقیتموہم فاقتلوہم فان فی قتلہم اجرا
لمن قتلہم عند اللہ یوم القیمۃ ابن عباس آمرکم باربع وانہاکم عن اربع الایمان
باللہ شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلوۃ وایتار الزکوۃ
وان تودوا خمس ما غنمتم وانہاکم عن الدبار والحنتم والنقیر والمقیر قالہ لوفد عبد القیس
ابن عمر اری رؤیاکم قد تواطأت فی السبع الاواخر فمن کان متحریہا فلیتحرہا
فی السبع الاواخر جابر تبکیہ اولا تبکیہ ما زالت الملائکۃ تظلہ باجنحتہا حتی رفعتموہ
یعنی عبد اللہ ابا جابر ابوہریرۃ تجدون من شر الناس ذا الوجہین الذی
یاتی ہولار بوجہ وہولار بوجہ فاطمۃ بنت قیس تدرون لم جمعتکم قالوا اللہ ورسولہ
اعلم قال انی واللہ ما جمعتکم لرغبۃ ولا لرہبۃ ولکن جمعتکم لان تمیا الداری کان رجلا
نصرانیا فجار فبایع واسلم وحدثنی حدیثا وافق الذی کنت احدثکم عن المسیح
الدجال حدثنی انہ رکب فی سفینۃ بحریۃ مع ثلثین رجلا من لخم وجذام فلعب بہم
الموج شہرا فی البحر ثم ارفئوا الی جزیرۃ فی البحر حتی مغرب الشمس فجلسوا فی اقرب
السفینۃ فدخلوا الجزیرۃ فلقیتہم دابۃ اہلب کثیر الشعر لایدرون ما قبلہ من دبرہ من
کثرۃ الشعر فقالوا ویلک ما انت قالت انا الجساسۃ قالوا وما الجساسۃ قالت
ایہا القوم انطلقوا الی ہذا الرجل فی الدیر فانہ الی خبرکم بالاشواق قالوا لما سمت لنا
رجلا فرقنا منہا ان تکون شیطانۃ قال فانطلقنا سراعا حتی دخلنا الدیر فاذا فیہ
اعظم انسان رایناہ قط خلقا واشدہ وثاقا مجموعۃ یداہ الی عنقہ ما بین رکبتیہ الی کعبیہ
بالحدید قلنا ویلک ما انت قال قد قدرتم علی خبری فاخبرونی ما انتم قالوا نحن
اناس من العرب رکبنا فی سفینۃ بحریۃ فصادفنا البحر حین اغتلم فلعب بنا الموج شہرا
ثم ارفانا الی جزیرتک ہذہ فجلسنا فی اقربہا فدخلنا الجزیرۃ فلقیتنا دابۃ اہلب کثیر الشعر
لاندری ما قبلہ من دبرہ من کثرۃ الشعر فقلنا ویلک ما انت فقالت انا الجساسۃ

عائشة خمس من الدواب كلهن فاسق تقتلن فے الحرم الغراب والحداة والعقرب
والفارة والكلب العقور ابو هريرة سبعة يظلهم الله فے ظله يوم لا ظل الا ظله امام
عادل وشاب نشأ في عبادة الله ورجل قلبه معلق فے المساجد ورجلان تحابا
فے الله اجتمعا عليه وتفرقا عليه ورجل دعته امرأة ذات منصب وجمال فقال
اني اخاف الله ورجل تصدق بصدقة فاخفاها حتے لا تعلم شماله ما تنفق يمينه
ورجل ذكر الله خاليا ففاضت عيناه انس والذي نفسي بيده انكم لاحب
الناس الي مرتين يعنے الانصار ابو هريرة والذي نفسي بيده لاذودن
رجالا عن حوضي كما تذاد الغريبة من الابل عن الحوض ابو هريرة والذي نفسي
بيده ليوشكن ان ينزل فيكم ابن مريم حكما مقسطا فيكسر الصليب ويقتل الخنزير
ويضع الجزية ويفيض المال حتى لا يقبله احد سعد بن ابي وقاص وابو هريرة والذي
نفسي بيده ما لقيك الشيطان سالكا فجا قط الا سلك فجا غير فجك هذه رواية سعد
وفے رواية ابو هريرة قط سالكا فجا قاله لعمر بن الخطاب رضے الله عنه ابو هريرة
والذي نفسي بيده ما من رجل يدعو امرأته الي فراشه فتابى عليه الا كان الذے
فے السماء ساخطا عليها حتے يرضے عنها المسور بن مخرمه ومروان بن الحكم
والله اني لرسول الله وان كذبتموني اكتب محمد بن عبد الله قاله زمن الحديبية
ابو هريرة والله لان يلج احدكم بيمينه فے اهله آثم له عند الله من ان يعطي كفارته
التي فرض الله عليه ابو هريرة وابو شريح الخزاعي والله لا يؤمن والله لا يؤمن
والله لا يؤمن قيل من يا رسول الله قال الذي لا يأمن جاره بوائقه البراء بن
عازب والله لولا الله ما اهتدينا + ولا تصدقنا ولا صلينا + فانزلن سكينة علينا
وثبت الاقدام ان لاقينا + والمشركون قد بغوا علينا + اذا ارادوا فتنة ابينا +
ابو هريرة ستكون فتنة القاعد فيها خير من القائم والقائم فيها خير من الماشے
والماشي خير من الساعي من تشرف لها تستشرفه ومن وجد ملجأ او معاذا فليعذ به
ابو حميد الساعدي ستهب الليلة ريح شديدة فلا يقم فيها احد فمن كان له بعير فليشد

فيقال لهم هل فيكم من رأى رسول الله فيقولون نعم فيفتح لهم ثم يغزو فئام من الناس
فيقال لهم هل فيكم من رأى من صحب رسول الله فيقولون نعم فيفتح لهم ثم يغزو فئام
من الناس فيقال هل فيكم من رأى من صحب من صحب رسول الله فيقولون نعم
فيفتح لهم انس يتبع الميت ثلثة اهله وماله وعمله فيرجع اثنان ويبقى واحد
يرجع اهله وماله ويبقى عمله ابو هريرة يتركون المدينة على خير ما كانت لا يغشاها الا العوافي
وآخر من يحشر راعيان من مزينة يريدان المدينة ينعقان بغنمهما فيجدانها وحوشا
حتى اذا بلغا ثنية الوداع خرا على وجوههما ابو هريرة يتعاقبون فيكم ملائكة بالليل و
ملائكة بالنهار ويجتمعون في صلوة العصر وصلوة الفجر ثم يعرج الذين باتوا فيكم فيسألهم
وهو اعلم بكم كيف تركتم عبادي فيقولون تركناهم وهم يصلون واتيناهم وهم يصلون
ابو هريرة يتقارب الزمان وينقص العلم ويلقى الشح وتظهر الفتن ويكثر الهرج
قالوا يا رسول الله ايما هو قال القتل القتل انس يجمع الله الناس يوم القيمة
فيهتمون لذلك فيقولون لو استشفعنا على ربنا حتى يريحنا من مكاننا هذا فيأتون
آدم فيقولون انت آدم ابو الخلق خلقك الله بيده ونفخ فيك من روحه وامر
الملائكة فسجدوا لك اشفع لنا عند ربك حتى يريحنا من مكاننا فيقول لست هناكم
فيذكر خطيئته التي اصاب فيستحيي ربه منها ولكن ائتوا نوحا اول رسول بعثه الله فيأتون
نوحا فيقول لست هناكم فيذكر خطيئته التي اصاب فيستحيي ربه منها ولكن ائتوا ابراهيم
الذي اتخذه الله خليلا فيأتون ابراهيم فيقول لست هناكم ويذكر خطيئته التي
اصاب فيستحيي ربه منها ولكن ائتوا موسى الذي كلمه الله واعطاه التوراة فيأتون
موسى فيقول لست هناكم ويذكر خطيئته التي اصاب فيستحيي ربه منها ولكن ائتوا عيسى
روح الله وكلمته فيأتون عيسى روح الله وكلمته فيقول لست هناكم ولكن ائتوا محمدا
عبدا قد غفر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر فيأتوني فاستأذن على ربي فيؤذن لي
فاذا انا رأيته وقعت ساجدا فيدعني ما شاء الله ان يدعني فيقال يا محمد ارفع
راسك قل يسمع سل تعطه اشفع تشفع فارفع راسي فاحمد ربي بتحميد يعلمنيه ربي ثم اشفع

قلنا وما الجساسة قالت اعمدوا الى هذا الرجل في الدير فانه الى خبركم بالاشواق
فاقبلنا اليك سراعا وفزعنا منها ولم نأمن ان تكون شيطانة فقال اخبروني
عن نخل بيسان قلنا عن اي شانها تستخبر قال اسألكم عن نخلها هل تثمر قلنا له نعم
قال اما انها توشك الا تثمر قال اخبروني عن بحيرة طبرية قلنا عن اي شانها
تستخبر قال هل فيها ماء قالوا هي كثيرة الماء قال ان ماءها يوشك ان يذهب
قال اخبروني عن عين زغر قالوا عن اي شانها تستخبر قال هل في العين ماء و
هل يزرع اهلها بماء العين قلنا له نعم هي كثيرة الماء واهلها يزرعون من مائها قال
اخبروني عن نبي الاميين ما فعل قالوا قد خرج من مكة ونزل يثرب قال اقاتله
العرب قلنا نعم قال كيف صنع بهم فاخبرناه انه قد ظهر على من يليه من العرب
فاطاعوه قال لهم قد كان ذاك قلنا نعم قال اما ان ذاك خير لهم ان يطيعوه واني
مخبركم عني اني انا المسيح واني اوشك ان يؤذن لي في الخروج فاخرج فاسير
في الارض فلا ادع قرية الا هبطتها في الاربعين ليلة غير مكة وطيبة هما محرمتان
علي كلتاهما كلما اردت ان ادخل واحدة منهما استقبلني ملك بيده السيف صلتا
يصدني عنها وان على كل نقب منها ملائكة يحرسونها فطعن رسول الله صلى الله عليه و
سلم بمخصرته في المنبر هذه طيبة هذه طيبة الا هل كنت حدثتكم ذلك فقال الناس
نعم فانه اعجبني حديث تميم انه وافق الذي كنت احدثكم عنه وعن المدينة ومكة الا انه
في بحر الشام او بحر اليمن لا بل من قبل المشرق ما هو من قبل المشرق ما هو من قبل المشرق
ما هو واومأ بيده الى المشرق ابن عمر تطعم الطعام وتقرأ السلام على من عرفت ومن
لم تعرف قاله رجل قال اي الاسلام خير ابو سعيد تكون الارض يوم القيمة خبزة واحدة
يتكفؤها الجبار بيده كما يكفؤ احدكم خبزته في السفر نزلا لاهل الجنة ابو هريرة ننزل غدا
ان شاء الله بخيف بني كنانة حيث تقاسموا على الكفر يعني المحصب ابو هريرة
يأتي الشيطان احدكم فيقول من خلق كذا من خلق كذا حتے يقول من خلق ربك
فاذا بلغه فليستعذ بالله ولينته ابو سعيد يأتي على الناس زمان يغزو فئام من الناس

قاله حين رأى خاتما من ذهب في يد رجل فنزعه فطرحه فقيل للرجل بعد ما ذهب
رسول الله صلعم خذ خاتمك انتفع به فقال لا والله لا آخذه ابدا وقد طرحه رسول الله
صلى الله عليه وسلم عائشة يغزو جيش الكعبة فاذا كانوا ببيداء من الارض يخسف
باولهم وآخرهم ويبعثون على نياتهم ابو سعيد يقول الله يا آدم فيقول لبيك وسعديك
والخير في يديك فيقول اخرج بعث النار قال وما بعث النار قال من كل الف
تسع مائة وتسعة وتسعين قال فذلك حين يشيب الصغير وتضع كل ذات حمل حملها
وترى الناس سكارى وما هم بسكارى ولكن عذاب الله شديد قال فاشتد
ذلك عليهم فقالوا يا رسول الله اينا ذلك الرجل فقال ابشروا فان من ياجوج وماجوج
الفا ومنكم رجل ثم قال والذي نفسي بيده اني لارجو ان تكونوا ربع اهل الجنة قال
فحمدنا الله وكبرنا ثم قال والذي نفسي بيده اني لارجو ان تكونوا ثلث اهل الجنة
قال فحمدنا الله وكبرنا ثم قال والذي نفسي بيده اني لارجو ان تكونوا شطر اهل الجنة
ان مثلكم في الامم كمثل الشعرة البيضاء في جلد الثور الاسود او كالرقمة في ذراع الحمار
ابن عمر يقوم الناس لرب العالمين حتى يغيب احدهم في رشحه الى انصاف اذنيه
جابر بن سمرة يكون بعدي اثنا عشر اميرا قال جابر فقال كلمة لم اسمعها فقال ابي
انه قال كلهم من قريش عبد الله بن سلام يموت عبد الله بن سلام وهو آخذ
بالعروة الوثقى حذيفة ينام الرجل النومة فتقبض الامانة من قلبه فيظل اثرها مثل
الوكت ثم ينام النومة فتقبض الامانة من قلبه فيظل اثرها مثل المجل كجمر دحرجته على
رجلك فنفط فتراه منتبرا ليس فيه شيء فيصبح الناس يتبايعون لا يكاد احد يؤدي الامانة
حتى يقال ان في بني فلان رجلا امينا حتى يقال للرجل ما اجلده ما اظرفه ما اعقله
وما في قلبه مثقال حبة من خردل من ايمان ابو هريرة ينزل ربنا كل ليلة الى السماء الدنيا
حين يبقى ثلث الليل الاخير يقول من يدعوني فاستجيب له من يسألني فاعطيه
من يستغفرني فاغفر له ابو هريرة يوشك الفرات ان يحسر عن كنز من ذهب فمن
حضره فلا يأخذ منه شيئا انس يهرم ابن آدم وتشب منه اثنتان الحرص

فيحد لي حدا فاخرجهم من النار وادخلهم الجنة ثم اعود فاقع ساجدا فيدعني ماشاء الله
ان يدعني ثم يقال لي ارفع رأسك يا محمد وقل يسمع وسل تعط واشفع تشفع
فارفع رأسي فاحمد ربي بتحميد يعلمنيه ربي ثم اشفع فيحد لي حدا فاخرجهم من النار
وادخلهم الجنة قال فلا ادري في الثالثة او في الرابعة قال فاقول يا رب ما
بقي في النار الا من حبسه القرآن وفي رواية ثم آتيه الرابعة او اعود الرابعة وذكر
موسى الذي تقدم هو في بعض روايات البخاري ابن عباس يحرم من الرضاعة
ما يحرم من النسب ابو هريرة يخرب الكعبة ذو السويقتين من الحبشة انس
يخرج من النار من قال لا اله الا الله وكان في قلبه من الخير ما يزن شعيرة ثم يخرج
من النار من قال لا اله الا الله وكان في قلبه من الخير ما يزن برة ثم يخرج من النار
من قال لا اله الا الله وكان في قلبه من الخير ما يزن ذرة زاد البخاري في رواية
قتادة عن انس من ايمان مكان خير ابو هريرة يدخل الجنة من امتي زمرة هم سبعون
الفا تضيئ وجوههم اضاءة القمر ليلة البدر ابن عمر يدخل الله اهل الجنة الجنة
واهل النار النار ثم يقوم مؤذن بينهم فيقول يا اهل الجنة لا موت ويا اهل النار
لا موت كل خالد فيما هو فيه ابن مسعود يرحم الله موسى لقد اوذي باكثر من هذا
فصبر قاله حين سمع رجلا قال يوم حنين والله ان هذه لقسمة ما عدل فيها ولا اريد
بها وجه الله عائشة يرحم الله لقد اذكرني كذا وكذا آية كنت انسيتها ويروى
اسقطتها من سورة كذا وكذا قاله حين سمع عبد الله بن يزيد الخطمي الانصاري يقرأ
من الليل ابو هريرة يسلم الراكب على الماشي والماشي على القاعد والقليل على الكثير
ابن عمر يطوي الله السموات يوم القيامة ثم ياخذهن بيده اليمنى ثم يقول انا الملك
اين الجبارون اين المتكبرون ثم يطوي الارضين بشماله ثم يقول انا الملك اين الجبارون
اين المتكبرون ابو هريرة يعرق الناس يوم القيامة حتى يذهب عرقهم في الارض
سبعين ذراعا ويلجمهم حتى يبلغ آذانهم عمران ابن حصين [illegible] احدكم يد اخيه
كما يعض الفحل لا دية لك ابو هريرة يعمد احدكم الى [illegible] فيعضها [illegible] في يده

يوم القيامة على ارض بيضاء عفراء كقرصة النقي ليس فيها علم لاحد وقيل ليس فيها
علم من حديث سهل او غيره **ابو هريرة** يستجاب لاحدكم ما لم يعجل يقول قد دعوت
ربي فلم يستجب لي **الباب التاسع ابو ذر** اتاني جبرئيل فبشرني انه من مات من امتك
لا يشرك بالله شيئا دخل الجنة قلت وان زنى وان سرق قال وان زنى
وان سرق **ابو هريرة** احتج آدم وموسے فقال موسے يا آدم انت ابونا خيبتنا
واخرجتنا من الجنة فقال له آدم انت موسى اصطفاك الله بكلامه وخط لك التوراة
بيده اتلومني على امر قدره الله علي قبل ان يخلقني باربعين سنة فحج آدم موسى
ابو هريرة اختتن ابراهيم النبي صلى الله عليه وسلم بالقدوم **ابو هريرة** اذنب عبد
ذنبا فقال اللهم اغفرلي ذنبي فقال تبارك وتعالى اذنب عبدي ذنبا علم ان
له ربا يغفر الذنب ويأخذ بالذنب ثم عاد فاذنب فقال اي رب اغفرلي ذنبي
فقال تبارك وتعالى عبدي اذنب ذنبا فعلم ان له ربا يغفر الذنب ويأخذ
بالذنب ثم عاد فاذنب فقال اي رب اغفرلي ذنبي فقال تبارك وتعالى
اذنب عبدي ذنبا فعلم ان له ربا يغفر الذنب ويأخذ بالذنب اعمل ما شئت
فقد غفرت لك قال عبد الاعلى احد رواة هذا الحديث لا ادري قال في الثالثة
او الرابعة اعمل ما شئت **حكيم بن حزام** اسلمت على ما سلف لك من خير
قاله له **البراء بن عازب** اشبهت خلقي وخلقي قاله لجعفر بن ابي طالب **ابو هريرة**
اشتد غضب الله على قوم فعلوا بنبيه يشير الى رباعيته اشتد غضب الله على
رجل يقتله رسول الله في سبيل الله **ابو هريرة** اشترى رجل من رجل عقارا
له فوجد الرجل الذي اشترى العقار في عقاره جرة فيها ذهب فقال له الذي
اشترى العقار خذ ذهبك مني انما اشتريت منك الارض ولم ابتع منك
الذهب فقال للذي اشترى الارض انما بعتك الارض وما فيها فتحاكما الے
رجل فقال الذي تحاكما اليه الكما ولد فقال احدهما لي غلام وقال الآخر لے
جارية فقال انكحا الغلام الجارية وانفقا على انفسكما منه وتصدقا **ابن عباس**

على المال والحرص على العمر **ابو هريرة** يهلك الناس هذا الحي من قريش قالوا
فما تأمرنا قال لو ان الناس اعتزلوهم قال ابو هريرة لو شئت ان اسميهم بني
فلان وبني فلان **ابن عمر** يهل اهل المدينة من ذي الحليفة ويهل اهل الشام
من الجحفة ويهل اهل نجد من قرن **ابن عمر** اراني في المنام اتسوك بسواك
فجاءني رجلان احدهما اكبر من الآخر فناولته الاصغر منهما فقيل لي كبر فدفعته
الى الاكبر منهما **ابن عمر** اراني ليلة عند الكعبة فرايت رجلا آدم كاحسن ما انت راء
من آدم الرجال له لمة كاحسن ما انت راء من اللمم قد رجلها فهي تقطر ماء متكئا
على رجلين او على عواتق رجلين يطوف بالبيت فسالت من هذا فقيل هذا المسيح
بن مريم ثم اذا انا برجل جعد قطط اعور العين اليمنى كانها عنبة طافية فسالت
من هذا فقيل هذا المسيح الدجال **سفيان بن ابي زهير الازدي** تفتح اليمن
فياتي قوم يبسون فيتحملون باهليهم ومن اطاعهم والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون
وتفتح الشام فياتي قوم يبسون فيتحملون باهليهم ومن اطاعهم والمدينة خير لهم لو كانوا
يعلمون وتفتح العراق فياتي قوم يبسون فيتحملون باهليهم ومن اطاعهم والمدينة
خير لهم لو كانوا يعلمون **ابو هريرة** تنكح المرأة لاربع لمالها ولحسبها ولجمالها ولدينها
فاظفر بذات الدين تربت يداك **اسامة بن زيد** يؤتى بالرجل يوم القيامة
فيلقى في النار فتندلق اقتاب بطنه فيدور بها كما يدور الحمار بالرحا فيجتمع اليه
اهل النار فيقولون يا فلان ما لك الم تكن تأمر بالمعروف وتنهى عن المنكر فيقول
بلى كنت آمر بالمعروف ولا آتيه وانهى عن المنكر وآتيه **انس** يجاء بالكافر
يوم القيامة فيقال له ارأيت لو كان لك ملء الارض ذهبا اكنت تفتدي به فيقول
نعم فيقال له انك كنت سئلت ما هو ايسر من ذلك **ابو هريرة** يحشر الناس
على ثلث طرائق راغبين وراهبين واثنان على بعير وثلثة على بعير واربعة
على بعير وعشرة على بعير وتحشر بقيتهم النار تقيل معهم حيث قالوا وتبيت معهم حيث
باتوا وتصبح معهم حيث اصبحوا وتمسي معهم حيث امسوا **سهل بن سعد** يحشر الناس

عمل هذا يسيرا ويري قليلا واجر كثيرا قاله في رجل من بني النبيت قال اشهد
ان لا اله الا الله وانك عبده ورسوله ثم تقدم فقاتل حتى قتل ابو هريرة
غزا نبي من الانبياء فقال لقومه لا يتبعني رجل قد ملك بضع امراة وهو يريد ان
يبني بها ولما يبن بها ولا آخر قد بنى بنيانا ولما يرفع سقفها ولا آخر قد اشترى
غنما او خلفات وهو ينتظر ولادها فغزا فدنا القرية حين صلوة العصر او قريبا من ذلك
فقال للشمس انت مامورة وانا مامور اللهم احبسها علينا شيئا فحبست عليه حتى فتح الله
عليه قال فجمعوا ما غنموا فاقبلت النار لتاكله فابت ان تطعمه فقال فيكم غلول فليبايعني
من كل قبيلة رجل فبايعوه فلصقت يد رجل بيده فقال فيكم الغلول فلتبايعني
قبيلتك فبايعته فلصقت يده بيد رجلين او ثلثة فقال فيكم الغلول انتم غللتم فاخرجوا
له مثل راس بقرة من ذهب فوضعوه في المال وهو بالصعيد فاقبلت النار فاكلته
فلم تحل الغنائم لاحد من قبلنا ذلك بان الله رأى ضعفنا وعجزنا فطيبها لنا ابو هريرة
قال رجل لاتصدقن الليلة بصدقة فخرج بصدقته فوضعها في يد زانية فاصبحوا
يتحدثون تصدق الليلة على زانية فقال اللهم لك الحمد على زانية لاتصدقن
بصدقة فخرج بصدقته فوضعها في يد غني فاصبحوا يتحدثون تصدق على سارق
فقال اللهم لك الحمد على غني لاتصدقن بصدقة فخرج بصدقته فوضعها في يد
سارق فاصبحوا يتحدثون تصدق على سارق فقال اللهم لك الحمد على زانية و
على غني وعلى سارق فاتي فقيل له اما صدقتك فقد قبلت اما الزانية فلعلها تستعف
بها عن زناها ولعل الغني يعتبر فلينفق مما اعطاه الله ولعل السارق يستعف بها عن
سرقته ابو هريرة قال رجل لم يعمل حسنة قط لاهله اذا مات فحرقوه ثم اذروا نصفه
في البر ونصفه في البحر فوالله لئن قدر الله عليه ليعذبنه عذابا لا يعذبه احدا من العالمين
فلما مات الرجل فعلوا ما امرهم فامر الله البر فجمع ما فيه وامر البحر فجمع ما فيه ثم قال
لم فعلت هذا قال من خشيتك يا رب وانت اعلم فغفر الله له ابو هريرة قال سليمان
بن داود لاطوفن الليلة بمائة امراة تلد كل امراة منهن غلاما يقاتل في سبيل الله فقال له

اصبت بعضا و اخطأت بعضا قال لابی بکر رضی اللہ عنہ جابر ابن عبد الرحمن
لموت سعد بن معاذ انس بارک اللہ فی لیلتکما دعا به لابی طلحة و ام سلیم
ابو هریرة تحاجت و یروی احتجت النار والجنة فقالت هذه یدخلنی الجبارون
والمتکبرون و قالت هذه یدخلنی الضعفاء والمساکین فقال اللہ لهذه انت
عذابی اعذب بک من اشاء و قال لهذه انت رحمتی ارحم بک من اشاء
ولکل واحدة منکما ملؤها ابو هریرة جاء ملک الموت الی موسی فقال له اجب
ربک فلطم موسی عین ملک الموت ففقأها فرجع الملک الی اللہ فقال انک
ارسلتنی الی عبد لک لا یرید الموت و قد فقأ عینی فرد اللہ الیه عینه و قال ارجع
الی عبدی فقل الحیوة ترید فان کنت ترید الحیاة فضع یدک علی متن ثور فما وارت
یدک من شعرة فانک تعیش بها سنة قال ثم مه قال ثم الموت قال فالآن من
قریب رب ادننی من الارض المقدسة رمیة بحجر قال النبی صلی اللہ علیه وسلم
واللہ لو انی عنده لاریتکم قبره الی جنب الطریق عند الکثیب الاحمر ابو هریرة
جعل اللہ الرحمة مائة جزء فامسک عنده تسعة وتسعین و انزل فی الارض جزءا
واحدا فمن ذلک الجزء تتراحم الخلائق حتی ترفع الدابة حافرها عن ولدها خشیة
ان تصیبه ابو هریرة خلق اللہ آدم وطوله ستون ذراعا ثم قال اذهب فسلم علی
اولئک من الملائکة فاستمع ما یحیونک فانها تحیتک وتحیة ذریتک فقال السلام علیکم
فقالوا السلام علیک ورحمة اللہ فزادوه ورحمة اللہ فکل من یدخل الجنة
علی صورة آدم قال فلم یزل الخلق ینقص حتی الآن ابو هریرة رای عیسی بن
مریم رجلا یسرق فقال له اسرقت فقال کلا والذی لا اله الا هو فقال عیسی آمنت
باللہ و کذبت عینی علی شغلونا عن الصلوة الوسطی صلوة العصر ملأ اللہ قبورهم و
بیوتهم نارا قاله یوم الخندق ابو سعید صدق اللہ و کذب بطن اخیک عائشة
صدقتا انهم یعذبون عذابا تسمعه البهائم کلها یعنی عجوزین من عجز یهود المدینة
دخلتا علی عائشة فقالتا ان اهل القبور یعذبون فی قبورهم البراء بن عازب

ابن الصبي فجاؤا به فقال دعوني حتى اصلي فصلى فلما انصرف اتى بالصبي فطعن
في بطنه وقال يا غلام من ابوك قال فلان الراعي قال فاقبلوا على جريج فجعلوا
يقبلونه ويتمسحون به وقالوا نبني لك صومعتك من ذهب قال لا اعيدوها من
طين كما كانت ففعلوا وبينا صبي يرضع من امه فمر رجل راكب على دابة فارهة
وشارة حسنة فقالت امه اللهم اجعل ابني مثل هذا فترك الثدي واقبل اليه
فنظر اليه فقال اللهم لا تجعلني مثله ثم اقبل على ثديه فجعل يرتضع قال فكأني انظر
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يحكي ارتضاعه باصبعه السبابة في فمه
فجعل يمصها قال ومروا بجارية وهم يضربونها ويقولون زنيت سرقت وهي
تقول حسبي الله ونعم الوكيل فقالت امه اللهم لا تجعل ابني مثلها فترك الرضاع
ونظر اليها فقال اللهم اجعلني مثلها فهناك تراجعا الحديث فقالت امه حلقى مر
رجل حسن الهيئة فقلت اللهم اجعل ابني مثله فقلت اللهم لا تجعلني مثله ومروا بهذه الامة
وهم يضربونها ويقولون زنيت سرقت فقلت اللهم لا تجعل ابني مثلها فقلت
اللهم اجعلني مثلها قال ان ذاك الرجل كان جبارا فقلت اللهم لا تجعلني مثله و
ان هذه يقولون لها زنيت ولم تزن وسرقت ولم تسرق فقلت اللهم اجعلني
مثلها **سلمة بن الاكوع** كان خير فرساننا اليوم ابو قتادة وخير رجالتنا سلمة
قاله منصرفه من ذي قرد **ابو هريرة** كان رجل يداين الناس وكان يقول
لفتاه اذا اتيت معسرا فتجاوز عنه لعل الله يتجاوز عنا قال فلقي الله فتجاوز عنه
عائشة كان عذابا يبعثه الله على من يشاء من عباده فجعله الله رحمة للمؤمنين
ما من عبد يكون في بلدة يكون فيه ويمكث فيه لا يخرج من البلدة صابرا
محتسبا يعلم انه لا يصيبه الا ما كتب الله له الا كان له مثل اجر شهيد قاله لعائشة حين سالته عن الطاعون **جندب بن
عبد الله** كان فيمن كان قبلكم رجل به جرح فجزع فاخذ سكينا فحز بها يده فما
رقأ الدم حتى مات قال الله تعالى بادرني عبدي بنفسه فحرمت عليه الجنة
ابو سعيد كان فيمن كان قبلكم رجل قتل تسعة وتسعين نفسا فسأل عن اعلم اهل الارض

الملك قل ان شاء الله فلم يقل ونسي فاطاف بهن ولم تلد منهن الا امرأة نصف
انسان لو قال ان شاء الله لم يحنث وكان ارجى لحاجته ويروى تسعين و
يروى سبعين ابوهريرة قتل سبعة ثم قتلوه هذا مني وانا منه هذا مني وانا منه
يعني جليبيبا ابوهريرة قرصت نملة نبيا من الانبياء فامر بقرية النمل فاحرقت
فاوحى الله اليه ان قرصتك نملة احرقت امة من الامم تسبح ابوهريرة كانت
امرأتان معهما ابناهما جاء الذئب فذهب بابن احداهما فقالت لصاحبتها انما
ذهب بابنك وقالت الاخرى انما ذهب بابنك فتحاكما الى داود فقضى
به للكبرى فخرجتا على سليمان ابن داود فاخبرتاه فقال ائتوني بالسكين اشقه بينهما
فقالت الصغرى لا تفعل رحمك الله هو ابنها فقضى به للصغرى ابوهريرة كانت
بنو اسرائيل يغتسلون عراة ينظر بعضهم الى سوأة بعض وكان موسى يغتسل وحده
فقالوا والله ما يمنع موسى ان يغتسل معنا الا انه آدر قال فذهب مرة يغتسل فوضع
ثوبه على حجر ففر الحجر بثوبه قال فجمح موسى عليه السلام باثره يقول ثوبي حجر ثوبي
حجر حتى نظرت بنو اسرائيل الى سوأة موسى فقالوا والله ما بموسى من باس
فقام الحجر حتى نظر اليه قال فاخذ ثوبه فطفق بالحجر ضربا ابوهريرة كان جريج رجلا
عابدا فاتخذ صومعة وكان فيها فاتته امه وهو يصلي فقالت يا جريج فقال
يا رب امي وصلوتي فاقبل على صلوته فانصرفت فلما كان من الغد اتته وهو يصلي
فقالت يا جريج فقال يا رب امي وصلوتي فاقبل على صلوته فانصرفت فلما
كان من الغد اتته فقالت يا جريج فقال يا رب امّي وصلوتي فاقبل على صلوته
فقالت اللهم لا تمته حتى ينظر الى وجوه المومسات فتذاكر بنو اسرائيل جريجا وعبادته
وكانت امرأة بغي يتمثل بحسنها فقالت ان شئتم لافتننه لكم قال فتعرضت له فلم
يلتفت اليها فاتت راعيا كان يأوي الى صومعته فامكنته من نفسها فوقع عليها
فحملت فلما ولدت قالت هو من جريج فاتوه فاستنزلوه وهدموا صومعته و
جعلوا يضربونه فقال ما شانكم فقالوا زنيت بهذه البغي فولدت منك فقال

ولا الشعر ابوبکر وعمر وجابر امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فمن
قال لا الہ الا اللہ عصم منی مالہ ونفسہ الا بحقہ وحسابہ علی اللہ ابوہریرۃ امرت بقریۃ
تاکل القری یقولون یثرب وہی المدینۃ تنفی الناس کما ینفی الکیر خبث الحدید
انس وسہل بن سعد الساعدی بعثت انا والساعۃ کہاتین یعنی اصبعیہ
السبابۃ والوسطی ابوہریرۃ بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی
کنت من القرن الذی کنت منہ ابن عمر بنی الاسلام علی خمس علی ان یوحد اللہ
واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ وصیام رمضان والحج فقال رجل لابن عمر الحج
وصیام رمضان قال لا صیام رمضان والحج کذا سمعت من رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم وعند غیرہ شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ واقام الصلوۃ
وایتاء الزکوۃ وحج البیت وصوم رمضان ابوہریرۃ حجبت الجنۃ بالمکارہ وحجبت
النار بالشہوات وروایۃ القضاعی حفت عائشۃ حرمت التجارۃ فی الخمر
ابن عباس عرضت علی الامم فاخذ النبی یمر معہ الامۃ والنبی یمر معہ النفر
والنبی یمر معہ العشرۃ والنبی یمر معہ الخمسۃ والنبی یمر وحدہ فنظرت فاذا سواد کثیر
فقلت یا جبرئیل ہولاء امتی قال لا ولکن انظر الی الافق فنظرت فاذا سواد کثیر
قال ہولاء امتک وہولاء سبعون الفا قدامہم لا حساب علیہم ولا عذاب قلت
ولم قال کانوا لا یکتوون ولا یسترقون ولا یتطیرون وعلی ربہم یتوکلون الحدیث
متفق علیہ والسیاق للبخاری ابوہریرۃ فقدت امۃ من بنی اسرائیل لا یدری
ما فعلت وانی لا اراہا الا الفار اذا وضع لہا البان الابل لم تشرب واذا وضع لہا
البان الشاء شربت ابوہریرۃ قیل لبنی اسرائیل ادخلوا الباب سجدا وقولوا حطۃ نغفر
لکم فبدلوا فدخلوا الباب یزحفون علی استاہہم وقالوا حبۃ فی شعرۃ ابن عباس
نصرت بالصبا واہلکت عاد بالدبور انس اتیت علی نہر حافتاہ قباب اللؤلؤ
المجوف فقلت ما ہذا یا جبرئیل قال الکوثر ابن عباس اطلعت فی الجنۃ فرایت
اکثر اہلہا الفقراء واطلعت فی النار فرایت اکثر اہلہا النساء جابر جاورت بحراء شہرا

فدل علی راہب فاتاہ فقال انہ قتل تسعۃ وتسعین نفسا فہل لہ من توبۃ فقال
لا فقتلہ فکمل بہ مائۃ ثم سال عن اعلم اہل الارض فدل علی رجل عالم فقال انہ
قتل مائۃ نفس فہل لہ من توبۃ فقال نعم ومن یحول بینہ وبین التوبۃ انطلق الی
ارض کذا وکذا فان بہا اناسا یعبدون اللہ فاعبد اللہ معہم ولا ترجع الی
ارضک فانہا ارض سوء فانطلق حتی اذا نصف الطریق اتاہ الموت فاختصمت
فیہ ملائکۃ الرحمۃ وملائکۃ العذاب فقالت ملائکۃ الرحمۃ جاء تائبا مقبلا بقلبہ
الی اللہ وقالت ملائکۃ العذاب انہ لم یعمل خیرا قط فاتاہم ملک فی صورۃ آدمی
فجعلوہ بینہم فقال قیسوا ما بین الارضین فالی ایتہما کان ادنی فہو لہ فقاسوا فوجدوہ
ادنی الی الارض التی اراد فقبضتہ ملائکۃ الرحمۃ وفی روایۃ فاوحی اللہ الی ہذہ
ان تباعدی والی ہذہ ان تقربی وقال البخاری فناء بصدرہ نحوہا سلمۃ
بن الاکوع کذب من قالہ ان لہ لاجرین وجمع بین اصبعیہ انہ لجاہد مجاہد
قل عربی مشی بہا مثلہ یعنی عامر بن الاکوع اخا سلمۃ وقد اصاب رکبتہ ذباب
سیفہ فمات منہ ابو موسی کمل من الرجال کثیر ولم یکمل من النساء غیر مریم
بنت عمران وآسیہ امرأۃ فرعون ابو مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری
نزل جبرئیل فامنی فصلیت معہ ثم صلیت معہ ثم صلیت معہ ثم صلیت معہ
ثم صلیت معہ ابن مسعود وقاہا اللہ شرکم کما وقاکم شرہا یعنی حیۃ خرجت علیہم
یعنی عائشۃ اریتک فی المنام ثلث لیال جاءنی بک الملک فی سرقۃ من حریر
فیقول ہذہ امرأتک فاکشف عن وجہک فاذا انت ہی فاقول ان یک من
عند اللہ یمضہ جابر اعطیت خمسا لم یعطہن احد من الانبیاء قبلی نصرت بالرعب
مسیرۃ شہر وجعلت لی الارض مسجدا وطہورا فایما رجل من امتی ادرکتہ الصلوۃ
فلیصل واحلت لی الغنائم ولم تحل لاحد قبلی واعطیت الشفاعۃ وکان النبی یبعث
الی قومہ خاصۃ وبعثت الی الناس عامۃ ابن عباس امرت ان اسجد علی
سبعۃ اعظم علی الجبہۃ والیدین والرکبتین واطراف القدمین ولا نکفت الثیاب

زوجي العشنق ان انطق اطلق وان اسكت اعلق قالت الرابعة زوجي كليل
تهامة لاحر ولا قر ولا مخافة ولا سآمة قالت الخامسة زوجي ان دخل فهد وان
خرج اسد ولا يسئل عما عهد قالت السادسة زوجي ان اكل لف وان
شرب اشتف وان اضطجع التف ولا يولج الكف ليعلم البث قالت السابعة
زوجي عيايا او عيايا طباقا كل داء له داء شجك او فلك او جمع كلا لك قالت
الثامنة زوجي المس مس ارنب والريح ريح زرنب قالت التاسعة زوجي
رفيع العماد طويل النجاد عظيم الرماد قريب البيت من الناد قالت العاشرة
زوجي مالك وما مالك مالك خير من ذلك له ابل كثيرات المبارك قليلات
المسارح اذا سمعن صوت المزهر ايقن انهن هوالك قالت الحادية عشرة زوجي
ابو زرع فما ابو زرع اناس من حلي اذني وملأ من شحم عضدي وبجحني فبجحت الى
نفسي وجدني في اهل غنيمة بشق فجعلني في اهل صهيل واطيط ودائس ومنق فعنده
اقول فلا اقبح وارقد فاتصبح واشرب فاتقنح ويروى اتقمح ام ابي زرع فما
ام ابي زرع عكومها رداح وبيتها فساح ابن ابي زرع فما ابن ابي زرع مضجعه
كمسل شطبة وتشبعه ذراع الجفرة بنت ابي زرع فما بنت ابي زرع طوع ابيها و
طوع امها وملء كسائها وغيظ جارتها جارية ابي زرع فما جارية ابي زرع لا تبث
حديثنا تبثيثا ولا تنقث ميرتنا تنقيثا ولا تملأ بيتنا تعشيشا خرج ابو زرع والاوطاب
تمخض فلقي امرأة معها ولدان لها كالفهدين يلعبان من تحت خصرها برمانتين فطلقني
ونكحها فنكحت بعده رجلا سريا ركب شريا واخذ خطيا واراح علي نعما ثريا واعطاني
من كل رائحة زوجا وقال كلي ام زرع وميري اهلك قالت فلو جمعت كل
شيء اعطانيه ما بلغ اصغر آنية ابي زرع **ابو موسى** لست انا حملتكم ولكن الله حملكم قاله لنفر من الاشعريين
ابن عمر لست آكله ولا احرمه يعني الضب جرير هل انت مريحي من ذي الخلصة
اي الكعبة اليمانية الشامية اسامة بن زيد هل ترك لنا عقيل منزلا اسامة بن زيد
هل ترون ما ارى قالوا لا قال فاني لارى مواقع الفتن خلال بيوتكم كمواقع القطر

فلما قضيت جواري نزلت فاستبطنت بطن الوادي فنوديت فنظرت امامي
وخلفي وعن يميني وعن شمالي فلم ار احدا ثم نوديت فنظرت فلم ار احدا ثم نوديت
فرفعت راسي فاذا هو على العرش في الهواء يعني جبرئيل فاخذتني رجفة شديدة
فاتيت خديجة فقلت دثروني فدثروني فصبوا على ماء فانزل الله يا ايها المدثر
قم فانذر المسور بن مخرمة خبأت هذا لك خبأت هذا لك قاله لابيه مخرمة يعني
قباء من ديباج مزررا بالذهب ابو هريرة رأيت عمرو بن عامر الخزاعي يجر
قصبه في النار كان اول من سيب السوائب ابو موسى رأيت في المنام
اني اهاجر من مكة الى ارض بها نخل فذهب وهلي الى انها اليمامة او هجر فاذا هي
المدينة يثرب ورأيت في رؤياي هذه اني هززت سيفا فانقطع صدره فاذا هو
ما اصيب من المؤمنين يوم احد ثم هززته اخرى فعاد احسن ما كان فاذا هو
ما جاء الله به من الفتح واجتماع المؤمنين اسنده مسلم وعلقه البخاري جابر
رايتني دخلت الجنة فاذا انا بالرميصاء امرأة ابي طلحة وسمعت خشفة فقلت من هذا
فقال هذا بلال ورأيت قصرا بفنائه جارية فقلت لمن هذا قالوا لعمر بن الخطاب
فاردت ان ادخله فانظر اليه فذكرت غيرتك فوليت مدبرا فبكى عمر وقال
اعليك اغار يا رسول الله سعد بن ابي وقاص عجبت من هؤلاء اللاتي كن
عندي فلما سمعن صوتك ابتدرن الحجاب قاله لعمر بن الخطاب رضي الله عنه
اسامة بن زيد قمت على باب الجنة فكان عامة من دخلها المساكين واصحاب الجد
محبوسون غير ان اصحاب النار قد امر بهم الى النار وقمت على باب النار فاذا
عامة من دخلها النساء عائشة كنت لك كابي زرع لام زرع قاله لها وخبر
ابي زرع ما حكت عائشة رضي الله عنها فقالت جلس احدى عشرة امراة فتعاهدن
وتعاقدن ان لا يكتمن من اخبار ازواجهن شيئا قالت الاولى زوجي لحم جمل
غث على راس جبل لا سهل فيرتقى ولا سمين فينتقل قالت الثانية زوجي
لا ابث خبره اني اخاف ان لا اذره ان اذكره اذكر عجره وبجره قالت الثالثة

غیر الذی اعطیتک ویلک یا ابن آدم ما اغدرک فیقول ای رب یدعو الله حتے
یقول له فهل عسیت ان اعطیتک ذلک ان تسأل غیره فیقول لا وعزتک فیعطی
ربه ما شاء الله من عهود ومواثیق فیقدمه الی باب الجنة فاذا قام علی باب الجنة
انفهقت له الجنة فرای ما فیها من الحبرة والسرور فیسکت ما شاء الله ان یسکت
ثم یقول ای رب ادخلنی الجنة فیقول الله له الیس قد اعطیت عهودک ومواثیقک
الا تسأل غیر ما اعطیت ویلک یا ابن آدم ما اغدرک فیقول ای رب لا اکونن
اشقی خلقک فلا یزال یدعو الله حتی یضحک الله منه فاذا ضحک الله منه قال
ادخل الجنة فاذا دخلها قال الله تمنه فیسأل ربه ویتمنی حتے ان الله لیذکره فیقول
من کذا وکذا حتے اذا انقطعت به الامانی قال الله لک ذلک ومثله معه **ابو برزة**
هل تفقدون من احد قالوا نعم فلانا وفلانا وفلانا وفلانا اربعة ثم قال وهل
تفقدون من احد قالوا نعم فلانا وفلانا وفلانا ثم قال وهل تفقدون
من احد قالوا لا قال لکنی افقد جلیبیبا فاطلبوه **سمرة بن جندب** هل رای منکم احد
رؤیا قلنا لا قال لکنی رایت اللیلة رجلین اتیانی فاخذ بیدی فاخرجانے الی
ارض مقدسة فاذا رجل جالس ورجل قائم بیده کلوب من حدید یدخله فی شدقه
حتے یبلغ قفاه ثم یفعل بشدقه الآخر مثل ذلک ویلتئم شدقه فیعود فیصنع مثله فقلت
ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتے اتینا علی رجل مضطجع علے قفاه ورجل قائم علے
راسه بفهر او صخرة فیشدخ به راسه فاذا ضربه تدهده الحجر فانطلق الیه لیاخذه
فلا یرجع الی هذا حتے یلتئم راسه وعاد راسه کما هو فعاد الیه فضربه فقلت ما هذا
قالا انطلق فانطلقنا الی نقب مثل التنور اعلاه ضیق واسفله واسع یتوقد تحته نار
فاذا اوقدت ارتفعوا حتے کادوا یخرجون فاذا اخمدت رجعوا فیها وفیها رجال
ونساء عراة فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتے اتینا علی نهر من دم فیه رجل
قائم وعلی شط النهر رجل بین یدیه حجارة فاقبل الرجل الذی فی النهر فاذا اراد
ان یخرج رمی الرجل بحجر فے فیه فرده حیث کان فجعل کلما جاء لیخرج رمی فی فیه بحجر

قاله لما اشرف على اطم من آطام المدينة ابوهريرة وابوسعيد هل تضارون فی القمر لیلة البدر
قالوا لا یا رسول الله قال فهل تضارون فی الشمس لیس دونها سحاب قالوا
لا قال فانکم ترونه کذلک یجمع الله الناس یوم القیامة فیقول من کان یعبد
شیئا فلیتبعه فیتبع من کان یعبد الشمس الشمس وتبع من کان یعبد القمر القمر وتبع من کان یعبد الطواغیت
الطواغیت وتبقی هذه الامة فیها منافقوها فیاتیهم الله فی صورة غیر صورته التی
یعرفون فیقول انا ربکم فیقولون نعوذ بالله منک هذا مکاننا حتی یاتینا ربنا فاذا
جاء ربنا عرفناه فیاتیهم الله فی صورته التی یعرفون فیقول انا ربکم فیقولون
انت ربنا فیتبعونه ویضرب الصراط بین ظهری جهنم فاکون انا وامتی اول من
یجیز ولا یتکلم یومئذ الا الرسل ودعوی الرسل یومئذ اللهم سلم سلم وفی جهنم
کلالیب مثل شوک السعدان هل رایتم شوک السعدان قالوا نعم یا رسول الله قال
فانها مثل شوک السعدان غیر انه لا یعلم ما قدر عظمها الا الله تخطف الناس باعمالهم
فمنهم الموبق بعمله ومنهم المخردل حتی ینجی حتی اذا فرغ الله من القضاء بین العباد
واراد ان یخرج برحمته من اراد من اهل النار امر الملائکة ان یخرجوا من النار
من کان لا یشرک بالله شیئا ممن اراد الله ان یرحمه ممن یقول لا اله الا الله
فیعرفونهم فی النار یعرفونهم باثر السجود تاکل النار من ابن آدم الا اثر السجود حرم الله
علی النار ان تاکل اثر السجود فیخرجون من النار قد امتحشوا فیصب علیهم ماء الحیاة
فینبتون منه کما تنبت الحبة فی حمیل السیل ثم یفرغ الله من القضاء بین العباد
ویبقی رجل مقبل بوجهه علی النار وهو آخر اهل الجنة دخولا الجنة فیقول ای
رب اصرف وجهی عن النار فانه قد قشبنی ریحها واحرقنی ذکاؤها فیدعو الله ما شاء الله
ان یدعو ثم یقول الله هل عسیت ان فعلت ذلک بک ان تسال غیره فیقول
لا اسئلک غیره فیعطی ربه من عهود ومواثیق ما شاء الله فیصرف الله وجهه عن النار
فاذا اقبل علی الجنة وراها سکت ما شاء الله ان یسکت ثم یقول یا رب قدمنی
الی باب الجنة فیقول الله له الیس قد اعطیت عهودک ومواثیقک ان لا تسالنی

ابنته وهي زينب زوجة ابي العاص بن الربيع وكانت اكبر بناته **ابو ذر**
ابرد ابرد او قال انتظر انتظر قاله للمؤذن بالظهر **كعب بن مالك** ابشر بخير
يوم مر عليك منذ ولدتك امك قاله له **عمرو بن عوف** ابشروا واملوا ما يسركم
فوالله ما الفقر اخشى عليكم ولكني اخشى عليكم ان تبسط الدنيا عليكم كما بسطت على من كان
قبلكم فتنافسوها كما تنافسوها وتهلككم كما اهلكتهم ويروى وتلهيكم كما الهتهم **عائشة**
ابشري يا عائشة اما الله فقد برأك **عائشة** اتقوا النار ولو بشق تمرة **ابو هريرة**
اجب عني اللهم ايده بروح القدس قاله لحسان بن ثابت **ابو هريرة** اجتنبوا السبع
الموبقات قالوا يا رسول الله وما هن قال الشرك بالله والسحر وقتل النفس التي
حرم الله الا بالحق واكل الربوا واكل مال اليتيم والتولي يوم الزحف وقذف المحصنات
المؤمنات الغافلات **ابن عمر** اجعلوا آخر صلوتكم بالليل وترا **ابن عمر** اجيبوا
هذه الدعوة اذا دعيتم لها **عائشة** ادعي لي ابا بكر اباك واخاك حتى اكتب كتابا
فاني اخاف ان يتمنى متمن ويقول قائل انا اولى ويأبى الله والمؤمنون الا
ابا بكر **عائشة** اذكروا انتم اسم الله وكلوا **انس** اذكروا اسم الله وليأكل كل
رجل مما يليه **عائشة** اذهب فاحث في افواههن من التراب يعنے لنا ر
جعفر بن ابي طالب حين اكثرن البكاء عليه قاله لرجل قال لقد علمتنا يا رسول الله
ابو هريرة اذهب فاطعمه اهلك يعني عرقا فيه تمر قاله للذي اصاب اهله في
رمضان **سهل بن سعد** اذهب فقد ملكتكها بما معك من القرآن **عائشة**
اذهبوا بخميصتي هذه الى ابي جهم وائتوني بانبجانية ابي جهم فانها الهتني آنفا عن صلوتي
عمران بن حصين اذهبي فاطعمي هذا عيالك واعلمي انا لم نرزأ من مائك
زاد البخاري شيئا ولكن الله اسقانا قاله صحابي ليلة التعريس لذات المزادتين
ابن عباس ارجع فحج مع امرأتك قاله لرجل قال اني اكتتبت ويروى اكتتبت
في غزوة كذا وكذا وامرأتي حاجة **ابو هريرة** ارجع فصل فانك لم تصل **عائشة**
ارضعيه تحرمي عليه ويذهب الذي في نفس ابي حذيفة قاله لسهلة بنت سهيل بن عمرو

فیرجع کما کان فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتے انتهینا الی روضة خضراء فیها
شجرة عظیمة وفی اصلها شیخ وصبیان واذا رجل قریب من الشجرة بین یدیه نار
یوقدها فصعدا بی الشجرة فادخلانی دارا لم ار قط احسن وافضل منها فیها رجال شیوخ
وشباب ونساء وصبیان ثم اخرجانی منها فصعدا بی الشجرة فادخلانی دارا هی احسن
وافضل لم ار قط احسن وافضل منها فیها شیوخ وشباب فقلت لهما انکما قد طوفتمانی
اللیلة فاخبرانی عما رایت قالا نعم اما الرجل الذی رایته یشق شدقه فکذاب یحدث
بالکذبة فتحمل عنه حتی تبلغ الآفاق فیصنع به الی یوم القیامة والذی رایته یشدخ
راسه فرجل علمه الله القرآن فنام عنه باللیل ولم یعمل فیه بالنهار یفعل به الی یوم القیامة
والذی رایته فی النقب هم الزناة والذی رایته فی النهر آکل الربوا والشیخ الذی
رایت فی اصل الشجرة ابراهیم والصبیان حوله فاولاد الناس والذی یوقد النار
مالک خازن النار والدار الاولی التی دخلت دار عامة المؤمنین واما هذه الدار
فدار الشهداء وانا جبرئیل وهذا میکائیل فارفع راسک فرفعت راسی فاذا فوقی
مثل السحاب ویروی مثل الربابة البیضاء قالا ذاک منزلک فقلت دعانی ادخل
منزلی قالا انه بقی لک عمر لم تستکمله فلو استکملته اتیت منزلک **سهل بن سعد** هل
معک شیٔ من القرآن قاله لرجل اراد ان یتزوج المرأة التی عرضت نفسها علی النبی
صلی الله علیه وآله وسلم **ابن عمر** هل وجدتم ما وعد ربکم حقا ثم قال انهم الآن
لیسمعون ما اقول قاله لما وقف علی قلیب بدر **علی** ائتوا روضة خاخ فان بها
ظعینة معها کتاب فخذوه منها قاله لعلی والزبیر والمقداد ویروی انطلقوا حتی تأتوا
روضة خاخ قاله لعلی وابی مرثد الغنوی والزبیر **ابن عباس** ائتونی بکتاب
اکتب لکم کتابا لا تضلوا بعده ابدا قاله فی مرضه **عائشة** ائذنوا له فلبئس ابن العشیرة
او بئس رجل العشیرة ویروی بئس اخ القوم وابن العشیرة یعنے رجلا استاذن علیه
عائشة ائذنی له فانه عمک تربت یمینک یعنی افلح اخا ابی القعیس **ابوهریرة**
ابدأن تقول **ام عطیة** ابدأن بمیامنها ومواضع الوضوء منها قاله للنساء اللاتی غسلن

قال له قال قلت یا رسول اللہ اقرء علیک وعلیک انزل قال انی احب ان
اسمعه من غیری فقرأت النساء حتے اذا بلغت فکیف اذا جئنا من کل امة بشهید
وجئنا بک علی هؤلاء شهیدا رفعت رأسی او غمزنی رجل الی جنبی فرفعت راسی
فرایت دموعه تسیل جندب بن عبد اللہ اقرؤا القرآن ما ائتلفت قلوبکم فاذا
اختلفتم فقوموا عنه انس التمس لنا غلاما من غلمانکم یخدمنی قاله لابی طلحة
ابن عباس الحقوا الفرائض باهلها فما بقی فهو لاولی رجل ذکر کعب بن مالک
امسک علیک بعض مالک فهو خیر لک قاله له ابو هریرة انظروا الی من هو اسفل
منکم ولا تنظروا الی من هو فوقکم فانه اجدر ان لا تزدروا نعمة اللہ علیکم سهل بن سعد
انفذ علی رسلک حتی تنزل بساحتهم ثم ادعهم الی الاسلام واخبرهم بما یجب علیهم من حق اللہ فیه عمر اوف بنذرک قاله له
حین قال یا رسول اللہ انی کنت نذرت فی الجاهلیة ان اعتکف لیلة وفی روایة فی المسجد الحرام انس اولم ولو بشاة
البراء بن عازب اهجهم او هاجهم وجبرئیل معک قاله لحسان بن ثابت ابو ذر
بشر الکانزین برضف یحمی علیه فی نار جهنم فیوضع علی حلمة ثدی احدهم حتے یخرج
من نغض کتفه ویوضع علی نغض کتفه حتے یخرج من حلمة ثدییه یتزلزل ابن مسعود
تسحروا فان فی السحور برکة حارثة بن وهب الخزاعی تصدقوا فیوشک الرجل
یمشے بصدقته فیقول الذی اعطیها لو جئتنا بها بالامس قبلتها فاما الآن فلا حاجة لی
بها فلا یجد من یقبلها ابو موسی تعاهدوا هذا القرآن فوالذی نفس محمد بیده لهو اشد
تفلتا من الابل فی عقلها ابو هریرة تعوذوا باللہ من جهد البلاء ودرک الشقاء
وسوء القضاء وشماتة الاعداء ابن عمر توضأ واغسل ذکرک ثم نم عائشة حجی واشترطی وقولی اللهم محلی
حیث حبستنی قاله لضباعة بنت الزبیر لما ارادت ان تحج وکانت وجعة عبد اللہ بن عمرو خذوا القرآن
من اربعة من عبد اللہ وسالم ومعاذ وابی بن کعب سالم هو مولی ابی حذیفة
عائشة خذوا من الاعمال ما تطیقون فان اللہ لا یمل حتے تملوا زید بن خالد
خذها فانما هی لک او لاخیک او للذئب یعنی ضالة الغنم جابر خذ یا جابر فصب
علی وقل بسم اللہ یعنی ما کان فی عزلاء الضبابی عائشة خذی فرصة من مسک

حین قالت یا رسول اللہ انی اری فی وجہ ابی حذیفۃ من دخول سالم فقال ارضعیہ قالت وکیف ارضعہ وہو رجل کبیر فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقال قد علمت انہ رجل کبیر **ام سلمۃ** استرقوا لہا فان بہا النظرۃ قالہ حین رای جاریۃ فے بیت ام سلمۃ فے وجہہا سفعۃ **ابوہریرۃ** استوصوا بالنساء فان المرأۃ خلقت من ضلع وان اعوج ما فی الضلع اعلاہ فان ذہبت تقیمہ کسرتہ وان ترکتہ لم یزل اعوج فاستوصوا بالنساء **ابوہریرۃ** اسرعوا بالجنازۃ فان کانت صالحۃ قربتموہا الی الخیر وان کانت غیر ذلک کان شرا تضعونہ عن رقابکم **الزبیر** راسنا یا زبیر ثم ارسل الماء الی جارک **ام الحصین** اسمعوا واطیعوا وان استعمل علیکم عبد حبشی کان راسہ زبیبۃ **عائشۃ** اشتریہا فاعتقیہا فانما الولاء لمن اعتق **ابوموسی** اشربا منہ وافرغا علی وجوہکما ونحورکما وابشرا یعنی مما اجتمع من وضوئہ بعد ما مج فیہ قالہ لابی موسی وبلال **ابن عمر وابن مسعود** اشہدوا اشہدوا ویروی اللہم اشہد قالہ عند انشقاق القمر **انس** اعتدلوا فی سجودکم ولا یبسطن احدکم ذراعیہ انبساط الکلب **ابوہریرۃ** اعتقیہا فانہا من ولد اسمعیل قالہ لعائشۃ فے سبیۃ من بنی تمیم **النعمان بن بشیر** اعدلوا فی اولادکم وفی روایۃ الا قلیتیم بین ابنائکم **زید بن خالد** اعرف عفاصہا ووکاءہا ثم عرفہا سنۃ فان لم تعرف فاستنفقہا ولتکن ودیعۃ عندک فان جاء طالبہا یوما من الدہر فادہا الیہ یعنی لقطۃ الذہب والفضۃ **ابوہریرۃ** اعلموا ان الارض للہ ولرسولہ وانی ارید ان اجلیکم فمن وجد منکم بمالہ شیئا فلیبعہ والا فاعلموا انما الارض للہ ولرسولہ قالہ للیہود **جابر** اغتسلی واستثفری بثوب واحرمی قالہ لاسماء بنت عمیس حین ولدت محمد بن ابی بکر فے حجۃ الوداع بذی الحلیفۃ **ام عطیۃ** واسمہا نسیبۃ بنت کعب اغسلنہا ثلثا او خمسا او اکثر من ذلک ان رأیتن ذلک واجعلن فے الآخرۃ کافورا او شیئا من کافور فاذا فرغتن فآذننی **ابن عباس** اغسلوہ بماء وسدر وکفنوہ فی ثوبین ولا تحنطوہ ولا تخمروا راسہ فان اللہ یبعثہ یوم القیمۃ ملبیا **ابن مسعود** اقرء علی القرآن

ويذكر اسم الله عليه فليفعل فان الفويسقة تضرم علي اهل البيت بيتهم ابو حميد الساعدي
قولوا اللهم صل علي محمد وعلي ازواجه وذريته كما صليت علي ابراهيم وبارك علي
محمد وعلي ازواجه وذريته كما باركت علي ابراهيم انك حميد مجيد ابو سعيد
قوموا الي سيدكم او الي خيركم يعني سعد بن معاذ فقعد عند النبي صلي الله عليه وآله وسلم
فقال ان هؤلاء نزلوا علي حكمك ابن عباس قوموا عني ولا ينبغي عندي التنازع
ويروي عند نبي تنازع ابو هريرة كخ كخ ارم بها اما علمت انا لا ناكل الصدقة
ويروي لا تحل لنا الصدقة قاله للحسن بن علي رضي الله عنهما حين اخذ تمرة من
تمر الصدقة فجعلها في فيه جابر كل فاني اناجي من لا تناجي يعني الثوم المطبوخ
قاله لرجل من اصحابه ابن عمر كلوا فانه حلال ولكنه ليس من طعامي يعني الضب
ابن عمر كلوا من الاضاحي ثلثا هذا حديث منسوخ بما ذكرنا من قبل ابن عمر
كن في الدنيا كانك غريب او كانك عابر سبيل وعد نفسك في اصحاب القبور
عائشة ليصل احدكم نشاطه فاذا كسل او فتر قعد ويروي فليقعد عائشة
مروا ابا بكر يصلي بالناس سهل بن سعد مري غلامك النجار يعمل لي اعوادا اكلم
الناس عليها انس يسروا ولا تعسروا وسكنوا ولا تنفروا الباب العاشر سهل بن سعد
لاعطين الراية غدا رجلا يفتح الله علي يديه يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله
يعني عليا رضي الله عنه قاله يوم خيبر ابن عباس لان يمنح الرجل اخاه ارضه
خير له من ان ياخذ عليها خرجا معلوما ابو سعيد لتتبعن سنن من كان قبلكم شبرا بشبر
وذراعا بذراع حتي لو دخلوا جحر ضب لتبعتموه قلنا يا رسول الله اليهود والنصاري
قال فمن النعمان بن بشير لتسون صفوفكم او ليخالفن الله بين قلوبكم ابن مسعود
لله افرح بتوبة عبده المومن من رجل نزل في ارض دوية مهلكة معه راحلته عليها
طعامه وشرابه فوضع رأسه فنام نومة فاستيقظ وقد ذهبت راحلته فطلبها حتي
اذا اشتد عليه الحر والعطش او ما شاء الله قال ارجع الي مكاني الذي كنت فيه فانام
حتي اموت فوضع رأسه علي ساعده ليموت فاستيقظ فاذا راحلته عنده عليها زاده

دیروی مسکتہ فتطہری بہا عائشۃ خذی من مالہ بالمعروف ما یکفیک و
یکفی ولدک وبروی خذی ما یکفیک و ولدک بالمعروف قالہ لہند بنت عتبۃ
امرأۃ ابی سفیان ابن عباس دعونی فالذی انا فیہ خیر واوصیکم بثلث
اخرجوا المشرکین من جزیرۃ العرب واجیزوا الوفد بنحو ما کنت اجیزہم قال وسکت
عن الثالثۃ او قالہا فانسیتہا ہذا من قول سلیمان بن ابی مسلم جابر دعوہا فانہا
منتنۃ یعنی دعوی الجاہلیۃ ای قول الانصاری حین کسعہ المہاجری یا للانصار
ابن عمر رضہ فان الحیاء من الایمان قالہ لرجل کان یعظ اخاہ فی الحیاء
ابو سعید رضہ فان لہ اصحابا یحقر احدکم صلوتہ مع صلاتہم وصیامہ مع صیامہم
یقرؤن القرآن لایجوز تراقیہم یمرقون من الاسلام کما یمرق السہم من الرمیۃ
ینظر الی نصلہ فلا یوجد فیہ شئے ثم ینظر الی رصافہ فلا یوجد فیہ شئے ثم ینظر الی
نضیہ فلا یوجد فیہ شئے ثم ینظر الی قذذہ فلا یوجد فیہ شئے سبق الفرث والدم
آیتہم رجل اسود احدی عضدیہ مثل ثدی المرأۃ او مثل البضعۃ تدردر یخرجون علی
خیر فرقۃ من الناس ویروی علی حین فرقۃ جابر رضہ لایتحدث الناس ان محمدا
یقتل اصحابہ قالہ لعمر حین قال دعنی اضرب عنق ہذا المنافق یعنی عبداللہ بن ابی
المغیرۃ بن شعبۃ دعہما فانی ادخلتہما طاہرتین یعنی الخفین قالہ جابر
سم ابنک عبدالرحمن قالہ عمر بن ابی سلمۃ سم اللہ وکل بیمینک وکل مما یلیک
انس سموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی انس سووا صفوفکم فان تسویۃ الصفوف
من تمام الصلوۃ عبداللہ بن مغفل صلوا قبل صلوۃ المغرب صلوا قبل صلوۃ المغرب
قال فی الثالثۃ لمن شاء کراہیۃ ان یتخذہا الناس سنۃ خباب بن الارتؓ
ضعوہا مما یلی رأسہ واجعلوا علی رجلیہ من الاذخر یعنی مصعب بن عمیر حین استشہد
باحد ام سلمۃ طوفی من وراء الناس وانت راکبۃ قالہ لہا لما قالت انی اشتکی
جابر غطوا الانار واوکوا الاسقیۃ واغلقوا الباب واطفؤا السراج فان الشیطان
لایحل سقاء ولایفتح بابا ولایکشف اناء فان لم یجد احدکم الا ان یعرض علی انائہ عودا

وانت على الاسلام حتى تموت قاله لحين قص رؤياه عليه البراء بن عازب
تلك الملائكة كانت تسمع لك ولو قرأت لاصبحت يراها الناس ما تستتر منهم قاله
لاسيد بن حضير حين قرأ سورة الكهف بالليل وعنده فرس مربوط بشطنين فتغشته سحابة
فجعلت تدنو وتدنو وجعل فرسه ينفر منها ابن عمر حسابكما على الله احدكما كاذب
لا سبيل لك عليها قاله للمتلاعنين ابو هريرة حق المسلم على المسلم خمس رد السلام وعيادة
المريض واتباع الجنائز واجابة الدعوة وتشميت العاطس عبد الله بن عمرو حوضي
مسيرة شهر ماؤه ابيض من اللبن وريحه اطيب من المسك وكيزانه كنجوم السماء من
شرب منه فلا يظمأ ابدا ابو هريرة رأس الكفر نحو المشرق والفخر والخيلاء في اهل الخيل
والابل والفدادين اهل الوبر والسكينة في اهل الغنم ابن مسعود سباب المسلم
فسوق وقتاله كفر ابو هريرة سيحان وجيحان والفرات والنيل كل من انهار الجنة
ابو بكرة شهرا عيد لا ينقصان رمضان وذو الحجة ابو هريرة صلوة الرجل في
جماعة تزيد على صلوته في بيته وصلوته في سوقه بضعا وعشرين درجة وذلك ان
احدهم اذا توضأ فاحسن الوضوء ثم اتى المسجد لا ينهزه الا الصلوة لم يخط خطوة الا رفعه الله
بها درجة وحط عنه بها خطيئة حتى يدخل المسجد فاذا دخل المسجد كان في الصلوة
ما كانت الصلوة تحبسه والملائكة يصلون على احدكم ما دام في مجلسه الذي صلى
فيه يقولون اللهم ارحمه اللهم اغفر له اللهم تب عليه ما لم يؤذ فيه ما لم يحدث
فيه ابن عمر صلوة الليل مثنى مثنى فاذا خفت الصبح فاوتر بواحدة ام قيس
بنت محصن علام تدغرن اولادكن بهذا العلاق عليكن بهذا العود الهندي
فان فيه سبعة اشفية منها ذات الجنب يسعط من العذرة ويلد من ذات الجنب
ابن عمر على المرء المسلم السمع والطاعة فيما احب وكره الا ان يؤمر بمعصية فاذا امر
بمعصية فلا سمع ولا طاعة ابو هريرة على انقاب المدينة ملائكة لا يدخلها الطاعون
ولا الدجال حذيفة فتنة الرجل في اهله وماله ونفسه وولده وجاره يكفرها الصيام
والصلوة والصدقة والامر بالمعروف والنهي عن المنكر ابو هريرة في الحبة السوداء

وشرابه عليه اشد فرحا بتوبة العبد المؤمن من هذا براحلته وزاده **سهل بن سعد**
ليدخلن الجنة من امتي سبعون الفا او سبعمائة الف الشك من ابي حازم
متماسكون آخذ بعضهم بعضا لا يدخل اولهم حتى يدخل آخرهم وجوههم على صورة القمر
ليلة البدر **ابن مسعود** ليرفعن الي رجال منكم حتى اذا اهويت اليهم لاناولهم اختلجوا
دوني فاقول اي رب اصحابي فيقال انك لا تدري ما احدثوا بعدك **ابو هريرة**
آية المنافق ثلث اذا حدث كذب واذا وعد اخلف واذا ائتمن خان **النبي**
ابن اخت القوم منهم **ابن مسعود** اجل اني اوعك كما يوعك رجلان منكم قاله في
مرضه حين قال ابن مسعود يا رسول الله انك لتوعك وعكا شديدا **ابو هريرة** احد
جبل يحبنا ونحبه **عائشة** احيانا ياتيني مثل صلصلة الجرس وهو اشد علي فيفصم عني
وقد وعيت ما قال واحيانا يتمثل لي الملك رجلا فيكلمني فاعي ما يقول قاله حين
ساله الحارث بن هشام كيف ياتيك الوحي **ابو ايوب** تعبد الله ولا تشرك به شيئا
وتقيم الصلوة وتوتي الزكوة وتصل الرحم دع الناقة قاله لاعرابي اخذ بخطام ناقته
فقال يا رسول الله دلني على عمل يدنيني من الجنة ويباعدني من النار **ابو هريرة**
امتي الغر المحجلون يوم القيمة من آثار الوضوء **البراء بن عازب** انت اخونا ومولانا
قاله لزيد بن حارثة **جابر** انتم اليوم خير اهل الارض قاله يوم الحديبية وكانوا
الفا واربع مائة **انس** انت مع من احببت **البراء بن عازب** انت مني وانا
منك قاله لعلي رضي الله عنه **ابو سعيد** اوه عين الربوا لا تفعل ولكن اذا اردت
ان تشتري التمر فبعه ببيع آخر ثم اشتر به قاله لبلال حين جاءه بتمر برني وقال كان
عندنا تمر ردي فبعت منه صاعين بصاع لنطعم النبي صلى الله عليه وآله وسلم وفي
رواية البخاري اوه اوه مرتين **عائشة** اين انا غدا اين انا غدا قاله في
مرضه الذي توفي فيه **انس** بخ ذلك مال رابح بخ ذلك مال رابح وقد سمعت
ما قلت واني ارى ان تجعلها في الاقربين قاله لابي طلحة **عبد الله بن سلام**
تلك الروضة روضة الاسلام وذلك العمود عمود الاسلام وتلك العروة عروة الوثقى

مثل حربا زاد البخاری نارکم ہذہ التی یوقد ابن آدم ام حرام بنت ملحان
ناس من امتی عرضوا علیّ غزاۃ فی سبیل اللہ یرکبون ثبج ہذا البحر ملوکا علی الاسرۃ
او مثل الملوک علی الاسرۃ ابوہریرۃ نحن احق بالشک من ابراہیم اذ قال رب ارنی
کیف تحیی الموتی قال اولم تؤمن قال بلی ولکن لیطمئن قلبی ویرحم اللہ لوطا لقد کان
یاوی الی رکن شدید ولو لبثت فی السجن طول لبث یوسف لاجبت الداعی
ابوسعید ویحک ان الہجرۃ شانہا شدید فہل لک من ابل قال نعم قال
فتعطی صدقتہا قال نعم قال فہل تمنح منہا قال نعم قال فتحلبہا یوم وردہا
قال نعم قال فاعمل من وراء البحار فان اللہ لن یترک من عملک شیئا قالہ
لاعرابی سالہ عن الہجرۃ ابوبکرۃ ویحک قطعت عنق صاحبک ویحک قطعت
عنق صاحبک قالہ مرارا المسور بن مخرمۃ ومروان بن الحکم
ویل امہ مسعر حرب لو کان لہ احد یعنی ابا بصیر عبداللہ بن عمرو ویل للاعقاب
من النار ابوہریرۃ ویل للعراقیب من النار زینب بنت جحش ویل للعرب
من شر قد اقترب فتح الیوم من ردم یاجوج وماجوج مثل ہذہ وحلق باصبعیہ
الابہام والتی تلیہا فقالت زینب بنت جحش قلت یارسول اللہ انہلک وفینا
الصالحون قال نعم اذا کثر الخبث عائشۃ ہذا الحمال لا حمال خیبر ہذا ابر ربنا
واطہر کان یتمثل بہ عند نقلہ اللبن فی بنیان مسجدہ المسور بن مخرمۃ ومروان بن الحکم
ہذا فلان وہو من قوم یعظمون البدن فابعثوہا لہ یعنی رجلا من کنانۃ قال یوم الحدیبیۃ
لکفار قریش دعونی آتہ یعنی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلما اشرف علیہ قال فلما
اشرف مکرز بن حفص قال ہذا مکرز بن حفص وہو رجل فاجر وکان قال ایضا لہم
دعونی آتہ معاویۃ بن ابی سفیان ہذا یوم عاشوراء ولم یکتب اللہ علیکم صیامہ
وانا صائم فمن احب منکم ان یصوم فلیصم ومن احب منکم ان یفطر فلیفطر ابوہریرۃ
ہذہ صدقات قومی یعنی بنی تمیم ابن عباس ہلا اخذتم اہابہا فدبغتموہ فانتفعتم
بہ یعنی شاۃ لمیمونۃ میتۃ ابوہریرۃ ہم اشد امتی علی الدجال یعنی بنی تمیم ابوذر

شفار من كل داء الا السام ابو هريرة في كل كبد حري اجر انس قدر حوضي
كما بين ايلة وصنعاء من اليمن وان فيه من الاباريق كعدد نجوم السماء ابو هريرة
قريش والانصار وجهينة ومزينة واسلم واشجع وغفار موالي ليس لهم مولى دون الله
ورسوله عبد الرحمن بن عوف كلاكما قتله يعني اباجهل قاله لمعاذ بن عمرو بن الجموح
ومعاذ بن عفراء ابو هريرة كلا والذي نفس محمد بيده ان الشملة لتلتهب عليه نارا
اخذها من الغنائم يوم خيبر لم تصبها المقاسم قاله لعبد له اسمه رفاعة ويقال له مدعم
قتل بوادي القرى مقفله من خيبر انس كيف يفلح قوم شجوا نبيهم وكسروا رباعيته
وهو يدعوهم قاله يوم احد علقه البخاري واسنده مسلم ابن مسعود وانس لكل غادر
لواء يوم القيمة بقدر غدرته ابن عباس لم يكن لهم يومئذ حب ولو كان لهم
لدعا لهم فيه يعني لاهل مكة حين دعا لهم ابراهيم عليه السلام عائشة ليت رجلا
صالحا من اصحابي يحرسني الليلة ابن عباس مرحبا بالقوم او بالوفد غير خزايا ولا ندامى
قاله لوفد عبد القيس حين قال لهم من القوم او من الوفد فقالوا ربيعة ابو قتادة
الحارث بن ربعي مستريح ومستراح منه قالوا يا رسول الله ما المستريح
والمستراح منه فقال العبد المؤمن يستريح من نصب الدنيا والعبد الفاجر يستريح
منه العباد والبلاد والشجر والدواب ابو هريرة مطل الغني ظلم واذا اتبع احدكم
على ملي فليتبع عبد الله بن عمرو من الكبائر شتم الرجل والديه قالوا يا رسول الله
وهل يشتم الرجل والديه قال نعم يسب ابا الرجل فيسب اباه ويسب امه فيسب امه
ابن عباس من محمد رسول الله الى هرقل عظيم الروم سلام على من اتبع الهدى
اما بعد فاني ادعوك بدعاية الاسلام وفي بداعية الاسلام اسلم تسلم واسلم يؤتك الله
اجرك مرتين وان توليت فان عليك اثم الاريسيين ويا اهل الكتاب تعالوا الى
كلمة سواء بيننا وبينكم الا نعبد الا الله ولا نشرك به شيئا الى قوله فقولوا اشهدوا بانا
مسلمون كتبه الى قيصر ابو هريرة ناركم جزء من سبعين جزءا من نار جهنم قالوا والله
يا رسول الله ان كانت لكافية قال فانها فضلت عليهن بتسعة وستين جزءا كلها

يوم القيمة فوق كثير من خلقك او من الناس قال ابو موسى فقلت ولي يا رسول الله
فقال اللهم اغفر لعبد الله بن قيس ذنبه وادخله يوم القيامة مدخلا كريما
زيد بن ارقم اللهم اغفر للانصار ولابناء الانصار ولابناء ابناء الانصار ابوهريرة
اللهم اغفر للمحلقين قالوا يا رسول الله وللمقصرين قال اللهم اغفر للمحلقين قالوا يا
رسول الله وللمقصرين قال اللهم اغفر للمحلقين قالوا يا رسول الله وللمقصرين قال و
للمقصرين ابو موسى اللهم اغفر لي خطيئتي وجهلي واسرافي في امري وما انت اعلم
مني اللهم اغفر لي هزلي وجدي وخطيئتي وعمدي وكل ذلك عندي عائشة
اللهم اغفر لي وارحمني والحقني بالرفيق الاعلى دعا به عند وفاته ام سليم بنت
ملحان اللهم اكثر ماله وولده وبارك له فيما اعطيته دعا به لانس بن مالك عائشة
اللهم الرفيق الاعلى ابوهريرة اللهم انج الوليد بن الوليد وسلمة بن هشام وعياش
بن ابي ربيعة والمستضعفين بمكة اللهم اشدد وطأتك على مضر اللهم اجعلها
عليهم سنين كسني يوسف ابوهريرة اللهم اني احبه فاحبه واحبب من يحبه يعني
الحسن بن علي رضي الله عنهما انس اللهم اني اعوذ بك من الخبث والخبائث
كان يقوله اذا دخل الخلاء ابو سعيد وانس اللهم اني اعوذ بك من الهم والحزن
والعجز والكسل والبخل والجبن وضلع الدين وغلبة الرجال ابو بكر اللهم اني ظلمت نفسي
ظلما كثيرا ولا يغفر الذنوب الا انت فاغفر لي مغفرة من عندك وارحمني انك انت
الغفور الرحيم ابوهريرة اللهم ايما مؤمن سببته ابوهريرة اللهم باعد بيني وبين
خطاياي كما باعدت بين المشرق والمغرب اللهم نقني من الخطايا كما ينقى الثوب
الابيض من الدنس اللهم اغسل خطاياي بالماء والثلج والبرد جرير اللهم ثبته واجعله
هاديا مهديا دعا به له حين شكى اليه انه لا يثبت على الخيل عائشة اللهم حبب الينا
المدينة كحبنا مكة او اشد اللهم صححها وبارك لنا في مدها وصاعها وانقل حماها فاجعلها
بالجحفة انس اللهم حوالينا ولا علينا ابن عباس اللهم ربنا لك الحمد انت
قيم السموات والارض ومن فيهن ولك الحمد انت نور السموات والارض ومن فيهن

هم الاخسرون ورب الكعبة فقلت يا رسول الله فداك ابي وامي من هم قال
هم الاكثرون اموالا الا من قال هكذا وهكذا وهكذا من بين يديه ومن خلفه وعن
يمينه وعن شماله وقليل ما هم من صاحب ابل ولا بقر ولا غنم لا يودي زكوتها الا جاءت
يوم القيمة اعظم ما كانت واسمنه تنطحه بقرونها وتطؤه باظلافها كلما نفدت اخريها عادت
عليه اولها حتى يقضى بين الناس العباس بن عبد المطلب هو في ضحضاح
من النار ولولا انا لكان في الدرك الاسفل من النار يعني ابا طالب انس
هو لها صدقة ولنا هدية يعني لحما تصدق به على بريرة الباب الحادي عشر ابو هريرة
اعددت لعبادي الصالحين ما لا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر
ابو هريرة انا عند ظن عبدي بي وانا مع عبدي اذا ذكرني ابو هريرة ان الصوم
لي وانا اجزي به ابو هريرة يا محمد اني اذا قضيت قضاء فانه لا يرد واني اعطيتك
لامتك ان لا اهلكهم بسنة عامة ولا اسلط عليهم عدوا من سوى انفسهم يستبيح بيضتهم ولو
اجتمع عليهم من باقطارها او قال من بين اقطارها حتى يكون بعضهم يهلك بعضا و
بعضهم يسبي بعضا الباب الثاني عشر في جوامع الادعية عائشة اذهب
الباس رب الناس واشف انت الشافي لا شفاء الا شفاؤك شفاء لا يغادر سقما
كان اذا اشتكى انسان مسحه بيمينه ثم قال ابن عمر واذا رجع قال آئبون
آئبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق الله وعده ونصر عبده
وهزم الاحزاب وحده انس اللهم آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا
عذاب النار كان هذا اكثر دعائه انس اللهم اجعل بالمدينة ضعفي ما جعلت بمكة من البركة
ابو هريرة اللهم اجعل رزق آل محمد قوتا البراء بن عازب اللهم اسلمت نفسي اليك
ووجهت وجهي اليك وفوضت امري اليك والجأت ظهري اليك رغبة ورهبة
اليك لا ملجأ ولا منجا منك الا اليك اللهم آمنت بكتابك الذي انزلت ونبيك
الذي ارسلت ابن مسعود اللهم اعني عليهم بسبع كسبع يوسف انس اللهم اغثنا
اللهم اغثنا اللهم اغثنا قاله في الاستسقاء ابو موسى اللهم اغفر لعبيد ابي عامر اللهم اجعله

وحدہ انجز وعدہ ونصر عبدہ وہزم الاحزاب وحدہ قالہ علی الصفا عبداللہ
بن الزبیر بن العوام لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد
وہو علی کل شئی قدیر لاحول ولا قوۃ الا باللہ لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ لہ النعمۃ
ولہ الفضل ولہ الثناء الحسن لا الہ الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون کان
یہلل بہن فی دبر کل صلوۃ ابن عمر لبیک اللہم لبیک لاشریک لک لبیک
ان الحمد والنعمۃ والملک لک لاشریک لک کان یلبی بہذہ التلبیۃ فی حجہ وعمرتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اما بعد
تاریخ الخلفا امام سیوطی علیہ الرحمۃ کی حاوی فضائل وتذکرہ خلفای راشدین
وغیرہم جو اون کے بعد ہین نظر سے گذرے چونکہ بعد انبیاء علیہم السلام کے
صحابہ کبار واہلبیت نبوی وسائل قرب خدا ورسول باتفاق اہل ظاہر وباطن
ہین لہذا مذکور پر نور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کا پیشکش اہل نظر ہے
کہ اس سے اصل وسند تمام احوال ومقامات مشائخ کی معلوم ہوسکتی ہے
علاوہ اس کے حاوی منافع کثیر ہے اور نام اس منتخب کا مناقب الخلفا رکہا
ابوبکر الصدیق ابوبکر الصدیق خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسمہ عبداللہ
بن ابی قحافۃ عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرۃ بن کعب
ابن لؤی بن غالب القرشی التیمی یلتقی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرۃ
قال النووی فی تہذیبہ وما ذکرناہ من ان اسم ابی بکر عبداللہ ہو الصحیح المشہور
وقیل اسمہ عتیق والصواب الذی علیہ کافۃ العلماء ان عتیقا لقب لہ لا اسم و
لقب عتیقا لعتقہ من النار کما ورد فی حدیث رواہ الترمذی وقیل لعتاقۃ وجہہ
ای حسنہ وجمالہ (قالہ مصعب بن الزبیر واللیث بن سعد وجماعۃ) وقیل لانہ لم
یکن فی نسبہ شئی یعاب بہ قال مصعب بن الزبیر وغیرہ واجمعت الامۃ علی تسمیتہ
بالصدیق لانہ بادر الی تصدیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولازم الصدق فلم

ولک الحمد انت ملک السموات والارض ومن فیهن ولک الحمد انت الحق
ووعدک الحق ولقاؤک حق وقولک حق والجنة حق والنار حق والنبیون حق
ومحمد حق والساعة حق اللهم لک اسلمت وبک آمنت وعلیک توکلت والیک
انبت وبک خاصمت والیک حاکمت فاغفرلی ما قدمت وما اخرت وما اسررت
وما اعلنت ویروی بعد ذلک وما انت اعلم به منی انت المقدم وانت المؤخر
لا اله الا انت او لا اله غیرک کان یقوله اذا قام من اللیل یتهجد **عبد الله بن ابی
اوفی** اللهم صل علی آل ابی اوفی **انس** اللهم علی الآکام والظراب وبطون الاودیة
ومنابت الشجر دعا به حین استسقی فقیل له هلکت الاموال وانقطعت السبل
فادع الله یمسکها عنا **ابن مسعود** اللهم علیک بقریش قاله ثلث مرات ثم قال
اللهم علیک بابی جهل بن هشام وعتبة بن ربیعة وشیبة بن ربیعة والولید
بن عتبة وامیة بن خلف وعقبة بن ابی معیط وذکر السابع ولم احفظه قال ابن مسعود
فوالذی بعث محمدا بالحق لقد رأیت الذین سمی صرعی ثم سحبوا الی القلیب قلیب بدر
قال الصنعانی مؤلف هذا الکتاب السابع هو عمارة بن الولید **ابن عباس** اللهم فقهه
فی الدین زاد ابو مسعود وعلمه التأویل دعا به له لما وضع له وضوءه **انس** اللهم
لا عیش الا عیش الآخرة فاغفر للانصار والمهاجرة **عبد الله بن ابی اوفی** اللهم
منزل الکتاب سریع الحساب اهزم الاحزاب اللهم اهزمهم وزلزلهم دعا به علی الاحزاب
عائشة بسم الله تربة ارضنا بریقة بعضنا تشفی سقیمنا باذن ربنا کان اذا اشتکی
الانسان الشیئ منه او کانت به قرحة او جرح قال بسبابته بالارض ثم رفعها **ابن
عباس** لا اله الا الله العلی العظیم الحلیم لا اله الا الله رب العرش العظیم لا اله الا الله
رب السموات والارض ورب العرش الکریم کان یقوله عند الکرب **المغیرة بن شعبة** لا اله
الا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شیئ قدیر اللهم لا مانع لما
اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد کان یقوله فی دبر کل صلوة
جابر لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شیئ قدیر لا اله الا الله

لم سمی ابو بکر عتیقا قال کانت امہ لا یعیش لہا ولد فلما ولدتہ استقبلت بہ البیت
ثم قالت اللہم ان ہذا عتیق من الموت فہبہ لی واخرج الطبرانی عن ابن عباس
قال انما سمی عتیقا لحسن وجہہ واخرج ابن عساکر عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
قالت اسم ابی بکر الذی سماہ بہ اہلہ عبد اللہ ولکن غلب علیہ اسم عتیق وفی لفظ
ولکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سماہ عتیقا واخرج ابو یعلی فی مسندہ وابن سعد
والحاکم وصححہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت واللہ انی لفی بیتی ذات یوم
ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ فی الفناء والستر بینی وبینہم اذ اقبل
ابو بکر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان ینظر الی عتیق من النار فلینظر الی
ابی بکر وان اسمہ الذی سماہ اہلہ عبد اللہ فغلب علیہ اسم عتیق واخرج الترمذی
والحاکم عن عائشۃ رض ان ابا بکر دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال
یا ابا بکر انت عتیق اللہ من النار فمن یومئذ سمی عتیقا واخرج البزار والطبرانی
بسند جید عن عبد اللہ بن الزبیر قال کان اسم ابی بکر عبد اللہ فقال لہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انت عتیق اللہ من النار فسمی عتیقا واما الصدیق فقیل کان
یلقب بہ فی الجاہلیۃ لما عرف منہ من الصدق ذکرہ ابن مسدی وقیل لمبادرتہ
الی تصدیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما کان یخبر بہ قال ابن اسحاق
عن الحسن البصری وقتادۃ واول ما اشتہر بہ صبیحۃ الاسراء واخرج الحاکم فی المستدرک
عن عائشۃ رض قالت جاء المشرکون الی ابی بکر فقالوا ہل لک الی صاحبک یزعم
انہ اسری بہ اللیلۃ الی بیت المقدس قال وقال ذلک قالوا نعم فقال لقد صدق
انی لاصدقہ بابعد من ذلک بخبر السماء غدوۃ وروحۃ فلذلک سمی الصدیق
(اسنادہ جید) وقد ورد ذلک من حدیث انس وابی ہریرۃ اسندہما ابن عساکر
وام ہانی (اخرجہ الطبرانی) قال سعید بن منصور فی سننہ حدثنا ابو معشر عن ابی
وہب مولی ابی ہریرۃ قال لما رجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ اسری بہ
فکان بذی طوی قال یا جبریل ان قومی لا یصدقونی قال یصدقک ابو بکر وہو

فلم تقع منه هناة ما ولا وقفة فی حال من الاحوال وکانت له فی الاسلام
المواقف الرفیعة منها قصته لیلة الاسراء وثباته وجوابه للکفار فی ذلک و
هجرته مع رسول الله صلی الله علیه وسلم وترکه عیاله واطفاله وملازمته فی الغار
وسائر الطریق ثم کلامه یوم بدر ویوم الحدیبیة حین اشتبه علی غیره الامر
فی تاخر دخول مکة ثم بکاؤه حین قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان عبدا
خیّره الله بین الدنیا والآخرة ثم ثباته یوم وفاة رسول الله صلی الله علیه وسلم
وخطبته الناس وتسکینهم ثم قیامه فی قضیة البیعة لمصلحة المسلمین ثم اهتمامه فی بعث
جیش اسامة بن زید الی الشام وتصممه فی ذلک ثم قیامه فی قتال اهل الردة
ومناظرته للصحابة حتی حجهم بالدلائل وشرح الله صدورهم لما شرح له صدره
من الحق وهو قتال اهل الردة ثم تجهیزه الجیوش الی الشام لفتوحه وامداهم
ثم ختم ذلک بمهم من احسن مناقبه واجل فضائله وهو استخلافه علی المسلمین عمر
رضی الله عنه وکم للصدیق من مناقب ومواقف وفضائل لا تحصی هذا
کلام النووی واقول قد اردت ان ابسط ترجمة الصدیق بعض البسط ذاکرا
فیه جملة کثیرة مما وقفت علیه من حاله وارتب ذلک فصولا **فصل فی اسمه و**
لقبه تقدمت الاشارة الی ذلک قال ابن کثیر اتفقوا علی ان اسمه
عبدالله بن عثمان الا ما روی ابن سعد عن ابن سیرین ان اسمه عتیق والصحیح انه
لقبه ثم اختلف فی وقت تلقیبه به وفی سببه فقیل لعتاقة وجهه ای لجماله (قاله
اللیث بن سعد واحمد بن حنبل وابن معین وغیرهم) وقال ابو نعیم الفضل بن
دکین لقدمه فی الخیر وقیل لعتاقة نسبه ای طهارته اذ لم یکن فی نسبه شئ یعاب به
وقیل سمی به اولا ثم سمی بعبد الله وروی الطبرانی عن القاسم بن محمد انه سأل
عائشة رضی الله عنها عن اسم ابی بکر فقالت عبد الله فقال ان الناس
یقولون عتیق قالت ان ابا قحافة کان له ثلثة اولاد سماهم عتیقا ومعتقا
ومعیتقا واخرج ابن منده وابن عساکر عن موسی بن طلحة قال قلت لابی طلحة

وكانت فى بنى عبد الدار الحجابة واللواء والندوة اى لا يدخل البيت احد الا باذنهم
واذا اعقدت قريش راية حرب عقدها لهم بنو عبد الدار واذا اجتمعوا الامر ابراما ونقضا
لا يكون اجتماعهم الا بدار الندوة ولا ينفذ الا بها وكانت لبنى عبد الدار **فصل**
كان ابو بكر رض اعف الناس فى الجاهلية اخرج ابن عساكر بسند صحيح عن عائشة رض
قالت والله ما قال ابو بكر شعرا قط فى جاهلية ولا اسلام ولقد ترك هو وعثمان
شرب الخمر فى الجاهلية واخرج ابو نعيم بسند جيد عنها قالت لقد كان حرم ابو بكر
الخمر على نفسه فى الجاهلية واخرج ابن عساكر عن عبد الله بن الزبير قال ما قال
ابو بكر شعرا قط واخرج ابن عساكر عن ابى العالية الرياحى قال قيل لابى بكر
الصديق فى مجمع من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم هل شربت الخمر
فى الجاهلية فقال اعوذ بالله فقيل ولم قال كنت اصون عرضى واحفظ مروتى
فان من شرب الخمر كان مضيعا فى عرضه ومروته قال فبلغ ذلك رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال صدق ابو بكر صدق ابو بكر مرتين مرسل غريب سندا
ومتنا **فصل فى صفته رض** اخرج ابن سعد عن عائشة رض ان رجلا قال لها صفى
لنا ابا بكر فقالت رجل ابيض نحيف خفيف العارضين احنأ لا يستمسك ازاره يسترخى
عن حقويه معروق الوجه غائر العينين ناتى الجبهة عارى الاشاجع هذه صفته
واخرج عن عائشة رض ان ابا بكر كان يخضب بالحناء والكتم واخرج عن انس
قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة وليس فى اصحابه اشمط غير ابى
بكر فغلفها بالحناء والكتم **فصل فى اسلامه رض** اخرج الترمذى وابن حبان فى صحيحه
عن ابى سعيد الخدرى قال قال ابو بكر رض الست احق الناس بها اى الخلافة
الست اول من اسلم الست صاحب كذا الست صاحب كذا واخرج ابن عساكر
من طريق الحارث عن على رض قال اول من اسلم من الرجال ابو بكر واخرج خيثمة
بسند صحيح عن زيد بن ارقم قال اول من صلى مع النبى صلى الله عليه وسلم ابو بكر الصديق
واخرج ابن سعد عن ابى اروى الدوسى الصحابى رض قال اول من اسلم ابو بكر الصديق

الصدیق واخرجہ الطبرانی فی الاوسط موصولاً عن ابی وہب عن ابی ہریرۃ واخرج
الحاکم فے المستدرک عن النزال ابن سبرۃ قال قلنا لعلیؓ یا امیر المومنین اخبرنا عن
ابی بکر قال ذاک امرء سماہ اللہ الصدیق علی لسان جبرئیل وعلی لسان محمدؐ کان
خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الصلوۃ رضیہ لدیننا فرضیناہ لدنیانا
اسنادہ جید واخرج الدارقطنی والحاکم عن ابی یحییٰ قال لا احصی کم سمعت علیا
یقول علی المنبر ان اللہ سمی ابا بکر علی لسان نبیہ صدیقا واخرجہ الطبرانی بسند جید
صحیح عن حکیم بن سعد قال سمعت علیا یقول ویحلف لانزل اللہ اسم ابی بکر
من السماء الصدیق وفی حدیث احد اسکن فانما علیک نبی وصدیق وشہیدان
وام ابی بکر بنت عم ابیہ اسمہا سلمی بنت صخر بن عامر بن کعب وتکنی ام الخیر
قالہ الزہری اخرجہ ابن عساکر **فصل فی مولدہ ونشاءہ** ولد بعد مولد النبی
صلی اللہ علیہ وسلم بسنتین واشہر فانہ مات ولہ ثلاث وستون سنۃ قال ابن کثیر
واما ما اخرجہ خلیفۃ بن الخیاط عن یزید بن الاصم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
لابی بکر انا اکبر او انت قال انت اکبر وانا اسن منک فہو مرسل غریب جداً
والمشہور خلافہ وانما صح ذلک عن العباس وکان نشاءہ بمکۃ لایخرج منہا الا
لتجارۃ وکان ذا مال جزیل فی قومہ ومروۃ تامۃ واحسان وتفضل فیہم کما
قال ابن الدغنۃ انک لتصل الرحم وتصدق الحدیث وتکسب المعدوم وتعین
علی نوائب الدہر وتقری الضیف قال النووی وکان من رؤساء قریش
فے الجاہلیۃ واہل مشاورتہم ومحببا فیہم واعلم لمعالمہم فلما جاء الاسلام آثرہ علی
ماسواہ ودخل فیہ اکمل دخول واخرج الزبیر بن بکار وابن عساکر عن معروف
بن خربوذ قال ان ابا بکر الصدیقؓ احد عشرۃ من قریش اتصل بہم شرف الجاہلیۃ
والاسلام فکان الیہ امر الدیات والغرم وذلک ان قریشا لم یکن لہم ملک ترجع
الامور کلہا الیہ بل کان فی کل قبیلۃ ولایۃ عامۃ تکون لرئیسہا فکانت فی بنی ہاشم
السقایۃ والرفادۃ ومعنی ذلک انہ لایاکل ولایشرب احد الا من طعامہم واشرابہم

هل وجدت قال لا فقال شعر كل دين يوم القيامة الا ما قضى الله في الحقيقة بور * اما ان هذا النبي الذي ينتظر منا او منكم قال ولم اكن سمعت قبل ذلك نبي ينتظر ويبعث قال فخرجت الى ورقة بن نوفل وكان كثير النظر الى السماء كثير همهمة الصدر فاستوقفته ثم قصصت عليه الحديث فقال نعم يا ابن اخي انا اهل الكتب والعلوم الا ان هذا النبي الذي ينتظر من اوسط العرب نسبا ولي علم بالنسب وقومك اوسط العرب نسبا قلت يا عم وما يقول النبي قال يقول ما قيل له الا انه لا يظلم ولا يظلم ولا يظالم فلما بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم آمنت به وصدقته وقال ابن اسحق حدثني محمد بن عبد الرحمن بن عبد الله بن الحصين التميمي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما دعوت احدا الى الاسلام الا كانت له عنه كبوة وتردد ونظر الا ابا بكر ما عتم عنه حين ذكرته وما تردد فيه عتم اي تلبث قال البيهقي وهذا لانه كان يرى دلائل نبوة رسول الله صلى الله عليه وسلم ويسمع آثاره قبل دعوته فحين دعاه كان قد سبق له فيه تفكر ونظر فاسلم في الحال ثم اخرج عن ابي ميسرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا برز سمع من يناديه يا محمد فاذا سمع الصوت ولى هاربا فاسر ذلك الى ابي بكر وكان صديقا له في الجاهلية واخرج ابو نعيم وابن عساكر عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما كلمت في الاسلام احدا الا ابى علي وراجعني الكلام الا ابن ابي قحافة فاني لم اكلمه في شيء الا قبله واستقام عليه واخرج البخاري عن ابي الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هل انتم تاركون لي صاحبي اني قلت ايها الناس اني رسول الله اليكم جميعا فقلتم كذبت وقال ابو بكر صدقت

فصل في صحبته ومشاهده قال العلماء صحب ابو بكر النبي صلى الله عليه وسلم من حين اسلم الى حين توفي لم يفارقه سفرا ولا حضرا الا فيما اذن له صلى الله عليه وسلم في الخروج فيه من حج وغزو وشهد معه المشاهد كلها وهاجر معه وترك عياله واولاده رغبة في الله ورسوله صلى الله عليه وسلم وهو رفيقه في الغار

واخرج الطبرانی فی الکبیر وعبداللہ بن احمد فی زوائد الزہد عن الشعبی قال سالت
ابن عباس ای الناس کان اول اسلاماً قال ابوبکر الصدیق الم تسمع قول حسان
حیث یقول شعرا اذا تذکرت شجوا من اخی ثقة ✣ فاذکر اخاک ابابکر بما فعلا ✣
خیر البریة اتقاہا واعدلہا ✣ الا النبی واوفاہا بما حملا ✣ والثانی التالی المحمود مشہدہ ✣
واول الناس منہم صدق الرسلا ✣ واخرج ابونعیم عن فرات بن السائب قال
سالت میمون ابن مہران قلت علی افضل عندک ام ابوبکر وعمر قال فارتعد
حتی سقطت عصاہ من یدہ ثم قال ما کنت اظن ان ابقی الی زمان یعدل بہما
للہ درہما کانا راس الاسلام قلت فابوبکر کان اول اسلاماً ام علیؓ قال
واللہ لقد آمن ابوبکر بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم زمن بحیری الراہب حین مر بہ
واختلف فیما بینہ وبین خدیجة حین انکحہا ایاہ وذلک کلہ قبل ان یولد علی
وقد قال انہ اول من اسلم خلائق من الصحابة والتابعین وغیرہم بل ادعی
بعضہم الاجماع علیہ وقیل اول من اسلم علی وقیل خدیجة وجمع بین الاقوال
بان ابابکر اول من اسلم من الرجال وعلی اول من اسلم من الصبیان وخدیجة
اول من اسلمت من النساء واول من ذکر ہذا الجمع الامام ابوحنیفہ رح اخرجہ عنہ
واخرج ابن ابی شیبة وابن عساکر عن سالم بن ابی الجعد قال قلت لمحمد بن الحنفیة
ہل کان ابوبکر اول القوم اسلاما قال لا قلت فبما علا ابوبکر وسبق حتی لا یذکر احد
غیر ابی بکر قال لانہ کان افضلہم اسلاما حین اسلم حتی لحق بربہ واخرج ابن عساکر
بسند جید عن محمد بن سعد بن ابی وقاص انہ قال لابیہ سعد اکان ابوبکر الصدیق
اولکم اسلاما قال لا ولکنہ اسلم قبلہ اکثر من خمسة ولکن کان خیرنا اسلاما قال ابن کثیر
الظاہر ان اہل بیتہ صلی اللہ علیہ وسلم آمنوا قبل کل احد زوجتہ خدیجة ومولاہ
زید وزوجتہ زید ام ایمن وعلی وورقة انتہی واخرج ابن عساکر عن عیسی بن یزید
قال قال ابوبکر الصدیق کنت جالسا بفناء الکعبة وکان زید بن عمرو بن نفیل
قاعدا فمر بہ امیة بن ابی الصلت فقال کیف اصبحت یا باغی الخیر قال بخیر قال

عن اشد ما صنع المشرکون برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رایت عقبۃ بن ابی معیط
جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یصلی فوضع رداءہ فی عنقہ فخنقہ بہ خنقا شدیدا
فجاء ابو بکر حتی دفعہ عنہ فقال اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ وقد جاءکم بالبینات
من ربکم واخرج الہیثم بن کلیب فی مسندہ عن ابی بکر قال لما کان یوم احد انصرف
الناس کلھم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکنت اول من فاء وسیاتی تتمۃ الحدیث
فی مسند ما رواہ واخرج ابن عساکر عن عائشۃ رض قال لما اجتمع اصحاب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فکانوا ثمانیۃ وثلثین رجلا الح ابو بکر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی الظہور فقال یا ابا بکر انا قلیل فلم یزل ابو بکر یلح علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم حتی ظہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتفرق المسلمون فی نواحی المسجد
کل رجل فی عشیرتہ وقام ابو بکر فی الناس خطیبا فکان اول خطیب دعا الی اللہ و
الی رسولہ وثار المشرکون علی ابی بکر وعلی المسلمین وضربوا فی نواحی المسجد ضربا شدیدا
وسیاتی تتمۃ الحدیث فی ترجمۃ عمر رض واخرج ابن عساکر عن علی رض قال لما اسلم
ابو بکر اظہر اسلامہ ودعا الی اللہ والی رسولہ **فصل فی انفاقہ مالہ علی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم** وانہ اجود الصحابۃ قال اللہ تعالی وسیجنبہا الاتقی الذی
یوتی مالہ یتزکی الی آخر السورۃ قال ابن الجوزی اجمعوا علی انہا نزلت فی ابی بکر
واخرج احمد عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما نفعنی
مال قط ما نفعنی مال ابی بکر فبکی ابو بکر وقال ہل انا ومالی الا لک یا رسول اللہ
واخرج ابو یعلی من حدیث عائشۃ رض مرفوعا مثلہ قال ابن کثیر وروی ایضا
من حدیث علی وابن عباس وانس وجابر بن عبد اللہ وابی سعید الخدری رض
واخرجہ الخطیب عن سعید بن المسیب مرسلا وزاد وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقضی فی مال ابی بکر کما یقضی فی مال نفسہ واخرج ابن عساکر من طرق عن
عائشۃ رض وعروۃ بن الزبیر ان ابا بکر رض اسلم یوم اسلم ولہ اربعون الف دینار
وفی لفظ اربعون الف درہم فانفقہا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واخرج

قال تعالى ثاني اثنين اذ هما في الغار اذ يقول لصاحبه لا تحزن ان الله معنا و
قام بنصر رسول الله صلى الله عليه وسلم في غير موضع وله الآثار الجميلة في المشاهد
وثبت يوم احد ويوم حنين وقد فر الناس كما سياتي في فصل شجاعته اخرج
ابن عساكر عن ابي هريرة قال تباشرت الملائكة يوم بدر فقالوا اما ترون الصديق
مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في العريش واخرج ابو يعلى والحاكم واحمد عن
علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم بدر لي ولابي بكر مع احدكما جبرئيل و
مع الآخر ميكائيل واخرج ابن عساكر عن ابن سيرين ان عبد الرحمن بن ابي بكر
كان يوم بدر مع المشركين فلما اسلم قال لابيه لقد اهدفت لي يوم بدر فانصرفت
عنك ولم اقتلك فقال ابو بكر لكنك لو اهدفت لي لم انصرف عنك قال ابن قتيبة
معنى اهدفت اشرفت ومنه قيل للبناء المرتفع هدف **فصل في شجاعته** وانه
اشجع الناس اخرج البزار في مسنده عن علي انه قال اخبروني من اشجع الناس
فقالوا انت قال اما اني ما بارزت احدا الا انتصفت منه ولكن اخبروني باشجع الناس
قالوا لا نعلم فمن قال ابو بكر انه لما كان يوم بدر فجعلنا لرسول الله صلى الله عليه وسلم
عريشا فقلنا من يكون مع رسول الله صلى الله عليه وسلم لئلا يهوي اليه احد
من المشركين فوالله ما دنا منا احد الا ابو بكر شاهرا بالسيف على راس رسول الله
صلى الله عليه وسلم لا يهوي اليه احد الا اهوى اليه فهو اشجع الناس قال علي رض ولقد
رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم واخذته قريش فهذا يجبأه وهذا يتلتله وهم
يقولون انت الذي جعلت الآلهة الها واحدا قال فوالله ما دنا منا احد الا ابو بكر
يضرب هذا ويجبأ هذا ويتلتل هذا وهو يقول ويلكم اتقتلون رجلا ان يقول ربي الله
ثم رفع علي بردة كانت عليه فبكى حتى اخضلت لحيته ثم قال انشدكم الله امؤمن
آل فرعون خير ام ابو بكر فسكت القوم فقال الا تجيبوني فوالله لساعة من ابي بكر
خير من الف ساعة مثل مؤمن آل فرعون ذاك رجل يكتم ايمانه وهذا رجل اعلن ايمانه
واخرج البخاري عن عروة بن الزبير قال سالت عبد الله بن عمرو بن العاص

ولی عند اللہ معاذ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین صدفیتکما کما بین کلمتیکما
(اسناده جید لکنہ مرسل) و اخرج الترمذی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ما لاحد عندنا ید الا وقد کافیناہ الا ابی بکر فان لہ عندنا
یدا یکافیہ اللہ بہا یوم القیامۃ و ما نفعنی مال احد قط ما نفعنی مال ابی بکر و اخرج
البزار عن ابی بکر الصدیق رض قال جئت بابی قحافۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال ہلا ترکت الشیخ حتی آتیہ قال بل ہو احق ان یاتیک قال انا نحفظ لایادی
ابنہ عندنا و اخرج ابن عساکر عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ما احد عندی اعظم ید امن ابی بکر واسانی بنفسہ و مالہ و انکحنی ابنتہ
فصل فی علمہ و انہ اعلم الصحابۃ و ازکاہم قال النووی فی تہذیبہ و من خطہ
نقلت استدل اصحابنا علی عظم علمہ بقولہ فی الحدیث الثابت فی الصحیحین واللہ
لاقاتلن من فرق بین الصلوۃ والزکوۃ واللہ لو منعونی عقالا کانوا یؤدونہ الی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقاتلتہم علی منعہ و استدل الشیخ ابو اسحق بہذا و غیرہ
فی طبقاتہ علی ان ابا بکر اعلم الصحابۃ لانہم کلہم وقفوا عن فہم الحکم فی المسئلۃ الا
ہو ثم ظہر لہم بمباحثتہ لہم ان قولہ ہو الصواب فرجعوا الیہ و روینا عن ابن عمر انہ
سئل من کان یفتی الناس فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
ابو بکر و عمر رض ما اعلم غیرہما و اخرج الشیخان عن ابی سعید الخدری قال خطب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس و قال ان اللہ تبارک و تعالی خیر عبدا
بین الدنیا و بین ما عندہ فاختار ذلک العبد ما عند اللہ تعالی فبکی ابو بکر و قال
نفدیک بآبائنا و امہاتنا فعجبنا لبکائہ ان یخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن
عبد خیر فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو المخیر و کان ابو بکر اعلمنا فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من امن الناس علی فی صحبتہ و مالہ ابا بکر ولو
کنت متخذا خلیلا غیر ربی لاتخذت ابا بکر ولکن اخوۃ الاسلام و مودتہ لا یبقین باب
الا سد الا باب ابی بکر (ہذا کلام النووی) و قال ابن کثیر کان الصدیق رض اقرا الصحابۃ

ابو سعید ابن الاعرابی عن ابن عمرؓ قال اسلم ابو بکرؓ یوم اسلم وفی منزلہ اربعون
الف درہم فخرج الی المدینۃ فی الھجرۃ ومالہ غیر خمسۃ آلاف کل ذلک ینفقہ
فی الرقاب والعون علی الاسلام وآخرج ابن عساکر عن عائشۃ رضؓ ان ابابکر
اعتق سبعۃ کلھم یعذب فی اللہ وآخرج ابن شاہین فی السنۃ والبغوی فی
تفسیرہ وابن عساکر عن ابن عمر قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ
ابو بکر الصدیق وعلیہ عباءۃ قد خللھا فی صدرہ بخلال فنزل علیہ جبریل علیہ السلام
فقال یا محمد مالی اری ابابکر علیہ عباءۃ قد خللھا فی صدرہ بخلال فقال یا جبرئیل
انفق مالہ علی قبل الفتح قال فان اللہ تعالی یقرء علیہ السلام ویقول قل لہ
اراض انت عنی فی فقرک ہذا ام ساخط فقال ابو بکر اسخط علی ربی انا عن ربی
راض انا عن ربی راض انا عن ربی راض (غریب وسندہ ضعیف جدا) وآخرج
ابو نعیم عن ابی ہریرۃ وابن مسعود مثلہ وسندہا ضعیف ایضا وآخرج ابن عساکر
نحوہ من حدیث ابن عباس وآخرج الخطیب بسند واہٍ ایضا عن ابن عباس رضؓ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ہبط علی جبریل علیہ السلام وعلیہ طنفسۃ وہو متخلل
بہا فقلت لہ یا جبریل ما ہذا قال ان اللہ تعالی امر الملائکۃ ان تتخلل فی السماء کتخلل
ابی بکر فی الارض قال ابن کثیر وہذا منکر جدا وقال ولولا ان ہذا والذی قبلہ
یتداولہ کثیر من الناس لکان الاعراض عنہا اولی وآخرج ابو داود والترمذی
عن عمر بن الخطاب قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نتصدق فوافق
ذلک مالا عندی فقلت الیوم اسبق ابابکر ان سبقتہ یوما فجئت بنصف مالی
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ابقیت لاہلک قلت مثلہ واتی ابو بکر بکل
ما عندہ فقال یا ابابکر ما ابقیت لاہلک قال ابقیت لہم اللہ ورسولہ فقلت لا اسبقہ
فی شیء ابدا (قال الترمذی حسن صحیح) وآخرج ابو نعیم فی الحلیۃ عن الحسن البصری
ان ابابکر اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بصدقتہ فاخفاہا فقال یا رسول اللہ ہذہ
صدقتی وللہ عندی معاد وجاء عمر بصدقتہ فاظہرہا فقال یا رسول اللہ ہذہ صدقتی

وكان يقول انما اخذت النسب من ابى بكر الصديق وكان ابو بكر الصديق من النسب العرب وكان الصديق مع ذلك غاية فى علم تعبير الرؤيا وقد كان يعبر الرؤيا فى زمن النبى صلى الله عليه وسلم وقد قال محمد بن سيرين وهو المقدم فى هذا العلم بالاتفاق كان ابو بكر اعبر هذه الامة بعد النبى صلى الله عليه وسلم (اخرجه ابن سعد) واخرج الديلمى فى مسند الفردوس وابن عساكر عن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت ان اؤول الرؤيا ابا بكر قال ابن كثير وكان من افصح الناس واخطبهم قال الزبير بن بكار سمعت بعض اهل العلم يقول افصح خطباء اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ابو بكر الصديق وعلى بن ابى طالبؓ وسيأتى فى حديث السقيفة قول عمرؓ وكان من اعلم الناس بالله واخوفهم له وسيأتى من كلامه فى ذلك وفى تعبير الرؤيا ومن خطبه جملة فى فصل مستقل ومن الدال على انه اعلم الصحابة حديث صلح الحديبية حيث سأل عمر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك وقال علام نعطى الدنية فى ديننا فاجابه النبى صلى الله عليه وسلم ثم ذهب الى ابى بكر فسأله عما سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عنه فاجابه الصديق بمثل جواب النبى صلى الله عليه وسلم سواء بسواء اخرجه البخارى وغيره وكان مع ذلك اسد الصحابة رأيا واكملهم عقلا واخرج تمام الرازى فى فوائده وابن عساكر عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اتانى جبرئيل فقال ان الله يامرك ان تستشير ابا بكر واخرج الطبرانى وابو نعيم وغيرهما عن معاذ بن جبل ان النبى صلى الله عليه وسلم لما اراد ان يسرح معاذا الى اليمن استشار ناسا من اصحابه منهم ابو بكر وعمر وعثمان وعلى وطلحة والزبير واسيد بن حضير فتكلم القوم كل انسان برأيه فقال ما ترى يا معاذ فقلت ارى ما قال ابو بكر فقال النبى صلى الله عليه وسلم ان الله يكره فوق سمائه ان يخطأ ابو بكر ورواه ابن اسامة فى مسنده ان الله يكره فى السماء ان يخطأ ابو بكر الصديق فى الارض واخرج الطبرانى فى الاوسط عن سهل بن سعد الساعدى قال قال رسول الله

ای اعلمهم بالقرآن لانہ صلی اللہ علیہ وسلم قدمہ اماما للصلوٰۃ بالصحابۃ رضہ مع قولہ یوم القوم اقرءہم لکتاب اللہ و اخرج الترمذی عن عائشۃ رضہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاینبغی لقوم فیہم ابوبکر ان یؤمہم غیرہ وکان مع ذلک اعلمہم بالسنۃ کما رجع الیہ الصحابۃ فی غیر موضع یبرز علیہم بنقل سنن عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحفظہا ہو ویستحضرہا عند الحاجۃ الیہا لیست عندہم وکیف لایکون کذلک وقد واظب صحبۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم من اول البعثۃ الی الوفاۃ وہو مع ذلک من ازکی عباد اللہ واعقلہم وانما لم یروعنہ من الاحادیث المسندۃ الا القلیل لقصر مدتہ وسرعۃ وفاتہ بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم والا فلو طالت مدتہ لکثر ذلک عنہ جدا ولم یترک الناقلون عنہ حدیثا الا نقلوہ ولکن کان الذین فی زمانہ من الصحابۃ لایحتاج احد منہم ان ینقل عنہ ما قد شارکہ ہو فی روایتہ فکانوا ینقلون عنہ مالیس عندہم و اخرج ابو القاسم البغوی عن میمون بن مہران قال کان ابوبکر اذا ورد علیہ الخصم نظر فی کتاب اللہ فان وجد فیہ ما یقضی بینہم قضی بہ وان لم یکن فی الکتاب وعلم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک الامر سنۃ قضی بہ فان اعیاہ خرج فسأل المسلمین وقال اتانی کذا وکذا فہل علمتم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فی ذلک بقضاء فربما اجتمع علیہ النفر کلہم یذکر من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہ قضاء فیقول ابوبکر الحمد للہ الذی جعل فینا من یحفظ عن نبینا فان اعیاہ ان یجد فیہ سنۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع رؤس الناس وخیارہم فاستشارہم فان اجمع امرہم علی رای قضی بہ وکان عمر رضہ یفعل ذلک فان اعیاہ ان یجد فی القرآن والسنۃ نظر ہل کان لابی بکر فیہ قضاء فان وجد ابابکر قد قضی فیہ بقضاء قضی بہ والا دعا رؤس المسلمین فاذا اجتمعوا علی امر قضی بہ وکان الصدیق رضہ مع ذلک اعلم الناس بانساب العرب لاسیما قریش اخرج ابن اسحٰق عن یعقوب بن عتبۃ عن شیخ من الانصار قال کان جبیر بن مطعم من انسب قریش لقریش والعرب قاطبۃ

الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وآخرج ابن عساکر عن عبد الرحمن بن ابی لیلی
ان عمر صعد المنبر ثم قال الا ان افضل ہذہ الامۃ بعد نبیہا ابو بکر فمن قال غیر ہذا
فہو مفتر علیہ ما علی المفتری وآخرج ایضا عن ابن ابی لیلی قال قال علی لا یفضلنی
احد علی ابی بکر وعمر والا جلدتہ حد المفتری وآخرج عبد الرحمن بن حمید فی مسندہ
وابو نعیم وغیرہما من طرق عن ابی الدرداء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ما طلعت الشمس ولا غربت علی احد افضل من ابی بکر الا ان یکون نبی وفی
لفظ علی احد من المسلمین بعد النبیین والمرسلین افضل من ابی بکر وقد ورد ایضا
من حدیث جابر ولفظہ ما طلعت الشمس علی احد منکم افضل منہ اخرجہ الطبرانی وغیرہ
ولہ شواہد من وجوہ اخر تقضی لہ بالصحۃ او الحسن وقد اشار ابن کثیر الی الحکم
بصحتہ وآخرج الطبرانی عن سلمۃ بن الاکوع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ابو بکر الصدیق خیر الناس الا ان یکون نبی وفی الاوسط عن سعد بن زرارۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان روح القدس جبریل اخبرنی ان خیر
امتک بعدک ابو بکر وآخرج الشیخان عن عمرو بن العاص قال قلت یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ای الناس احب الیک قال عائشۃ قلت من الرجال قال
ابوہا قلت ثم من قال ثم عمر بن الخطاب وقد ورد ہذا الحدیث بدون ثم عمر
فی روایۃ انس وابن عمر وابن عباس وآخرج الترمذی والنسائی والحاکم
عن عبد اللہ بن شقیق قال قلت لعائشۃ ای اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت ابو بکر قلت ثم من
قالت ثم عمر قلت ثم من قالت ابو عبیدۃ بن الجراح وآخرج
الترمذی وغیرہ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی بکر وعمر
ہذان سیدا کہول اہل الجنۃ من الاولین والآخرین الا النبیین والمرسلین
وآخرج مثلہ عن علی وفی الباب عن ابن عباس وابن عمر وابی سعید الخدری وجابر
بن عبد اللہ وآخرج الطبرانی فی الاوسط عن عمار بن یاسر قال من فضل علی

صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یکرہ ان یخطیٔ ابوبکر (رجالہ ثقات) فصل قال النووی
فی تہذیبہ الصدیق احد الصحابۃ الذین حفظوا القرآن کلہ وذکر ہذا ایضا جماعۃ
منہم ابن کثیر فی تفسیرہ واما حدیث انس جمع القرآن فی عہد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اربعۃ فمرادہ من الانصار کما اوضحتہ فی کتاب الاتقان واما ما اخرجہ
ابن ابی داود عن الشعبی قال مات ابوبکر الصدیق رض ولم یجمع القرآن کلہ فہو مدفوع
او مأول علی ان المراد جمعہ فی المصحف علی الترتیب الذی صنعہ عثمان رض فصل

فی انہ افضل الصحابۃ وخیرہم اجمع اہل السنۃ ان افضل الناس بعد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر ثم عمر ثم عثمان ثم علی ثم سائر العشرۃ ثم
باقی اہل بدر ثم باقی اہل احد ثم باقی اہل البیعۃ ثم باقی الصحابۃ ہکذا حکی
الاجماع علیہ ابو منصور البغدادی روی البخاری عن ابن عمر قال کنا نخیر من الناس
فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنخیر ابابکر ثم عمر ثم عثمان وزاد الطبرانی
فی الکبیر فیعلم بذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا ینکرہ واخرج ابن عساکر عن
ابن عمر قال کنا وفینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفضل ابابکر وعمر وعثمان
وعلیا واخرج ابن عساکر عن ابی ہریرۃ قال کنا معاشر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ونحن متوافرون نقول افضل ہذہ الامۃ بعد نبیہا ابوبکر ثم عمر ثم عثمان
ثم نسکت واخرج الترمذی عن جابر بن عبد اللہ قال قال عمر لابی بکر یا
خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابوبکر اما انک ان قلت
ذاک فلقد سمعتہ یقول ما طلعت الشمس علی رجل خیر من عمر واخرج البخاری عن
محمد بن علی بن ابی طالب قال قلت لابی ای الناس خیر بعد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال ابوبکر قلت ثم من قال عمر وخشیت ان یقول عثمان قلت
ثم انت قال ما انا الا رجل من المسلمین واخرج احمد وغیرہ عن علی قال خیر
ہذہ الامۃ بعد نبیہا ابوبکر وعمر قال الذہبی ہذا متواتر عن علی فلعن اللہ الرافضۃ
ما اجہلہم واخرج الترمذی والحاکم عن عمر بن الخطاب قال ابوبکر سیدنا وخیرنا واحبنا

لعن اللہ الرافضۃ

فانزل الله والليل اذا يغشى الى قوله ان سعيكم لشتى سعى ابى بكر وامية وابى
واخرج ابن جرير عن عامر بن عبد الله بن الزبير قال كان ابو بكر يعتق على الاسلام
بمكة وكان يعتق عجائز ونساء اذا اسلمن فقال ابوه اى بنى اراك تعتق اناسا ضعافا
فلو انك تعتق رجالا جلدا يقومون معك ويمنعونك ويدفعون عنك قال اى
ابت انا اريد ما عند الله قال فحدثنى بعض اهل بيتى ان هذه الآية نزلت
فيه فاما من اعطى واتقى الى آخرها واخرج ابن ابى حاتم والطبرانى عن عروة
ان ابا بكر الصديق رض اعتق سبعة كلهم يعذب فى الله وفيه نزلت وسيجنبها الاتقى
الى آخر السورة واخرج البزار عن عبد الله بن الزبير قال نزلت هذه الآية وما لاحد
عنده من نعمة تجزى الى آخر السورة فى ابى بكر الصديق واخرج البخارى عن عائشة رض
ان ابا بكر لم يكن يحنث فى يمين حتى انزل الله كفارة اليمين واخرج البزار و
ابن عساكر عن اسيد بن صفوان وكانت له صحبة قال قال على والذى جاء
بالحق محمد وصدق به ابو بكر الصديق قال ابن عساكر كذا الرواية بالحق ولعلها
قراءة لعلى واخرج الحاكم عن ابن عباس فى قوله تعالى وشاورهم فى الامر
قال نزلت فى ابى بكر وعمر واخرج ابن ابى حاتم عن ابن شوذب قال نزلت
ولمن خاف مقام ربه جنتان فى ابى بكر رض وله طرق اخرى ذكرتها فى اسباب النزول
واخرج الطبرانى فى الاوسط عن ابن عمر وابن عباس فى قوله تعالى و
صالح المؤمنين قال نزلت فى ابى بكر وعمر رض واخرج عبد الله بن ابى حميد فى تفسيره
عن مجاهد قال لما نزلت ان الله وملائكته يصلون على النبى قال ابو بكر يا
رسول الله ما انزل الله عليك خيرا الا اشركنا فيه فنزلت هذه الآية هو الذى
يصلى عليكم وملائكته واخرج ابن عساكر عن على بن الحسين ان هذه الآية نزلت فى
ابى بكر وعمر وعلى ونزعنا ما فى صدورهم من غل اخوانا على سرر متقابلين واخرج
ابن عساكر عن ابن عباس قال نزلت فى ابى بكر الصديق ووصينا الانسان
بوالديه احسانا الى قوله وعد الصدق الذى كانوا يوعدون واخرج ابن عساكر

ابی بکر و عمر احدا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقد ازری علے
المہاجرین والانصار واخرج ابن سعد عن الزہری قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لحسان بن ثابت ہل قلت فی ابی بکر شیئا قال نعم فقال
قل وانا اسمع فقال شعر ثانی اثنین فی الغار المنیف وقد طاف العدو بہ
اذ صعد الجبلا ✣ وکان حب رسول اللہ قد علموا ✣ من البریۃ لم یعدل بہ رجلا ✣
فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت نواجذہ ثم قال صدقت
یاحسان ہو کما قلت **فصل** روی احمد والترمذی عن انس بن مالک قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارحم امتی بامتی ابو بکر واشدہم فی
امر اللہ عمر واصدقہم حیاء عثمان واعلمہم بالحلال والحرام معاذ بن جبل وافرضہم
زید بن ثابت واقرأہم ابی بن کعب ولکل امۃ امین وامین ہذہ الامۃ ابو عبیدۃ
بن الجراح واخرجہ ابو یعلی من حدیث ابن عمر وزاد فیہ واقضاہم علی واخرجہ
الدیلمی فی مسند الفردوس من حدیث شداد بن اوس وزاد ابو ذر ازہد امتی
واصدقہا وابو الدرداء اعبد امتی واتقاہا ومعویۃ بن ابی سفیان احلم امتی واجودہا
وقد سئل شیخنا العلامۃ الکافیجی عن ہذہ التفضیلات ہل تنافی التفضیل السابق
فاجاب بانہ لامنافاۃ **فصل فی ما انزل من الآیات فی مدحہ او تصدیقہ او امر من شانہ** اعلم انی رایت لبعضہم کتابا فی اسماء من
نزل فیہم القرآن غیر محرر ولا مستوعب وقد الفت فی ذلک کتابا حافلا مستوعبا
محررا وانا الخص ہنا ما یتعلق منہ بالصدیق رض قال تعالی ثانی اثنین اذ ہما
فی الغار اذ یقول لصاحبہ لاتحزن ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینتہ علیہ
اجمع المسلمون علی ان الصاحب المذکور ابو بکر وسیاتی فیہ اثر عنہ واخرج ابن ابی
حاتم عن ابن عباس فی قولہ تعالی فانزل اللہ سکینتہ علیہ قال علی ابی بکر ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم لم تزل السکینۃ علیہ واخرج ابن ابی حاتم عن ابن مسعود ان ابا بکر
اشتری بلالا من امیۃ بن خلف وابی بن خلف ببردۃ وعشر اواق فاعتقہ اللہ

يوم القيمة واخرجه الطبراني في الاوسط عن ابي هريرة) واخرج الترمذي والحاكم عن
ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا اول من تنشق عنه الارض
ثم ابو بكر ثم عمر واخرج الترمذي والحاكم وصححه عن عبد الله بن حنظلة ان النبي
صلى الله عليه وسلم رأى ابا بكر وعمر فقال هذان السمع والبصر (واخرجه الطبراني
من حديث ابن عمر وابن عمرو) واخرج البزار والحاكم عن ابي اروى الدوسي
قال كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم فاقبل ابو بكر وعمر فقال الحمد لله الذي
ايدني بكما ورد هذا ايضا من حديث البراء بن عازب (اخرجه الطبراني في الاوسط)
واخرج ابو يعلى عن عمار بن ياسر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتاني
جبريل فقلت يا جبريل حدثني بفضائل عمر بن الخطاب فقال لو حدثتك بفضائل
عمر منذ ما لبث نوح في قومه ما نفدت فضائل عمر وان عمر حسنة من حسنات
ابي بكر واخرج احمد عن عبد الرحمن بن غنم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
لابي بكر وعمر لو اجتمعتما في مشورة ما خالفتكما واخرج الطبراني من حديث البراء بن عازب
واخرج ابن سعد عن ابن عمر انه سئل من كان يفتي في زمن رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقال ابو بكر وعمر ولا اعلم غيرهما واخرج عن ابي القاسم بن محمد قال
كان ابو بكر وعمر وعثمان وعلي يفتون في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم
واخرج الطبراني عن ابن مسعود رض ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان لكل نبي
خاصة من امته وان خاصتي من اصحابي ابو بكر وعمر واخرج ابن عساكر عن علي
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رحم الله ابا بكر زوجني ابنته وحملني الى دار الهجرة
واعتق بلالا رحم الله عمر يقول الحق وان كان مرا تركه الحق وما له من صديق
رحم الله عثمان تستحييه الملائكة رحم الله عليا اللهم ادر الحق معه حيث دار واخرج
الطبراني عن سهل رض قال لما قدم النبي صلى الله عليه وسلم من حجة الوداع صعد المنبر
فحمد الله واثنى عليه ثم قال ايها الناس ان ابا بكر لم يسؤني قط فاعرفوا له ذلك
ايها الناس اني راض عنه وعن عمر وعثمان وعلي وطلحة والزبير وسعد وعبد الرحمن

عن ابن عیینة قال عاتب الله المسلمین کلہم فی رسول الله صلی الله علیه وسلم الا ابا بکر وحده فانه خرج من المعاتبة ثم قرء الا تنصروه فقد نصره الله اذ اخرجه الذین کفروا ثانی اثنین اذ هما فی الغار **فصل فی الاحادیث الواردة فی فضله مقرونا بعمر سوی ما تقدم** اخرج الشیخان عن ابی هریرة رض قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول بینا راع فی غنمه عدا علیه الذئب فاخذ منها شاة فطلبه الراعی فالتفت الیه الذئب فقال من لها یوم السبع یوم لا راعی لها غیری وبینا رجل یسوق بقرة قد حمل علیها فالتفت الیه فکلمته فقالت انی لم اخلق لهذا ولکنی خلقت للحرث قال الناس سبحان الله بقرة تتکلم قال النبی صلی الله علیه وسلم فانی اومن بذلک وابو بکر وعمر وما ثم ابو بکر وعمر ای لم یکونا فی المجلس شهد لهما بالایمان بذلک لعلمه بکمال ایمانهما واخرج الترمذی عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من نبی الا وله وزیران من اهل السماء ووزیران من اهل الارض فاما وزیرای من اهل السماء فجبریل ومیکائیل واما وزیرای من اهل الارض فابو بکر وعمر واخرج اصحاب السنن وغیرهم عن سعید بن زید قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ابو بکر فی الجنة وعمر فی الجنة وعثمان فی الجنة وعلی فی الجنة وذکر تمام العشرة واخرج الترمذی عن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اهل الدرجات العلی لیراهم من تحتهم کما ترون النجم الطالع فی افق السماء وان ابا بکر وعمر منهم واخرجه الطبرانی من حدیث جابر بن سمرة وابی هریرة) واخرج الترمذی عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یخرج علی اصحابه من المهاجرین والانصار وهم جلوس فیهم ابو بکر وعمر فلا یرفع الیه احد منهم بصره الا ابو بکر وعمر فانهما کانا ینظران الیه وینظر الیهما ویتبسمان الیه ویتبسم الیهما واخرج الترمذی والحاکم عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خرج ذات یوم فدخل المسجد وابو بکر وعمر احدهما عن یمینه والآخر عن شماله وهو آخذ بایدیهما وقال هکذا نبعث

اذا قبل ابو بکر فسلم و قال انی کان بینی و بین عمر بن الخطاب شئی فاسرعت الیہ ثم ندمت فسألتہ ان یغفرلی فابی علی فاقبلت الیک فقال یغفر لک یا ابا بکر ثلاثا ثم ان عمر ندم فاتی منزل ابی بکر فلم یجدہ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعل وجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتمعر حتے اشفق ابو بکر فجثا علی رکبتیہ فقال یا رسول اللہ انا کنت اظلم منہ مرتین فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ بعثنی الیکم فقلتم کذبت وقال ابو بکر صدقت وواسانی بنفسہ ومالہ فہل انتم تارکوا لی صاحبی مرتین فما اوذی بعدہا و اخرج ابن عدی من حدیث ابن عمر رض نحوہ وفیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا توذونی فی صاحبی فان اللہ بعثنی بالہدی ودین الحق فقلتم کذبت وقال ابو بکر صدقت ولولا ان اللہ سماہ صاحبا لاتخذتہ خلیلا ولکن اخوۃ الاسلام و اخرج ابن عساکر عن المقدام قال استب عقیل بن ابی طالب وابو بکر قال وکان ابو بکر سبابا اونسابا غیر انہ تحرج من قرابتہ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاعرض النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فے الناس فقال الا تدعون لی صاحبی ما شانکم وشانہ فواللہ ما منکم رجل الا علی باب بیتہ ظلمۃ الا باب ابی بکر فان علی بابہ النور فواللہ لقد قلتم کذبت وقال ابو بکر صدقت وامسکتم الاموال و جادلی بمالہ وخذلتمونی وواسانی واتبعنی و اخرج البخاری عن ابن عمر رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جر ثوبہ خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیامۃ فقال ابو بکر ان احد شقے ثوبی یسترخی الا ان اتعاہد ذلک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انک لست تصنع ذلک خیلاء و اخرج مسلم عن ابی ہریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصبح منکم الیوم صائما قال ابو بکر انا قال فمن تبع منکم الیوم جنازۃ قال ابو بکر انا قال فمن اطعم منکم الیوم مسکینا قال ابو بکر انا قال فمن عاد الیوم منکم مریضا قال ابو بکر انا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اجتمعن فی امرء الا دخل الجنۃ وقد ورد ہذا الحدیث من روایۃ انس

بن عوف والمهاجرين الاولين فاعرفوا ذلك لهم و اخرج عبد الله بن احمد في
زوائد الزهد عن ابن ابي حازم قال جاء رجل الى علي بن الحسين فقال ما كان
منزلة ابي بكر و عمر من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كمنزلتهما منه الساعة و اخرج
ابن سعد عن بسطام بن مسلم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لابي بكر و عمر
لا يتأمر عليكما احد من بعدي و اخرج ابن عساكر عن انس مرفوعا حب ابي بكر و عمر
ايمان و بغضهما كفر و اخرج عن ابن مسعود قال حب ابي بكر و عمر و معرفتهما من السنة و
اخرج عن انس مرفوعا اني لارجو لامتي في حبهم لابي بكر و عمر ما ارجو لهم في قول
لا اله الا الله **فصل في الاحاديث الواردة في فضله وحده** سوى ما
تقدم اخرج الشيخان عن ابي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول من انفق زوجين من شئ من الاشياء في سبيل الله دعي من ابواب الجنة
يا عبد الله هذا خير فمن كان من اهل الصلوة دعي من باب الصلوة ومن كان
من اهل الجهاد دعي من باب الجهاد ومن كان من اهل الصدقة دعي من
باب الصدقة ومن كان من اهل الصيام دعي من باب الصيام من باب الريان
فقال ابو بكر ما على من يدعى من تلك الابواب من ضرورة فهل يدعى منها كلها
احد قال نعم فارجو ان تكون منهم يا ابا بكر و اخرج ابن داود و الحاكم و صححه عن
ابي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما انك يا ابا بكر اول
من يدخل الجنة من امتي و اخرج الشيخان عن ابي سعيد رض قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان من امن الناس علي في صحبته و ماله ابا بكر و لو كنت متخذا
خليلا غير ربي لاتخذت ابا بكر خليلا و لكن اخوة الاسلام و قد ورد هذا الحديث
من رواية ابن عباس و ابن الزبير و ابن مسعود و جندب بن عبد الله و البراء
و كعب بن مالك و جابر ابن عبد الله و انس و ابي واقد الليثي و ابي المعلى و
عائشة و ابي هريرة و ابن عمر رض و قد سردت طرقهم في الاحاديث المتواترة
و اخرج البخاري عن ابي الدرداء قال كنت جالسا عند النبي صلى الله عليه وسلم

یا ربیعۃ مالک والصدیق فقلت یا رسول اللہ کان کذا و کذا فقال لی کلمۃ
کرہتہا فقال لی قل کما قلت حتے یکون قصاصا فابیت فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اجل لا ترد علیہ ولکن قل قد غفر اللہ لک یا ابا بکر فقلت
غفر اللہ لک یا ابا بکر و آخرج الترمذی وحسنہ عن ابن عمرؓ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی بکر انت صاحبی علی الحوض وصاحبی فی الغار
و آخرج عبد اللہ بن احمدؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر
صاحبی ومؤنسی فی الغار واسنادہ حسن) و آخرج البیہقی عن حذیفۃؓ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ طیرا کامثال البخاتی قال ابو بکر
انہا الناعمۃ یا رسول اللہ قال انعم منہا من یاکلہا وانت ممن یاکلہا وقد ورد
ہذا الحدیث من روایۃ انس و آخرج ابو یعلی عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عرج بی الی السماء فامررت بسماء الا وجدت فیہا اسمی محمد
رسول اللہ وابو بکر الصدیق خلفی اسنادہ ضعیف لکنہ ورد ایضا من حدیث
ابن عباس وابن عمر وانس وابی سعید وابی الدرداءؓ باسانید ضعیفۃ یشد بعضہا
بعضا و آخرج ابن ابی حاتم وابو نعیم عن سعید بن جبیرؓ قال قرات عند النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یا ایتہا النفس المطمئنۃ فقال ابو بکر یا رسول اللہ ان ہذا
لحسن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ان الملک سیقولہا لک عند الموت
و آخرج ابن ابی حاتم عن عامر بن عبد اللہ بن الزبیرؓ قال لما نزلت ولو انا
کتبنا علیہم ان اقتلوا انفسکم الآیۃ قال ابو بکر یا رسول اللہ لو امرتنی ان اقتل
نفسی لفعلت فقال صدقت و آخرج ابو القاسم البغوی حدثنا داؤد بن عمر حدثنا
عبد الجبار بن الورد عن ابن ابی ملیکۃ قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
واصحابہ غدیرا فقال لیسبح کل رجل الی صاحبہ قال فسبح کل رجل حتے بقی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر فسبح رسول اللہ صلعم الی ابی بکر حتے اعتنقہ
وقال لو کنت متخذا خلیلا حتے القی اللہ لاتخذت ابا بکر خلیلا ولکنہ صاحبی تابعہ

بن مالک وعبد الرحمن بن ابی بکر فحدیث انس اخرجه (البیاض فی الاصل)
وفی آخره وجبت لک الجنة وحدیث عبد الرحمن اخرجه البزار ولفظه صلی
رسول الله صلی الله علیه وسلم صلوة الصبح ثم اقبل علی اصحابه بوجهه فقال من اصبح
منکم الیوم صائما فقال عمر یا رسول الله لم احدث نفسی بالصوم البارحة فاصبحت مفطرا فقال ابو بکر ولکن حدثت نفسی بالصوم البارحة
فاصبحت صائما فقال هل احد منکم الیوم عاد مریضا فقال عمر یا رسول الله لم نبرح
فکیف نعود المریض فقال ابو بکر بلغنی ان اخی عبد الرحمن بن عوف شاک فجعلت
طریقی علیه لانظر کیف اصبح فقال هل منکم احد اطعم الیوم مسکینا فقال عمر صلینا یا
رسول الله ثم لم نبرح فقال ابو بکر دخلت المسجد فاذا بسائل فوجدت کسرة من
خبز الشعیر فی ید عبد الرحمن فاخذتها ودفعتها الیه فقال انت فابشر بالجنة
ثم قال کلمة ارضی بها عمر وعمر زعم انه لم یرد خیرا قط الا سبقه الیه ابو بکر واخرج
ابو یعلی عن ابن مسعود رض قال کنت فی المسجد اصلی فدخل رسول الله صلی الله
علیه وسلم ومعه ابو بکر وعمر فوجدنی ادعو فقال سل تعطه ثم قال من احب ان
یقرء القرآن غضا طریا فلیقرء بقراءة ابن ام عبد فرجعت الی منزلی فاتانی
ابو بکر فبشرنی ثم اتی عمر فوجد ابا بکر خارجا قد سبقه فقال انک لسباق بالخیر و
اخرج احمد بسند حسن عن ربیعة الاسلمی رض قال جری بینی وبین ابی بکر کلام
فقال لی کلمة کرهتها وندم فقال لی یا ربیعة رد علی مثلها حتی یکون قصاصا
فقلت لا افعل قال لتقولن او لاستعدین علیک رسول الله صلی الله علیه وسلم
فقلت ما انا بفاعل فانطلق ابو بکر وجاء اناس من اسلم فقالوا الی رحم الله
ابا بکر فی ای شیء یستعدی علیک وهو الذی قال لک ما قال فقلت
اتدرون من هذا ابو بکر الصدیق هذا ثانی اثنین وهذا ذو شیبة المسلمین ایاکم
لا یلتفت فیراکم تنصرونی علیه فیغضب فیاتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فیغضب
لغضبه فیغضب الله لغضبهما فیهلک ربیعة وانطلق ابو بکر وتبعته وحدی حتی
اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فحدثه الحدیث کما کان فرفع الی راسه فقال

عن علی انه دخل علی ابی بکر وهو مسجی فقال ما احد لقی اللہ بصحیفتہ احب الی من
ہذا المسجی و اخرج ابن عساکر عن عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثنی عمر بن الخطاب انہ ما سبق ابابکر الی خیر
قط الا سبقہ بہ و اخرج الطبرانی فی الاوسط عن علی قال والذی نفسی بیدہ
ما استبقنا الی خیر قط الا استبقنا الیہ ابو بکر و اخرج فی الاوسط ایضا عن جحیفة
قال قال علی خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر وعمر لا یجمع
حبی وبغض ابی بکر وعمر فی قلب المؤمن و اخرج فی الکبیر عن ابی عمرو قال ثلثة
من قریش اصبح قریش وجوہا واحسنہا اخلاقا و اثبتہا جنانا ان حدثوک لم یکذبوک
وان حدثتہم لم یکذبوک ابو بکر الصدیق وابو عبیدة بن الجراح وعثمان بن عفان
و اخرج ابن سعد عن ابراہیم النخعی قال کان ابو بکر یسمی الاواہ لرأفتہ ورحمتہ
و اخرج ابن عساکر عن الربیع بن انس قال مکتوب فی الکتاب الاول مثل ابی بکر الصدیق
مثل القطر اینما وقع نفع و اخرج ابن عساکر عن الربیع بن انس قال نظرنا فی صحابة الانبیاء فما وجدنا نبیا کان لہ صاحب مثل
ابی بکر الصدیق و اخرج عن الزہری قال من فضل ابی بکر انہ لم یشک فی اللہ ساعة قط و اخرج عن الزبیر بن بکار قال سمعت بعض
اہل العلم یقول خطباء اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر الصدیق وعلی
ابن ابی طالب رض و اخرج عن ابی حصین قال ما ولد لآدم فی ذریتہ بعد النبیین
والمرسلین افضل من ابی بکر ولقد قام ابو بکر یوم الردة مقام نبی من الانبیاء
فصل اخرج الدینوری فی المجالسة وابن عساکر عن الشعبی قال خص اللہ تبارک
وتعالی ابا بکر باربع خصال لم یخص بہا احدا من الناس سماہ الصدیق ولم یسم
احدا الصدیق غیرہ وہو صاحب الغار مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورفیقہ
فی الہجرة وامرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالصلوة والمسلمون شہود و اخرج
ابن ابی داؤد فی کتاب المصاحف عن ابی جعفر قال کان ابو بکر یسمع مناجاة
جبریل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا یراہ و اخرج الحاکم عن ابن المسیب قال
کان ابو بکر من النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکان الوزیر فکان یشاورہ فی جمیع امورہ

وکیع بن عبد الجبار بن الورد (اخرجہ ابن عساکر) وعبد الجبار ثقۃ وشیخہ ابن ابی
ملیکۃ امام الا انہ مرسل وہو غریب جدا قلت اخرجہ الطبرانی فی الکبیر وابن
شاہین فی السنۃ من وجہ آخر موصولا عن ابن عباس ؓ واخرج ابن ابی الدنیا
فی مکارم الاخلاق وابن عساکر من طریق صدقۃ بن میمون القرشی عن
سلیمان ابن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصال الخیر ثلثمائۃ
وستون خصلۃ اذا اراد اللہ بعبد خیرا جعل فیہ خصلۃ منہا یدخل بہا الجنۃ قال
ابو بکر یا رسول اللہ فیّ شئی منہا قال نعم جمعا من کل ؓ واخرج ابن عساکر من
طریق اخری عن صدقۃ القرشی عن رجل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خصال الخیر ثلثمائۃ وستون فقال ابو بکر یا رسول اللہ لی منہا شئی قال کلہا فیک
فہنیئا لک یا ابا بکر ؓ واخرج ابن عساکر من طریق مجمع بن یعقوب الانصاری عن ابیہ
قال ان کانت حلقۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتشبک حتی تصیر کالاسوار
وان مجلس ابی بکر منہا لفارغ ما یطمع فیہ احد من الناس فاذا جاء ابو بکر جلس
ذلک المجلس واقبل علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بوجہہ والقی الیہ حدیثہ ویسمع الناس
واخرج ابن عساکر عن انس ؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب
ابی بکر وشکرہ واجب علی کل امتی ؓ واخرج مثلہ من حدیث سہل بن سعد و
اخرج عن عائشۃ ؓ مرفوعا الناس کلہم یحاسبون الا ابا بکر **فصل فیما ورد
من کلام الصحابۃ والسلف الصالح فی فضلہ** اخرج البخاری عن جابر ؓ
قال قال عمر ؓ بن الخطاب ابو بکر سیدنا ؓ واخرج البیہقی فی شعب الایمان عن
عمر ؓ قال لو وزن ایمان ابی بکر بایمان اہل الارض لرجح بہم ؓ واخرج ابن ابی
خیثمۃ وعبد اللہ بن احمد فی زوائد الزہد عن عمر ؓ قال ان ابا بکر کان سابقا
مبرزا وقال عمر لوددت انی شعرۃ فی صدر ابی بکر (اخرجہ مسدد فی مسندہ) وقال
وددت انی من الجنۃ حیث اری ابا بکر (اخرجہ ابن ابی الدنیا وابن عساکر)
وقال لقد کان ریح ابی بکر اطیب من ریح المسک (اخرجہ ابو نعیم) ؓ واخرج ابن عساکر

حسن خلق [illegible]

خصال خیر

حلقہ کالاسوار

الخلیفۃ من بعدی و آخرج مسلم عن عائشۃ رض قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ ادعی لی اباک واخاک حتی اکتب کتابا فانی اخاف ان یتمنی متمن ویقول قائل انا اولی ویابی اللہ والمؤمنون الا ابا بکر و آخرجہ احمد وغیرہ من طرق عنہا وفی بعضہا قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ الذی فیہ مات ادعی لی عبدالرحمن ابن ابی بکر اکتب لابی بکر کتابا لا یختلف علیہ احد من بعدی ثم قال دعیہ معاذ اللہ ان یختلف المؤمنون فی ابی بکر و آخرج مسلم عن عائشۃ رض انہا سئلت من کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستخلفا لو استخلف قالت ابو بکر قیل لہا ثم من بعد ابی بکر قالت عمر قیل لہا من بعد عمر قالت ابو عبیدۃ بن الجراح و آخرج الشیخان عن ابی موسی الاشعری رض قال مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاشتد مرضہ فقال مروا ابا بکر فلیصل بالناس قالت عائشۃ یارسول اللہ انہ رجل رقیق القلب اذا قام مقامک لم یستطع ان یصلی بالناس فقال مری ابا بکر فلیصل بالناس فعادت فقال مری ابا بکر فلیصل بالناس فانکن صواحب یوسف فاتاہ الرسول فصلی بالناس فی حیاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا الحدیث متواتر ورد ایضا من حدیث عائشۃ وابن مسعود وابن عباس وابن عمر وعبداللہ بن زمعۃ وابن سعید وعلی بن ابی طالب رض وحفصۃ رض وقد سقطت طرقہم فی الاحادیث المتواترۃ وفی بعضہا عن عائشۃ رض لقد راجعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک وما حملنی علی کثرۃ مراجعتہ الا انہ لم یقع فی قلبی ان یحب الناس بعدہ رجلا قام مقامہ ابدا والا کنت اری انہ لن یقوم احد مقامہ الا تشاءم الناس بہ فاردت ان یعدل ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ابی بکر وفی حدیث ابن زمعۃ رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرہم بالصلوۃ وکان ابو بکر غائبا فتقدم عمر فصلی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا لا یابی اللہ والمسلمون الا ابا بکر یصلی بالناس ابو بکر وفی حدیث ابن عمر کبر عمر فسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیرہ فاطلع راسہ مغضبا فقال این ابن ابی قحافۃ

وكان ثانيه في الاسلام وثانيه في الغار وثانيه في العريش يوم بدر و
ثانيه في القبر ولم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم يقدم عليه احدا **فصل**
في الاحاديث والآيات المشيرة الى خلافته وكلام الائمة في ذلك اخرج
الترمذي وحسنه والحاكم وصححه عن حذيفة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم اقتدوا بالذين من بعدي ابي بكر وعمر واخرجه الطبراني من حديث
ابي الدرداء والحاكم من حديث ابن مسعود واخرج ابو القاسم البغوي بسند حسن
عن عبد الله بن عمر رض قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يكون
خلفي اثنا عشر خليفة ابو بكر لا يلبث الا قليلا صدر هذا الحديث مجمع على صحته وارد
من طرق عدة وقد تقدم شرحه في اول هذا الكتاب وفي الصحيحين في الحديث
السابق انه صلى الله عليه وسلم لما خطب قرب وفاته وقال ان عبدا خيره الله
الحديث وفي آخره لا يبقين باب الا سد الا باب ابي بكر وفي لفظ لها لا يبقين في المسجد
خوخة الا خوخة ابي بكر قال العلماء هذا اشارة الى الخلافة لانه يخرج منها الى الصلوة
بالمسلمين وقد ورد هذا اللفظ من حديث انس رض ولفظه سدوا هذه الابواب
الشارعة في المسجد الا باب ابي بكر (اخرجه ابن عدي) ومن حديث عائشة رض
اخرجه الترمذي وغيره ومن حديث ابن عباس في زوائد المسند ومن حديث
معاوية ابن ابي سفيان اخرجه الطبراني ومن حديث انس اخرجه البزار) واخرج
الشيخان عن جبير بن مطعم رض قال اتت امراة الى النبي صلى الله عليه وسلم فامرها
ان ترجع اليه قالت ارايت ان جئت ولم اجدك كانها تقول الموت قال
ان لم تجديني فاتي ابا بكر واخرج الحاكم وصححه عن انس رض قال بعثني بنو المصطلق الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان سله الى من ندفع صدقاتنا بعدك فاتيته
فسالته فقال الى ابي بكر واخرج ابن عساكر عن ابن عباس رض قال جاءت امراة
الى النبي صلى الله عليه وسلم تسأله شيئا فقال لها تعودين فقالت يا رسول الله ان
عدت فلم اجدك تعرض بالموت فقال ان جئت فلم تجديني فاتي ابا بكر فانه

استخلف الناس فی جماعة فقال لی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استخلف ابابکر فاستوی الحسن قاعدا وقال او فی شک ہو لا ابالک ای واللہ الذی لا الہ الا ہو لقد استخلفہ ولہو کان اعلم باللہ واتقی لہ واشد لہ مخافة من ان یموت علیہا لو لم یأمرہ واخرج ابن عدی عن ابی بکر بن عیاش قال قال لی الرشید یا ابا بکر کیف استخلف الناس ابا بکر الصدیق قلت یا امیر المومنین سکت اللہ وسکت رسولہ وسکت المومنون قال واللہ ما زدتنی الا غما قال یا امیر المومنین مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثمانیة ایام فدخل علیہ بلال فقال یا رسول اللہ من یصلی بالناس قال مر ابا بکر یصلی بالناس فصلی ابو بکر بالناس ثمانیة ایام والوحی ینزل فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لسکوت اللہ وسکت المومنون لسکوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعجبہ فقال بارک اللہ فیک وقد استنبط جماعة من العلماء خلافة الصدیق من آیات القرآن فاخرج البیہقی عن الحسن البصری فی قولہ تعالی یا ایہا الذین آمنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یأتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ قال ہو واللہ ابو بکر واصحابہ لما ارتدت العرب جاہدہم ابو بکر واصحابہ حتی ردہم الی الاسلام واخرج یونس بن بکیر عن قتادة قال لما توفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارتدت العرب فذکر قتال ابی بکر لہم الی ان قال فکنا نتحدث ان ہذہ الآیة نزلت فی ابی بکر واصحابہ فسوف یأتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ واخرج ابن ابی حاتم عن جویبر فی قولہ تعالی قل للمخلفین من الاعراب ستدعون الی قوم اولی باس شدید قال ہم بنو حنیفة قال ابن ابی حاتم وابن قتیبة ہذہ الآیة حجة علی خلافة الصدیق لانہ الذی دعا الی قتالہم وقال الشیخ ابو الحسن الاشعری سمعت ابا العباس بن شریح یقول خلافة الصدیق فی القرآن فی ہذہ الآیة قال لان اہل العلم اجمعوا علی انہ لم یکن بعد نزولہا قتال دعوا الیہ الا دعاء ابی بکر لہم وللناس الی قتال اہل الردة ومن منع الزکوة قال فدل ذلک علی وجوب خلافة ابی بکر وافتراض طاعتہ اذا اخبر اللہ ان المتولی عن

قال العلماء فی ہذا الحدیث اوضح دلالۃ علی ان الصدیق افضل الصحابۃ
علی الاطلاق واحقہم بالخلافۃ واولاہم بالامامۃ قال الاشعری قد علم بالضرورۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر الصدیق ان یصلی بالناس مع حضور المہاجرین
والانصار مع قولہ یؤم القوم اقرأہم لکتاب اللہ فدل علی انہ کان اقرأہم ای
اعلمہم بالقرآن انتہی وقد استدل الصحابۃ انفسہم بہذا علی انہ احق بالخلافۃ منہم عمر و
سیأتی قولہ فی فصل المبایعۃ ومنہم علی واخرج ابن عساکر عنہ قال لقد امر النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ابا بکر ان یصلی بالناس وانی لشاہد وما انا بغائب وما بی
مرض فرضینا لدنیانا ما رضی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لدیننا قال العلماء وقد
کان معروفا باہلیۃ الامامۃ فی زمان النبی صلی اللہ علیہ وسلم واخرج احمد و
ابوداود وغیرہما عن سہل بن سعد قال کان قتال بین بنی عمرو بن عوف
فبلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتاہم بعد الظہر لیصلح بینہم وقال یا بلال ان حضرت
الصلوۃ ولم آت فمر ابا بکر فلیصل بالناس فلما حضرت صلوۃ العصر اقام بلال
الصلوۃ ثم امر ابا بکر فصلی واخرج ابو بکر الشافعی فی الغیلانیات وابن عساکر
عن حفصۃ رضی انہا قالت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انت مرضت قدمت
ابا بکر قال لست انا احدمہ ولکن اللہ یقدمہ واخرج الدارقطنی فی الافراد
والخطیب وابن عساکر عن علی رضی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سألت
اللہ ان یقدمک ثلثا فابی علی الا تقدیم ابی بکر واخرج ابن سعد عن الحسن قال
قال ابو بکر یا رسول اللہ ما ازال ارانی اطأ فی عذرات الناس قال لتکونن
من الناس بسبیل قال ورأیت فی صدری کالرقمتین قال سنتین واخرج ابن
عساکر عن ابی بکرۃ قال اتیت عمر وبین یدیہ قوم یأکلون فرمی ببصرہ فی
مؤخر القوم الی رجل فقال ما تجد فیما تقرأ قبلک من الکتب قال خلیفۃ النبی
صلی اللہ علیہ وسلم صدیقہ واخرج ابن عساکر عن محمد بن الزبیر قال ارسلنی
عمر بن عبد العزیز الی الحسن البصری اسألہ عن اشیاء فجئتہ فقلت لہ اشفنی فیما

بايعت فلانا فلا يغترن امرؤ ان يقول ان بيعة ابي بكر كانت فلتة الا وانها
كانت كذلك الا ان الله وقي شرها وليس فيكم اليوم من تقطع اليه الاعناق مثل
ابي بكر وانه كان من خيرنا حين توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وان عليا
والزبير ومن معهما تخلفوا في بيت فاطمة وتخلفت الانصار عنا باجمعها في سقيفة
بني ساعدة واجتمع المهاجرون الى ابي بكر فقلت له يا ابا بكر انطلق بنا الى اخواننا
من الانصار فانطلقنا نؤمهم حتى لقينا رجلان صالحان فذكرا لنا الذي صنع القوم
فقالا اين تريدون يا معاشر المهاجرين قلت نريد اخواننا من الانصار فقالا عليكم
ان لا تقربوهم واقضوا امركم يا معشر المهاجرين فقلت والله لنأتينهم فانطلقنا حتى
جئناهم في سقيفة بني ساعدة فاذا هم مجتمعون واذا بين ظهرانيهم رجل مزمل
فقلت من هذا قالوا ابن عبادة فقلت ما له قالوا وجع فلما جلسنا قام خطيبهم فاثنى
على الله بما هو اهله وقال اما بعد فنحن انصار الله وكتيبة الاسلام وانتم يا معشر
المهاجرين رهط منا وقد دفت دافة منكم تريدون ان تختزلونا من اصلنا و
تحضنونا من الامر فلما سكت اردت ان اتكلم وقد كنت زورت مقالة اعجبتني
اردت ان اقولها بين يدي ابي بكر وقد كنت اداري منه بعض الحد وهو
كان احلم مني واوقر فقال ابو بكر على رسلك فكرهت ان اغضبه وكان اعلم
مني والله ما ترك من كلمة اعجبتني في تزويري الا قالها في بداهته وافضل حتى
سكت فقال اما بعد فما ذكرتم من خير فانتم اهله ولم تعرف العرب هذا الامر الا
لهذا الحي من قريش هم اوسط العرب نسبا ودارا وقد رضيت لكم احد هذين الرجلين
ايهما شئتم فاخذ بيدي وبيد ابي عبيدة بن الجراح فلم اكره مما قال غيرها و
كان والله ان اقدم فتضرب عنقي لا يقربني ذلك من اثم احب الي من ان اتامر
على قوم فيهم ابو بكر فقال قائل من الانصار انا جذيلها المحكك وعذيقها المرجب
منا امير ومنكم امير يا معشر قريش وكثر اللغط وارتفعت الاصوات حتى خشيت
الاختلاف فقلت ابسط يدك يا ابا بكر فبسط يده فبايعته وبايعه المهاجرون ثم بايعه

ذلک یعذب عذابا الیما قال ابن کثیر ومن فسر القوم بانهم فارس والروم
فالصدیق ہو الذی جہز الجیوش الیہم وتمام امرہم کان علی ید عمر وعثمان وہما
فرعا الصدیق وقال تعالی وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم
فی الارض الآیۃ قال ابن کثیر ہذہ الآیۃ منطبقۃ علی خلافۃ الصدیق
واخرج ابن ابی حاتم فی تفسیرہ عن عبد الرحمن بن عبد الحمید المہدی قال ان
ولایۃ ابی بکر وعمر فی کتاب اللہ یقول اللہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات
لیستخلفنہم فی الارض الآیۃ واخرج الخطیب عن ابی بکر بن عیاش قال ابوبکر
الصدیق خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القرآن لان اللہ تعالی یقول
للفقراء المہاجرین الی قولہ اولئک ہم الصادقون فمن سماہ اللہ صادقا فلیس
یکذب وہم قالوا یا خلیفۃ رسول اللہ قال ابن کثیر استنباط حسن واخرج البیہقی
عن الزعفرانی قال سمعت الشافعی یقول اجمع الناس علی خلافۃ ابی بکر الصدیق
وذلک انہ اضطر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یجدوا تحت
ادیم السماء خیرا من ابی بکر فولوہ رقابہم واخرج اسد السنۃ فی فضائلہ عن معاویۃ
بن قرۃ قال ما کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشکون ان ابابکر
خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما کانوا یسمونہ الا خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وما کانوا یجتمعون علی خطاء ولا ضلال واخرج الحاکم وصححہ عن ابن مسعود رض
قال ما راہ المسلمون حسنا فہو عند اللہ حسن وما رآہ المسلمون سیئا فہو عند اللہ سیئ
وقد رای الصحابۃ جمیعا ان یستخلف ابابکر واخرج الحاکم وصححہ الذہبی عن مرۃ الطیب
قال جاء ابو سفیان بن حرب الی علی فقال ما بال ہذا الامر فی اقل قریش قلۃ
واذلہا ذلا یعنی ابابکر واللہ لئن شئت لاملأنہا علیہ خیلا ورجالا قال فقال علی ع
لطال ما عادیت الاسلام واہلہ یا ابا سفیان فلم یضرہ ذلک شیئا انا وجدنا
ابابکر لہا اہلا **فصل فی مبایعتہ** روی الشیخان ان عمر رض بن الخطاب خطب
الناس مرجعہ من الحج فقال فی خطبتہ قد بلغنی ان فلانا منکم یقول لو مات عمر

محمد اللہ واثنی علیہ ثم قال اما بعد ایہا الناس فانی قد ولیت علیکم ولست بخیرکم
فان احسنت فاعینونی وان اساءت فقوموني الصدق امانة والکذب خیانة
والضعیف فیکم قوی عندی حتی اریح علیہ حقہ ان شاء اللہ والقوی فیکم ضعیف
حتی آخذ الحق منہ ان شاء اللہ لایدع قوم الجہاد فی سبیل اللہ الاضربہم اللہ
بالذل ولاتشیع الفاحشة فی قوم قط الاعمہم اللہ بالبلاء اطیعونی ما اطعت اللہ و
رسولہ فاذا عصیت اللہ ورسولہ فلا طاعة لی علیکم قوموا الی صلوتکم یرحمکم اللہ واخرج
موسی بن عقبة فی مغازیہ والحاکم وصححہ عن عبد الرحمن بن عوف قال خطب ابوبکر
فقال واللہ ماکنت حریصا علی الامارة یوما ولا لیلة قط ولاکنت راغبا فیہا ولا
سألتہا اللہ فی سر ولا علانیة ولکنی اشفقت من الفتنة ومالی فی الامارة من
راحة لقد قلدت امرا عظیما مالی بہ من طاقة ولا ید الا بتقویة اللہ فقال علی والزبیر
ما غضبنا الا انا اخرنا عن المشورة وانا نری ابابکر احق الناس بہا انہ لصاحب الغار
وانا لنعرف شرفہ وخیرہ ولقد امرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالصلوة بالناس
وہو حی واخرج ابن سعد عن ابراہیم التیمی قال لما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اتی عمر اباعبیدة بن الجراح فقال ابسط یدک فلابایعک انک امین ہذہ
الامة علی لسان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابوعبیدة لعمر مارایت لک
فہة قبلہا منذ اسلمت اتبایعنی وفیکم الصدیق وثانی اثنین آلفہة ضعف الرای
واخرج ابن سعد ایضا عن محمد ان ابابکر قال لعمر ابسط یدک لابایعک فقال
لہ عمر انت افضل منی فقال لہ ابوبکر انت اقوی منی ثم کرر ذلک فقال
عمر فان قوتی لک مع فضلک فبایعہ واخرج احمد عن حمید بن عبد الرحمن بن
عوف قال توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابوبکر فی طائفة من المدینة
فجاء فکشف عن وجہہ فقبلہ وقال فدی لک ابی وامی ما اطیبک حیا ومیتا مات
محمد ورب الکعبة فذکر الحدیث قال وانطلق ابوبکر وعمر یتقاودان حتی اتوہم
فتکلم ابوبکر فلم یترک شیئا انزل فی الانصار ولاماذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الا نصار اما واللہ ما وجدنا فیما حضرنا امرا ہوا وفق من مبایعۃ ابی بکر خشینا ان
فارقنا القوم ولم تکن بیعۃ ان یحدثوا بعدنا بیعۃ فاما ان نبایعہم علی مالا نرضی
واما ان نخالفہم فیکون فیہ فساد واخرج النسائی وابو یعلی والحاکم وصححہ عن
ابن مسعود قال لما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت الانصار منا امیر
ومنکم امیر فاتاہم عمر بن الخطاب فقال یا معشر الانصار الستم تعلمون ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قد امر ابابکر ان یؤم الناس فایکم تطیب نفسہ ان یتقدم ابابکر
فقالت الانصار نعوذ باللہ ان نتقدم ابابکر واخرج ابن سعد والحاکم والبیہقی
عن ابی سعید الخدری قال قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واجتمع الناس
فی دار سعد بن عبادۃ وفیہم ابو بکر وعمر فقام خطباء الانصار فجعل الرجل منہم یقول
یا معشر المہاجرین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا استعمل رجلا منکم
قرن معہ رجلا منا فنری ان یلی ہذا الامر رجلان منا ومنکم فتتابعت خطباء الانصار
علی ذلک فقام زید بن ثابت فقال اتعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان من المہاجرین وخلیفتہ من المہاجرین ونحن کنا انصار رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فنحن انصار خلیفتہ کما کنا انصارہ ثم اخذ بید ابی بکر فقال ہذا صاحبکم
فبایعہ عمر ثم بایعہ المہاجرون والانصار وصعد ابو بکر المنبر فنظر فی وجوہ القوم
فلم یر الزبیر فدعا بالزبیر فجاء فقال قلت ابن عمۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وحواریہ اردت ان تشق عصا المسلمین فقال لا تثریب یا خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقام فبایعہ ثم نظر فی وجوہ القوم فلم یر علیا فدعا بہ فجاء فقال قلت ابن عم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وختنہ علی ابنتہ اردت ان تشق عصا المسلمین فقال لا تثریب یا خلیفۃ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فبایعہ وقال ابن اسحق فی السیرۃ حدثنی الزہری قال حدثنی انس بن مالک
قال لما بویع ابو بکر فی السقیفۃ وکان الغد جلس ابو بکر علی المنبر فقام عمر فتکلم قبل ابی بکر
فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان اللہ قد جمع امرکم علی خیرکم صاحب رسول اللہ صلعم وثانی اثنین
اذ ہما فی الغار فقوموا فبایعوہ فبایع الناس ابابکر بیعۃ العامۃ بعد بیعۃ السقیفۃ ثم تکلم ابو بکر

علیہ ثم قال اما بعد فانی قد ولیت امرکم ولست بخیرکم ولکنہ نزل القرآن وسن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم السنن وعلمنا فعلمنا فاعلموا ایہا الناس ان اکیس الکیس
التقی و اعجز العجز الفجور وان اقواکم عندی الضعیف حتی آخذ لہ بحقہ وان اضعفکم
عندی القوی حتی آخذ منہ الحق ایہا الناس انما انا متبع ولست بمبتدع فاذا
احسنت فاعینونی وان انا زغت فقومونی اقول قولی ہذا واستغفر اللہ
لی ولکم قال مالک لایکون احد اماما ابدا الاعلی ہذا الشرط واخرج الحاکم فی مستدرکہ
عن ابی ہریرۃ رض قال لما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارتجت مکۃ فسمع ابو
قحافۃ ذلک فقال ما ہذا قالوا قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال امر جلل فمن
قام بالامر بعدہ قالوا ابنک قال فہل رضیت بذلک بنو عبد مناف وبنو المغیرۃ
قالوا نعم قال لا واضع لما رفعت ولا رافع لما وضعت واخرج الواقدی من طرق
عن عائشۃ وابن عمر وسعید بن المسیب وغیرہم رض ان ابا بکر بویع یوم قبض رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنین لاثنتی عشرۃ لیلۃ خلت من ربیع الاول سنۃ
احدی عشرۃ من الہجرۃ واخرج الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر قال لم یجلس
ابو بکر الصدیق فی مجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر حتی لقی اللہ ولم یجلس
عمر فی مجلس ابی بکر حتی لقی اللہ ولم یجلس عثمان فی مجلس عمر حتی لقی اللہ

فصل فی ما وقع فی خلافتہ والذی وقع فی ایامہ من الامور

الکبار تنفیذ جیش اسامۃ وقتال اہل الردۃ ومانعی الزکوۃ ومسیلمۃ الکذاب و
جمع القرآن اخرج الاسماعیلی عن عمر رض قال لما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم ارتد من ارتد من العرب وقالوا نصلی ولا نزکی فاتیت ابا بکر فقلت
یا خلیفۃ رسول اللہ تالف الناس وارفق بہم فانہم بمنزلۃ الوحش فقال رجوت
نصرتک وجئتنی بخذلانک جبارا فی الجاہلیۃ خوارا فی الاسلام بماذا عسیت
ان اتالفہم بشعر مفتعل او بسحر مفتری ہیہات ہیہات مضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وانقطع الوحی واللہ لاجاہدنہم ما استمسک السیف فی یدی وان منعونی عقالا

فی شانہم الا ذکرہ وقال لقد علمتم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لو
سلک الناس وادیا وسلکت الانصار وادیا لسلکت وادی الانصار ولقد
علمت یا سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وانت قاعد قریش ولاۃ
ہذا الامر فبر الناس تبع لبرہم وفاجرہم تبع لفاجرہم فقال لہ سعد صدقت نحن الوزراء
وانتم الامراء واخرج ابن عساکر عن ابی سعید الخدری قال لما بویع ابوبکر رای
من الناس بعض الانقباض فقال ایہا الناس ما یمنعکم الست احقکم بہذا الامر
الست اول من اسلم الست الست فذکر خصالا واخرج احمد عن رافع الطائی
قال حدثنی ابوبکر عن بیعتہ وما قالتہ الانصار وما قالہ عمر قال فبایعونی و
قبلتہا منہم وتخوفت ان تکون فتنۃ یکون بعدہا ردۃ واخرج ابن اسحق وابن
عابد فی مغازیہ عنہ انہ قال لابی بکر ما حملک علی ان تلی امر الناس وقد نہیتنی
ان اتامر علی اثنین قال لم اجد من ذلک بدا خشیت علی امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
الفرقۃ واخرج احمد عن قیس بن ابی حازم قال انی لجالس عند ابی بکر الصدیق
بعد وفاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشہر فذکر قصۃ فنودی فی الناس
الصلوۃ جامعۃ فاجتمع الناس وصعد المنبر ثم قال ایہا الناس لوددت ان ہذا
کفانیہ غیری ولئن اخذتمونی بسنۃ نبیکم ما اطیقہا ان کان لمعصوما من الشیطان
وان کان لینزل علیہ الوحی من السماء واخرج ابن سعد عن الحسن البصری قال لما
بویع ابوبکر قام خطیبا فقال اما بعد فانی ولیت ہذا الامر وانا لہ کارہ وواللہ لوددت
ان بعضکم کفانیہ الا وانکم ان کلفتمونی ان اعمل فیکم بمثل عمل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لم اقم بہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبدا اکرمہ اللہ بالوحی و
عصمہ بہ الا وانما انا بشر ولست بخیر من احدکم فراعونی فاذا رایتمونی استقمت
فاتبعونی واذا رایتمونی زغت فقومونی واعلموا ان لی شیطانا یعترینی فاذا
رایتمونی غضبت فاجتنبونی لا اوثر فی اشعارکم وابشارکم واخرج ابن سعد
والخطیب فی رواۃ مالک عن عروۃ قال لما ولی ابوبکر خطب الناس فحمد اللہ واثنی

من عندهم ولكن ندعهم حتى يلقوا الروم فلقوهم فهزموهم وقتلوهم ورجعوا سالمين
فثبتوا على الاسلام واخرج عن عروة قال جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول في مرضه انفذوا جيش اسامة فسار حتى بلغ الجرف فارسلت اليه امراته
فاطمة بنت قيس تقول لا تعجل فان رسول الله صلى الله عليه وسلم ثقل فلم يبرح
حتى قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما قبض رجع الى ابى بكر فقال ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم بعثني وانا على غير حالكم هذه وانا اتخوف ان تكفر العرب وان
كفرت كانوا اول من يقاتل وان لم تكفر مضيت فان معي سروات الناس و
خيارهم فخطب ابو بكر الناس ثم قال والله لئن تخطفني الطير احب الي من ان ابدا
بشيء قبل امر رسول الله صلعم فبعثه قال الذهبي لما اشتهرت وفاة النبي صلى الله عليه
وسلم بالنواحي ارتدت طوائف كثيرة من العرب عن الاسلام ومنعوا الزكوة
فنهض ابو بكر الصديق لقتالهم فاشار عليه عمر وغيره ان يفتر عن قتالهم فقال
والله لو منعوني عقالا او عناقا كانوا يؤدونها الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
لقاتلتهم على منعها فقال عمر كيف تقاتل الناس وقد قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فمن
قالها عصم مني ماله ودمه الا بحقها وحسابه على الله فقال ابو بكر والله لاقاتلن من
فرق بين الصلوة والزكوة فان الزكوة حق المال وقد قال الا بحقها قال عمر
فوالله ما هو الا ان رايت الله شرح صدر ابي بكر للقتال فعرفت انه الحق اخرجه
(البياض في الاصل) وعن عروة قال خرج ابو بكر في المهاجرين والانصار حتى
بلغ نقعا حذاء نجد وهربت الاعراب بذراريهم فكلم الناس ابا بكر وقالوا ارجع الى المدينة
والى الذرية والنساء وامر رجلا على الجيش ولم يزالوا به حتى رجع وامر خالد بن الوليد
وقال له اذا اسلموا واعطوا الصدقة فمن شاء منكم فليرجع ورجع ابو بكر الى المدينة
واخرج الدارقطني عن ابن عمر قال لما برز ابو بكر واستوى على راحلته اخذ علي
بن ابي طالب بزمامها وقال الى اين يا خليفة رسول الله اقول لك ما قال

قال عمر فوجدته في ذلك امضى مني واصرم وآدب الناس على امور يانت
على كثيرة من مؤنتهم حين وليتهم واخرج ابو القاسم البغوي وابو بكر الشافعي
في فوائده وابن عساكر عن عائشة رضي قالت لما توفي رسول الله صلى الله عليه و
سلم اشرأب النفاق وارتدت العرب وانحازت الانصار فلو نزل بالجبال
الراسيات ما نزل بابي لهاضها فما اختلفوا في نقطة الا طار ابي بغنائها وفصلها
قالوا اين يدفن النبي صلى الله عليه وسلم فما وجدنا عند احد من ذلك علما
فقال ابو بكر سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من نبي يقبض الا دفن
تحت مضجعه الذي مات فيه قالت واختلفوا في ميراثه فما وجدوا عند احد من
ذلك علما فقال ابو بكر سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انا معشر الانبياء
لا نورث ما تركناه صدقة قال الاصمعي البيض الكسر المعظم والاشرئباب رفع الراس
قال بعض العلماء وهذا اول اختلاف وقع بين الصحابة رض فقال بعضهم ندفنه بمكة
بلده الذي ولد بها وقال آخرون بل بمسجده وقال آخرون بل بالبقيع وقال
آخرون بل ببيت المقدس مدفن الانبياء حتى اخبرهم ابو بكر بما عنده من العلم
قال ابن زنجويه وهذه سنة تفرد بها الصديق من بين المهاجرين والانصار
ورجعوا اليه فيها واخرج البيهقي وابن عساكر عن ابي هريرة قال والذي لا اله الا هو
لولا ان ابا بكر استخلف ما عبد الله ثم قال الثانية ثم قال الثالثة فقيل له مه يا
ابا هريرة فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وجه اسامة بن زيد في سبع
مائة الى الشام فلما نزل بذي خشب قبض النبي صلى الله عليه وسلم وارتدت
العرب حول المدينة واجتمع اليه اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا
رد هؤلاء توجه هؤلاء الى الروم وقد ارتدت العرب حول المدينة فقال
والذي لا اله الا هو لو جرت الكلاب بارجل ازواج النبي صلى الله عليه وسلم ما
رددت جيشا وجهه رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا حللت لواء عقده فوجه اسامة
فجعل لا يمر بقبيل يريدون الارتداد الا قالوا لولا ان لهؤلاء قوة ما خرج مثل هؤلاء

مات ابو العاص بن الربیع زوج زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم والصعب بن جثامۃ اللیثی وابو مرثد الغنوی وفیہا بعد فراغ قتال
اہل الردۃ بعث الصدیق رضـ خالد بن الولید الی ارض البصرۃ فغزا الابلۃ فافتتحہا
وافتتح مدائن کسری التی بالعراق صلحا وحربا وفیہا اقام الحج ابو بکر الصدیق
ثم رجع فبعث عمرو بن العاص والجنود الی الشام فکانت وقعۃ اجنادین فی
جمادی الاولی سنۃ ثلث عشرۃ ونصر المسلمون وبشر بہا ابو بکر وہو بآخر رمق
واستشہد بہا عکرمۃ بن ابی جہل وہشام بن العاص فی طائفۃ وفیہا کانت
وقعۃ مرج الصفر وہزم المشرکون واستشہد بہا الفضل بن عباس فی طائفۃ
ذکر جمع القرآن اخرج البخاری عن زید ابن ثابت قال ارسل الی ابو بکر
مقتل اہل الیمامۃ وعندہ عمر فقال ابو بکر ان عمر اتانی فقال ان القتل قد استحر
یوم الیمامۃ بالناس وانی لاخشی ان یستحر القتل بالقراء فی المواطن فیذہب
کثیر من القرآن الا ان یجمعوہ وانی لاری ان یجمع القرآن قال ابو بکر فقلت
لعمر کیف افعل شیئا لم یفعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عمر ہو واللہ
خیر فلم یزل عمر یراجعنی فیہ حتی شرح اللہ لذلک صدری فرایت الذی رای
عمر قال زید وعمر عندہ جالس لا یتکلم فقال ابو بکر انک شاب عاقل ولا نتہمک
وقد کنت تکتب الوحی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتتبع القرآن فاجمعہ فواللہ
لو کلفنی نقل جبل من الجبال ما کان اثقل علی مما امرنی بہ من جمع القرآن فقلت
کیف تفعلان شیئا لم یفعلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو بکر ہو واللہ خیر فلم
ازل اراجعہ حتی شرح اللہ صدری للذی شرح لہ صدر ابی بکر وعمر فتتبعت
القرآن اجمعہ من الرقاع والاکتاف والعسب وصدور الرجال حتی وجدت
من سورۃ التوبۃ آیتین مع خزیمۃ بن ثابت لم اجدہما مع غیرہ لقد جاءکم رسول
من انفسکم الی آخرہا فکانت الصحف التی جمع فیہا القرآن عند ابی بکر حتی توفاہ اللہ
ثم عند عمر حتی توفاہ اللہ ثم عند حفصۃ بنت عمر رضـ واخرج ابو یعلی عن علی قال

لك رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم احد ثم سيفك ولا تفجعنا بنفسك وارجع الى المدينة فوالله لئن فجعنا بك لا يكون للاسلام نظام ابدا وعن حنظلة ابن على الليثى ان ابا بكر بعث خالدا وامره ان يقاتل الناس على خمس من ترك واحدة منهن قاتله كما تقاتل من ترك الخمس جميعا على شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله واقام الصلوة وايتاء الزكوة وصوم رمضان وسار خالد ومن معه فى جمادى الآخرة فقاتل بنى اسد وغطفان وقتل من قتل واسر من اسر ورجع الباقون الى الاسلام واستشهد بهذه الوقعة من الصحابة عكاشة بن محصن وثابت بن اقرم وفى رمضان من هذه السنة ماتت فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم سيدة نساء العالمين وعمرها اربع وعشرون سنة قال الذهبى وليس لرسول الله صلى الله عليه وسلم نسب الا منها فان عقب ابنته زينب انقرضوا قاله الزبير بن بكار وماتت قبلها بشهر ام ايمن وفى شوال مات عبد الله بن ابى بكر الصديق ثم سار خالد بجموعه الى اليمامة لقتال مسيلمة الكذاب فى اواخر العام والتقى الجمعان ودام الحصار اياما ثم قتل الكذاب لعنه الله قتله وحشى قاتل حمزة واستشهد فيها خلق من الصحابة ابو حذيفة بن عتبة وسالم مولى ابى حذيفة وشجاع بن وهب وزيد بن الخطاب وعبد الله بن سهل و مالك ابن عمرو والطفيل بن عمرو الدوسى ويزيد بن قيس وعامر بن البكير وعبد الله بن مخرمة والسائب بن عثمان بن مظعون وعباد بن بشر ومعن بن عدى و ثابت بن قيس بن شماس وابو دجانة سماك بن حرب وجماعة آخرون تتمة سبعين وكان مسيلمة يوم قتل مائة وخمسون سنة ومولده قبل مولد عبد الله والد النبى صلى الله عليه وسلم وفى سنة اثنتى عشرة بعث الصديق العلاء بن الحضرمى الى البحرين وكانوا قد ارتدوا فالتقوا بجواثى فنصر المسلمون وبعث عكرمة بن ابى جهل الى عمان وكانوا ارتدوا وبعث المهاجر بن ابى امية الى اهل النجير وكانوا ارتدوا وبعث زياد بن لبيد الانصارى الى طائفة من المرتدة وفيها

الحبشي وبذا البعير الناضح وجرد بذه القطيفة فاذا مت فابعثي بهن الى عمر ومنها انه اول من اتخذ بيت المال واخرج ابن سعد عن سهل بن ابي حثمة وغيره ان ابابكر كان له بيت مال بالسنح ليس يحرسه احد فقيل له الا تجعل عليه من يحرسه قال عليه قفل فكان يعطي ما فيه حتى يفرغ فلما انتقل الى المدينة حوله فجعله في داره فقدم عليه مال فكان يقسمه على فقراء الناس فيسوي بين الناس في القسم وكان يشتري الابل والخيل والسلاح فيجعله في سبيل الله واشترى قطائف اتي بها من البادية ففرقها في ارامل المدينة فلما توفي ابوبكر ودفن دعا عمر الامناء ودخل بهم في بيت مال ابي بكر منهم عبد الرحمن بن عوف وعثمان بن عفان ففتحوا بيت المال فلم يجدوا فيه شيئا لا دينارا ولا درهما قلت وبهذا الاثر يرد قول العسكري في الاوائل ان اول من اتخذ بيت المال عمر وانه لم يكن للنبي صلى الله عليه وسلم بيت مال ولا لابي بكر رض وقد رددته عليه في كتابي الذي صنفته في الاوائل ثم رايت العسكري تنبه له في موضع آخر من كتابه فقال ان اول من ولي بيت المال ابو عبيدة بن الجراح لابي بكر ومنها قال الحاكم اول لقب في الاسلام لقب ابي بكر رض عتيق فصل اخرج الشيخان عن جابر رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو جاء مال البحرين اعطيتك هكذا وهكذا فلما جاء مال البحرين بعد وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابوبكر من كان له عند رسول الله صلى الله عليه وسلم دين او عدة فليأتنا فجئت واخبرته فقال خذ فاخذت فوجدتها خمسمائة فاعطاني الفا وخمس مائة فصل في نبذ من حلمه وتواضعه اخرج ابن عساكر عن انيسة قالت نزل فينا ابوبكر ثلث سنين قبل ان يستخلف وسنة بعد ما استخلف فكان جواري الحي ياتينه بغنمهن فيحلبهن لهن واخرج احمد في الزهد عن ميمون بن مهران قال جاء رجل الى ابي بكر فقال السلام عليك يا خليفة رسول الله قال من بين هؤلاء اجمعين واخرج ابن عساكر عن ابي صالح الغفاري ان عمر بن الخطاب كان يتعهد

اعظم الناس اجرا في المصاحف ابو بكر ان ابا بكر كان اول من جمع القرآن
بين اللوحين فصل في اولياته منها انه اول من اسلم واول من جمع
القرآن واول من سماه مصحفا وتقدم دليل ذلك واول من سمي خليفة
اخرج احمد عن ابي بكر بن ابي مليكة قال قيل لابي بكر يا خليفة الله قال انا
خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا راض به ومنها انه اول من ولي الخلافة
وابوه حي واول خليفة فرض له رعيته العطاء اخرج البخاري عن عائشة رض قالت
لما استخلف ابو بكر قال لقد علم قومي ان حرفتي لم تكن تعجز عن مؤنة اهلي وشغلت
بامر المسلمين فسيأكل آل ابي بكر من هذا المال ويحترف للمسلمين واخرج ابن سعد
عن عطاء بن السائب قال لما بويع ابو بكر اصبح وعلى ساعده ابراد وهو ذاهب
الى السوق فقال عمر اين تريد قال الى السوق قال تصنع ماذا وقد وليت
امر المسلمين قال فمن اين اطعم عيالي فقال انطلق يفرض لك ابو عبيدة فانطلقا
الى ابي عبيدة فقال افرض لك قوت رجل من المهاجرين ليس بافضلهم ولا
اوكسهم وكسوة الشتاء والصيف اذا اخلقت شيئا رددته واخذت غيره ففرضا
له كل يوم نصف شاة وما كساه في الراس والبطن واخرج ابن سعد عن ميمون
قال لما استخلف ابو بكر جعلوا له الفين فقال زيدوني فان لي عيالا وقد شغلتموني
عن التجارة فزادوه خمس مائة واخرج الطبراني في مسنده عن الحسن بن علي بن
ابي طالب قال لما احتضر ابو بكر قال يا عائشة انظري اللقحة التي كنا نشرب
من لبنها والجفنة التي كنا نصطبغ فيها والقطيفة التي كنا نلبسها فانا كنا ننتفع بذلك
حين كنا نلي امر المسلمين فاذا مت فارددیه الى عمر فلما مات ابو بكر ارسلت به الى
عمر فقال عمر رحمك الله يا ابا بكر لقد اتعبت من جاء بعدك واخرج ابن ابي الدنيا
عن ابي بكر بن حفص قال قال ابو بكر لما احتضر لعائشة رض يا بنية انا ولينا امر المسلمين
فلم ناخذ لنا دينارا ولا درهما ولكنا اكلنا من جريش طعامهم في بطوننا ولبسنا
من خشن ثيابهم على ظهورنا وانه لم يبق عندنا من فيء المسلمين قليل ولا كثير الا هذا العبد

ليلة الثلثاء لثمان بقين من جمادى الآخرة سنة ثلث عشرة وله ثلاث وستون
سنة واخرج ابن سعد وابن ابي الدنيا عن ابي السفر قال دخلوا على
ابي بكر في مرضه فقالوا يا خليفة رسول الله الا ندعو لك طبيبا ينظر اليك قال
قد نظر الي فقالوا ما قال لك قال اني فعال لما اريد واخرج الواقدي
من طرق ان ابا بكر لما ثقل دعا عبد الرحمن بن عوف فقال اخبرني عن عمر بن
الخطاب فقال ما تسألني عن امر الا وانت اعلم به مني فقال ابو بكر وان فقال
عبد الرحمن هو والله افضل من رايك فيه ثم دعا عثمان بن عفان فقال
اخبرني عن عمر فقال انت اخبرنا به فقال على ذلك فقال اللهم علمي به ان سريرته
خير من علانيته وانه ليس فينا مثله وشاور معهما سعيد بن زيد واسيد بن الحضير
وغيرهما من المهاجرين والانصار فقال اسيد اللهم اعلمه الخير بعدك يرضى للرضى
ويسخط للسخط الذي يسر خير من الذي يعلن ولن يلي هذا الامر احد اقوى عليه منه
ودخل عليه بعض الصحابة فقال له قائل منهم ما انت قائل لربك اذا سألك
عن استخلافك عمر علينا وقد ترى غلظته فقال ابو بكر بالله تخوفني اقول اللهم
اني استخلفت عليهم خير اهلك ابلغ عني ما قلت من وراءك ثم دعا عثمان فقال
اكتب بسم الله الرحمن الرحيم هذا ما عهد ابو بكر بن ابي قحافة في آخر عهده بالدنيا
خارجا منها وعند اول عهده بالآخرة داخلا فيها حيث يؤمن الكافر ويوقن الفاجر
ويصدق الكاذب اني استخلفت عليكم بعدي عمر بن الخطاب فاسمعوا له واطيعوا
واني لم آل الله ورسوله ودينه ونفسي واياكم خيرا فان عدل فذلك ظني به و
علمي فيه وان بدل فلكل امرء ما اكتسب والخير اردت ولا اعلم الغيب وسيعلم الذين
ظلموا اي منقلب ينقلبون والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته ثم امر بالكتاب فختمه
ثم امر عثمان فخرج بالكتاب مختوما فبايع الناس ورضوا به ثم دعا ابو بكر عمر خاليا
فاوصاه بما اوصاه ثم خرج من عنده فرفع ابو بكر يديه وقال اللهم اني لم ارد
بذلك الا اصلاحهم وخفت عليهم الفتنة فعملت فيهم بما انت اعلم به واجتهدت لهم رايا

عجوزا کبیرۃ عمیاء فی بعض حواشی المدینۃ من اللیل فیستقے لہا ویقوم بامرہا
فکان اذا جاءہا وجد غیرہ قد سبقہ الیہا فاصلح ما ارادت فجاءہا غیر مرۃ کلا
یسبق الیہا فرصدہ عمر فاذا ھو بابی بکر الذی یاتیہا وھو یومئذ خلیفۃ
فقال عمر انت ھو لعمری واخرج ابو نعیم وغیرہ عن عبد الرحمن الاصبہانی قال
جاء الحسن ابن علی الی ابی بکر وھو علی منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
انزل عن مجلس ابی فقال صدقت انہ مجلس ابیک واجلسہ فی حجرہ وبکے فقال
علیؓ واللہ ما ھذا عن امری فقال صدقت واللہ ما اتہمک **فصل** اخرج
ابن سعد عن ابن عمر قال استعمل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابا بکر علی الحج فے
اول حجۃ کانت فے الاسلام ثم حج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی السنۃ المقبلۃ
فلما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واستخلف ابو بکر استعمل عمر بن الخطاب
علی الحج ثم حج ابو بکر من قابل فلما قبض ابو بکر واستخلف عمر استعمل عبد الرحمن بن
عوف علی الحج ثم لم یزل عمر یحج سنینہ کلہا حتی قبض فاستخلف عثمان واستعمل
عبد الرحمن بن عوف علی الحج **فصل فی مرضہ ووفاتہ ووصیتہ و
استخلافہ عمر** اخرج سیف والحاکم عن ابن عمر قال کان سبب موت
ابی بکر وفاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کمدا فما زال جسمہ یجری حتی مات
یجری ای ینقص واخرج ابن سعد والحاکم بسند صحیح عن ابن شہاب ان ابا بکر
والحارث بن کلدۃ کانا یاکلان خزیرۃ اہدیت لابی بکر فقال الحارث لابی بکر
ارفع یدک یا خلیفۃ رسول اللہ واللہ ان فیہا لسم سنۃ وانا وانت نموت
فی یوم واحد فرفع یدہ فلم یزالا علیلین حتے ماتا فے یوم واحد عند انقضاء السنۃ
واخرج الحاکم عن الشعبی قال ماذا نتوقع من ہذہ الدنیا الدنیۃ وقد سم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسم ابو بکر واخرج الواقدی والحاکم عن عائشۃؓ
قالت کان اول بدء مرض ابی بکر انہ اغتسل یوم الاثنین لسبع خلون من
جمادی الآخر وکان یوما باردا فحم خمسۃ عشر یوما لا یخرج الی صلوۃ وتوفے

عن عائشة رض قالت والله ما ترک ابو بکر دینارا ولا درهما ضرب الله سکته و
اخرج ابن سعد وغیره عن عائشة رض قالت لما ثقل ابو بکر تمثلت بهذا البیت شعر
لعمرک ما یغنی الثراء عن الفتی + اذا حشرجت یوما وضاق بها الصدر + فکشف
عن وجهه وقال لیس کذلک ولکن قولی وجاءت سکرة الموت بالحق ذلک ما کنت منه
تحید انظروا ثوبی هذین فاغسلوهما وکفنونی فیهما فان الحی احوج الی الجدید من المیت
واخرج ابو یعلی عن عائشة رض قالت دخلت علی ابی بکر وهو فی الموت فقلت شعر
من لا یزال دمعه مقنعا + فانه فی مرة مدفوق + فقال لا تقولی هذا ولکن قولی
وجاءت سکرة الموت بالحق ذلک ما کنت منه تحید ثم قال فی ای یوم توفی
رسول الله صلی الله علیه وسلم قلت یوم الاثنین قال ارجو فیما بینی وبین اللیل
فتوفی لیلة الثلثاء ودفن قبل ان یصبح واخرج عبد الله بن احمد فی زوائد الزهد
عن بکر بن عبد الله المزنی قال لما احتضر ابو بکر قعدت عائشة رض عند راسه
فقالت شعر کل ذی ابل موروثها + وکل ذی سلب مسلوب + ففهمها ابو بکر فقال
لیس کذلک یا ابنتاه ولکنه کما قال الله وجاءت سکرة الموت الآیة واخرج احمد
عن عائشة رض انها تمثلت بهذا البیت وابو بکر یقضی شعر وابیض یستسقی الغمام بوجهه
ثمال الیتامی عصمة للارامل + فقال ابو بکر ذاک رسول الله صلی الله علیه وسلم
واخرج عبد الله بن احمد فی زوائد الزهد عن عبادة بن قیس قال لما حضرت ابا بکر
الوفاة قال لعائشة اغسلی ثوبیّ هذین وکفنینی بهما فانما ابوک احد رجلین اما مکسوا
حسن الکسوة او مسلوب اسوء السلب واخرج ابن ابی الدنیا عن ابن ابی ملیکة ان
ابا بکر اوصی ان تغسله امرأته اسماء بنت عمیس ویعینها عبد الرحمن بن ابی بکر واخرج
ابن سعد عن سعید بن المسیب ان عمر رض صلی علی ابی بکر بین القبر والمنبر وکبر علیه
اربعا واخرج عن عروة والقاسم بن محمد ان ابا بکر اوصی عائشة ان یدفن
الی جنب رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما توفی حفر له وجعل راسه عند کتف
رسول الله صلی الله علیه وسلم والصق اللحد بقبر رسول الله صلی الله علیه وسلم

فوليت عليهم خيرهم واقواهم عليهم واحرصهم على ما ارشدهم وقد حضرني من امرك
ما حضر فاخلفني فيهم فهم عبادك ونواصيهم بيدك اصلح اللهم ولاتهم واجعله من
افرس الناس ثلثة — خلفائك الراشدين واصلح له رعيته واخرج ابن سعد والحاكم عن ابن مسعود
قال افرس الناس ثلثة ابو بكر حين استخلف عمر وصاحبة موسى حين قالت
استاجرته والعزيز حين تفرس في يوسف فقال لامرأته اكرمي مثواه واخرج
ابن عساكر عن يسار بن حمزة قال لما ثقل ابو بكر اشرف على الناس من كوة
فقال يا ايها الناس اني قد عهدت عهدا افترضون به فقال الناس رضينا يا خليفة
رسول الله فقام علي فقال لا نرضى الا ان يكون عمر قال فانه عمر واخرج احمد
عن عائشة رض قالت ان ابا بكر لما حضرته الوفاة قال اي يوم هذا قالوا
يوم الاثنين قال فان مت من ليلتي فلا تنتظروا بي الغد فان احب الايام والليالي
الي اقربها من رسول الله صلى الله عليه وسلم واخرج مالك عن عائشة رض ان
ابا بكر نحلها جداد عشرين وسقا من ماله بالغابة فلما حضرته الوفاة قال يا بنية والله
ما من الناس احد احب الي غنى منك ولا اعز علي فقرا بعدي منك واني كنت
نحلتك جداد عشرين وسقا فلو كنت جددتيه واحترزتيه كان لك وانما هو اليوم
مال وارث وانما هو اخواك واختاك فاقتسموه على كتاب الله فقالت يا ابت
والله لو كان كذا وكذا لتركته انما هي اسماء فمن الاخرى قال ذو بطن ابنة
خارجة اراها جارية واخرجه ابن سعد وقال في آخره قال ذات بطن ابنة خارجة
الوصية بالخمس — قد القي في روعي انها جارية فاستوصى بها خيرا فولدت ام كلثوم واخرج ابن سعد
عن عروة ان ابا بكر اوصى بخمس ماله وقال آخذ من مالي ما اخذ الله من فيء المسلمين
واخرج من وجه آخر عنه قال لان اوصي بالخمس احب الي من ان اوصي
بالربع وان اوصي بالربع احب الي من ان اوصي بالثلث ومن اوصى
بالثلث لم يترك شيئا واخرج سعيد بن منصور في سننه عن الضحاك ان ابا بكر وعليا اوصيا
بالخمس من اموالهما لمن لا يرث من ذوي قرابتهما واخرج عبد الله بن احمد في زوائد الزهد

وآبو سعید الخدری وآبو موسی الاشعری وآبو الطفیل اللیثی وجابر بن عبد اللہ
وبلال وعائشۃ ابنتہ واسماء ابنتہ ومن التابعین اسلم مولی عمر وآسط البجلی
وخلائق وقد رایت ان اسرد احادیثہ ہنا علی وجہ وجیز مبینا عقب کل
حدیث من خرجہ وسافرو ہا بطرقہا فی مسند ان شاء اللہ تعالی (١) حدیث الہجرۃ
الشیخان وغیرہما (٢) حدیث البحر ہو الطہور ماءہ والحل میتتہ الدار قطنی (٣)
حدیث السواک مطہرۃ للفم مرضاۃ للرب احمد (٤) حدیث ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اکل کتفا ثم صلی لم یتوضأ البزار وابو یعلی (٥) حدیث
لا یتوضأ احدکم من طعام اکلہ حل لہ اکلہ۔ البزار (٦) حدیث نہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن ضرب المصلین۔ ابو یعلی والبزار (٧) حدیث ان آخر
صلوۃ صلاہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم خلفہ فی ثوب واحد۔ ابو یعلی (٨) حدیث
من سرہ ان یقرء القرآن غضا کما انزل فلیقرأہ علی قراءۃ ابن ام عبد۔ احمد
(٩) حدیث انہ قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمنی دعاء ادعو بہ فی
صلوتی قال قل اللہم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفرلی
مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم البخاری ومسلم (١٠) حدیث
من صلی الصبح فہو فی ذمۃ اللہ فلا تخفروا اللہ فی عہدہ فمن قتلہ طلبہ اللہ حتی
یکبہ فی النار علی وجہہ۔ ابن ماجہ (١١) حدیث ما قبض نبی قط حتی یؤمہ رجل
من امتہ۔ البزار (١٢) حدیث ما من رجل یذنب ذنبا فیتوضأ فیحسن الوضوء
ثم یصلی رکعتین فیستغفر اللہ الا غفر لہ۔ احمد واصحاب السنن الاربعۃ وابن حبان
(١٣) حدیث ما قبض اللہ نبیا الا فی الموضع الذی یحب ان یدفن فیہ۔ الترمذی
(١٤) حدیث لعن اللہ الیہود والنصاری اتخذوا قبور انبیائہم مساجد۔ ابو یعلی
(١٥) حدیث ان المیت ینضح علیہ الحمیم ببکاء الحی۔ ابو یعلی (١٦) حدیث اتقوا النار
ولو بشق تمرۃ فانہا تقیم العوج وتدفع میتۃ السوء وتقع من الجائع موقعہا من الشبعان
ابو یعلی (١٧) حدیث فرائض الصدقات بطولہ۔ البخاری وغیرہ (١٨) حدیث

واخرج عن ابن عمر قال نزل فی حفرۃ ابی بکر عمر وطلحۃ وعثمان وعبد الرحمن بن ابی بکر واخرج من طرق عدۃ انہ دفن لیلا واخرج عن ابن المسیب ان ابا بکر لما مات ارتجت مکۃ فقال ابو قحافۃ ما ہذا قالوا مات ابنک قال رزء جلیل من قام بالامر بعدہ قالوا عمر قال صاحبہ واخرج عن مجاہد ان ابا قحافۃ رد میراثہ من ابی بکر علی ولد ابی بکر ولم یعش ابو قحافۃ بعد ابی بکر الا ستۃ اشہر وایاما ومات فی المحرم سنۃ اربع عشرۃ وہو ابن سبع وتسعین سنۃ قال العلماء لم یل الخلافۃ احد فی حیاۃ ابیہ الا ابو بکر ولم یرث خلیفۃ ابوہ الا ابا بکر واخرج الحاکم عن ابن عمر قال ولی ابو بکر سنتین وسبعۃ اشہر وفی تاریخ ابن عساکر بسندہ عن الاصمعی قال قال خفاف بن ندبۃ السلمی یبکی ابا بکر شعر لیس لحی فاعلمنہ بقا * وکل دنیا امرہا للفنا * والملک فی الاقوام مستودع * عاریۃ فالشرط فیہ الادا * والمرء یسعی ولہ واصد * تندبہ العین ونار الصدا * یہرم او یقتل او یقہر * تشکوہ سقم لیس فیہ شفا * ان ابا بکر ہو الغیث اذا * لم تسرع الجوزاء بقلا بما * تاللہ لا یدرک ایامہ * ذو مئزر ناش ولا ذو ردا * من یسع کے یدرک ایامہ * مجتہدا اشتد بارض فضا *

فصل فیما روی عنہ من الحدیث المسند قال النووی فی تہذیبہ روی الصدیق عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مائۃ حدیث واثنین واربعین حدیثا وسبب قلۃ روایتہ انہ تقدمت وفاتہ قبل انتشار الاحادیث واعتناء التابعین بسماعہا وتحصیلہا وحفظہا قلت وقد ذکر عمر رضی اللہ عنہ فی حدیث البیعۃ السابق ان ابا بکر لم یترک شیئا انزل فی الانصار ولا ذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شانہم الا ذکرہ وہذا اول دلیل علی کثرۃ محفوظہ من السنۃ وسعۃ علمہ بالقرآن وروی عنہ عمر وعثمان وعلی وابن عوف وابن مسعود وحذیفہ وابن عمر وابن الزبیر وابن عمرو وابن عباس وانس وزید بن ثابت والبراء بن عازب وابو ہریرۃ وعقبۃ بن الحارث وعبد الرحمن ابنہ وزید بن ارقم وعبد اللہ بن مغفل وعقبۃ بن عامر الجہنی وعمران بن حصین وابو برزۃ الاسلمی و

ما طلعت الشمس علی رجل خیر من عمر - الترمذی (٣٧) حدیث من ولی من امر المسلمین
شیئا فامر علیہم احدا محاباۃ فعلیہ لعنۃ اللہ لا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا حتی یدخلہ
جہنم ومن اعطی احدا حمی اللہ فقد انتہک من حمی اللہ شیئا بغیر حقہ فعلیہ لعنۃ اللہ
احمد (٣٨) حدیث قصۃ ماعز ورجمہ - احمد (٣٩) حدیث ما اصر من استغفر و
ان عاد فی الیوم سبعین مرۃ - الترمذی (٤٠) حدیث انہ صلی اللہ علیہ وسلم
شاور فی امر الحرب - الطبرانی (٤١) حدیث لما نزلت من یعمل سوءا یجز بہ
الحدیث - الترمذی وابن حبان وغیرہما (٤٢) حدیث انکم تقرؤن ہذہ الآیۃ
یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم الحدیث - احمد والاربعۃ وابن حبان (٤٣)
حدیث ما ظنک باثنین اللہ ثالثہما - الشیخان (٤٤) حدیث اللہم طعنا وطاعونا
ابو یعلی (٤٥) حدیث شیبتنی ہود الحدیث - الدارقطنی فی العلل (٤٦)
حدیث الشرک اخفی فی امتی من دبیب النمل الحدیث - ابو یعلی وغیرہ (٤٧)
حدیث قلت یا رسول اللہ علمنی شیئا اقولہ اذا اصبحت واذا امسیت الحدیث -
الہیثم بن کلیب فی مسندہ وہو عند الترمذی وغیرہ من مسند ابی ہریرۃ (٤٨)
حدیث علیکم بلا الہ الا اللہ والاستغفار فان ابلیس قال اہلکت الناس بالذنوب
واہلکونی بلا الہ الا اللہ والاستغفار فلما رایت ذلک اہلکتہم بالاہواء فہم یحسبون
انہم مہتدون - ابو یعلی (٤٩) حدیث لما نزلت لا ترفعوا اصواتکم فوق
صوت النبی قلت یا رسول اللہ واللہ لا اکلمک الا کاخی السرار - البزار
(٥٠) حدیث کل میسر لما خلق لہ - احمد (٥١) حدیث من کذب علی متعمدا
او رد علی شیئا امرت بہ فلیتبوا بیتا فی جہنم - ابو یعلی (٥٢) حدیث ما نجاۃ
ہذا الامر الحدیث فی لا الہ الا اللہ - احمد وغیرہ (٥٣) حدیث اخرج فناد
فی الناس من شہد ان لا الہ الا اللہ وجبت لہ الجنۃ فخرجت فلقینی عمر الحدیث
ابو یعلی وہو محفوظ من حدیث ابی ہریرۃ غریب جدا من حدیث ابی بکر (٥٤)
حدیث صنفان من امتی لا یدخلان الجنۃ المرجئۃ والقدریۃ - الدارقطنی فی العلل

عن ابن ابی ملیکۃ قال کان ربما سقط الخطام من ید ابی بکر الصدیق فیضرب
بذراع ناقتہ فینیخہا فقالوا لہ افلا امرتنا نناولکہ فقال ان حبیبی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم امرنی ان لا اسال الناس شیئا۔ احمد (۱۹) حدیث امر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسماء بنت عمیس حین نفست بمحمد بن ابی بکر ان
تغتسل وتہل۔ البزار والطبرانی (۲۰) حدیث سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ای الحج افضل فقال العج والثج۔ الترمذی وابن ماجۃ (۲۱) حدیث انہ
قبل الحجر وقال لولا انی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلک ما قبلتک۔
الدارقطنی (۲۲) حدیث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث ببراءۃ الی
اہل مکۃ لا یحج بعد العام مشرک ولا یطوف بالبیت عریان الحدیث احمد (۲۳)
حدیث ما بین بیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ ومنبری علی ترعۃ من ترع الجنۃ
ابو یعلی (۲۴) حدیث انطلاقہ صلی اللہ علیہ وسلم الی دار ابی الہیثم بن التیہان
بطولہ۔ ابو یعلی (۲۵) حدیث الذہب بالذہب مثلا بمثل والفضۃ بالفضۃ
مثلا بمثل والزائد والمستزید فی النار۔ ابو یعلی والبزار (۲۶) حدیث ملعون
من ضار مومنا او مکر بہ۔ الترمذی (۲۷) حدیث لا یدخل الجنۃ بخیل ولا خب
ولا خائن ولا سیئ الملکۃ واول من یدخل الجنۃ المملوک اذا اطاع اللہ واطاع
سیدہ۔ احمد (۲۸) حدیث الولاء لمن اعتق۔ الضیاء المقدسی فی المختارۃ
(۲۹) حدیث لا نورث ما ترکناہ صدقۃ البخاری (۳۰) حدیث ان اللہ
اذا اطعم نبیا طعمۃ ثم قبضہ جعلہ للذی یقوم من بعدہ۔ ابو داود (۳۱) حدیث
کفر باللہ تبرأ من نسب وان دق۔ البزار (۳۲) حدیث انت ومالک لابیک
قال ابو بکر وانما یعنی بذلک النفقۃ۔ البیہقی (۳۳) حدیث من اغبرت قدماہ
فی سبیل اللہ حرمہا اللہ علی النار۔ البزار (۳۴) حدیث امرت ان اقاتل الناس
الحدیث۔ الشیخان وغیرہما (۳۵) حدیث نعم عبد اللہ واخو العشیرۃ خالد بن الولید
وسیف من سیوف اللہ سلہ اللہ علی الکفار والمنافقین۔ احمد (۳۶) حدیث

الدنیا تطولت لی فتلت الیک تمنی فقال لی اما انک لست بدر کی ۔ البزار ہذا ما اورده ابن کثیر فی مسند الصدیق من الاحادیث المرفوعة وقد فاتہ احادیث اخری تبعھا لتکملۃ العدۃ التی ذکرہا النووی (۷۳) حدیث اقتلوا القرد کائنا ما کان من الناس ۔ الطبرانی فی الاوسط (۷۴) حدیث انظروا دور من یتمورون وارض من تسکنون وفی طریق من تمشون ۔ الدیلمی (۷۵) حدیث اکثروا الصلوۃ علی فان اللہ وکل بقبری ملکا فاذا صلی رجل من امتی قال لی ذلک الملک ان فلان بن فلان صلی علیک الساعۃ ۔ الدیلمی (۷۶) حدیث الجمعۃ الی الجمعۃ کفارۃ لما بینھما والغسل یوم الجمعۃ کفارۃ الحدیث العقیلی فی الضعفاء (۷۷) حدیث انما حر جھنم علی امتی کحر الحمام ۔ الطبرانی (۷۸) حدیث ایاکم والکذب فان الکذب مجانب للایمان ابن لال فی مکارم الاخلاق (۷۹) حدیث لبشر من شھد بدرا بالجنۃ ۔ الدارقطنی فی الافراد (۸۰) حدیث الدین رایۃ اللہ الثقیلۃ من ہذا الذی یطیق حملہا ۔ الدیلمی (۸۱) حدیث سورۃ یٰسین تدعی العمۃ (المطعمۃ) الحدیث ۔ الدیلمی والبیھقی فی الشعب (۸۲) حدیث السلطان العادل المتواضع ظل اللہ ورمحہ فی الارض ویرفع لہ فی کل یوم ولیلۃ عمل ستین صدیقا (ابو الشیخ العقیلی فی الضعفاء وابن حبان فی کتاب الثواب (۸۳) حدیث قال موسی ربہ ما جزاء من عزی الثکلی قال اظلہ فی ظلی ۔ ابن شاہین فی الترغیب والدیلمی (۸۴) حدیث اللھم اشدد الاسلام بعمر بن الخطاب الطبرانی فی الاوسط (۸۵) حدیث ما صید صید ولا عضدت عضاۃ ولا قطعت وشیحۃ الا بقلۃ التسبیح ۔ ابن راہویہ فی مسندہ (۸۶) حدیث لو لم ابعث فیکم لبعث عمر الحدیث ۔ دیلمی (۸۷) حدیث لو اتجر اہل الجنۃ لاتجروا بالبز ابو یعلی (۸۸) حدیث من خرج یدعو الی نفسہ او الی غیرہ وعلی الناس امام فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین فاقتلوہ ۔ الدیلمی فی التاریخ (۸۹) حدیث من کتب عنی علما او حدیثا لم یزل یکتب لہ الاجر ما بقی ذلک العلم والحدیث

(۵۵) حدیث سلو اللہ العافیۃ۔ احمد والنسائی وابن ماجتہ ولہ طرق کثیرۃ عنہ
(۵۶) حدیث کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا ارادامرا قال اللہم
خرلی واخترلی۔ الترمذی (۵۷) حدیث دعاء الدین اللہم فارج الہم الحدیث
البزار والحاکم (۵۸) حدیث کل جسد نبت من سحت فالنار اولی بہ وفی لفظ
لایدخل الجنۃ جسد غذی بحرام۔ ابویعلی (۵۹) حدیث لیس شئے من الجسد
الا وہو یشکو ذرب اللسان۔ ابو یعلی (۶۰) حدیث ینزل اللہ لیلۃ النصف
من شعبان فیغفر فیہا لکل بشر الا لکافر او رجل فی قلبہ شحناء۔ الدار قطنی (۶۱)
حدیث ان الدجال یخرج بالمشرق من ارض یقال لہا خراسان یتبعہ اقوام
کان وجوہہم المجان المطرقۃ (الترمذی وابن ماجتہ (۶۲) حدیث اعطیت
سبعین الفا یدخلون الجنۃ بغیر حساب الحدیث۔ احمد (۶۳) حدیث الشفاعۃ
بطولہ فی تردد الخلائق الی نبی بعد نبی۔ احمد (۶۴) حدیث لو سلک الناس
وادیا وسلکت الانصار وادیا لسلکت وادی الانصار۔ احمد (۶۵) حدیث
قریش ولاۃ ہذا الامر برہم تبع لبرہم وفاجرہم تبع لفاجرہم۔ احمد (۶۶) حدیث
انہ صلی اللہ علیہ وسلم اوصے بالانصار عند موتہ وقال اقبلوا من محسنہم وتجاوزا
عن سیئہم۔ البزار والطبرانی (۶۷) حدیث انی لاعلم ارضا یقال لہا عمان
ینضح بناحیتہا البحر بہا حی من العرب لو اتاہم رسولی ما رموہ بسہم ولا حجر۔ احمد
وابو یعلی (۶۸) حدیث ان ابا بکر مر بالحسن وہو یلعب مع الغلمان فاحتملہ
علی رقبتہ وقال بابی شبیہ بالنبی لیس شبیہا بعلی۔ البخاری قال ابن کثیر وہو
فی حکم المرفوع لانہ فی قوۃ قولہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یشبہ الحسن
(۶۹) حدیث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یزور ام ایمن۔ مسلم (۷۰)
حدیث قتل السارق فی الخامستہ۔ ابو یعلی والدیلمی (۷۱) حدیث قصتہ احد
الطیالسی والطبرانی (۷۲) حدیث بینا انا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذ رایتہ یدفع عن نفسہ شیئا ولا اری شیئا قلت یا رسول اللہ ما الذی تدفع قال

او ای ارض تقلنی ان قلت فی کتاب اللہ ما لا اعلم واخرج البیہقی وغیرہ عن
ابی بکر انہ سئل عن الکلالۃ فقال انی ساقول فیہا برای فان یکن صوابا فمن اللہ
وان یکن خطأ فمنی ومن الشیطان اراہ ما خلا الولد والوالد فلما استخلف عمر
قال انی لاستحیی ان ارد شیئا قالہ ابو بکر واخرج ابو نعیم فی الحلیۃ عن الاسود
بن ہلال قال قال ابو بکر لاصحابہ ما تقولون فی ہاتین الآیتین ان الذین
قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا والذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم قالوا ثم استقاموا
فلم یذنبوا ولم یلبسوا ایمانہم بخطیئۃ قال لقد حملتموہا علی غیر المحمل ثم قال قالوا
ربنا اللہ ثم استقاموا فلم یلتفتوا الی الٰہ غیرہ ولم یلبسوا ایمانہم بشرک واخرج ابن
جریر عن عامر بن سعد البجلی عن ابی بکر الصدیق فی قولہ تعالیٰ للذین احسنوا
الحسنی وزیادۃ قال النظر الی وجہ اللہ تعالیٰ واخرج ابن جریر عن ابی بکر فی
قولہ تعالیٰ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا قال قد قالہا الناس فمن
مات علیہا فہو ممن استقام **فصل فیما روی عن الصدیق رض من الآثار
الموقوفۃ قولا او قضاء او خطبۃ او دعاء** اخرج اللالکائی فی السنۃ
عن ابن عمر قال جاء رجل الی ابی بکر فقال ارایت الزنا بقدر قال نعم قال
فان اللہ قدرہ علی ثم یعذبنی قال نعم یا ابن اللخناء اما واللہ لو کان عندی
انسان امرت ان یجاء انفک واخرج ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ عن الزبیر ان
ابا بکر قال وہو یخطب الناس یا معشر الناس استحیوا من اللہ فواللذی نفسی بیدہ
انی لاظل حین اذہب الی الغائط فی الفضاء متقنعا راسی استحیاء من اللہ و
اخرج عبد الرزاق فی مصنفہ عن عمرو بن دینار قال قال ابو بکر استحیوا من اللہ
فواللہ انی لادخل الکنیف فاسند ظہری الی الحائط حیاء من اللہ واخرج ابو داؤد
فی سننہ عن ابی عبد اللہ الصنابحی انہ صلی وراء ابی بکر الصدیق المغرب فقرأ فی
رکعتین الاولیین بام القرآن وسورۃ من قصار المفصل وقرأ فی الثالثۃ ربنا
لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا الآیۃ واخرج ابن ابی خیثمۃ وابن عساکر عن ابن عیینۃ

الحاکم فے التاریخ (۹۰) حدیث من مشی حافیا فی طاعة الله لم یسأله الله یوم القیمة
عما افترض علیه - الطبرانی فی الاوسط (۹۱) حدیث من سره ان یظله الله
من فور جهنم ویجعله فے ظله فلا یکن علی المؤمنین غلیظا ولیکن بهم رحیما - ابن لال
فے مکارم الاخلاق وابو الشیخ وابن حبان فے الثواب (۹۲) حدیث
من اصبح ینوی لله طاعة کتب الله له اجر یومه وان عصاه - الدیلمی (۹۳)
حدیث ما ترک قوم الجهاد الا عمهم الله بالعذاب - الطبرانی فے الاوسط (۹۴)
حدیث لا یدخل الجنة منفتر - الدیلمی ولم یسنده (۹۵) حدیث لا تحقرن احدا
من المسلمین فان صغیر المسلمین عند الله کبیر - الدیلمی (۹۶) حدیث یقول الله ان
کنتم تریدون رحمتی فارحموا خلقی - ابو الشیخ ابن حبان والدیلمی (۹۷) حدیث
سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الازار فاخذ بعضلة الساق فقلت
یا رسول الله زدنی فاخذ بمقدم العضلة فقلت زدنی قال لا خیر فیما هو اسفل
من ذلک قلت هلکنا یا رسول الله قال یا ابا بکر سددوا وقاربوا تنجوا - ابو نعیم
فے الحلیة (۹۸) حدیث کفی وکف علی فی العدل سواء - الدیلمی وابن عساکر
(۹۹) حدیث لا تغفلوا التعوذ من الشیطان فانکم ان لم تکونوا تروه فانه لیس
عنکم بغافل - الدیلمی ولم یسنده (۱۰۰) حدیث من بنی لله مسجدا بنی الله له بیتا
فے الجنة - الطبرانی فی الاوسط (۱۰۱) حدیث من اکل من هذه البقلة الخبیثة
فلا یقربن مسجدنا الطبرانی فی الاوسط (۱۰۲) حدیث رفع الیدین فی الافتتاح
والرکوع والسجود (والرفع) البیهقے فی السنن (۱۰۳) حدیث انه صلی الله علیه
وسلم اهدی جملا لابی جهل - الاسماعیلی فی معجمه (۱۰۴) حدیث النظر الی علی عبادة -
ابن عساکر **فصل فیما ورد عن الصدیق من تفسیر القرآن اخرج**
ابو القاسم البغوی عن ابن ابی ملیکة قال سئل ابو بکر عن آیة فقال ای ارض
تسعنی او ای سماء تظلنی اذا قلت فی کتاب الله ما لم یرد الله واخرج ابو عبیدة
عن ابراهیم التیمی قال سئل ابو بکر عن قوله تعالی وفاکهة وابا فقال ای سماء تظلنی

عن ابی عمران الجونی ان ابابکر بعث جیوشا الی الشام وامر علیھم یزید بن
ابی سفیان فقال انی موصیک بعشر خلال لا تقتلوا امرأۃ ولا صبیا ولا کبیرا ہرما
ولا تقطع شجرا مثمرا ولا تخربن عامرا ولا تعقرن شاۃ ولا بعیرا الا لماکلۃ ولا تغرقن
نخلا ولا تحرقنہ ولا تغلل ولا تجبن ؎ واخرج احمد وابو داود والنسائی عن ابی برزۃ
الاسلمی قال غضب ابو بکر من رجل فاشتد غضبہ جدا فقلت یا خلیفۃ رسول اللہ
اضرب عنقہ قال ویلک ما ہی لاحد بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ؎ واخرج
سیف فی کتاب الفتوح عن شیوخہ ان المہاجرین امیۃ وکان امیرا علی الیمامۃ
رافع الیہ امرأتان مغنیتان غنت احدٰہما بشتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقطع یدہا
ونزع ثنیتہا وغنت الاخری بہجاء المسلمین فقطع یدہا ونزع ثنیتہا فکتب الیہ ابو بکر
بلغنی الذی فعلت فی المرأۃ التی تغنت بشتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلولا ما سبقتنی
فیہا لامرتک بقتلہا لان حد الانبیاء لیس یشبہ الحدود فمن تعاطی ذلک من مسلم
فہو مرتد او معاہد فہو محارب غادر واما التی تغنت بہجاء المسلمین فان کانت ممن
یدعی الاسلام فادب وتعذیر دون المثلۃ وان کانت ذمیۃ فلعمری لما صفحت
عنہ من الشرک اعظم ولو کنت تقدمت الیک فی مثل ہذا لبلغت مکروہا فاقبل الدعۃ
وایاک والمثلۃ فی الناس فانہا ماثم ومنفرۃ الا فی قصاص ؎ واخرج مالک و
الدارقطنی عن صفیۃ بنت ابی عبیدۃ ان رجلا وقع علی جاریۃ بکر واعترف
فامر بہ فجلد ثم نفاہ الی فدک ؎ واخرج ابو یعلی عن محمد بن حاطب قال جیئ الی
ابی بکر برجل قد سرق وقد قطعت قوائمہ فقال ابو بکر ما اجد لک شیئا الا ما
قضی فیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم امر بقتلک فانہ کان اعلم بک
فامر بقتلہ ؎ اخرج مالک عن القاسم بن محمد ان رجلا من اہل الیمن اقطع الید
والرجل قدم فنزل علی ابی بکر فشکی الیہ ان عامل الیمن ظلمہ فکان یصلی من اللیل
فیقول ابو بکر وابیک ما لیلک بلیل سارق ثم انہم افتقدوا حلیا لاسماء بنت
عمیس امرأۃ ابی بکر فجعل یطوف معہم ویقول اللہم علیک بمن بیت اہل ہذا البیت

قال كان ابو بكر اذا عزى رجلا قال ليس مع العزاء مصيبة وليس مع الجزع
فائدة الموت اهون مما قبله واشد مما بعده اذكروا فقد رسول الله صلى الله
عليه وسلم تصغر مصيبتكم واعظم الله اجركم واخرج ابن ابي شيبة والدارقطني
عن سالم بن عبيد وهو صحابي قال كان ابو بكر الصديق يقول لي قم بيني و
بين الفجر حتى اتسحر واخرج عن ابي قلابة وابي السفر قال كان ابو بكر الصديق
يقول اجيفوا الباب حتى نتسحر واخرج البيهقي وابو بكر بن زياد النيسابوري في
كتاب الزيادات عن حذيفة بن اسيد قال لقد ادركت ابا بكر وعمر وما يضحيان
ارادة ان يستن بهما واخرج ابو داود عن ابن عباس قال شهدت على ابي بكر الصديق
انه قال كلوا الطافي من السمك واخرج الشافعي في الام عن ابي بكر الصديق انه
كره بيع اللحم بالحيوان واخرج البخاري عنه انه جعل الجد بمنزلة الاب يعني في الميراث واخرج ابن ابي شيبة
في مصنفه عن عطاء عن ابي بكر قال الجد بمنزلة الاب ما لم يكن اب دونه وابن الابن بمنزلة الابن ما لم يكن
دونه واخرج عن القاسم ان ابا بكر اتى برجل انتفى من ابيه فقال ابو بكر اضرب الراس فان الشيطان في الراس
واخرج عن ابن ذابي مالك قال كان ابو بكر اذا صلى على الميت قال اللهم
عبدك اسلمه الاهل والمال والعشيرة والذنب عظيم وانت غفور رحيم واخرج
سعيد بن منصور في سننه عن عمر ان ابا بكر قضى لعاصم بن عمر بن الخطاب لام عاصم
وقال ريحها وشمها ولطفها خير له منك واخرج البيهقي عن قيس بن ابي حازم
قال جاء رجل الى ابي بكر فقال ان ابي يريد ان ياخذ مالي كله يجتاحه فقال لابيه
انما لك من ماله ما يكفيك فقال يا خليفة رسول الله اليس قد قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم انت ومالك لابيك فقال نعم وانما يعني بذلك النفقة واخرج
احمد عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان ابا بكر وعمر كانا لا يقتلان الحر بالعبد
واخرج البخاري عن ابن ابي مليكة عن جده ان رجلا عض يد رجل فاهدر ثنيته
فاهدرها ابو بكر واخرج ابن ابي شيبة والبيهقي عن عكرمة ان ابا بكر قضى في الاذن
بخمس عشرة من الابل وقال يوارى شينها الشعر والعمامة واخرج البيهقي وغيره

وتسر جبیل بن حسنہ بشاه بریدا الی ابی بکر براس بنان بطریق الشام فلما قدم علی
ابی بکر انکر ذلک فقال له عقبة یا خلیفة رسول الله فانهم یصنعون ذلک بنا قال
افیستنان بفارس والروم لا یحمل الی راس انما یکفی الکتاب والخبر واخرج البخاری
عن قیس بن ابی حازم قال دخل ابوبکر علی امرأة من احمس یقال لها زینب فرآها
لا تتکلم فقال ما لها لا تتکلم فقالوا حجت مصمتة قال لها تکلمی فان هذا لا یحل هذا من عمل الجاهلیة
فتکلمت فقالت من انت قال امرؤ من المهاجرین قالت ای المهاجرین قال
من قریش قالت من ای قریش قال انک لسؤل انا ابوبکر قالت من بقاؤنا
علی هذا الامر الصالح الذی جاء الله به بعد الجاهلیة قال بقاؤکم علیه ما استقامت
ایتکم قالت وما الائمة قال اما کان لقومک رؤس واشراف یأمرونهم قالت
بلی قال فهم اولئک الناس واخرج البخاری عن عائشة رض قالت لابی بکر غلام
یخرج له الخراج وکان ابوبکر یاکل من خراجه فجاء یوما بشئ فاکل منه ابوبکر فقال
له الغلام تدری ما هذا قال ابوبکر ما هو قال کنت تکهنت لانسان فی الجاهلیة وما احسن
الکهانة الا انی خدعته فلقینی فاعطانی هذا الذی اکلت منه فادخل ابوبکر یده
فقاء کل شئ فی بطنه واخرج احمد فی الزهد عن ابن سیرین قال لم اعلم احدا استقاء
من طعام اکله غیر ابی بکر وذکر القصة واخرج النسائی عن اسلم ان عمر اطلع علی
ابی بکر وهو آخذ بلسانه فقال هذا الذی اوردنی الموارد واخرج ابوعبید فی الغریب
عن ابی بکر انه مر بعبدالرحمن بن عوف وهو یماظ جاره فقال له لا تماظ جارک فانه
یبقی ویذهب عنک الناس المماظة المنازعة والمخاصمة واخرج ابن عساکر عن موسی
بن عقبة ان ابابکر الصدیق کان یخطب فیقول الحمد لله رب العالمین احمده واستعینه
ونسأله الکرامة فیما بعد الموت فانه قد دنا اجلی واجلکم واشهد ان لا اله الا الله وحده
لا شریک له وان محمدا عبده ورسوله ارسله بالحق بشیرا ونذیرا وسراجا منیرا لینذر من
کان حیا ویحق القول علی الکافرین ومن یطع الله ورسوله فقد رشد ومن یعصهما
فقد ضل ضلالا مبینا اوصیکم بتقوی الله والاعتصام بامر الله الذی شرع لکم

الصالح فوجدوا الحلی عند صائغ زعم ان الاقطع جاءه به فاعترف الاقطع او شهد
علیه فامر به ابو بکر فقطعت یده الیسری وقال ابو بکر واللہ لدعاءہ علی نفسہ اشد
عندی علیه من سرقته واخرج الدارقطنی عن انس ان ابا بکر قطع فی مجن قیمته
خمسة دراہم واخرج ابو نعیم فی الحلیة عن ابی صالح قال لما قدم اہل الیمن زمان
ابی بکر وسمعوا القرآن جعلوا یبکون فقال ابو بکر ہکذا کنا ثم قست القلوب قال
ابو نعیم ای قویت واطمانت بمعرفة اللہ تعالی واخرج البخاری عن ابن عمر قال
قال ابو بکر ارقبوا محمدا صلی اللہ علیه وآله وسلم فی اہل بیته واخرج ابو عبید فی الغریب
عن ابی بکر قال طوبی لمن مات فی النانأة ای فی اول الاسلام قبل تحرک الفتن
واخرج الاربعة ومالک عن قبیصة قال جاءت الجدة الی ابی بکر الصدیق تسأله
میراثها فقال مالک فی کتاب اللہ وما علمت لک فی سنة نبی اللہ صلی اللہ علیه و
سلم شیئا فارجعی حتی اسأل الناس فسأل الناس فقال المغیرة بن شعبة
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اعطاہا السدس فقال ابو بکر ہل معک
غیرک فقام محمد بن مسلمة فقال مثل ما قال المغیرة فانفذہ لها ابو بکر واخرج
مالک والدارقطنی عن القاسم بن محمد ان جدتین آتتا ابا بکر تطلبان میراثهما ام
ام وام اب فاعطی المیراث ام الام فقال له عبد الرحمن بن سهل الانصاری
وکان ممن شهد بدرا وہو اخو بنی حارثة فقال یا خلیفة رسول اللہ اعطیت التی
لو انها ماتت لم یرثها فقسمه بینهما واخرج عبد الرزاق فی مصنفه عن عائشة حدیث
امرأة رفاعة التی طلقت منه وتزوجت بعدہ عبد الرحمن بن الزبیر فلم یستطع
ان یغشاها وارادت العود الی رفاعة فقال لها رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
لا حتی تذوقی عسیلته ویذوق عسیلتک وہذا القدر فی الصحیح وزاد عبد الرزاق
فقعدت ثم جاءته فاخبرته انه قد مسها فمنعها ان ترجع الی زوجها الاول وقال
اللہم ان کان انما بها ان ترجع الی رفاعة فلا یتم لها نکاحه مرة اخری ثم اتت
ابا بکر وعمر فی خلافتهما فمنعاها واخرج البیہقی عن عقبة بن عامر ان عمرو بن العاص

واستضیئوا منه لیوم الظلمة فانه انما خلقکم لعبادته ووکل بکم کراما کاتبین یعلمون ما
تفعلون ثم اعلموا عباد الله انکم تغدون وتروحون فی اجل قد غیب عنکم علمه
فان استطعتم ان تنقضی الآجال وانتم فی عمل الله فافعلوا ولن تستطیعوا ذلک
الا باذن الله سابقوا فی آجالکم قبل ان تنقضی آجالکم فتردکم الی سوء اعمالکم فان
قوما جعلوا آجالهم لغیرهم ونسوا انفسهم فانهاکم ان تکونوا امثالهم فالوحا الوحا ثم النجا
النجا فان وراءکم طالبا حثیثا امره سریع واخرج ابن ابی الدنیا واحمد فی الزهد
وابو نعیم فی الحلیة عن یحیی بن ابی کثیر ان ابا بکر کان یقول فی خطبته این الوضاة
الحسنة وجوههم المعجبون بشبابهم این الملوک الذین بنوا المدائن وحصنوها
این الذین کانوا یعطون الغلبة فی مواطن الحرب قد تضعضع ارکانهم حین اخنی
بهم الدهر واصبحوا فی ظلمات القبور الوحا الوحا ثم النجا النجا واخرج احمد فی الزهد
عن سلمان قال اتیت ابا بکر فقلت اعهد الی فقال یا سلمان اتق الله واعلم
انه سیکون فتوح فلا اعرفن ما کان حظک منها ما جعلته فی بطنک او القیته علی ظهرک
واعلم انه من صلی الصلوات الخمس فانه یصبح فی ذمة الله ویمسی فی ذمة الله تعالی
فلا تقتلن احدا من اهل ذمة الله فتخفر الله فی ذمته فیکبک الله فی النار علی
وجهک واخرج عن ابی بکر رض قال تقبض الصالحون الاول فالاول حتی یبقی من الناس
حثالة کحثالة التمر او الشعیر لا یبالی الله بهم واخرج سعید بن منصور فی سننه عن معاویة
بن قرة ان ابا بکر الصدیق رض کان یقول فی دعائه اللهم اجعل خیر عمری آخره
وخیر عملی خواتمه وخیر ایامی یوم لقائک واخرج احمد فی الزهد عن الحسن قال بلغنی
ان ابا بکر کان یقول فی دعائه اللهم انی اسألک الذی هو خیر لی فی عاقبة الامر
اللهم اجعل آخر ما تعطینی الخیر رضوانک والدرجات العلی من جنات النعیم واخرج
عن عرفجة قال قال ابو بکر من استطاع ان یبکی فلیبک والا فلیتباک واخرج
عن عزرة عن ابی بکر قال اهلکهن الاحمران الذهب والزعفران واخرج عن مسلم بن
یسار عن ابی بکر قال ان المسلم لیوجر فی کل شیء حتی فی النکبة وانقطاع شسعه

وبذالكم به فان جوامع هدى الاسلام بعد كلمة الاخلاص السمع والطاعة لمن ولاه الله امركم فانه من يطع الله واولي الامر بالمعروف والنهي عن المنكر فقد افلح وادى الذي عليه من الحق واياكم واتباع الهوى فقد افلح من حفظ من الهوى والطمع والغضب واياكم والفخر وما فخر من خلق من تراب ثم الى التراب يعود ثم ياكله الدود ثم هو اليوم حي وغدا ميت فاعملوا يوما بيوم وساعة بساعة وتوقوا دعاء المظلوم وعدوا انفسكم في الموتى واصبروا فان العمل كله بالصبر واحذروا والحذر ينفع واعملوا والعمل يقبل واحذروا ما حذركم الله من عذابه وسارعوا فيما وعدكم الله من رحمته وافهموا وتفهموا واتقوا وتوقوا فان الله قد بين لكم ما اهلك به من كان قبلكم وما نجى به من نجى قبلكم قد بين لكم في كتابه حلاله وحرامه وما يحب من الاعمال وما يكره فاني لا آلوكم ونفسي والله المستعان ولا حول ولا قوة الا بالله واعلموا انكم ما اخلصتم لله من اعمالكم فربكم اطعتم وحظكم حفظتم واغتبطتم وما تطوعتم به لدينكم فاجعلوه نوافل بين ايديكم تستوفوا بسلفكم وتعطوا اجراتكم حين فقركم وحاجتكم اليها ثم تفكروا عباد الله في اخوانكم وصحابتكم الذين مضوا قد وردوا على ما قدموا فاقاموا عليه وحلوا في الشقاء والسعادة فيما بعد الموت ان الله ليس له شريك وليس بينه وبين احد من خلقه نسب يعطيه به خيرا ولا يصرف عنه سوءا الا بطاعته واتباع امره فانه لا خير في خير بعده النار ولا شر في شر بعده الجنة اقول قولي هذا واستغفر الله لي ولكم وصلوا على نبيكم صلى الله عليه وسلم والسلام عليه ورحمة الله وبركاته واخرج الحاكم والبيهقي عن عبد الله بن عكيم قال خطبنا ابو بكر الصديق فحمد الله واثنى عليه بما هو له اهل ثم قال اوصيكم بتقوى الله وان تثنوا عليه بما هو له اهل وان تخلطوا الرغبة بالرهبة فان الله تعالى اثنى على زكريا واهل بيته فقال انهم كانوا يسارعون في الخيرات ويدعوننا رغبا ورهبا وكانوا لنا خاشعين ثم اعلموا عباد الله ان الله قد ارتهن بحقه انفسكم واخذ على ذلك مواثيقكم واشترى منكم القليل الفاني بالكثير الباقي وهذا كتاب الله فيكم لا يطفأ نوره ولا تنقضي عجائبه فاستضيئوا بنوره وانتصحوا كتابه

واخرج ابن سعد عن ابن سیرین قال لم یکن احد بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اھیب لما لا یعلم من ابی بکر ولم یکن احد بعد ابی بکر اھیب لما لا یعلم من
عمر وان ابا بکر نزلت فیہ قضیۃ فلم یجد لہا فی کتاب اللہ اصلا ولا فی السنۃ
اثرا فقال اجتہد رایی فان یکن صوابا فمن اللہ وان یکن خطا فمنی واستغفر اللہ
فصل فیما ورد عنہ من تعبیر الرؤیا اخرج سعید بن منصور عن سعید بن المسیب
قال رأت عائشۃ رض کانہ وقع فی بیتہا ثلاثۃ اقمار فقصتہا علی ابی بکر وکان من
اعبر الناس فقال ان صدقت رؤیاک لیدفنن فی بیتک خیر اہل الارض ثلثا
فلما قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا عائشۃ ہذا خیر اقمارک واخرج ایضا
عن عمرو بن شرحبیل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیتنی اردفت
غنم سود ثم اردفتہا غنم بیض حتے ماتری السود فیہا قال ابو بکر یا رسول اللہ
اما السود فانہا العرب یسلمون ویکثرون والغنم البیض الاعاجم یسلمون حتے
لا یری العرب فیہم من کثرتہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذلک عبرہا
الملک سحرا ولہ عن ابن ابی لیلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیتنی
علی بیر انزع فیہا فوردتنی غنم سود ثم ردفہا غنم عفر فقال ابو بکر دعنی اعبرہا
فذکر نحوہ واخرج ابن سعد عن محمد بن سیرین قال کان اعبر ہذہ الامۃ
بعد نبیہا ابو بکر واخرج ابن سعد عن ابن شہاب قال رأی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم رؤیا فقصہا علی ابی بکر فقال رأیت کانی استبقت انا وانت درجۃ
فسبقتک بمرقاتین ونصف قال یا رسول اللہ یقبضک اللہ الی مغفرۃ ورحمۃ
واعیش بعدک سنتین ونصفا واخرج عبد الرزاق فی مصنفہ عن ابی قلابۃ
ان رجلا قال لابی بکر الصدیق رأیت فی النوم انی ابول دما قال انت
رجل تاتی امراتک وہے حائض فاستغفر اللہ ولا تعد فائدۃ اخرج البیہقی
فے الدلائل عن عبد اللہ بن بریدۃ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم عمرو بن العاص فے سریۃ فیہم ابو بکر وعمر فلما انتہوا الی مکان الحرب

والبضاعة تکون فی کمہ فیفقد ہا فیفزع لہا فیجدہا فی ضبنتہ و اخرج عن میمون بن مہران قال اتی ابوبکر بغراب وافر الجناحین فقلبہ ثم قال ما صید من صید ولا عضدت من شجرۃ الا ضیعت من التسبیح و اخرج البخاری فی الادب وعبداللہ بن احمد فی زوائد الزہد عن الصنابحی انہ سمع ابابکر یقول ان دعاء الاخ لاخیہ فی اللہ یستجاب و اخرج عبداللہ فی زوائد الزہد عن عبید بن عمیر عن لبید الشاعر انہ قدم علی ابی بکر فقال ع الا کل شئی ما خلا اللہ باطل ٭ فقال صدقت فقال ع وکل نعیم لا محالۃ زائل ٭ فقال کذبت عند اللہ نعیم لا یزول فلما ولی قال ابوبکر ربما قال الشاعر الکلمۃ من الحکمۃ **فصل فی کلماتہ الدالۃ علی شدۃ خوفہ من ربہ** اخرج ابو احمد الحاکم عن معاذ بن جبل قال دخل ابوبکر حائطا واذا بدبسی فی ظل شجرۃ فتنفس الصعداء ثم قال طوبی لک یا طیر تاکل من الشجر وتستظل بالشجر وتصیر الی غیر حساب یا لیت ابابکر مثلک و اخرج ابن عساکر عن الاصمعی قال کان ابوبکر اذا مدح قال اللہم انت اعلم منی بنفسی وانا اعلم بنفسی منہم اللہم اجعلنی خیرا مما یظنون واغفرلی ما لا یعلمون ولا تؤاخذنی بما یقولون و اخرج احمد فی الزہد عن ابی عمران الجونی قال قال ابوبکر الصدیق لوددت انی شعرۃ فی جنب عبد مومن و اخرج احمد فی الزہد عن مجاہد قال کان ابن الزبیر اذا قام فی الصلوۃ کانہ عود من الخشوع قال وحدثت ان ابابکر کان کذلک و اخرج عن الحسن قال قال ابوبکر واللہ لوددت انی کنت ہذہ الشجرۃ توکل وتعضد و اخرج عن قتادۃ قال بلغنی ان ابابکر قال وددت انی خضرۃ تاکلنی الدواب و اخرج عن ضمرۃ بن حبیب قال حضرت الوفاۃ ابنا لابی بکر الصدیق فجعل الفتی یلحظ الی وسادۃ فلما توفی قالوا لابی بکر راینا ابنک یلحظ الی وسادۃ فدفعوہ عن الوسادۃ فوجدوا تحتہا خمسۃ دنانیر او ستۃ فضرب ابوبکر بیدہ علی الاخری یسترجع ویقول انا للہ وانا الیہ راجعون یا فلان ما احسب جلدک یتسع لہا و اخرج عن ثابت البنانی ان ابابکر کان یتمثل شعر لا تزال تنعی حبیبا حتی تکونہ ٭ وقد یرجو الفتی الرجا یموت دونہ

لبید الصحابی مات بالکوفۃ و الاظہر انہ مات فی ۔۔۔

ابنة لابي قحافة فلقيتها الخيل وفي عنقها طوق من ورق فاقتطعه انسان من
عنقها فلما دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم المسجد قام ابو بكر وقال انشد بالله
والاسلام طوق اختي فوالله ما اجابه احد ثم قال الثانية فما اجابه احد ثم
قال يا اخية احتسبي طوقك فوالله ان الامانة اليوم في الناس لقليل
عمر بن الخطاب هو عمر بن الخطاب بن نفيل بن عبد العزى بن رياح بن
قرط بن رزاح بن عدي بن كعب بن لؤي امير المؤمنين ابو حفص القرشي
العدوي الفاروق اسلم في السنة السادسة من النبوة وله سبع وعشرون سنة
قاله الذهبي وقال النووي ولد عمر بعد الفيل بثلث عشرة سنة وكان من
اشراف قريش واليه كانت السفارة في الجاهلية وكانت قريش اذا وقعت
الحرب بينهم او بينهم وبين غيرهم بعثوه سفيرا اي رسولا واذا نافرهم منافر او
فاخرهم مفاخر بعثوه منافرا او مفاخرا واسلم قديما بعد اربعين رجلا واحدى
عشرة امرأة وقيل بعد تسعة وثلاثين رجلا وثلث وعشرين امرأة وقيل بعد
خمسة واربعين رجلا واحدى عشرة امرأة فما هو الا ان اسلم فظهر الاسلام بمكة
وفرح به المسلمون قال وهو احد السابقين الاولين واحد العشرة المشهود لهم بالجنة
واحد الخلفاء الراشدين واحد اصهار رسول الله صلى الله عليه وسلم واحد كبار
علماء الصحابة وزهادهم روى له عن رسول الله صلى الله عليه وسلم خمسمائة حديث
وتسعة وثلثون حديثا روى عنه عثمان ابن عفان وعلي وطلحة وسعد
وابن عوف وابن مسعود وابو ذر وعمرو بن عبسة وابنه عبد الله وابن عباس و
ابن الزبير وانس وابو هريرة وعمرو بن العاص وابو موسى الاشعري والبراء
بن عازب وابو سعيد الخدري وخلائق آخرون من الصحابة وغيرهم رض اقول و
انا الخص ههنا فصولا فيها جملة من الفوائد تتعلق بترجمته **فصل في الاخبار الواردة**
في اسلامه اخرج الترمذي عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال
اللهم اعز الاسلام باحب هذين الرجلين اليك بعمر بن الخطاب او بابي جهل

امرہم عمرو ان لا یوقدوا نارا فغضب عمر فہم ان یاتیہ فنہاہ ابو بکر واخبرہ انہ
لم یستعملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیک الا لعلمہ بالحرب فہدأ عنہ
واخرج البیہقی من طریق ابی معشر عن بعض مشیختہم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال انی لأؤمر الرجل علی القوم فیہم من ہو خیر منہ لانہ ایقظ عینا وابصر بالحرب
فصل اخرج خلیفۃ بن خیاط واحمد بن حنبل وابن عساکر عن یزید بن الاصم
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی بکر انا اکبر او انت قال انت اکبر واکرم
وانا اسن منک مرسل غریب جدا فان صح عد ہذا الجواب من فرط ذکائہ و
ادبہ والمشہور ان ہذا الجواب للعباس وقد وقع ایضا لسعید بن یربوع اخرجہ
الطبرانی ولفظہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ اینا اکبر قال انت
اکبر واخیر منی وانا اقدم واخرج ابو نعیم ان ابا بکر قیل لہ یا خلیفۃ رسول اللہ الا تستعمل
اہل بدر قال انی اری مکانہم ولکنی اکرہ ان ادنسہم بالدنیا واخرج احمد
فی الزہد عن اسمعیل بن محمد ان ابا بکر قسم قسما فسوی فیہ بین الناس فقال لہ
عمر تسوی بین اصحاب بدر وسواہم من الناس فقال ابو بکر انما الدنیا بلاغ
وخیر البلاغ اوسعہ وانما فضلہم فی اجورہم **فصل** اخرج احمد فی الزہد
عن ابی بکر بن حفص قال بلغنی ان ابا بکر کان یصوم الصیف ویفطر الشتاء
واخرج ابن سعد عن حیان الصائغ قال کان نقش خاتم ابی بکر نعم القادر اللہ
فائدۃ اخرج الطبرانی عن موسی بن عقبۃ قال لا نعلم اربعۃ ادرکوا النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وابناؤہم الا ہؤلاء الاربعۃ ابو قحافۃ وابنہ ابو بکر الصدیق
وابنہ عبد الرحمن وابو عتیق بن عبد الرحمن واسمہ محمد واخرج ابن مندۃ و
ابن عساکر عن عائشۃ رض قالت ما اسلم ابو احد من المہاجرین الا ابو ابی بکر
فائدۃ اخرج ابن سعد والبزار بسند حسن عن انس قال کان اسن اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر الصدیق وسہیل بن عمرو بن بیضاء **فائدۃ**
اخرج البیہقی فی الدلائل عن اسماء بنت ابی بکر قالت لما کان عام الفتح خرجت

[illegible]

اختہ انک رجس وانہ لا یمسہ الا المطہرون فقم فاغتسل او توضأ فقام فتوضأ ثم
اخذ الکتاب فقرأ طٰہٰ حتی انتہی الی اننی انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدنی واقم الصلوٰۃ
لذکری فقال عمر دلونی علی محمد فلما سمع خباب قول عمر خرج فقال ابشر یا عمر فانی
ارجو ان تکون دعوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لک لیلۃ الخمیس اللہم اعز الاسلام
بعمر بن الخطاب او بعمرو بن ہشام وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
اصل الدار التی فی اصل الصفا فانطلق عمر حتی اتی الدار وعلی بابہا حمزۃ و
طلحۃ وناس فقال حمزۃ ہذا عمر ان یرد اللہ بہ خیرا یسلم وان یرد غیر ذلک یکن قتلہ
علینا ہینا قال والنبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل اوحی الیہ فخرج حتی اتی عمر
فاخذ بمجامع ثوبہ وحمائل السیف فقال ما انت بمنتہ یا عمر حتی ینزل اللہ بک من الخزی
والنکال ما انزل بالولید بن المغیرۃ فقال عمر اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک عبد اللہ
ورسولہ واخرج البزار والطبرانی وابو نعیم فی الحلیۃ والبیہقی فی الدلائل عن
اسلم قال قال لنا عمر کنت اشد الناس علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فبینا انا فی یوم حار بالہاجرۃ فی بعض طریق مکۃ اذ لقینی رجل فقال عجبا لک
یا ابن الخطاب انک تزعم انک وانک وقد دخل علیک الامر فی بیتک قلت
وما ذاک قال اختک قد اسلمت فرجعت مغضبا حتی قرعت الباب قیل من
ہذا قلت عمر فتبادروا فاختفوا منی وقد کانوا یقرؤن صحیفۃ بین ایدیہم ترکوہا
ونسوہا فقامت اختی تفتح الباب فقلت یا عدوۃ نفسہا اصبوت وضربتہا بشیء کان
فی یدی علی رأسہا فسال الدم وبکت فقالت یا ابن الخطاب ما کنت فاعلا
فافعل فقد صبوت قال ودخلت حتی جلست علی السریر فنظرت الی الصحیفۃ فقلت
ما ہذا ناولنیہا قالت لست من اہلہا انک لا تطہر من الجنابۃ وہذا کتاب لا یمسہ الا
المطہرون فما زلت بہا حتی ناولتنیہا ففتحتہا فاذا فیہا بسم اللہ الرحمن الرحیم فلما
مررت باسم من اسماء اللہ تعالی ذعرت منہ فالقیت الصحیفۃ ثم رجعت الی
نفسی فتناولتہا فاذا فیہا سبح للہ ما فی السموات والارض فذعرت فقرأت

بن ہشام واخرجہ الطبرانی من حدیث ابن مسعود وانس رض واخرج الحاکم عن ابن
عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب
خاصۃ واخرج الطبرانی فی الاوسط من حدیث ابی بکر الصدیق وفی الکبیر
من حدیث ثوبان واخرج احمد عن عمر قال خرجت اتعرض رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فوجدتہ قد سبقنی الی المسجد فقمت خلفہ فاستفتح سورۃ الحاقۃ فجعلت
اتعجب من تالیف القرآن فقلت واللہ ہذا شاعر کما قالت قریش فقرأ انہ لقول
رسول کریم وما ہو بقول شاعر قلیلا ما تؤمنون الآیات فوقع فی قلبی الاسلام
کل موقع واخرج ابن ابی شیبۃ عن جابر قال کان اول اسلام عمر ان عمر
قال ضرب اختی المخاض لیلا فخرجت من البیت فدخلت فی استار الکعبۃ
فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدخل الحجر وعلیہ تبان وصلی اللہ ما شاء اللہ ثم انصرف
فسمعت شیئا لم اسمع مثلہ فخرج فاتبعتہ فقال من ہذا فقلت عمر فقال یا عمر ما تدعنی
لا لیلا ولا نہارا فخشیت ان یدعو علی فقلت اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ تبان طیلسان خز وصوف ۱۲ منتخب اللغات
فقال یا عمر اسرہ قلت لا والذی بعثک بالحق لاعلنہ کما اعلنت الشرک واخرج
ابن سعد وابو یعلی والحاکم والبیہقی فی الدلائل عن انس رض قال خرج عمر متقلدا سیفہ
فلقیہ رجل من بنی زہرۃ فقال این تعمد یا عمر فقال ارید ان اقتل محمدا قال
وکیف تامن من بنی ہاشم وبنی زہرۃ وقد قتلت محمدا فقال ما اراک الا قد
صبوت قال افلا ادلک علی العجب ان ختنک واختک قد صبوا وترکا دینک
فمشی عمر فاتاہما وعندہما خباب فلما سمع بحس عمر توارى فی البیت فدخل فقال
ما ہذہ الہینمۃ وکانوا یقرؤن طہ قالا ما عدا حدیثا تحدثناہ بیننا قال فلعلکما قد
صبوتما فقال ختنہ یا عمر ان کان الحق فی غیر دینک فوثب علیہ عمر فوطئہ وطئا شدیدا
فجاءت اختہ فدفعتہ عن زوجہا فنفحہا نفحۃ بیدہ فدمی وجہہا فقالت وہی غضبی
وان کان الحق فی غیر دینک انی اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ
فقال عمر اعطونی الکتاب الذی ہو عندکم فاقرأہ وکان عمر یقرأ الکتاب فقالت

قال سألت عمر لاى شئ سميت الفاروق فقال اسلم حمزة قبلى بثلاثة ايام
فخرجت الى المسجد فاسرع ابوجہل الى النبى صلى الله عليه وسلم يسبه فاخبر حمزة
فاخذ قوسه وجاء الى المسجد الى حلقة قريش التى فيها ابوجہل فاتكأ على قوسه
مقابل ابى جہل فنظر اليه فعرف ابوجہل الشر فى وجهه فقال مالك يا ابا عمارة
فرفع القوس فضرب بها اخدعيه فقطعه فسالت الدماء فاصلحت ذلك قريش
مخافة الشر قال ورسول الله صلى الله عليه وسلم مختف فى دار الارقم ابن ابى الارقم
المخزومى فانطلق حمزة فاسلم فخرجت بعد ثلاثة ايام فاذا فلان المخزومى فقلت
ارغبت عن دين آبائك واتبعت دين محمد فقال ان فعلت فقد فعله من هو
اعظم عليك حقا منى قلت ومن هو قال اختك وختنك فانطلقت فوجدت
همهمة فدخلت فقلت ما هذا فما زال الكلام بيننا حتى اخذت برأس ختنى فضربته
فادميته فقامت الى اختى فاخذت برأسى وقالت قد كان ذلك على رغم
انفك فاستحييت حين رأيت الدماء فجلست وقلت اروني هذا الكتاب فقالت
انه لا يمسه الا المطهرون فقمت فاغتسلت فاخرجوا الى صحيفة فيها بسم الله الرحمن الرحيم
فقلت اسماء طيبة طاهرة طٰه ما انزلنا عليك القرآن لتشقى الى قوله له الاسماء الحسنى
فتعظمت فى صدرى وقلت من هذا فرت قريش فاسلمت وقلت اين رسول الله
صلى الله عليه وسلم قالت فانه فى دار الارقم فاتيت فضربت الباب فاستجمع
القوم فقال لهم حمزة مالكم قالوا عمر قال وعمر افتحوا له الباب فان اقبل قبلنا منه
وان ادبر قتلناه فسمع ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج فتشهد عمر فكبر
اهل الدار تكبيرة سمعها اهل مكة قلت يا رسول الله السنا على الحق قال بلى
قلت ففيم الاخفاء فخرجنا صفين انا فى احدهما وحمزة فى الآخر حتى دخلنا المسجد
فنظرت قريش الى والى حمزة فاصابتهم كآبة شديدة فسمانى رسول الله صلى الله
عليه وسلم الفاروق يومئذ لانه ظهر الاسلام وفرق بين الحق والباطل واخرج
ابن سعد عن ذكوان قال قلت لعائشة من سمى عمر الفاروق قالت النبى

ليه رخت سيد
دريث

الی آمنوا باللہ و رسولہ فقلت اشہد ان لا الہ الا اللہ فخرجوا الی مبادرین وکبروا
وقالوا البشر فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا یوم الاثنین فقال اللہم
اعز دینک باحب الرجلین الیک اما ابوجہل بن ہشام واما عمر ودلونی علی
النبی صلعم فی بیت باسفل الصفا فخرجت حتی قرعت الباب فقالت من
قلت ابن الخطاب وقد علموا شدتی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما اجترء
احد یفتح الباب حتی قال صلی اللہ علیہ وسلم افتحوا لہ ففتحوا لی فاخذ رجلان
بعضدی حتی اتیا بی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال خلوا عنہ ثم اخذ بمجامع
قمیصی وجذبنی الیہ ثم قال اسلم یا ابن الخطاب اللہم اہدہ فتشہدت فکبر المسلمون
تکبیرۃ سمعت بفجاج مکۃ وکانوا مستخفین فلم اشاء ان اری رجلا یضرب ویضرب الا
رأیتہ ولا یصیبنی من ذلک شیء فجئت الی خالی ابی جہل بن ہشام وکان شریفا
فقرعت علیہ الباب فقال من ہذا قلت ابن الخطاب وقد صبوت فقال لا تفعل
ثم دخل واجاف الباب دونی فقلت ما ہذا الشیء فذہبت الی رجل من عظماء
قریش فنادیتہ فخرج الی فقلت لہ مثل مقالتی لخالی وقال لی مثل ما قال
خالی فدخل واجاف الباب دونی فقلت ما ہذا الشیء ان المسلمون یضربون وانا
لا اضرب فقال لی رجل اتحب ان یعلم باسلامک قلت نعم قال فاذا جلس الناس
فی الحجر فأت فلانا الرجل لم یکن یکتم السر فقل لہ فیما بینک وبینہ انی قد صبوت
فانہ قل ما یکتم السر فجئت وقد اجتمع الناس فی الحجر فقلت فیما بینی وبینہ انی قد
صبوت قال او قد فعلت قلت نعم فنادی باعلی صوتہ ان ابن الخطاب
قد صبا فبادروا الی فما زلت اضربہم ویضربونی واجتمع علی الناس فقال خالی
ما ہذہ الجماعۃ قیل عمر قد صبا فقام علی الحجر فاشار بکمہ الا انی قد اجرت ابن اختی
فتکشفوا عنی لا اشاء ان اری احدا من المسلمین یضرب ویضرب الا رأیتہ فقلت
ما ہذا الشیء قد یصیبنی فاتیت خالی فقلت جوارک رد علیک فما زلت اضرب
واضرب حتی اعز اللہ الاسلام واخرج ابو نعیم فی الدلائل وابن عساکر عن ابن عباس رض

ممن ثبت معہ یوم احد **فصل فی الاحادیث الواردة فی فضلہ غیر ما**
تقدم فی ترجمة الصدیق رض اخرج الشیخان عن ابی ہریرة قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا نائم رأیتنی فی الجنة فاذا امرأة تتوضأ
الی جانب قصر قلت لمن ہذا القصر قالوا لعمر فذکرت غیرتک فولیت مدبرا فبکی
(عمر) وقال علیک اغار یا رسول اللہ واخرج الشیخان عن ابن عمر ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال بینا انا نائم شربت یعنی اللبن حتی انظر الری یجری
فی اظفاری ثم اولتہ عمر قالوا فما اولتہ یا رسول اللہ قال العلم واخرج الشیخان
عن ابی سعید الخدری رض قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بینا انا
نائم رأیت الناس عرضوا علی وعلیہم قمص فمنہا ما یبلغ الثدی ومنہا ما یبلغ دون
ذلک وعرض علی عمر وعلیہ قمیص یجرہ قالوا فما اولتہ یا رسول اللہ قال الدین
واخرج الشیخان عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یا ابن الخطاب والذی نفسی بیدہ ما لقیک الشیطان سالکا فجا قط الا سلک
فجا غیر فجک واخرج البخاری عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لقد کان فیما قبلکم من الامم ناس محدثون فان یکن فی امتی احد
فانہ عمر ای ملہمون واخرج الترمذی عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ان اللہ جعل الحق علی لسان عمر وقلبہ قال ابن عمر وما نزل بالناس امر قط
فقالوا وقال الا نزل القرآن علی نحو ما قال عمر واخرج الترمذی والحاکم وصححہ
عن عقبة بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان بعدی نبی لکان
عمر بن الخطاب (واخرجہ الطبرانی عن ابی سعید الخدری وعصمة بن مالک واخرجہ
ابن عساکر من حدیث ابن عمر) واخرج الترمذی عن عائشة رض قالت قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لانظر الی شیاطین الجن والانس قد فروا من عمر
واخرج ابن ماجة والحاکم عن ابی بن کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اول من یصافحہ الحق عمر واول من یسلم علیہ واول من یاخذہ بیدہ فیدخل الجنة

صلی اللہ علیہ وسلم واخرج ابن ماجۃ والحاکم عن ابن عباسؓ قال لما اسلم
عمر نزل جبرئیل فقال یا محمد لقد استبشر اہل السماء باسلام عمر واخرج البزار
والحاکم وصححہ عن ابن عباس رضؓ قال لما اسلم عمر قال المشرکون قد انتصف
القوم الیوم منا وانزل اللہ یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المومنین
واخرج البخاری عن ابن مسعودؓ قال ما زلنا اعزۃ منذ اسلم عمر واخرج ابن سعد
والطبرانی عن ابن مسعودؓ قال کان اسلام عمر فتحا وکانت ہجرتہ نصرا وکانت
امامتہ رحمۃ ولقد رأینا وما نستطیع ان نصلی الی البیت حتی اسلم عمر فلما اسلم
عمر قاتلہم حتی ترکونا فصلینا واخرج ابن سعد والحاکم عن حذیفۃ قال لما اسلم
عمر کان الاسلام کالرجل المقبل لا یزداد الا قربا فلما قتل عمر کان الاسلام کالرجل
المدبر لا یزداد الا بعدا واخرج الطبرانی عن ابن عباسؓ قال اول من جہر بالاسلام
عمر بن الخطاب اسنادہ صحیح حسن واخرج ابن سعد عن صہیب قال لما اسلم عمرؓ
ظہر الاسلام ودعی الیہ علانیۃ وجلسنا حول البیت حلقا وطفنا بالبیت وانتصفنا
ممن غلظ علینا ورددنا علیہ بعض ما یاتی بہ واخرج ابن سعد عن اسلم مولی عمر قال
اسلم عمر فی ذی الحجۃ السنۃ السادسۃ من النبوۃ وہو ابن ست وعشرین سنۃ

فصل فی ہجرتہ اخرج ابن عساکر عن علی قال ما علمت احدا ہاجر الا
مختفیا الا عمر بن الخطاب فانہ لما ہم بالہجرۃ تقلد سیفہ وتنکب قوسہ وانتضی فی
یدہ اسہما واتی الکعبۃ واشراف قریش بفنائہا فطاف سبعا ثم صلی رکعتین
عند المقام ثم اتی حلقہم واحدۃ واحدۃ فقال شاہت الوجوہ من اراد ان تثکلہ
امہ ویوتم ولدہ وترمل زوجتہ فلیلقنی وراء ہذا الوادی فما تبعہ منہم احد و
اخرج عن البراءؓ قال اول من قدم علینا من المہاجرین مصعب بن عمیر ثم
ابن ام مکتوم ثم عمر بن الخطاب فی عشرین راکبا فقلنا ما فعل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ قال ہو علی اثری ثم قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر رضؓ
معہ قال النووی شہد عمر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المشاہد کلہا وکان

فی یدہ غربا فلم ار عبقریا من الناس یفری فریہ حتی روی الناس وضربوا بعطن
قال النووی فی تہذیبہ قال العلماء ہذا اشارۃ الی خلافۃ ابی بکر وعمر و
کثرۃ الفتوح وظہور الاسلام فی زمن عمر واخرج الطبرانی عن سدیسۃ قالت قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان لم یلق عمر منذ اسلم الا خر لوجہہ (واخرجہ
الدارقطنی فی الافراد من طریق سدیسۃ عن حفصۃ) واخرج الطبرانی عن ابی بن
کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لی جبرئیل لیبک الاسلام
علی موت عمر واخرج الطبرانی فی الاوسط عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من ابغض عمر فقد ابغضنی ومن احب عمر فقد احبنی وان اللہ
باہی بالناس عشیۃ عرفۃ عامۃ وباہی بعمر خاصۃ وانہ لم یبعث اللہ نبیا الا کان
فی امتہ محدث وان یکن فی امتی منہم احد فہو عمر قالوا یا رسول اللہ کیف محدث
قال تتکلم الملائکۃ علی لسانہ اسنادہ حسن **فصل فی اقوال الصحابۃ والسلف فیہ**
قال ابوبکر الصدیق رضہ ما علی ظہر الارض رجل احب الی من عمر اخرجہ ابن عساکر وقیل
لابی بکر فی مرضہ ماذا تقول لربک وقد ولیت عمر قال اقول لہ ولیت علیہم
خیرہم (اخرجہ ابن سعد) وقال علی رضہ اذا ذکر الصالحون فحی ہلا بعمر ما کنا نبعد
ان السکینۃ تنطق علی لسان عمر (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط) وقال ابن عمر ما رایت
احدا قط بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حین قبض احد ولا اجود من عمر
(اخرجہ ابن سعد) وقال ابن مسعود لو ان علم عمر وضع فی کفۃ میزان ووضع علم
احیاء الارض فی کفۃ لرجح علم عمر بعلمہم ولقد کانوا یرون انہ ذہب بتسعۃ اعشار العلم
(اخرجہ الطبرانی فی الکبیر والحاکم) وقال حذیفۃ کان علم الناس کان مدسوسا
فی حجر عمر وقال حذیفۃ واللہ ما اعرف رجلا لا تاخذہ فی اللہ لومۃ لائم الا عمر رضہ وقالت
عائشۃ رضہ وذکرت عمر کان واللہ احوذیا نسیج وحدہ وقال معاویۃ رضہ اما ابوبکر
فلم یرد الدنیا ولم ترده واما عمر فارادتہ الدنیا ولم یردہا واما نحن فتمرغنا فیہا ظہر البطن
(اخرجہ الزبیر بن بکار فی الموفقیات) وقال جابر رضہ دخل علی عمر وہو مسجی فقال

وأخرج ابن ماجة والحاكم عن أبي ذر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول ان الله وضع الحق على لسان عمر يقول به وأخرج احمد والبزار عن ابي هريرة قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله جعل الحق على لسان عمر وقلبه وأخرجه
الطبراني من حديث عمر بن الخطاب وبلال ومعاوية بن ابي سفيان وعائشة رضي
وأخرجه ابن عساكر من حديث ابن عمر وأخرج ابن منيع في مسنده عن علي رضي قال
كنا اصحاب محمد لا نشك ان السكينة تنطق على لسان عمر وأخرج البزار عن ابن عمر
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عمر سراج اهل الجنة وأخرجه ابن عساكر
من حديث ابي هريرة والصعب بن جثامة وأخرج البزار عن قدامة بن مظعون
عن عمه عثمان بن مظعون قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا غلق الفتنة
واشار بيده الى عمر لا يزال بينكم وبين الفتنة باب شديد الغلق ما عاش هذا
بين اظهركم وأخرج الطبراني في الاوسط عن ابن عباس رضي قال جاء جبرئيل
الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال اقرأ عمر السلام واخبره ان غضبه عز ورضاه حكم
وأخرج ابن عساكر عن عائشة رضي ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الشيطان
يفرق من عمر وأخرج احمد من طريق بريدة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال
ان الشيطان ليفرق منك يا عمر وأخرج ابن عساكر عن ابن عباس رضي قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ما في السماء ملك الا وهو يوقر عمر ولا في الارض شيطان
الا وهو يفرق من عمر وأخرج الطبراني في الاوسط عن ابي هريرة رضي قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله باهى باهل عرفة عامة وباهى بعمر خاصة
وأخرج في الكبير مثله من حديث ابن عباس رضي وأخرج الطبراني والديلمي عن الفضل
بن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحق بعدي مع عمر حيث كان
وأخرج الشيخان عن ابن عمر وابي هريرة رضي قالا قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم بينا انا نائم رأيتني على قليب عليها دلو فنزعت منها ما شاء الله ثم اخذها
ابو بكر فنزع ذنوبا او ذنوبين وفي نزعه ضعف والله يغفر له ثم جاء عمر فاستقى فاستحالت

ابابکر وعمر الاخیر فصل فی موافقات عمرؓ قد وصلها بعضهم الی اکثر من
عشرین اخرج ابن مردویہ عن مجاہد قال کان عمر یرے الرای فینزل بہ
القرآن واخرج ابن عساکر عن علی قال ان فی القرآن لرایا من رای عمر
واخرج ابن عمر مرفوعا ما قال الناس فی شئ وقال فیہ عمر الا جاء القرآن بنحو ما
یقول عمر واخرج الشیخان عن عمر قال وافقت ربی فی ثلث قلت یارسول اللہ
لو اتخذنا من مقام ابراہیم مصلی فنزلت واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی وقلت یارسول اللہ یدخل علی نسائک البر
والفاجر فلو امرتہن یحتجبن فنزلت آیۃ الحجاب واجتمع نساء النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فی الغیرۃ فقلت عسے ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن فنزلت
کذلک واخرج مسلم عن عمر قال وافقت ربی فی ثلث فی الحجاب وفی
اساری بدر وفی مقام ابراہیم ففی ہذا الحدیث خصلۃ رابعۃ وفی التہذیب
للنووی نزل القرآن بموافقتہ فی اسری بدر وفی الحجاب وفی مقام ابراہیم
وفی تحریم الخمر فزاد خصلۃ خامسۃ وحدیثہا فی السنن ومستدرک الحاکم انہ قال
اللہم بین لنا فی الخمر بیانا شافیا فانزل اللہ تحریمہا واخرج ابن ابی حاتم
فی تفسیرہ عن انس قال قال عمر وافقت ربی فی اربع نزلت ہذہ الآیۃ ولقد
خلقنا الانسان من سلالۃ من طین الآیۃ فلما نزلت قلت انا فتبارک اللہ
احسن الخالقین فزاد فی ہذا الحدیث خصلۃ سادسۃ وللحدیث طریق آخر
عن ابن عباس اوردتہ فی تفسیر المسند ثم رایت فی کتاب فضائل الامامین
لابی عبد اللہ الشیبانی قال وافق عمر ربہ فی احد وعشرین موضعا فذکر ہذہ الستۃ
وزاد ۷ قصۃ عبد اللہ بن ابی قلت حدیثہا فی الصحیح عنہ قال لما توفی
عبد اللہ بن ابی دعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للصلوۃ علیہ فقام الیہ فقمت
حتے وقفت فی صدرہ فقلت یارسول اللہ اعلی عدو اللہ ابن ابی القائل یوما
کذا وکذا فواللہ ما کان الا یسیرا حتی نزلت ولا تصل علی احد منہم مات ابدا
الآیۃ ۸ یسئلونک عن الخمر الآیۃ ۹ یا ایہا الذین آمنوا لا تقربوا الصلوۃ

رحمة الله علیک ما من احد احب الیّ ان القی الله بما فی صحیفته بعد صحیفة النبی
صلی الله علیه وسلم من هذا المسجی (اخرجه الحاکم) وقال ابن مسعودؓ اذا ذکر الصالحون
فحی هلا بعمر ان عمر کان اعلمنا بکتاب الله وافقهنا فی دین الله تعالی (اخرجه
الطبرانی والحاکم) وسئل ابن عباس عن ابی بکر فقال کان کالخیر کله وسئل
عن عمر فقال کان کالطیر الحذر الذی یری ان له بکل طریق شرکا یاخذه
وسئل عن علی فقال ملئ عزما وحزما وعلما ونجدة اخرجه فی الطیوریات واخرج
الطبرانی عن عصیر بن ربیعة ان عمر بن الخطاب قال لکعب الاحبار کیف تجد
نعتی قال اجد نعتک قرنا من حدید قال وما قرن من حدید قال امیر شدید
لا تاخذه فی الله لومة لائم قال ثم مه قال ثم یکون من بعدک خلیفة تقتله فئة
ظالمة قال ثم مه قال ثم یکون البلاء واخرج احمد والبزار والطبرانی عن ابن مسعودؓ
قال فضل عمر بن الخطاب الناس باربع بذکر الاسری یوم بدر امر بقتلهم[1] فانزل الله
لولا کتاب من الله سبق الآیة وبذکر الحجاب امر نساء النبی صلی الله علیه وسلم ان
یحتجبن فقالت له زینب وانک علینا یا ابن الخطاب والوحی ینزل فی بیوتنا
فانزل الله فاذا سألتموهن متاعا الآیة وبدعوة النبی صلی الله علیه وسلم اللهم
اید الاسلام بعمر وبرایه فی ابی بکر کان اول من بایعه واخرج ابن عساکر عن مجاهد
قال کنا نحدث ان الشیاطین کانت مصفدة فی امارة عمر فلما اصیب بثت
واخرج عن سالم بن عبد الله قال ابطا خبر عمر علی ابی موسی فاتی امراة فی بطنها
شیطان فسالها عنه فقالت حتی یجیئنی شیطانی فجاء فسالته عنه فقال ترکته
موتزرا بکساء یهنأ ابل الصدقة وذاک رجل لا یراه الشیطان الا خر لمنخریه الملک
بین عینیه وروح القدس ینطق بلسانه فصل قال سفیان الثوری من زعم انّ
علیا کان احق بالولایة من ابی بکر وعمر فقد خطا ابا بکر وعمر والمهاجرین والانصار
وقال شریک لیس یقدم علیا علی ابی بکر وعمر احد فیه خیر وقال ابو اسامة
اتدرون من ابو بکر وعمر هما ابو الاسلام وامه وقال جعفر الصادق انا بریء ممن ذکر

[1] ای برایه فی قتلهم ۱۲ منه

فنزلت آية الاستيذان ١٧ قوله في اليهود انهم قوم بهت ١٨ قوله
ثلة من الاولين وثلة من الآخرين قلت اخرج قصتها ابن عساكر في تاريخه
عن جابر بن عبد الله وهي في اسباب النزول ١٩ رفع تلاوة الشيخ والشيخة
اذا زنيا الآية ٢٠ قوله يوم احد لما قال ابو سفيان افي القوم فلان لانجيبنه
فوافقه رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت اخرج قصته احمد في مسنده قال
وينضم الى هذا ما اخرجه عثمان بن سعيد الدارمي في كتاب الرد على الجهمية
من طريق ابن شهاب عن سالم بن عبد الله ان كعب الاحبار قال ويل
لملك الارض من ملك السماء فقال عمر الا من حاسب نفسه فقال كعب والذي
نفسي بيده انها في التوراة لتابعتها فخر عمر ساجدا ثم رأيت في الكامل
لابن عدي من طريق عبد الله بن نافع وهو ضعيف عن ابيه عن ابن عمر
ان بلالا كان يقول اذا اذن اشهد ان لا اله الا الله حي على الصلوة
فقال له عمر قل في اثرها اشهد ان محمدا رسول الله فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم قل كما قال عمر **فصل في كراماته** اخرج البيهقي وابو نعيم كلاهما
في دلائل النبوة واللالكائي في شرح السنة والديرعاقولي في فوائده
وابن الاعرابي في كرامات الاولياء والخطيب في رواة مالك عن نافع
عن ابن عمر قال وجه عمر جيشا ورأس عليهم رجلا يدعى سارية فبينا عمر
يخطب جعل ينادي يا سارية الجبل ثلثا ثم قدم رسول الجيش فسأله عمر فقال
يا امير المؤمنين هزمنا فبينا نحن كذلك اذ سمعنا صوتا ينادي يا سارية الجبل
ثلثا فاسندنا ظهورنا الى الجبل فهزمهم الله قال قيل لعمر انك كنت تصيح بذلك
وذلك الجبل الذي كان سارية عنده بنهاوند من ارض العجم قال ابن حجر
في الاصابة اسناده حسن واخرج ابن مردويه من طريق ميمون بن مهران
عن ابن عمر قال كان عمر يخطب يوم الجمعة فعرض في خطبته ان قال يا
سارية الجبل من استرعى الذئب ظلم فالتفت الناس بعضهم لبعض فقال لهم

الآية قلت ہما مع آية المائدة خصلة واحدة والثلثة في الحديث السابق
١٠ لما اكثر رسول الله صلى الله عليه وسلم من الاستغفار لقوم قال عمر سواء
عليهم فانزل الله سواء عليهم استغفرت لهم الآية قلت اخرجه الطبراني عن ابن
عباس ١١ لما استشار صلى الله عليه وسلم الصحابة في الخروج الى بدر اشار عمر بالخروج
فنزلت كما اخرجك ربك من بيتك الآية ١٢ لما استشار الصحابة في
قصة الافك قال عمر من زوجكها يا رسول الله قال الله قال افتظن ان
ربك دلس عليك فيها سبحانك هذا بهتان عظيم فنزلت كذلك ١٣ قصته
في الصيام لما جامع زوجته بعد الانتباه وكان ذلك محرما في اول الاسلام
فنزل احل لكم ليلة الصيام الآية قلت اخرجه احمد في مسنده ١٤ قوله تعالى
من كان عدوا لجبريل الآية قلت اخرجه ابن جرير وغيره من طرق عديدة و
اقربها للموافقة ما اخرجه ابن ابي حاتم عن عبد الرحمن بن ابي ليلى ان يهوديا
لقي عمر فقال ان جبريل الذي يذكر صاحبكم عدو لنا فقال له عمر من كان عدوا لله
وملائكته ورسله وجبريل وميكال فان الله عدو للكافرين فنزلت على لسان
١٥ عمر ١٥ قوله تعالى فلا وربك لا يؤمنون الآية قلت اخرج قصتها ابن
ابي حاتم وابن مردويه عن ابي الاسود قال اختصم رجلان الى النبي صلى الله
عليه وسلم فقضى بينهما فقال الذي قضى عليه ردنا الى عمر بن الخطاب
فاتيا اليه فقال الرجل قضى لي رسول الله صلى الله عليه وسلم على هذا
فقال ردنا الى عمر فقال اكذاك قال نعم فقال عمر مكانكما حتى اخرج اليكما
فخرج اليهما مشتملا على سيفه فضرب الذي قال ردنا الى عمر فقتله وادبر الآخر
فقال يا رسول الله قتل عمر والله صاحبي فقال ما كنت اظن ان يجترئ عمر
على قتل مؤمن فانزل الله فلا وربك لا يؤمنون الآية فاهدر دم الرجل وبرئ
عمر من قتله وله شاهد موصول اوردته في التفسير المسند ١٦ الاستيذان
في الدخول وذلك انه دخل عليه غلام وكان نائما فقال اللهم حرم الدخول

ان لنیلنا ہذا سنتہ لا یجری الا بہا قال وما ذاک قالوا اذا کان احدی عشر لیلۃ تخلو من ہذا الشہر عمدنا الی جاریۃ بکر بین ابویہا فارضینا ابویہا و جعلنا علیہا من الثیاب والحلی افضل مایکون ثم القیناہا فی ہذا النیل فقال لہم عمرو ان ہذا لایکون ابداً فی الاسلام یہدم ما کان قبلہ فاقاموا والنیل لایجری قلیلا ولا کثیرا حتی ہموا بالجلاء فلما رای ذلک عمرو کتب الی عمر بن الخطاب بذلک فکتب لہ ان قد اصبت بالذی فعلت وان الاسلام یہدم ما کان قبلہ وبعث بطاقۃ فی داخل کتابہ وکتب الی عمرو انی قد بعثت الیک ببطاقۃ فی داخل کتابی فالقہا فی النیل فلما قدم کتاب عمر الی عمرو بن العاص اخذ البطاقۃ ففتحہا فاذا فیہا من عبد اللہ عمر امیر المومنین الی نیل مصر اما بعد فان کنت تجری من قبلک فلا تجر وان کان اللہ یجریک فاسال الواحد القہار ان یجریک فالقی البطاقۃ فی النیل قبل الصلیب بیوم فاصبحوا وقد اجراہ اللہ تعالی ستۃ عشر ذراعا فی لیلۃ واحدۃ فقطع اللہ تلک السنۃ عن اہل مصر الی الیوم واخرج ابن عساکر عن طارق بن شہاب قال ان کان الرجل لیحدث عمر بالحدیث فیکذبہ الکذبۃ فیقول احبس ہذہ ثم یحدثہ بالحدیث فیقول احبس ہذہ فیقول لہ کل ماحدثتک حق الا ما امرتنی ان احبسہ واخرج عن الحسن قال ان کان احد یعرف الکذب اذا حدث فہو عمر بن الخطاب واخرج البیہقی فی الدلائل عن ابی ہدبۃ الحمصی قال اخبر عمر بان اہل العراق قد حصبوا امیرہم فخرج غضبان فصلی فسہا فی صلوتہ فلما سلم قال اللہم انہم قد لبسوا علی فالبس علیہم وعجل علیہم بالغلام الثقفی یحکم فیہم بحکم الجاہلیۃ لایقبل من محسنہم ولایتجاوز عن مسیئہم قلت اشار بہ الی الحجاج قال ابن لہیعۃ وما ولد الحجاج یومئذ فصل فی نبذ من سیرتہ اخرج ابن سعد عن الاحنف بن قیس قال کنا جلوسا بباب عمر فمرت جاریۃ فقالوا سریۃ امیر المومنین

علی لیخرجن مما قال فلما فرغ سالوہ فقال وقع فی خلدی ان المشرکین ہزموا
اخواننا وانہم یمرون بجبل فان عدلوا الیہ قاتلوا من وجہ واحد وان
جاوزوا ہلکوا فخرج منی ما تزعمون انکم سمعتموہ قال فجاء البشیر بعد شہر
فذکر انہم سمعوا صوت عمر فی ذلک الیوم قال فعدلنا الی الجبل ففتح اللہ
علینا واخرج ابو نعیم فی الدلائل عن عمرو بن الحارث قال بینا عمر یخطب
یوم الجمعۃ اذ ترک الخطبۃ فقال یا ساریۃ الجبل مرتین او ثلثا ثم اقبل
علی خطبتہ فقال بعض الحاضرین لقد جن انہ لمجنون فدخل علیہ عبد الرحمن
بن عوف وکان یطمئن الیہ فقال انک لتجعل لہم علی نفسک مقالا بینا انت
تخطب اذ انت تصیح یا ساری الجبل ای شئ ہذا قال انی واللہ ما ملکت
ذلک رأیتہم یقاتلون عند جبل یؤتون من بین ایدیہم ومن خلفہم فلم املک
ان قلت یا ساریۃ الجبل لیلحقوا بالجبل فلبثوا الی ان جاء رسول ساریۃ بکتابہ
ان القوم لقونا یوم الجمعۃ فقاتلناہم حتی اذا حضرت الجمعۃ سمعنا منادیا ینادی
یا ساری الجبل مرتین فلحقنا بالجبل فلم نزل قاہرین لعدونا حتی ہزمہم اللہ
وقتلہم فقال اولئک الذین طعنوا علیہ دعوا ہذا الرجل فانہ مصنوع لہ واخرج
ابو القاسم بن بشران فی فوائدہ من طریق موسی بن عقبۃ عن نافع عن
ابن عمر قال قال عمر بن الخطاب لرجل ما اسمک قال جمرۃ قال ابن من
قال ابن شہاب قال ممن قال من الحرقۃ قال این مسکنک قال الحرۃ
قال بایہا قال بذات لظی فقال عمر ادرک اہلک فقد احترقوا فرجع الرجل
فوجد اہلہ قد احترقوا (اخرج مالک فی الموطا عن یحیی بن سعید نحوہ واخرجہ
ابن درید فی الاخبار المشہورۃ وابن الکلبی فی الجامع وغیرہم) وقال
ابو الشیخ فی کتاب العظمۃ حدثنا ابو الطیب حدثنا علی بن داود حدثنا عبد اللہ
بن صالح حدثنا ابن لہیعۃ عن قیس بن الحجاج عمن حدثہ قال لما فتحت مصر
اتی عمرو بن العاص حین دخل یوم من اشہر العجم فقالوا یا ایہا الامیر

کراماتِ عمرؓ

ایضاً از کراماتِ عمرؓ

فما ضرب بسطاطا ولا جبار کان یلقے الکسار والنطع علی الشجرۃ ویستظل تحتہ وقال عبداللہ بن عیسیٰ کان فی وجہ عمر بن الخطاب خطان اسودان من البکاء وقال الحسن کان عمر یمر بالآیۃ من وردہ فیسقط حتے یعاد منہا ایاما وقال انس دخلت حائطا فسمعت عمر یقول وبینی وبینہ جدار عمر بن الخطاب امیر المؤمنین بخ واللہ لتتقین اللہ ابن الخطاب او لیعذبنک اللہ وقال عبداللہ بن عامر بن ربیعۃ رایت عمر اخذ تبنۃ من الارض فقال لیتنی ہذہ التبنۃ یالیتنی لم اک شیئا لیت امی لم تلدنی وقال عبیداللہ بن عمر بن حفص حمل عمر بن الخطاب قربۃ علی عنقہ فقیل لہ فی ذلک فقال ان نفسی اعجبتنی فاردت ان اذلہا وقال محمد بن سیرین قدم صہر لعمر علیہ فطلب ان یعطیہ من بیت المال فانتہرہ عمر وقال اردت ان القی اللہ ملکا خائنا ثم اعطاہ من صلب مالہ عشرۃ آلاف درہم وقال النخعی کان عمر یتجر وہو خلیفۃ وقال انس تقرقر بطن عمر من اکل الزیت عام الرمادۃ وکان قد حرم علی نفسہ السمن فنقر بطنہ باصبعہ وقال انہ لیس عندنا غیرہ حتے یحیے الناس وقال سفیان بن عیینۃ قال عمر بن الخطاب احب الناس الی من رفع الی عیوبی وقال اسلم رایت عمر بن الخطاب یاخذ باذن الفرس ویاخذ بیدہ الاخری اذنہ ثم ینزو علی متن الفرس وقال ابن عمر ما رایت عمر غضب قط فذکر اللہ عندہ او خوف او قرا عندہ انسان آیۃ من القرآن الا وقف عما کان یریدہ وقال بلال لاسلم کیف تجدون عمر فقال خیر الناس الا انہ اذا غضب فہو امر عظیم فقال بلال لو کنت عندہ اذا غضب قرات علیہ القرآن حتے یذہب غضبہ وقال الاحوص بن حکیم عن ابیہ اتی عمر بلحم فیہ سمن فابے ان یاکلہا وقال کل واحد منہا ادم آخرج ہذہ الآثار کلہا ابن سعد واخرج ابن سعد عن الحسن قال قال عمر ہان شئے اصلح بہ قوما ان ابدلہم امیرا مکان امیر فصل فی صفتہ رضی اللہ عنہ

فقال ما هي لأمير المؤمنين بسرية ولا تحل له انها من مال الله فقلنا فما ذا
يحل له من مال الله تعالى قال انه لا يحل لعمر من مال الله الا حلتين حلة للشتاء
وحلة للصيف وما حج به واعتمر وقوتي وقوت اهلي كرجل من قريش ليس
باغناهم ولا بافقرهم ثم انا بعد رجل من المسلمين وقال خزيمة بن ثابت
كان اذا استعمل عاملا كتب له واشترط عليه ان لا يركب برذونا ولا يأكل
نقيا ولا يلبس رقيقا ولا يغلق بابه دون ذوي الحاجات فان فعل فقد
حلت عليه العقوبة وقال عكرمة بن خالد وغيره ان حفصة وعبد الله وغيرهما
كلموا عمر فقالوا لو اكلت طعاما طيبا كان اقوى لك على الحق قال اكلكم
على هذا الرای قالوا نعم قال قد علمت نصحكم ولكني تركت صاحبي على جادة
فان تركت جادتهما لم ادركهما في المنزل قال واصاب الناس سنة فما
اكل عامئذ سمنا ولا سمينا وقال ابن ابي مليكة كلم عتبة بن فرقد عمر في طعامه
فقال ويحك آكل طيباتي في حياتي الدنيا واستمتع بها وقال الحسن دخل
عمر على ابنه عاصم وهو يأكل لحما فقال ما هذا قال قرمنا اليه قال اوكلما
قرمت الى شيء اكلته كفى بالمرء سرفا ان يأكل كل ما اشتهى وقال اسلم
قال عمر لقد خطر على قلبي شهوة السمك الطري قال فرحل يرفا راحلته وسار
اربعا مقبلا واربعا مدبرا واشترى مكتلا فجاء به وعمد الى الراحلة فغسلها
فاتى عمر فقال انطلق حتى انظر الى الراحلة فنظر وقال نسيت ان تغسل هذا
العرق الذي تحت اذنها عذبت بهيمة في شهوة عمر لا والله لا يذوق عمر
مكتلك وقال قتادة كان عمر يلبس وهو خليفة جبة من صوف مرقوعة
بعضها بادم ويطوف في الاسواق على عاتقه الدرة يؤدب بها الناس
ويمر بالنكث والنوى فيلتقطه ويلقيه في منازل الناس ينتفعون به وقال
انس رايت بين كتفي عمر اربع رقاع في قميصه وقال ابو عثمان النهدي رايت
على عمر ازارا مرقوعا بادم وقال عبد الله بن عامر بن ربيعة حججت مع عمر

فیہا فتحت تکریت و فیہا سار عمر ففتح بیت المقدس وخطب بالجابیۃ
خطبتہ المشہورۃ و فیہا فتحت قنسرین عنوۃ وحلب و انطاکیۃ و منبج صلحا و
سروج عنوۃ و فیہا فتحت قرقیسیا صلحا و فی ربیع الاول کتب التاریخ   ابتدا تاریخ ہجری
١٧ھ من الہجرۃ بمشورۃ علی و فی سنۃ سبع عشرۃ زاد عمر فی المسجد النبوی و فیہا
کان القحط بالحجاز و سمی عام الرمادۃ و استسقی عمر للناس بالعباس آخرج ابن سعد   عام الرمادہ
عن نیار الاسلمی ان عمر لما خرج یستسقی خرج و علیہ برد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم و آخرج عن ابن عون قال اخذ عمر بید العباس ثم رفعہا و قال
اللہم انا نتوسل الیک بعم نبیک ان تذہب عنا المحل و ان تسقینا الغیث
فلم یبرحوا حتی سقوا فاطبقت السماء علیہم ایاما و فیہا فتحت الاہواز صلحا
و فی سنۃ ثمانی عشرۃ فتحت جندیسابور صلحا و حلوان عنوۃ و فیہا کان
طاعون عمواس و فیہا فتحت الرہا و سمیساط (شمیساط) عنوۃ و حران و نصیبین
و طائفۃ من الجزیرۃ عنوۃ و قیل صلحا و الموصل و نواحیہا عنوۃ و فی سنۃ
تسع عشرۃ فتحت قیساریۃ عنوۃ و فی سنۃ عشرین فتحت مصر عنوۃ و قیل مصر
کلہا صلحا الا الاسکندریۃ فعنوۃ و قال علی بن رباح المغرب کلہ عنوۃ و
فیہا فتحت تستر و فیہا ہلک قیصر عظیم الروم و فیہا اجلی عمر الیہود عن خیبر و عن
نجران و قسم خیبر و وادی القری و فی سنۃ احدی و عشرین فتحت الاسکندریۃ
عنوۃ و نہاوند و لم یکن للاعاجم بعدہا جماعۃ و برقۃ و غیرہا و فی سنۃ اثنتین
و عشرین فتحت آذربیجان عنوۃ و قیل صلحا و الدینور عنوۃ و ماسبذان عنوۃ
و ہمدان عنوۃ و اطرابلس المغرب و الری و عسکر و قومس و فی سنۃ ثلث و
عشرین کان فتح کرمان و سجستان و مکران من بلاد الجبل و اصبہان و
نواحیہا و فی آخرہا کانت وفاۃ سیدنا عمر رض بعد صدورہ من الحج شہید
قال سعید بن المسیب لما نفر عمر من منی اناخ بالابطح ثم استلقی و رفع یدیہ
الی السماء و قال اللہم کبرت سنی و ضعفت قوتی و انتشرت رعیتی فاقبضنی الیک

اخرج ابن سعد والحاكم عن زر قال خرجت مع اهل المدينة في يوم عيد
فرايت عمر يمشي حافيا شيخا اصلع آدم اعسر طوالا مشرفا على الناس كانه
على دابة قال الواقدي لا يعرف عندنا ان عمر كان آدم الا ان يكون
رآه عام الرمادة فانه كان تغير لونه حين اكل الزيت واخرج ابن سعد
عن ابن عمر انه وصف عمر فقال رجل ابيض تعلوه حمرة طوال اصلع اشيب
واخرج عن عبيد بن عمير قال كان عمر يفوق الناس طولا واخرج عن
سلمة بن الاكوع قال كان عمر رجلا ايسر يعني يعمل بيديه جميعا واخرج
ابن عساكر عن ابي الرجاء العطاردي قال كان عمر رجلا طويلا جسيما اصلع
شديد الصلع ابيض شديد الحمرة في عارضيه خفة سبلته كبيرة وفي اطرافها
صهبة وفي تاريخ ابن عساكر من طرق ان ام عمر بن الخطاب حنتمة بنت
هشام بن المغيرة اخت ابي جهل بن هشام فكان ابو جهل خاله

فصل في خلافته

ولي الخلافة بعهد من ابي بكر في جمادي الآخرة سنة
ثلث عشرة قال الزهري استخلف عمر يوم توفي ابوبكر وهو يوم الثلثاء ١٣
لثمان بقين من جمادي الآخرة (اخرجه الحاكم) فقام بالامر اتم قيام و
كثرت الفتوح في ايامه ففي سنة اربع عشرة فتحت دمشق ما بين صلح و ١٤
عنوة وحمص وبعلبك صلحا والبصرة والابلة كلاهما عنوة وفيها جمع عمر
الناس على صلوة التراويح (قاله العسكري في الاوائل) وفي سنة خمس
عشرة فتحت الاردن كلها عنوة الا طبرية فانها فتحت صلحا وفيها كانت ١٥
وقعة اليرموك والقادسية (قال ابن جرير) وفيها مصر سعد الكوفة وفيها
فرض عمر الفروض ودون الدواوين واعطى العطاء على السابقة وفي
سنة ست عشرة فتحت الاهواز والمدائن واقام بها سعد الجمعة في ١٦
ايوان كسرى وهي اول جمعة جمعت بالعراق وذلك في صفر وفيها
كانت وقعة جلولاء وهزم فيها يزدجرد بن كسرى وتقهقر الى الري و

وفيها جمع عمر الناس على صلوة التراويح

احسن الی سولاک ومن نیتہ عمر ان یکلم المغیرۃ فیہ فغضب وقال یا ایہا الناس کلہم عدلہ غیری واضمر قتلہ واتخذ خنجرا وشحذہ وسمہ وکان عمر یقول اقیموا صفوفکم قبل ان یکبر فجاء فقام حذاءہ فی الصف وضربہ فی کتفہ وفی خاصرتہ فسقط عمر وطعن ثلثۃ عشر رجلا معہ فمات منہم ستۃ وحمل عمر الی اہلہ وکادت الشمس تطلع فصلی عبد الرحمن بن عوف بالناس باقصر سورتین واتی عمر بنبیذ فشربہ فخرج من جرحہ فلم یتبین فسقوہ لبنا فخرج من جرحہ فقالوا لا باس علیک فقال ان یکن بالقتل باس فقد قتلت فجعل الناس یثنون علیہ ویقولون کنت وکنت فقال اما واللہ وددت انی خرجت منہا کفافا لا علی ولا لی وان صحبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلمت لی واثنی علیہ ابن عباس فقال لو ان لی طلاع الارض ذہبا لافتدیت بہ من ہول المطلع وقد جعلتہا شوری فی عثمان وعلی وطلحۃ والزبیر وعبد الرحمن بن عوف وسعد وامر صہیبا ان یصلی بالناس واجل الستۃ ثلثا (اخرجہ الحاکم) وقال ابن عباس کان ابو لؤلؤۃ مجوسیا وقال عمرو بن میمون قال عمر الحمد للہ الذی لم یجعل منیتی بید رجل یدعی الاسلام ثم قال لابنہ یا عبد اللہ انظر ما علی من الدین فحسبو فوجدوہ ستۃ وثمانین الفا ونحوہا فقال ان وفی مال آل عمر فادہ من اموالہم والا فاسئل فی بنی عدی فان لم تف اموالہم فاسئل فی قریش اذہب الی ام المؤمنین عائشۃ فقل یستاذن عمر ان یدفن مع صاحبیہ فذہب الیہا فقالت کنت اریدہ تعنی المکان لنفسی ولاوثرنہ الیوم علی نفسی فاتی عبد اللہ فقال قد اذنت فحمد اللہ تعالی وقیل لہ اوص یا امیر المؤمنین واستخلف قال ما اری احدا احق بہذا الامر من ہؤلاء النفر الذین توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو عنہم راض فسمی الستۃ وقال یشہد عبد اللہ بن عمر معہم ولیس لہ من الامر شیء فان اصابت الامرۃ سعدا فہو ذاک والا فلیستعن بہ ایکم امر فانی لم اعزلہ

غیر مضیع ولا مفرط فما انسلخ ذو الحجۃ حتے قتل (اخرجہ الحاکم) وقال ابو صالح
السمان قال کعب الاحبار لعمر اجدک فی التوراۃ تقتل شہیدا قال وانی لے
بالشہادۃ وانا بجزیرۃ العرب وقال اسلم قال عمر اللھم ارزقنی شہادۃ
فی سبیلک واجعل موتی فے بلد رسولک (اخرجہ البخاری) وقال معدان
بن ابی طلحۃ خطب عمر فقال رایت کان دیکا نقرنے نقرۃ او نقرتین و
انی لا اراہ الا حضور اجلی وان قوما یامرونی ان استخلف وان اللہ لم یکن
لیضیع دینہ ولا خلافتہ فان اجل بی امر فالخلافۃ شوری بین ہولاء
الستۃ الذین توفی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہو راض عنہم (اخرجہ الحاکم)
قال الزہری کان عمر رض لا یاذن لصبے قد احتلم فے دخول المدینۃ حتی
کتب الیہ المغیرۃ بن شعبۃ وہو علی الکوفۃ یذکر غلاما عندہ صنعا ویستاذنہ
ان یدخل المدینۃ ویقول ان عندہ اعمالا کثیرۃ فیہا منافع للناس انہ
حداد نقاش نجار فاذن لہ ان یرسلہ المدینۃ وضرب علیہ المغیرۃ مائۃ درہم
فی الشہر فجاء الی عمر یشتکی شدۃ الخراج فقال ما خراجک بکثیر فانصرف ساخطا
یتذمر فلبث عمر لیالی ثم دعاہ فقال الم اخبر انک تقول لو اشاء لصنعت رحی
تطحن بالریح فالتفت الی عمر عابسا وقال لاصنعن لک رحی یتحدث الناس
بہا فلما ولی قال عمر لاصحابہ اوعدنی العبد آنفا ثم اشتمل ابو لولوۃ علی
خنجر ذی راسین نصابہ فے وسطہ فکمن بزاویۃ من زوایا المسجد فی الغلس
فلم یزل ہناک حتے خرج عمر یوقظ الناس للصلوۃ فلما دنا منہ طعنہ ثلاث
طعنات (اخرجہ ابن سعد) وقال عمرو بن میمون الانصاری ان ابا لولوۃ
عبد المغیرۃ طعن عمر بخنجر لہ راسان وطعن معہ اثنے عشر رجلا مات منہم ستۃ
فالقے علیہ رجل من اہل العراق ثوبا فلما اغتم فیہ قتل نفسہ وقال
ابو رافع کان ابو لولوۃ عبد المغیرۃ یصنع الارحاء وکان المغیرۃ یستغلہ کل یوم
اربعۃ دراہم فلقے عمر فقال یا امیر المومنین ان المغیرۃ قد اثقل علی فکلمہ فقال

وقيل ست وستون سنة وقيل احدى وستون وقيل ستون ورجحه الواقدى وقيل تسع وخمسون وقيل خمس او اربع وخمسون وصلى عليه صهيب فى المسجد وفى تهذيب المزنى كان نقش خاتم عمر كفى بالموت واعظا واخرج الطبرانى عن طارق بن شهاب قال قالت ام ايمن يوم قتل عمر اليوم وهى الاسلام واخرج عن عبد الرحمن بن يسار (لبشار) قال شهدت موت عمر فانكسفت الشمس يؤيد (رجاله ثقات) فصل فى اوليات عمر قال العسكرى هو اول من سمى امير المؤمنين واول من كتب التاريخ من الهجرة واول من اتخذ بيت المال واول من سن قيام شهر رمضان واول من عس بالليل واول من عاقب على الهجاء واول من ضرب فى الخمر ثمانين واول من حرم المتعة واول من نهى عن بيع امهات الاولاد واول من جمع الناس فى صلوة الجنائز على اربع تكبيرات واول من اتخذ الديوان واول من فتح الفتوح ومسح السواد واول من حمل الطعام من مصر فى بحر ايلة الى المدينة واول من احتبس صدقة فى الاسلام واول من اعال الفرائض واول من اخذ زكوة الخيل واول من قال اطال الله بقاءك (قاله لعلى) واول من قال ايدك الله (قاله لعلى) هذا آخر ما ذكره العسكرى وقال النووى فى تهذيبه هو اول من اتخذ الدرة وكذا ذكره ابن سعد فى الطبقات قال ولقد قيل بعده لدرة عمر اهيب من سيفكم قال وهو اول من استقضى القضاة فى الامصار واول من مصر الامصار الكوفة والبصرة والجزيرة والشام ومصر والموصل واخرج ابن عساكر عن اسمعيل بن زياد قال مر على بن ابى طالب على المساجد فى رمضان وفيها القناديل فقال نور الله على عمر فى قبره كما نور علينا فى مساجدنا فصل قال ابن سعد اتخذ عمر دار الدقيق فجعل فيها الدقيق والسويق والتمر والزبيب وما يحتاج اليه يعين به المنقطع ووضع فيما بين مكة والمدينة

من عجز ولا خيانة ثم قال اوصى الخليفة من بعدى بتقوى الله واوصيه
بالمهاجرين والانصار واوصيه باهل الامصار خيرا فى مثل ذلك من الوصية
فلما توفى خرجنا به نمشى فسلم عبدالله بن عمر وقال عمر يستاذن فقالت عائشة
ادخلوه فادخل فوضع هناك مع صاحبيه فلما فرغ من دفنه ورجعوا اجتمع
هولاء الرهط فقال عبدالرحمن بن عوف اجعلوا امركم الى ثلثة منكم فقال
الزبير قد جعلت امرى الى علیؓ وقال سعد قد جعلت امرى الى عبدالرحمن
وقال طلحة قد جعلت امرى الى عثمان وقال فخلا هولاء الثلثة فقال عبدالرحمن
انا لا اريدها فايكما يبرأ من هذا الامر ونجعله اليه والله عليه والاسلام لينظرن
افضلهم فى نفسه وليحرص على صلاح الامة فسكت الشيخان علیؓ وعثمان
فقال عبدالرحمن اجعلوا الىّ والله علیّ لا آلوكم عن افضلكم قالا نعم فخلا بعلیؓ و
قال لك من القدم فى الاسلام والقرابة من رسول الله صلى الله عليه و
سلم ما قد علمت الله عليك لئن امرتك لتعدلن ولئن امرت عليك لتسمعن
ولتطيعن قال نعم ثم خلا بالآخر فقال له كذلك فلما اخذ ميثاقهما بايع عثمان و
بايعه علیؓ وفى مسند احمد عن عمر انه قال ان ادركنى اجلى وابو عبيدة
بن الجراح حى استخلفته فان سالنى ربى قلت سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول ان لكل نبى امينا وامينى ابو عبيدة بن الجراح فان ادركنى
اجلى وقد توفى ابو عبيدة استخلفت معاذ بن جبل فان سالنى ربى
لم استخلفته قلت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انه يحشر يوم القيامة
بين يدى العلماء نبذة وقد ماتا فى خلافته وفى المسند ايضا عن ابى رافع
انه قيل لعمر عند موته فى الاستخلاف فقال قد رايت من اصحابى حرصا
سيئا ولو ادركنى احد رجلين ثم جعلت هذا الامر اليه لوثقت به سالم مولى
ابى حذيفة وابو عبيدة بن الجراح اصيب عمر يوم الاربعاء لاربع بقين
من ذى الحجة ودفن يوم الاحد مستهل المحرم الحرام وله ثلث وستون سنة

فی تاریخہ عن ابن المسیب قال اول من کتب التاریخ عمر بن الخطاب
لسنتین ونصف من خلافتہ فکتب لست عشرۃ من الہجرۃ بمشورۃ علی و
اخرج السلفی فی الطیوریات بسند صحیح عن ابن عمر عن عمر انہ اراد ان یکتب
السنن فاستخار اللہ شہرا فاصبح وقد عزم لہ ثم قال انی ذکرت قوما کانوا
قبلکم کتبوا کتابا فاقبلوا علیہ وترکوا کتاب اللہ و اخرج ابن سعد عن
شداد قال کان اول کلام تکلم بہ عمر حین صعد المنبر ان قال اللہم
انی شدید فلینی وانی ضعیف فقونی وانی بخیل فسخنی و اخرج ابن سعد و
سعید بن منصور وغیرہما من طرق عن عمر انہ قال انی انزلت نفسی من
مال اللہ منزلۃ والی الیتیم من مالہ ان ایسرت استعففت وان افتقرت
اکلت بالمعروف فان ایسرت قضیت و اخرج ابن سعد عن ابن عمر ان
عمر بن الخطاب کان اذا احتاج اتی صاحب بیت المال فاستقرضہ
فربما اعسر فیاتیہ صاحب بیت المال یتقاضاہ فیلزمہ فیحتال لہ عمر وربما
خرج عطاؤہ فقضاہ و اخرج ابن سعد عن ابن البراء بن معرور ان
عمر خرج یوما وکان قد اشتکی شکوی فنعت لہ العسل وفی بیت المال
عکۃ فقال ان اذنتم لی فیہا اخذتہا والا فہی علی حرام فاذنوا لہ و اخرج
عن سالم بن عبد اللہ ان عمر کان یدخل یدہ فی دبرۃ البعیر ویقول
انی لخائف ان اسأل عما بک و اخرج عن ابن عمر قال کان عمر اذا اراد
ان ینہی الناس عن شیئ تقدم الی اہلہ فقال لا اعلمن احدا وقع فی
شیئ مما نہیت عنہ الا اضعفت علیہ العقوبۃ و روینا من غیر وجہ ان عمر بن الخطاب
خرج ذات لیلۃ یطوف بالمدینۃ وکان یفعل ذلک کثیرا اذ مر بامراۃ
من نساء العرب مغلقا علیہا بابہا وہی تقول شعر تطاول ہذا اللیل تسری
کواکبہ ✣ وارقنی ان لا ضجیع الاعبہ ✣ فواللہ لولا اللہ تخشی عواقبہ ✣ لزعزع من
ہذا السریر جوانبہ ✣ ولکننی اخشی رقیبا موکلا ✣ بانفسنا لا یفتر الدہر کاتبہ ✣

اول من کتب التاریخ (margin)

بالطریق ما یصلح من ینقطع بہ وہدم المسجد النبوی وزاد فیہ ووسعہ وفرشہ بالحصباء وہو الذی اخرج الیہود من الحجاز الی الشام واخرج اہل نجران الی الکوفۃ وہو الذی اخر مقام ابراہیم الی موضعہ الیوم وکان ملصقا بالبیت

فصل فی نبذ من اخبارہ وقضایاہ

اخرج العسکری فی الاوائل والطبرانی فی الکبیر والحاکم من طریق ابن شہاب ان عمر بن عبد العزیز سأل ابا بکر بن سلیمان بن ابی حثمۃ لای شیٔ کان یکتب من خلیفۃ رسول اللہ فی عہد ابی بکر ثم کان عمر کتب اولا من خلیفۃ ابی بکر فمن اول من کتب من امیر المؤمنین فقال حدثتنی الشفاء وکانت من المہاجرات ان ابا بکر کان یکتب من خلیفۃ رسول اللہ وکان عمر یکتب من خلیفۃ خلیفۃ رسول اللہ حتی کتب عمر الی عامل العراق ان یبعث الیہ رجلین جلدین یسالہما عن العراق واہلہ فبعث الیہ لبید بن ربیعۃ وعدی بن حاتم فقدما المدینۃ ودخلا المسجد فوجدا عمرو بن العاص فقالا استأذن لنا علی امیر المؤمنین فقال عمرو انتما واللہ اصبتما اسمہ فدخل علیہ عمرو فقال السلام علیک یا امیر المؤمنین فقال ما بدا لک فی ہذا الاسم لتخرجن مما قلت فاخبرہ وقال انت الامیر ونحن المؤمنون فجری الکتاب بذلک من یومئذ وقال النووی فی تہذیبہ سماہ بہذا الاسم عدی بن حاتم ولبید بن ربیعۃ حین وفدا علیہ من العراق وقیل سماہ بہ المغیرۃ بن شعبۃ وقیل ان عمر قال للناس انتم المؤمنون وانا امیرکم فسمی امیر المؤمنین وکان قبل ذلک یقال لہ خلیفۃ خلیفۃ رسول اللہ فعدلوا عن تلک العبارۃ لطولہا واخرج ابن عساکر عن معاویۃ بن قرۃ قال کان یکتب من ابی بکر خلیفۃ رسول اللہ فلما کان عمر بن الخطاب ارادوا ان یقولوا خلیفۃ خلیفۃ رسول اللہ قال عمر ہذا یطول قالوا لا ولکنا امرناک علینا فانت امیرنا قال نعم انتم المؤمنون وانا امیرکم فکتب امیر المؤمنین واخرج البخاری

امیر المؤمنین الی قیصر ملک الروم ان رسلک قد صدقوک ہذہ الشجرۃ عندنا
ہی الشجرۃ التی انبتہا اللہ علی مریم حین نفست بعیسی ابنہا فاتق اللہ ولا تتخذ
عیسے الہا من دون اللہ فان مثل عیسی عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب الآیۃ
واخرج ابن سعد عن ابن عمر ان عمر امر عمالہ فکتبوا اموالہم منہم سعد بن ابی
وقاص فشاطرہم عمر فی اموالہم فاخذ نصفا واعطاہم نصفا واخرج
عن الشعبی ان عمر کان اذا استعمل عاملا کتب مالہ واخرج عن ابی امامۃ بن
سہل بن حنیف قال مکث عمر زمانا لا یاکل من مال بیت المال شیئا حتے
دخلت علیہ فی ذلک خصاصۃ فارسل الی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فاستشارہم فقال قد شغلت نفسی فی ہذا الامر فما یصلح لی منہ فقال علے
غداء وعشاء فاخذ بذلک عمر واخرج عن ابن عمر ان عمر حج فانفق فی حجتہ
ستۃ عشر دینارا فقال یا عبد اللہ اسرفنا فی ہذا المال واخرج عبد الرزاق
فی مصنفہ عن قتادۃ والشعبی قال جاءت عمر امراۃ فقالت زوجی
یقوم اللیل ویصوم النہار فقال عمر لقد احسنت الثناء علی زوجک فقال
کعب بن سوار لقد شکت فقال عمر کیف قال تزعم انہ لیس لہا من زوجہا
نصیب قال فاذا قد فہمت ذلک فاقض بینہما فقال یا امیر المؤمنین
احل اللہ لہ من النساء اربعا فلہا من کل اربعۃ ایام یوم ومن کل اربع لیال
لیلۃ واخرج عن ابن جریج قال اخبرنی من اصدقہ ان عمر بینا ہو یطوف
سمع امراۃ تقول شعر تطاول ہذا اللیل واسود جانبہ * وارقنی ان لا خلیل
الاعبہ * فلولا حذار اللہ لا شئے مثلہ * لزعزع من ہذا السریر جوانبہ *
فقال عمر ومالک قالت اغزیت زوجی منذ اشہر وقد اشتقت الیہ
قال اردت سوءا قالت معاذ اللہ قال فاملکے علیک نفسک فانما ہو
البرید الیہ فبعث الیہ ثم دخل علی حفصۃ فقال انی سائلک عن امر قد اہمنی
فافرجیہ عنی کم تشتاق المراۃ الی زوجہا فخفضت راسہا فاستحیت قال

مخافة مربي والحياء يصدني ❋ واكرم بعلي ان تنال مراكبه ❋ فكتب الى
عماله بالغزو ان لا يجمر احدا اكثر من اربعة اشهر وآخرج ابن سعد عن زاذان
عن سلمان ان عمر قال له املك انا ام خليفة فقال له سلمان ان انت
جبيت من ارض المسلمين درهما او اقل او اكثر ثم وضعته في غير حقه
فانت ملك غير خليفة فاستعبر عمر وآخرج عن سفيان بن ابي العرجاء قال
قال عمر بن الخطاب والله ما ادري اخليفة انا ام ملك فان كنت ملكا فهذا
امر عظيم فقال قائل يا امير المؤمنين ان بينهما فرقا قال ما هو قال الخليفة
لا ياخذ الا حقا ولا يضعه الا في حق وانت بحمد الله كذلك والملك يعسف
الناس فياخذ من هذا ويعطي هذا فسكت عمر وآخرج عن ابن مسعود رض قال ركب
عمر فرسا فانكشف ثوبه عن فخذه فرأى اهل نجران بفخذه شامة سوداء فقالوا
هذا الذي نجد في كتابنا انه يخرجنا من ارضنا وآخرج عن سعد الجاري ان
كعب الاحبار قال لعمر انا نجدك في كتاب الله على باب من ابواب جهنم
تمنع الناس ان يقعوا فيها فاذا مت لم يزالوا يقتحمون فيها الى يوم القيامة
وآخرج عن ابي معشر قال حدثنا اشياخنا ان عمر قال ان هذا الامر لا يصلح
الا بالشدة التي لا جبرية فيها وباللين الذي لا وهن فيه وآخرج ابن
ابي شيبة في المصنف عن حكم بن عمير قال كتب عمر بن الخطاب الا لا يجلدن امير
جيش ولا سرية احدا الحد حتى يطلع الدرب لئلا تحمله حمية الشيطان ان يلحق
بالكفار وآخرج ابن ابي حاتم في تفسيره عن الشعبي قال كتب قيصر الى
عمر بن الخطاب ان رسلي اتتني من قبلك فزعمت ان قبلكم شجرة ليست
بخليقة شئ من الشجر تخرج مثل آذان الحمير ثم تنشق عن مثل اللؤلؤ ثم تخضر فتكون
كالزمرد الاخضر ثم تحمر فتكون كالياقوت الاحمر ثم تينع فتنضج فتكون كاطيب
فالوذج اكل ثم تيبس فتكون عصمة للمقيم وزادا للمسافر فان تكن رسلي
صدقتني فلا ادري هذه الشجرة الا من شجر الجنة فكتب اليه عمر من عبد الله عمر

ف قوله لا تجمروا الجيش فتفتنوهم تجمير الجيش جمعهم في الثغور وحبسهم عن العود الى اهلهم ١٢ مجمع البحار

يفتر قال الاعلى احسنه واجمله واخرج ابن سعد عن الحسن قال اول خطبة
خطبها عمر حمد الله واثنے عليه ثم قال اما بعد فقد ابتليت بكم وابتليتم
بی وخلفت فيكم بعد صاحبي فمن كان بحضرتنا باشرناه بانفسنا ومن
غاب عنا ولينا ه اہل القوة والامانة ومن يحسن نزده حسنا ومن يسئى نعاقبه
ويغفر الله لنا ولكم واخرج عن جبير بن الحويرث ان عمر بن الخطاب رض
استشار المسلمين کے فے تدوين الديوان فقال له علی تقسم كل سنة ما اجتمع
اليك من مال ولا تمسک منه شيئا وقال عثمان ارى مالا كثيرا يسع الناس
وان لم يحصوا حتے يعرف من اخذ ممن لم ياخذ خشيت ان يلتبس الامر
فقال له الوليد بن ہشام بن المغيرة يا امير المؤمنين قد جئت الشام فرأيت
ملوكها قد دونوا ديوانا وجندوا جنودا فدون ديوانا وجند جنودا فاخذ
بقوله فدعا عقيل بن ابی طالب ومخرمة بن نوفل وجبير بن مطعم و
كانوا من نساب قريش فقال اكتبوا الناس على منازلهم فكتبوا فبدؤا
ببنی ہاشم ثم اتبعوہم ابا بكر وقومه ثم عمر وقومه على الخلافة فلما نظر
فيه عمر قال ابدؤا بقرابة النبے صلے الله عليه وسلم الاقرب فالاقرب
حتے تضعوا عمر حيث وضعه الله واخرج عن سعيد بن المسيب قال دون
عمر الديوان فی المحرم سنة عشرين واخرج عن الحسن قال كتب عمر
الى حذيفة ان اعط الناس اعطيتهم وارزاقهم فكتب اليه انا قد فعلنا
وبقے شئ كثير فكتب اليه عمر انه فيئهم الذی افاء الله عليهم ليس ہو لعمر
ولا لآل عمر اقسمه بينهم واخرج ابن سعد عن جبير ابن مطعم قال بينا عمر
واقف على جبال عرفة سمع رجلا يصرخ ويقول يا خليفة يا خليفة فسمعه
رجل آخر وہم يعتاقون فقال مالك فك الله لهواتك فاقبلت على الرجل
فصحت عليه فقال جبير فانے الغد واقف مع عمر على العقبة يرميها اذ
جاءت حصاة عائرة (عابرة) ففقت راس عمر فقصدت فسمعت رجلا

قال الله لا يستحيي من الحق فاشارت بيدها ثلثة اشهر والا فاربعة اشهر
فكتب عمر ان لا تحبس الجيوش فوق اربعة اشهر واخرج عن جابر بن عبد الله
انه جاء الى عمر يشكو اليه ما يلقى من النساء فقال عمر انا لنجد ذلك حتى انی
لاريد الحاجة فتقول لی ما تذهب الا الى فتيات بنی فلان تنظر اليهن
فقال له عبد الله بن مسعود اما بلغك ان ابراهيم عليه السلام شكى الى الله
خلق سارة فقيل له انها خلقت من ضلع فالبسها على ما كان فيها ما لم تر عليها
خربة فی دينها واخرج عن عكرمة بن خالد قال دخل ابن لعمر بن
الخطاب عليه وقد ترجل ولبس ثيابا حسانا فضربه عمر بالدرة حتى ابكاه
فقالت له حفصة لم ضربته قال رايته قد اعجبته نفسه فاحببت ان اصغرها اليه
واخرج عن معمر عن ليث بن ابی سليم ان عمر بن الخطاب قال لا تسموا الحكم
ولا ابا الحكم فان الله هو الحكم ولا تسموا الطريق السكة واخرج البيهقی فی
شعب الايمان عن الضحاك قال قال ابو بكر والله لوددت انی
كنت شجرة الى جنب الطريق فمر علی بعير فاخذنی فادخلنی فاه فلاكنی
ثم ازدردنی[1] ثم اخرجنی بعرا ولم اكن بشرا فقال عمر يا ليتنی كنت كبش اهلی
سمنونی ما بدا لهم حتى اذا كنت كاسمن ما يكون زارهم من يحبون فذبحونی
لهم فجعلوا بعضی شواء وبعضه قديدا ثم اكلونی ولم اكن بشرا واخرج
ابن عساكر عن ابی البختری قال كان عمر بن الخطاب يخطب على المنبر
فقام اليه الحسين بن علی رض فقال انزل عن منبر ابی فقال عمر منبر ابيك لا منبر
ابی من امرك بهذا فقام علی فقال والله ما امره بهذا احد اما لاوجعنك
يا غدر فقال لا توجع ابن اخی فقد صدق منبر ابيه اسناده صحيح واخرج
الخطيب فی الرواة عن مالك من طريقه عن ابن شهاب عن ابی سلمة بن
عبد الرحمن وسعيد بن المسيب ان عمر بن الخطاب وعثمان بن عفان
كانا يتنازعان فی المسئلة بينهما حتى يقول الناظر انهما لا يجتمعان ابدا فما

[1] ازدرد ای بلع و ازدردن ۱۲ منتخب

طعن عمر قال كعب لئن سال عمر ربه ليبقينه الله فاخبر بذلك عمر فقال
اللهم اقبضني اليك غير عاجز ولا ملوم واخرج عن سليمان بن يسار ان الجن
ناحت على عمر واخرج الحاكم عن مالك بن دينار قال سمع صوت بجبل
تبالة حين قتل عمر رض شعر ليبك على الاسلام من كان باكيا * فقد
اوشكوا صرعى وما قدم العهد * وادبرت الدنيا وادبر خيرها * وقد ملها
من كان يوقن بالوعد * واخرج ابن ابي الدنيا عن يحيى بن ابي راشد
البصري قال قال عمر لابنه اقتصد وافي كفني فانه ان كان لي
عند الله خير ابدلني ما هو خير منه وان كنت على غير ذلك سلبني فاسرع سلبي
واقتصد وافي حفرتي فانه ان كان لي عند الله خير اوسع لي فيها مد بصري
وان كنت على غير ذلك ضيقها علي حتى تختلف اضلاعي ولا تخرج معي امرأة
ولا تزكوني بما ليس في فان الله هو اعلم بي فاذا خرجتم فاسرعوا في المشي
فانه ان كان لي عند الله خير قدمتموني الى ما هو خير لي وان كنت
على غير ذلك القيتم عن رقابكم شرا تحملونه **فصل** اخرج ابن عساكر عن ابن
عباس ان العباس قال سالت الله حولا بعد ما مات عمر ان يريني
في المنام فرأيته بعد حول وهو يسلت العرق عن جبينه فقلت بابي انت
وامي يا امير المؤمنين ما شانك فقال هذا اوان فرغت وان كاد عرش
عمر ليهد لولا اني لقيت رؤفا رحيما واخرج ايضا عن زيد بن اسلم ان
عبد الله بن عمرو بن العاص رأى عمر في المنام فقال كيف صنعت قال
متى فارقتكم قال منذ اثنتي عشرة سنة قال انما انفلت الآن من الحساب
واخرج ابن سعد عن سالم بن عبد الله بن عمر قال سمعت رجلا من الانصار
يقول دعوت الله ان يريني عمر في المنام فرأيته بعد عشر سنين وهو يمسح العرق
عن جبينه فقلت يا امير المؤمنين ما فعلت قال الآن فرغت ولولا رحمة ربي
لهلكت واخرج الحاكم عن الشعبي قال رثت عاتكة بنت زيد بن عمرو

من الجبل یقول اشعرت ورب الکعبۃ لا یقف عمر ہذا الموقف بعد العام ابدا قال جبیر فاذا ہو الذی صرخ فینا بالامس فاشتد ذلک علی و آخرج عن عائشۃ رض قالت لما کان آخر حجۃ حجہا عمر بامہات المؤمنین اذا صدرنا عن عرفۃ مررت بالمحصب فسمعت رجلا علی راحلتہ یقول این کان عمر امیر المؤمنین فسمعت رجلا آخر یقول ہہنا کان امیر المؤمنین فاناخ راحلتہ ثم رفع عقیرتہ فقال شعر علیک سلام من امام وبارکت ید اللہ فی ذاک الادیم الممزق فمن یسع او یرکب جناحی نعامۃ لیدرک ما قدمت بالامس یسبق قضیت امورا ثم غادرت بعدہا بوائق فی اکمامہا لم تفتق فلم یتحرک ذاک الراکب ولم یدر من ہو فکنا نتحدث انہ من الجن فقدم عمر من تلک الحجۃ فطعن (بالخنجر) فمات رض و اخرج عن عبد الرحمن بن ابزی عن عمر انہ قال ہذا الامر فی اہل بدر ما بقی منہم احد ثم فی اہل احد ما بقی منہم احد و فی کذا و کذا ولیس فیہا لطلیق ولا لولد طلیق ولا لمسلمۃ الفتح شیئ و اخرج عن النخعی ان رجلا قال لعمر الا تستخلف عبد اللہ بن عمر فقال قاتلک اللہ واللہ ما اردت اللہ بہذا استخلف رجلا لم یحسن ان یطلق امرأتہ و اخرج عن شداد بن اوس عن کعب قال کان فی بنی اسرائیل ملک اذا ذکرناہ ذکرنا عمر واذا ذکرنا عمر ذکرناہ وکان الی جنبہ نبی یوحی الیہ فاوحی اللہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یقول لہ اعہد عہدک و اکتب الی وصیتک فانک میت الی ثلثۃ ایام فاخبرہ النبی بذلک فلما کان الیوم الثالث وقع بین الجدر و بین السریر ثم جاء الی ربہ فقال اللہم ان کنت تعلم انی کنت اعدل فی الحکم واذا اختلفت الامور اتبعت ہداک وکنت کذا وکنت کذا فزد فی عمری حتی یکبر طفلی وتربو امتی فاوحی اللہ الی النبی صلعم انہ قد قال کذا وکذا وقد صدق وقد زدتہ فی عمری خمس عشرۃ سنۃ ففی ذلک ما یکبر طفلہ وتربو امتہ فلما

وضرب له بسهمه و اجره فهو معدود فی البدریین ذلک و جاء البشیر بنصر المسلمین ببدر
یوم دفنوها بالمدینة فزوجه رسول الله صلی الله علیه وسلم بعدها اختها
ام کلثوم و توفیت عنده سنة تسع من الهجرة قال العلماء ولا یعرف احد تزوج
بنتی نبی غیره ولذلک سمی ذا النورین فهو من السابقین الاولین و اول المهاجرین
و احد العشرة المشهود لهم بالجنة و احد الستة الذین توفی رسول الله صلی الله
علیه وسلم و هو عنهم راض و احد الصحابة الذین جمعوا القرآن بل قال ابن
عباد لم یجمع القرآن من الخلفاء الا هو والمامون و قال ابن سعد استخلفه
رسول الله صلی الله علیه وسلم علی المدینة فی غزوته الی ذات الرقاع و
الی غطفان روی له عن رسول الله صلی الله علیه وسلم مائة حدیث وستة و
اربعون حدیثا روی عنه زید بن خالد الجهنی و ابن الزبیر والسائب بن
یزید و انس بن مالک و زید بن ثابت و سلمة بن الاکوع و ابو امامة الباهلی
و ابن عباس و ابن عمر و عبد الله بن مغفل و ابو قتادة و ابو هریرة و آخرون
من الصحابة رض و خلائق من التابعین و اخرج ابن سعد عن عبد الرحمن
بن حاطب قال ما رایت احدا من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم
کان اذا حدث اتم حدیثا ولا احسن من عثمان بن عفان الا انه کان رجلا
یهاب الحدیث و اخرج عن محمد بن سیرین قال کان اعلمهم بالمناسک
عثمان و بعده ابن عمر و اخرج البیهقی فی سننه عن عبد الله بن عمر بن ابان
الجعفی قال قال لی خالی حسین الجعفی تدری لم سمی عثمان ذا النورین قلت
لا قال لم یجمع بین ابنتی نبی منذ خلق الله آدم الی ان تقوم الساعة غیر عثمان
فلذلک سمی ذا النورین و اخرج ابو نعیم عن الحسن قال انما سمی عثمان
ذا النورین لانه لا نعلم احدا اغلق بابه علی ابنتی نبی غیره و اخرج خیثمة
فی فضائل الصحابة و ابن عساکر عن علی بن ابی طالب انه سئل عن عثمان
فقال ذاک امرء یدعی فی الملأ الاعلی ذا النورین کان ختن رسول الله

ابن نفیل عمر فقالت شعر عین جودی بعبرۃ ونحیب ✤ ولا تملی علی الامام الصلیب ✤ فجعتنی المنون بالفارس المعلم ✤ یوم الہیاج والتانیب ✤ عصمۃ الدین والمعین علی الدھر ✤ وغیث الملہوف والمکروب ✤ قل لاھل الضراء والبؤس موتوا ✤ اذ سقتنا المنون کاس شعوب ✤ فصل مات فی ایام عمر رضہ من الاعلام عتبۃ بن غزوان والعلاء بن الحضرمی وقیس بن السکن وابو قحافۃ والد الصدیق وسعد بن عبادۃ وسہیل بن عمرو وابن ام مکتوم المؤذن وعیاش بن ابی ربیعۃ وعبد الرحمن اخو الزبیر بن العوام وقیس بن ابی صعصعۃ احد من جمع القرآن ونوفل بن الحارث بن عبد المطلب واخوہ ابو سفیان ومارتیہ ام السید ابراہیم وابو عبیدۃ بن الجراح ومعاذ بن جبل ویزید بن ابی سفیان وشرحبیل بن حسنۃ والفضل بن العباس وابو جندل بن سہیل وابو مالک الاشعری وصفوان بن المعطل وابی بن کعب وبلال المؤذن واسید بن الحضیر والبراء بن مالک اخو انس وزینب بنت جحش وعیاض بن غنم وابو الہیثم بن التیہان وخالد بن الولید والجارود سید بنی عبد القیس والنعمان بن مقرن وقتادۃ بن النعمان والاقرع بن حابس وسودۃ بنت زمعۃ وعویم بن ساعدۃ وغیلان الثقفی وابو محجن الثقفی وخلائق آخرون من الصحابۃ رضہ عثمان بن عفان رضہ عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیۃ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب القرشی الاموی ابو عمرو ویقال ابو عبد اللہ وابو لیلی ولد فی السنۃ السادسۃ من الفیل واسلم قدیما وھو ممن دعاہ الصدیق الی الاسلام وھاجر الہجرتین الاولی الی الحبشۃ والثانی الی المدینۃ وتزوج رقیۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل النبوۃ وماتت عندہ فی لیالی غزوۃ بدر فتاخر عن بدر لتمریضہا باذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عثمان بن عفان رضہ

لا ادعہ ابداً ولا افارقہ فلما رای الحکم صلابتہ فی دینہ ترکہ واخرج ابو یعلے
عن انس قال اول من ہاجر من المسلمین الی الحبشۃ باہلہ عثمان بن عفان
فقال النبی صلے اللہ علیہ وسلم صحبہما اللہ ان عثمان لاول من ہاجر
الی اللہ باہلہ بعد لوط واخرج ابن عدی عن عائشۃ رضہ قالت لما زوج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ابنتہ ام کلثوم بعثمان قال لہا ان بعلک اشبہ الناس
بجدک ابراہیم وابیک محمد واخرج ابن عدی وابن عساکر عن ابن عمر
قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انا نشبہ عثمان بابینا ابراہیم

فصل فی الاحادیث الواردۃ فی فضلہ غیر ما تقدم

اخرج الشیخان
عن عائشۃ رضہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع ثیابہ حین دخل عثمان و
قال الا استحیی من رجل تستحیی منہ الملائکۃ واخرج البخاری عن ابی
عبد الرحمن السلمی ان عثمان حین حوصر اشرف علیہم فقال انشدکم باللہ ولا
انشد الا اصحاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم الستم تعلمون ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال من جہز جیش العسرۃ فلہ الجنۃ فجہزتہم الستم تعلمون
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من حفر بیر رومۃ فلہ الجنۃ فحفرتہا
فصدقوہ بما قال واخرج الترمذی عن عبد الرحمن بن خباب قال شہدت
النبی صلے اللہ علیہ وسلم وہو یحث علے جیش العسرۃ فقال عثمان بن
عفان یارسول اللہ علیّ مائۃ بعیر باحلاسہا واقتابہا فے سبیل اللہ ثم حض
علی الجیش فقال عثمان یارسول اللہ علیّ مائتا بعیر باحلاسہا واقتابہا فے
سبیل اللہ ثم حض علی الجیش فقال عثمان یارسول اللہ علی ثلثمائۃ بعیر باحلاسہا
واقتابہا فی سبیل اللہ فنزل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہو یقول ما علی
عثمان ما عمل بعد ہذہ واخرج الترمذی عن انس والحاکم وصححہ عن
عبد الرحمن بن سمرۃ قال جاء عثمان الے النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالف
دینار حین جہز جیش العسرۃ فنثرہا فی حجرہ فجعل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

صلی الله علیه وسلم علی ابنتیه وأخرج المالینی بسند فیه ضعف عن سهل بن سعد
قال قیل لعثمان ذو النورین لانه ینتقل من منزل الی منزل فی الجنة
فتبرق له برقتین فلذلک قیل له ذلک قال انه کان یکنی فی الجاهلیة
ابا عمرو فلما کان فی الاسلام ولدت له رقیة عبد الله فاکتنی به وامه
اروی بنت کریز بن (ربیعة بن) حبیب بن عبد شمس وامها ام حکیم البیضاء
بنت عبد المطلب بن هاشم توامة ابی رسول الله صلی الله علیه وسلم
فام عثمان بنت عمة النبی صلی الله علیه وسلم قال ابن اسحق وکان اول الناس
اسلاما بعد ابی بکر وعلی وزید ابن حارثة وأخرج ابن عساکر من طرق
ان عثمان کان رجلا ربعة لیس بالقصیر ولا بالطویل حسن الوجه ابیض مشربا
صفرة (حمرة) بوجهه نکتات جدری کثیر اللحیة عظیم الکرادیس بعید ما بین المنکبین
خدل الساقین طویل الذراعین شعره قد کسا ذراعیه جعد الراس اصلع
احسن الناس ثغرا جمته اسفل من اذنیه یخضب بالصفرة وکان قد شد
اسنانه بالذهب وأخرج ابن عساکر عن عبد الله بن حزم المازنی قال
رایت عثمان بن عفان فما رایت قط ذکرا ولا انثی احسن وجها منه و
أخرج عن موسی بن طلحة قال کان عثمان بن عفان اجمل الناس و
أخرج ابن عساکر عن اسامة بن زید قال بعثنی رسول الله صلی الله علیه و
سلم الی منزل عثمان بصحفة فیها لحم فاذا دخلت فاذا رقیة رض جالسة
فجعلت مرة انظر الی وجه رقیة ومرة انظر الی وجه عثمان فلما رجعت سألنی
رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لی دخلت علیهما قلت نعم قال فهل
رایت زوجا احسن منهما قلت لا یا رسول الله وأخرج ابن سعد عن محمد
بن ابراهیم بن الحارث التیمی قال لما اسلم عثمان بن عفان اخذه عمه
الحکم بن ابی العاص بن امیة فاوثقه رباطا وقال ترغب عن ملة آبائک
الی دین محدث والله لا ادعک ابدا حتی تدع ما انت علیه فقال عثمان والله

قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مربی عثمان وعندی
ملک من الملائکۃ فقال شہید یقتلہ قومہ انا نستحیی منہ واخرج ابو یعلی
عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الملائکۃ لتستحیی من عثمان
کما تستحیی من اللہ ورسولہ واخرج ابن عساکر عن الحسن انہ ذکر عندہ حیاء
عثمان فقال ان کان لیکون جوف البیت والباب علیہ مغلق فیضع ثوبہ
لیفیض علیہ الماء فیمنعہ الحیاء ان یرفع صلبہ **فصل فی خلافتہ** بویع بالخلافۃ
بعد دفن عمر بثلث لیال فروی ان الناس کانوا یجتمعون فی تلک الایام
الی عبد الرحمن بن عوف یشاورونہ ویناجونہ فلا یخلو بہ رجل ذو رای فیعدل
بعثمان احداو لما جلس عبد الرحمن للمبایعۃ حمد اللہ واثنی علیہ وقال
فی کلامہ انی رایت الناس یابون الا عثمان (اخرجہ ابن عساکر عن المسور
بن مخرمۃ) وفی روایۃ اما بعد یا علی فانی قد نظرت فی الناس فلم ارہم
یعدلون بعثمان فلا تجعلن علی نفسک سبیلا ثم اخذ بید عثمان فقال نبایعک
علی سنۃ اللہ وسنۃ رسولہ وسنۃ الخلیفتین بعدہ فبایعہ عبد الرحمن وبایعہ
المہاجرون والانصار واخرج ابن سعد عن انس قال ارسل عمر الی
ابی طلحۃ الانصاری قبل ان یموت بساعۃ فقال کن فی خمسین من الانصار
مع ہؤلاء النفر اصحاب الشوری فانہم فیما احسب سیجتمعون فی بیت فقم علی
ذلک الباب باصحابک فلا تترک احدا یدخل علیہم ولا تترکہم یمضی الیوم الثالث
حتی یومروا احدہم وفی مسند احمد عن ابی وائل قال قلت لعبد الرحمن بن
عوف کیف بایعتم عثمان وترکتم علیا فقال ما ذنبی قد بدات بعلی فقلت
ابایعک علی کتاب اللہ وسنۃ رسولہ وسیرۃ ابی بکر وعمر فقال فیما استطعت
ثم عرضت ذلک علی عثمان فقال نعم ویروی ان عبد الرحمن قال
لعثمان خلوۃ ان لم ابایعک فمن تشیر علی قال علی وقال لعلی ان لم ابایعک
فمن تشیر علی قال عثمان ثم دعا الزبیر فقال ان لم ابایعک فمن تشیر علی

يقلبها و يقول ما ضر عثمان ما عمل بعد اليوم مرتين و اخرج الترمذی عن
انس قال لما امر رسول الله صلے الله عليه وسلم ببيعة الرضوان كان عثمان
بن عفان رسول رسول الله صلے الله عليه وسلم الى اهل مكة فبايع الناس
فقال النبی صلے الله عليه وسلم ان عثمان فی حاجة الله و حاجة رسوله
فضرب باحدی يديه على الاخرے فكانت يد رسول الله صلى الله عليه
وسلم لعثمان خيرا من ايديهم لانفسهم و اخرج الترمذی عن ابن عمر قال
ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم فتنة فقال يقتل فيها هذا مظلوما لعثمان
و اخرج الترمذی و الحاكم و صححه و ابن ماجة عن مرة بن كعب قال سمعت
رسول الله صلے الله عليه وسلم يذكر فتنة يقربها فمر رجل متقنع فے ثوب
فقال هذا يومئذ على الهدی فقمت اليه فاذا هو عثمان بن عفان فاقبلت
اليه بوجهی فقلت هذا قال نعم و اخرج الترمذی و الحاكم عن عائشة رض
ان النبی صلے الله عليه وسلم قال يا عثمان انه لعل الله يقمصك قميصاً
فان ارادك المنافقون على خلعه فلا تخلعه حتے تلقانی و اخرج الترمذی
عن عثمان انه قال يوم الدار ان رسول الله صلے الله عليه وسلم عهد الی
عهدا فانا صابر عليه و اخرج الحاكم عن ابی هريرة قال اشترى عثمان الجنة
من النبی صلے الله عليه وسلم مرتين حين حفر بير رومة و حيث جهز جيش العسرة
و اخرج ابن عساكر عن ابی هريرة رض ان النبی صلے الله عليه وسلم قال
عثمان من اشبه اصحابی بی خلقا و اخرج الطبرانی عن عصمة بن مالك
قال قال لما ماتت بنت رسول الله صلے الله عليه وسلم تحت عثمان
قال رسول الله صلے الله عليه وسلم زوجوا عثمان لو كان لی ثالثة لزوجته
وما زوجته الا بالوحی من الله و اخرج ابن عساكر عن علیؓ رض سمعت النبی
صلے الله عليه وسلم يقول لعثمان لو ان لی اربعين ابنة زوجتك واحدة
بعد واحدة حتے لا يبقے منهن واحدة و اخرج ابن عساكر عن زيد بن ثابت

فيه مسلما ابدا قال ابن جرير فغزا معاوية قبرس في ايام عثمان فصالحهم
اهلها على الجزية وفي سنة تسع وعشرين فتحت اصطخر عنوة وفسا وغير ذلك و
فيها زاد عثمان في مسجد المدينة ووسعه وبناه بالحجارة المنقوشة وجعل عمده
من حجارة وسقفه بالساج وجعل طوله ستين ومائة ذراع وعرضه خمسين ومائة
ذراع وفي سنة ثلثين فتحت جور وبلاد كثيرة من ارض خراسان وفتحت
نيشابور صلحا وقيل عنوة وطوس وسرخس كلاهما صلحا وكذا مرو وبيهق ولما
فتحت هذه البلاد الواسعة كثر الخراج على عثمان واتاه المال من كل وجه
حتى اتخذ له الخزائن وادر الارزاق وكان يامر للرجل بمائة الف بدرة في
كل بدرة اربعة آلاف اوقية وفي سنة احدى وثلاثين (البياض في الاصل)
وفي سنة خمس وثلاثين كان مقتل عثمان قال الزهري ولي عثمان الخلافة
اثنتي عشرة سنة يعمل ست سنين لا ينقم الناس عليه شيئا وانه لاحب الى قريش من
عمر بن الخطاب لان عمر كان شديدا عليهم فلما وليهم عثمان لان لهم ووصلهم
ثم توانى في امرهم واستعمل اقرباءه واهل بيته في الست الاواخر وكتب
لمروان بخمس افريقية واعطى اقرباءه واهل بيته المال وتاول في ذلك
الصلة التي امر الله بها وقال ان ابا بكر وعمر تركا من ذلك ما هو لهما واني
اخذته فقسمته في اقربائي فانكر الناس عليه ذلك (اخرجه ابن سعد) واخرج ابن عساكر
من وجه آخر عن الزهري قال قلت لسعيد بن المسيب هل انت مخبري
كيف كان قتل عثمان وما كان شان الناس وشانه ولم خذله اصحاب محمد
صلى الله عليه وسلم فقال ابن المسيب قتل عثمان مظلوما ومن قتله كان ظالما
ومن خذله كان معذورا فقلت كيف كان ذلك قال ان عثمان لما ولي
كره ولايته نفر من الصحابة لان عثمان كان يحب قومه فولي الناس اثنتي
عشرة سنة وكان كثيرا ما يولي بني امية ممن لم يكن له مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم صحبة فكان يجيء من امرائه ما ينكره اصحاب محمد وكان عثمان يستعتب

قال علی او عثمان ثم دعا سعداً فقال من تشیر علی فاما انا وانت فلا نریدہا
فقال عثمان ثم استشار عبدالرحمن الاعیان فرای ہوا کثرہم فی عثمان
واخرج ابن سعد والحاکم عن ابن مسعود رضی انہ قال لما بویع عثمان امرنا
خیر من بقی ولم نال وفی ہذہ السنۃ من خلافتہ فتحت الری وکانت فتحت
وانتقضت وفیہا اصاب الناس رعاف کثیر فقیل لہا سنۃ الرعاف واصاب
عثمان رعاف حتی تخلف عن الحج واوصی وفیہا فتح من الروم حصون کثیرۃ
وفیہا ولی عثمان الکوفۃ سعد بن ابی وقاص وعزل المغیرۃ وفی سنۃ
خمس وعشرین عزل عثمان سعداً عن الکوفۃ وولی الولید بن عقبۃ بن ابی معیط
وہو صحابی اخو عثمان لامہ وذلک اول مانقم علیہ لانہ آثر اقاربہ بالولایات
وحکی ان الولید صلی بہم الصبح اربعا وہو سکران ثم التفت الیہم فقال
ازیدکم وفی سنۃ ست وعشرین زاد عثمان فی المسجد الحرام ووسعہ واشتری
اماکن للزیادۃ وفیہا فتحت سابور وفی سنۃ سبع وعشرین غزا معاویۃ قبرس
ورکب البحر بالجیوش وکان معہم عبادۃ بن الصامت وزوجتہ ام حرام بنت
ملحان الانصاریۃ فسقطت عن دابتہا فماتت شہیدۃ ہناک وکان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اخبرہا بہذا الجیش ودعا لہا بان تکون منہم فدفنت بقبرس و
فیہا فتحت ارجان ودارابجرد وفیہا عزل عثمان عمرو بن العاص عن مصر و
ولی علیہا عبداللہ بن سعد بن ابی سرح فغزا افریقیۃ فافتتحہا سہلا وجبلاً
فاصاب کل انسان من الجیش الف دینار وقیل ثلاثۃ آلاف دینار ثم
فتحت الاندلس فی ہذا العام لطیفۃ کان معاویۃ یلح علی عمر بن الخطاب فی
غزوۃ قبرس ورکوب البحر لہا فکتب عمر الی عمرو بن العاص ان صف لی البحر و
راکبہ فکتب الیہ انی رایت خلقا کبیرا یرکبہ خلق صغیر ان رکد خرق القلوب وان
تحرک اراع العقول تزداد فیہ العقول قلۃ والسیئات کثرۃ وہم فیہ کدود علی
عود ان مال غرق وان نجا برق فلما قرا عمر الکتاب کتب الی معاویۃ واللہ لا احمل

فاقبل مرۃ یقول انا غلام امیر المومنین و مرۃً یقول انا غلام مروان حتے عرفہ
رجل انہ لعثمان فقال لہ محمد الی من ارسلت قال الی عامل مصر قال بما ذا
قال برسالۃ قال معک کتاب قال لا ففتشوہ فلم یجدوا معہ کتابا و کانت
معہ اداوۃ[1] قد یبست فیہا شیٔ یتقلقل فحرکوہ لیخرج فلم یخرج فشقوا الاداوۃ
فاذا فیہا کتاب من عثمان الے ابن ابی سرح فجمع محمد من کان عندہ من المہاجرین
والانصار وغیرہم ثم فک الکتاب بمحضر منہم فاذا فیہ اذا اتاک محمد و فلان
و فلان فاحتل فے قتلہم و ابطل کتابہ و قر علے عملک حتے یاتیک رایے
و احبس من یجی الے یتظلم منک لیاتیک رائی فے ذلک ان شاء اللہ تعالی
فلما قرأ الکتاب فزعوا و ازمعوا فرجعوا الی المدینۃ و ختم محمد الکتاب بخواتیم نفر
کانوا معہ و دفع الکتاب الی رجل منہم و قدموا المدینۃ فجمعوا طلحۃ والزبیر و
علیا و سعدا و من کان من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ثم فضوا الکتاب
بمحضر منہم و اخبروہم بقصۃ الغلام و اقرؤہم الکتاب فلم یبق احد من اہل المدینۃ
الا حنق علے عثمان و زاد ذلک من کان غضب لابن مسعود و ابی ذر و عمار بن یاسر
حنقا و غیظا و کان اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فلحقوا بمنازلہم ما منہم احد
الا وہو مغتم لما قرأوا الکتاب و حاصر الناس عثمان و اجلب علیہ محمد بن ابی بکر
ببنی تیم و غیرہم فلما رای ذلک علی بعث الی طلحۃ والزبیر و سعد و عمار و نفر
من الصحابۃ کلہم بدری ثم دخل علی عثمان و معہ الکتاب والغلام والبعیر فقال
لہ علی ہذا الغلام غلامک قال نعم قال والبعیر بعیرک قال نعم قال فانت
کتبت ہذا الکتاب قال لا و حلف باللہ ما کتبت ہذا الکتاب و لا امرت بہ و لا علم
لی بہ قال لہ علی فالخاتم خاتمک قال نعم قال فکیف یخرج غلامک ببعیرک و
بکتاب علیہ خاتمک لا تعلم بہ فحلف باللہ ما کتبت ہذا الکتاب و لا امرت بہ و لا وجہت
ہذا الغلام الے مصر قط و اما الخط فعرفوا انہ خط مروان و شکوا فی امر عثمان و
سالوہ ان یدفع الیہم مروان فابی و کان مروان عندہ فے الدار فخرج

[1] اداوۃ بطرۃ یعنی آبدستان اداوی ج ۱۲ صراح

فيهم فلا يعزلهم فلما كان في الست الاواخر استاثر بني عمه فولاهم وما اشرك
معهم وامرهم بتقوى الله فولى عبد الله بن ابي سرح مصر فمكث عليها
سنين فجاء اهل مصر يشكونه ويتظلمون منه وقد كان قبل ذلك من عثمان
هنات الى عبد الله بن مسعود وابي ذر وعمار بن ياسر فكانت بنو هذيل و
بنو زهرة في قلوبهم ما فيها لحال ابن مسعود وكانت بنو غفار واحلافها
ومن غضب لابي ذر في قلوبهم ما فيها وكانت بنو مخزوم قد حنقت على
عثمان لحال عمار بن ياسر وجاء اهل مصر يشكون من ابن ابي سرح فكتب اليه
كتابا يتهدده فيه فابى ابن ابي سرح يقبل ما نهاه عنه عثمان وضرب
من اتاه من قبل عثمان من اهل مصر ممن كان اتى عثمان فقتله فخرج
من اهل مصر سبعمائة رجل فنزلوا المسجد وشكوا الى الصحابة في مواقيت الصلوة
ما صنع ابن ابي سرح بهم فقام طلحة بن عبيد الله فكلم عثمان بكلام شديد و
ارسلت عائشة رض اليه فقالت تقدم اليك اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم
وسالوك عزل هذا الرجل فابيت فهذا قد قتل منهم رجلا فانصفهم من عاملك
ودخل عليه علي بن ابي طالب فقال انما يسألونك رجلا مكان رجل وقد ادعوا
قبله دما فاعزله عنهم واقض بينهم فان وجب عليه حق فانصفهم منه فقال لهم
اختاروا رجلا اوليه عليكم مكانه فاشار الناس عليه بمحمد بن ابي بكر فقالوا
استعمل علينا محمد بن ابي بكر فكتب عهده وولاه وخرج معهم عدد من المهاجرين
والانصار ينظرون فيما بين اهل مصر وابن ابي سرح فخرج محمد ومن معه فلما
كان على مسيرة ثلثة ايام من المدينة اذا هم بغلام اسود على بعير يخبط البعير
خبطا كانه رجل يطلب او يطالب فقال له اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم
ما قصتك وما شانك كانك هارب او طالب فقال لهم انا غلام امير المؤمنين
وجهني الى عامل مصر فقال له رجل هذا عامل مصر قال ليس هذا اريد واخبر بامره
محمد بن ابي بكر فبعث في طلبه رجلا فاخذه فجاء به اليه فقال غلام من انت

[illegible]

والله لو رآك ابوك لساءه مكانك مني فتراخت يده ودخل الرجلان عليه فتوجياه
حتى قتلاه وخرجا هاربين من حيث دخلوا وصرخت امرأته فلم يسمع صراخها لما
كان في الدار من الجلبة وصعدت امرأته الى الناس فقالت ان امير المؤمنين
قد قتل فدخل الناس فوجدوه مذبوحا وبلغ الخبر عليا وطلحة والزبير وسعدا
ومن كان بالمدينة فخرجوا وقد ذهبت عقولهم للخبر الذي اتاهم حتے دخلوا
على عثمان فوجدوه مقتولا فاسترجعوا وقال علے لابنيه كيف قتل امير المؤمنين
وانتما على الباب ورفع يده فلطم الحسن وضرب صدر الحسين وشتم محمد بن طلحة
وعبد الله بن الزبير وخرج وهو غضبان حتے اتى منزله وجاء الناس يهرعون
اليه فقالوا له نبايعك فمد يدك فلا بد من امير فقال علي ليس ذلك اليكم انما
ذلك الى اهل بدر فمن رضي به اهل بدر فهو خليفة فلم يبق احد من اهل بدر
الا اتى عليا فقالوا له ما نرى احدا احق بها منك مد يدك نبايعك فبايعوه
وهرب مروان وولده وجاء عليّ الى امراة عثمان فقال لها من قتل
عثمان قالت لا ادري دخل عليه رجلان لا اعرفهما ومعهما محمد بن ابي بكر و
اخبرت عليا والناس بما صنع محمد فدعا عليٌّ محمدا فسأله عما ذكرت امراة عثمان
فقال محمد لم تكذب قد والله دخلت عليه وانا اريد قتله فذكرني ابي فقمت عنه
وانا تائب الى الله تعالى والله ما قتلته ولا امسكته فقالت امراته صدق
ولكنه ادخلهما ۔ واخرج ابن عساكر عن كنانة مولى صفية وغيره قالوا قتل
عثمان رجل من اهل مصر ازرق اشقر يقال له حمار ۔ واخرج احمد عن المغيرة
بن شعبة انه دخل علے عثمان وهو محصور فقال انك امام العامة وقد نزل
بك ما ترى واني اعرض عليك خصالا ثلثا اختر احدهن اما ان تخرج فتقاتلهم
فان معك عددا وقوة وانت علے الحق وهم على الباطل واما ان نخرق لك
بابا سوى الباب الذي هم عليه فتقعد علے رواحلك فتلحق بمكة فانهم لن يستحلوك
وانت بها واما ان تلحق بالشام فانهم اهل الشام وفيهم معاوية فقال عثمان

اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم من عندہ غضبان وشکوا فی امرہ وعلموا ان عثمان
لا یحلف بباطل الا ان قوما قالوا لن یبرأ عثمان من قلوبنا الا ان یدفع الینا
مروان حتی نبحثه ونعرف حال الکتاب وکیف یامر بقتل رجل من اصحاب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم بغیر حق فان یکن عثمان کتبه عزلناه وان یکن مروان
کتبه علی لسان عثمان نظرنا ما یکون منا فی امر مروان ولزموا بیوتهم وابی عثمان
ان یخرج الیهم مروان وخشی علیه القتل وحاصر الناس عثمان ومنعوه الماء
فاشرف علی الناس فقال افیکم علیّ فقالوا لا قال افیکم سعد قالوا لا فسکت
ثم قال الا احد یبلغ علیا فیسقینا ماءً فبلغ ذلک علیا فبعث الیه بثلث قرب
مملوة ماء فما کادت تصل الیه وجرح بسببها عدة من موالی بنی ہاشم و
بنی امیة حتی وصل الماء الیه فبلغ علیا ان عثمان یراد قتله فقال انما اردنا
منه مروان فاما قتل عثمان فلا فقال للحسن والحسین اذهبا بسیفکما حتی تقوما علی
باب عثمان فلا تدعا احدا یصل الیه وبعث الزبیر ابنه وبعث طلحة ابنه
وبعث عدة من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابناءهم یمنعون الناس ان
یدخلوا علی عثمان ویسالونه اخراج مروان فلما رای ذلک محمد بن ابی بکر
ورمی الناس عثمان بالسهام حتی خضب الحسن بالدماء علی بابه واصاب مروان
سهم وهو فی الدار وخضب محمد بن طلحة وشجّ قنبر مولی علی فخشی محمد بن ابی بکر
ان یغضب بنو ہاشم لحال الحسن والحسین فیثیروها فتنة فاخذ بید الرجلین
فقال لهما ان جاءت بنو ہاشم فراوا الدماء علی وجه الحسن کشفوا الناس
عن عثمان وبطل ما نرید ولکن مروا بنا حتی نتسور علیه الدار فنقتله من غیر ان یعلم به
احد فتسور محمد وصاحباه من دار رجل من الانصار حتی دخلوا علی عثمان
ولا یعلم احد ممن کان معه لان کل من کان معه کانوا فوق البیوت ولم یکن
معه الا امرأته فقال لهما محمد مکانکما فان معه امرأته حتی ابدأکما بالدخول فاذا
انا ضبطته فادخلا فتوجیاه حتی تقتلاه فدخل محمد فاخذ بلحیته فقال له عثمان

وآخرج عن حذیفۃ قال اول الفتن قتل عثمان وآخر الفتن خروج الدجال والذی نفسی بیدہ لایموت رجل وفی قلبہ مثقال حبۃ من حب قتل عثمان الاتبع الدجال ان ادرکہ وان لم یدرکہ آمن بہ فی قبرہ وآخرج عن ابن عباس قال لولم یطلب الناس بدم عثمان لرموا بالحجارۃ من السماء وآخرج عن الحسن قال قتل عثمان وعلی غائب فی ارض لہ فلما بلغہ قال اللھم انی لم ارض ولم امال وآخرج الحاکم وصححہ عن قیس بن عباد قال سمعت علیا یوم الجمل یقول اللھم انی ابرأ الیک من دم عثمان ولقد طاش عقلی یوم قتل عثمان وانکرت نفسی وجاؤنی للبیعۃ فقلت واللہ انی لاستحیی ان ابایع قوما قتلوا عثمان وانی لاستحیی من اللہ ان ابایع وعثمان لم یدفن بعد فانصرفوا فلما رجع الناس فسالونی البیعۃ قلت اللھم انی مشفق مما اقدم علیہ ثم جاءت عزیمۃ فبایعت فقالوا یا امیر المؤمنین فکانما صدع قلبی وقلت اللھم خذ منی لعثمان حتی ترضی وآخرج ابن عساکر عن ابی خلدۃ الحنفی قال سمعت علیًا یقول ان بنی امیۃ یزعمون انی قتلت عثمان ولا واللہ الذی لا الہ الا ھو ما قتلت ولا مالیت ولقد نہیت فعصونی وآخرج عن سمرۃ قال ان الاسلام کان فی حصن حصین وانھم ثلموا فی الاسلام ثلمۃ بقتلھم عثمان لاتسد الی یوم القیامۃ وان اھل المدینۃ کانت فیھم الخلافۃ فاخرجوھا ولم تعد فیھم وآخرج عن محمد بن سیرین قال لم تفقد الخیل البلق فی المغازی والجیوش حتی قتل عثمان ولم یختلف فی الاہلۃ حتی قتل عثمان ولم تر ہذہ الحمرۃ التی فی آفاق السماء حتی قتل الحسین وآخرج عبد الرزاق فی مصنفہ عن حمید بن ہلال قال کان عبد اللہ بن سلام یدخل علی محاصری عثمان فیقول لا تقتلوہ فواللہ لا یقتلہ رجل منکم الا لقی اللہ اجذم لا ید لہ وان سیف اللہ لم یزل مغمودًا وانکم واللہ ان قتلتموہ لیسلنہ اللہ ثم لا یغمدہ عنکم ابدا وما قتل نبی قط الا قتل بہ سبعون الفا ولا خلیفۃ الا قتل بہ خمسۃ وثلثون الفا قبل ان یجتمعوا وآخرج ابن عساکر عن عبد الرحمن ابن مہدی

اما ان اخرج فاقاتل فلن اکون اول من خلف رسول الله صلی الله علیه وسلم فی امته یسفک الدماء واما ان اخرج الی مکة فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول یلحد رجل من قریش بمکة یکون علیه نصف عذاب العالم فلن اکون انا واما ان الحق بالشام فلن افارق دار ہجرتی ومجاورة رسول الله صلی الله علیه وسلم واخرج ابن عساکر عن ابی ثور الفہمی قال دخلت علی عثمان وہو محصور فقال لقد اختبات عند ربی عشرا انی لرابع اربعة فی الاسلام وانکحنی رسول الله صلی الله علیه وسلم ابنته ثم توفیت فانکحنی ابنته الاخری وما تغنیت وما تمنیت ولا وضعت یمینی علی فرجی منذ بایعت بہا رسول الله صلی الله علیه وسلم وما مرت بی جمعة منذ اسلمت الا وانا اعتق فیہا رقبة الا ان لا یکون عندی شیء فاعتقہا بعد ذلک ولا زنیت فی جاہلیة ولا اسلام قط ولا سرقت فی جاہلیة ولا اسلام قط ولقد جمعت القرآن علی عہد رسول الله صلی الله علیه وسلم وکان قتل عثمان فی اوسط ایام التشریق من سنة خمس وثلثین وقیل قتل یوم الجمعة لثمان عشرة خلت من ذی الحجة ودفن لیلة السبت بین المغرب والعشاء فی حش کوکب بالبقیع وہو اول من دفن بہ وقیل کان قتلہ یوم الاربعاء وقیل یوم الاثنین لست بقین من ذی الحجة وکان لہ یوم قتل اثنتان وثمانون سنة وقیل احدی وثمانون سنة وقیل اربع وثمانون وقیل ست وثمانون وقیل ثمانون او تسع وثمانون وقیل تسعون قال قتادة صلی علیه الزبیر ودفنہ وکان اوصی بذلک الیہ واخرج ابن عدی وابن عساکر من حدیث انس مرفوعا ان لله سیفا مغمودا فی غمدہ ما دام عثمان حیا فاذا قتل عثمان جرد ذلک السیف فلم یغمد الی یوم القیامة تفرد بہ عمرو بن فائد ولہ مناکیر واخرج ابن عساکر عن یزید بن ابی حبیب قال بلغنی ان عامة الرکب الذین ساروا الی عثمان عامتہم جنوا

هذا ما ذكره العسكري قال هو اول ما وقع الاختلاف بين الامة فخطا بعضهم بعضا
في زمانه في اشياء نقموها عليه وكانوا قبل ذلك يختلفون في الفقه ولا يخطي
بعضهم بعضا قلت بقي من اوائله انه اول من هاجر الى الله باهله من هذه الامة
كما تقدم واول من جمع الناس على حرف واحد في القراءة واخرج
ابن عساكر عن حكيم بن عباد بن حنيف قال اول منكر ظهر بالمدينة حين فاضت
الدنيا وانتهى سمن الناس طيران الحمام والرمي على الجلاهقات فاستعمل
عليها عثمان رجلا من بني ليث سنة ثمان من خلافته فقصها وكسر الجلاهقات
فصل مات في ايام عثمان من الاعلام سراقة بن مالك بن جعشم وجبار
بن صخر وحاطب بن ابي بلتعة وعياض بن زهير وابو اسيد الساعدي و
اوس بن الصامت والحرث بن نوفل وعبد الله بن حذافة وزيد بن
خارجة الذي تكلم بعد الموت ولبيد الشاعر والمسيب والد سعيد ومعاذ بن
عمرو بن الجموح ومعبد بن العباس ومعيقيب بن ابي فاطمة الدوسي وابو لبابة
بن عبد المنذر ونعيم بن مسعود الاشجعي وآخرون من الصحابة ومن غير الصحابة
الحطيئة الشاعر وابو ذويب الشاعر الهذلي **علي رض بن ابي طالب** علي رض بن
ابي طالب (واسم ابي طالب عبد مناف) بن عبد المطلب (واسمه شيبة)
بن هاشم (واسمه عمرو) بن عبد مناف (واسمه المغيرة) بن قصي (واسمه زيد)
بن كلاب بن مرة بن كعب بن لوي بن غالب بن فهر بن مالك بن نضر
بن كنانة ابو الحسن وابو تراب كناه بها النبي صلى الله عليه وسلم وامه فاطمة
بنت اسد بن هاشم وهي اول هاشمية ولدت هاشميا قد اسلمت وهاجرت
وعلي رض احد العشرة المشهود لهم بالجنة واخو رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمواخاة
وصهره على فاطمة سيدة نساء العالمين رض واحد السابقين الى الاسلام و
احد العلماء الربانيين والشجعان المشهورين والزهاد المذكورين والخطباء
المعروفين واحد من جمع القرآن وعرضه على رسول الله صلى الله عليه وسلم

قال خصلتان لعثمان ليستا لابي بكر ولا لعمر رض صبره على نفسه حتى قتل وجمعه
الناس على المصحف وآخرج الحاكم عن الشعبي قال ما سمعت من مراثي
عثمان احسن من قول كعب بن مالك حيث قال شعر فكف يديه ثم اغلق
بابه + وايقن ان الله ليس بغافل + وقال لاهل الدار لا تقتلوهم +
عفا الله عن كل امرء لم يقاتل + فكيف رايت الله صب عليهم + العداوة
والبغضاء بعد التواصل + وكيف رايت الخير ادبر بعده + عن الناس
ادبار الرياح الجوافل + **فصل** اخرج ابن سعد عن موسى بن طلحة
قال رايت عثمان يخرج يوم الجمعة وعليه ثوبان اصفران فيجلس على المنبر
فيؤذن المؤذن وهو يتحدث يسأل الناس عن اسعارهم وعن اخبارهم و
عن مرضاهم وآخرج عن عبد الله الرومي قال كان عثمان يلي وضوء الليل
بنفسه فقيل له لو امرت بعض الخدم فكفوك قال لا الليل لهم يستريحون فيه
وآخرج ابن عساكر عن عمرو عن عثمان بن عفان قال كان نقش خاتم
عثمان آمنت بالذي خلق فسوى وآخرج ابو نعيم في الدلائل عن ابن عمر
ان جهجاه الغفاري قام الى عثمان وهو يخطب فاخذ العصا من يده فكسرها
على ركبته فما حال الحول حتى ارسل الله في رجله الاكلة منها **فصل في
اوليات عثمان** رض قال العسكري في الاوائل هو اول من اقطع القطائع
واول من حمى الحمى واول من خفض صوته بالتكبير واول من خلق المسجد
واول من امر بالاذان الاول في الجمعة واول من رزق المؤذنين و
اول من ارتج عليه في الخطبة فقال ايها الناس ان اول مركب صعب
وان بعد اليوم اياما وان اعش تاتكم الخطبة على وجهها وما كنا خطباء وسيعلمنا الله
اخرجه ابن سعد واول من قدم الخطبة في العيد على الصلوة واول من
فوض الى الناس اخراج زكوتهم واول من ولي الخلافة في حياة امه واول
من اتخذ صاحب شرطة واول من اتخذ مقصورة في المسجد خوفا ان يصيبه ما اصاب عمر

ان يدعى بها وما سماه ابو تراب الا النبي صلى الله عليه وسلم وذلك انه
غاضبت يوما فاطمة فخرج فاضطجع الى الجدار في المسجد فجاءه النبي صلى الله
عليه وسلم وقد امتلأ ظهره ترابا فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يمسح التراب عن
ظهره ويقول اجلس ابا تراب روى له عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
خمسمائة حديث وستة وثمانون حديثا روى عنه بنوه الثلثة الحسن
والحسين ومحمد ابن الحنفية وابن مسعود وابن عمر وابن عباس وابن الزبير
وابو موسى وابو سعيد وزيد بن ارقم وجابر بن عبد الله وابو امامة
وابو هريرة وخلائق من الصحابة والتابعين رضوان الله عليهم اجمعين

فصل في الاحاديث الواردة في فضله قال الامام احمد بن حنبل
ما ورد لاحد من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من الفضائل
ما ورد لعلي رض (اخرجه الحاكم) واخرج الشيخان عن سعد بن ابي وقاص
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خلف علي بن ابي طالب في غزوة
تبوك فقال يا رسول الله تخلفني في النساء والصبيان فقال اما ترضى
ان تكون مني بمنزلة هارون من موسى غير انه لا نبي بعدي (اخرجه
احمد والبزار من حديث ابي سعيد الخدري والطبراني من حديث اسماء
بنت قيس وام سلمة وحبشي بن جنادة وابن عمر وابن عباس وجابر بن
سمرة والبراء بن عازب وزيد بن ارقم) واخرجا عن سهل بن سعد ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يوم خيبر لاعطين الراية غدا رجلا يفتح الله
على يديه يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله فبات الناس يدوكون
ليلتهم ايهم يعطاها فلما اصبح الناس غدوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم
كلهم يرجوا ان يعطاها فقال اين علي بن ابي طالب فقيل هو يشتكي عينيه قال
فارسلوا اليه فاتي به فبصق رسول الله صلى الله عليه وسلم في عينيه ودعا له
فبرأ حتى كان لم يكن به وجع فاعطاه الراية يدوكون اي يخوضون ويتحدثون

وعرض علیہ ابو الاسود الدئلی وابو عبد الرحمن السلمی وعبد الرحمن بن ابی
لیلی وھو اول خلیفۃ من بنی ہاشم وابو السبطین اسلم قدیما بل قال
ابن عباس وانس وزید بن ارقم وسلمان الفارسی وجماعۃ انہ اول من اسلم
ونقل بعضھم الاجماع علیہ واخرج ابو یعلی عن علی رض قال بعث رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنین واسلمت یوم الثلثاء وکان عمرہ حین اسلم
عشر سنین وقیل تسع وقیل ثمان وقیل دون ذلک وقال الحسن بن
زید بن الحسن ولم یعبد الاوثان قط لصغرہ (اخرجہ ابن سعد) ولما ہاجر صلی اللہ
علیہ وسلم الی المدینۃ امرہ ان یقیم بعدہ بمکۃ ایاما حتی یودی عنہ امانۃ
والودائع والوصایا التی کانت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یلحقہ باھلہ
ففعل ذلک وشھد مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدرا واحدا وسائر المشاہد
الا تبوک فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استخلفہ علی المدینۃ ولہ فی جمیع المشاہد
آثار مشہورۃ واعطاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللواء فی مواطن کثیرۃ وقال
سعید بن المسیب اصابت علیا یوم احد ست عشرۃ ضربۃ وثبت فی الصحیحین
انہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطاہ الرایۃ فی یوم خیبر واخبر ان الفتح یکون علی یدیہ
واحوالہ فی الشجاعۃ وآثارہ فی الحروب مشہورۃ وکان علی شیخا (سمینا) اصلع
کثیر الشعر ربعۃ الی القصر عظیم البطن عظیم اللحیۃ جدا قد ملات ما بین منکبیہ بیضاء
کلھا قطن آدم شدید الادمۃ قال جابر بن عبد اللہ حمل علی الباب علی ظہرہ
یوم خیبر حتی صعد المسلمون علیہ ففتحوہا وانھم جروہ بعد ذلک فلم یحملہ الا اربعون
رجلا (اخرجہ ابن عساکر) واخرج ابن اسحق فی المغازی وابن عساکر عن
ابی رافع ان علیا تناول بابا عند الحصن حصن خیبر فتترس بہ عن نفسہ فلم یزل
فی یدہ وھو یقاتل حتی فتح اللہ علینا ثم القاہ فلقد رایتنا ثمانیۃ نفر نجھد ان نقلب
ذلک الباب فما استطعنا ان نقلبہ وروی البخاری فی الادب عن سہل
بن سعد قال ان کان احب اسماء علی رض الیہ ابو تراب وان کان لیفرح

ولا یبغضنی الا منافق واخرج الترمذی عن ابی سعید الخدری قال کنا
نعرف المنافقین ببغضهم علیاً واخرجه البزار والطبرانی فی الاوسط عن
جابر ابن عبداللہ واخرج الترمذی والحاکم عن علی قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انا مدینة العلم وعلی بابها هذا حدیث حسن علی الصواب لا
صحیح کما قال الحاکم ولا موضوع کما قاله جماعة منهم ابن الجوزی والنووی
وقد بینت حاله فی التعقبات علی الموضوعات واخرج الحاکم وصححه عن
علی قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن فقلت یا رسول اللہ
بعثتنی وانا شاب اقضی بینهم ولا ادری ما القضاء فضرب صدری بیده
ثم قال اللهم اهد قلبه وثبت لسانه فوالذی فلق الحبة ما شککت فی
قضاء بین اثنین واخرج ابن سعد عن علی انه قیل له ما لک اکثر
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا قال انی کنت اذا سألته انبأنی
واذا سکت ابتدأنی واخرج عن ابی هریرة رض قال قال عمر بن الخطاب
علی اقضانا واخرج عن ابن مسعود رض قال کنا نتحدث ان اقضی اهل المدینة
علی واخرج ابن سعد عن ابن عباس قال اذا حدثنا ثقة عن علی الفتیا
لا نعدوها واخرج عن سعید بن المسیب قال کان عمر بن الخطاب یتعوذ باللہ
من معضلة لیس لها ابو حسن واخرج عنه قال لم یکن احد من الصحابة یقول
سلونی الا علی واخرج ابن عساکر عن ابن مسعود قال افرض اهل المدینة
واقضاها علی بن ابی طالب واخرج عن عائشة ان علیا ذکر عندها فقالت
اما انه اعلم من بقی بالسنة وقال مسروق انتهی علم اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الی عمر وعلی وابن مسعود وعبد اللہ رض وقال عبد اللہ بن عیاش
بن ابی ربیعة کان لعلی ما شئت من ضرس قاطع فی العلم وکان له البسطة
فی العشیرة والقدم فی الاسلام والصهر برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والفقه
فی السنة والنجدة فی الحرب والجود فی المال واخرج الطبرانی فی الاوسط

(وقد اخرج ہذا الحدیث الطبرانی من حدیث ابن عمر و علی بن ابی لیلے
وعمران بن حصین والبزار من حدیث ابن عباس) وآخرج مسلم عن سعد
بن ابی وقاص قال لما نزلت ہذہ الآیۃ ندع ابناءنا وابناءکم دعا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علیا و فاطمۃ وحسنا وحسینا فقال اللھم ہولاء
اہلی وآخرج الترمذی عن ابی سریحۃ او زید بن ارقم عن النبی صلے اللہ علیہ
وسلم قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ (واخرجہ احمد عن علی وابی ایوب
الانصاری وزید بن ارقم وعمرو ذی مرو ابو یعلے عن ابی ہریرۃ
والطبرانی عن ابن عمر و مالک بن الحویرث وحبشی بن جنادۃ وجریر وسعد
ابن ابی وقاص وابی سعید الخدری وانس والبزار عن ابن عباس و
عمارۃ و بریدۃ وفی اکثرہا زیادۃ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ
ولاحمد عن ابی الطفیل قال جمع علی الناس فی الرحبۃ ثم قال لہم انشد باللہ
کل امرء مسلم سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم غدیر خم ما قال لما
قام فقام الیہ ثلثون من الناس فشہدوا عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ
وآخرج الترمذی والحاکم وصححہ عن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان اللہ امرنی بحب اربعۃ واخبرنی انہ یحبہم قیل یا رسول اللہ سمہم
لنا قال علی منہم یقول ذلک ثلثا وابو ذر والمقداد وسلمان واخرج الترمذی
والنسائی وابن ماجۃ عن حبشی بن جنادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم علی منی وانا من علیؓ اخرج الترمذی عن ابن عمر قال آخی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اصحابہ فجاء علیؓ تدمع عیناہ فقال یا
رسول اللہ آخیت بین اصحابک ولم تواخ بینی وبین احد فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انت اخی فی الدنیا والآخرۃ وآخرج مسلم عن علے
قال والذی فلق الحبۃ وبرء النسمۃ انہ لعہد النبی الامی الی انہ لایحبنی الا مومن

قال من احب عليا فقد احبني ومن احبني فقد احب الله ومن ابغض عليا
فقد ابغضني ومن ابغضني فقد ابغض الله وآخرج احمد والحاكم وصححه عن
ام سلمة سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من سب عليا فقد سبني
وآخرج احمد والحاكم بسند صحيح عن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال لعلي انك تقاتل على القرآن كما قاتلت على تنزيله وآخرج
البزار وابو يعلى والحاكم عن علي قال دعاني رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال ان فيك مثلا من عيسى ابغضته اليهود حتى بهتوا امه واحبته النصارى
حتى انزلوه بالمنزل الذي ليس به الا وانه يهلك فيّ اثنان محب مفرط
يفرطني بما ليس فيّ ومبغض يحمله شناني على ان يبهتني وآخرج الطبراني
في الاوسط والصغير عن ام سلمة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول علي مع القرآن والقرآن مع عليّ ولا يفترقان حتى يردا على الحوض
وآخرج احمد والحاكم بسند صحيح عن عمار بن ياسر ان النبي صلى الله عليه وسلم
قال لعليّ اشقى الناس رجلان احيمر (احمر) ثمود الذي عقر الناقة والذي
يضربك يا علي على هذه يعني قرنه حتى تبتل منه هذه يعني لحيته وقد ورد ذلك
من حديث علي وصهيب وجابر بن سمرة وغيرهم وآخرج الحاكم وصححه
عن ابي سعيد الخدري قال اشتكى الناس عليا فقام رسول الله صلى الله عليه
وسلم فينا خطيبا فقال لا تشكوا عليا فوالله انه لاخيشن في ذات الله او في
سبيل الله **فصل** قال ابن سعد بويع عليّ بالخلافة الغد من قتل عثمان
بالمدينة فبايعه جميع من كان بها من الصحابة رض ويقال ان طلحة والزبير بايعا
كارهين غير طائعين ثم خرجا الى مكة وعائشة رض بها فاخذاها وخرجا بها الى البصرة
يطلبون بدم عثمان وبلغ ذلك عليا فخرج الى العراق فلقي بالبصرة طلحة
والزبير وعائشة ومن معهم وهي وقعة الجمل وكانت في جمادى الآخرة
سنة ست وثلاثين وقتل بها طلحة والزبير وغيرهما وبلغت القتلى ثلثة عشر الفا

بسند ضعیف عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الناس من شجر شتے وانا وعلیؓ من شجرۃ واحدۃ واخرج الطبرانی وابن
ابی حاتم عن ابن عباس قال ما انزل اللہ یا ایہا الذین آمنوا الا وعلی
امیرہا وشریفہا ولقد عاتب اللہ اصحاب محمد فی غیر مکان وما ذکر علیا
الا بخیر واخرج ابن عساکر عن ابن عباس قال ما نزل فی احد من کتاب اللہ
تعالی ما نزل فی علی واخرج ابن عساکر عن ابن عباس قال نزلت
فی علی ثلثمائۃ آیۃ واخرج البزار عن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لعلی لا یحل لاحد ان یجنب فی ہذا المسجد غیری وغیرک واخرج الطبرانی
والحاکم وصححہ عن ام سلمۃ رضؓ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
غضب لم یجترء احد ان یکلمہ الا علی واخرج الطبرانی والحاکم عن ابن مسعود رضؓ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال النظر الی علی عبادۃ اسنادہ حسن واخرجہ
الطبرانی والحاکم ایضا من حدیث عمران بن حصین واخرجہ ابن عساکر من
حدیث ابی بکر الصدیق وعثمان بن عفان ومعاذ بن جبل وانس وثوبان
وجابر بن عبد اللہ وعائشۃ رضؓ واخرج الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس
قال کانت لعلی ثمانی عشرۃ منقبۃ ما کانت لاحد من ہذہ الامۃ واخرج
ابو یعلی عن ابی ہریرۃ قال قال عمر بن الخطاب لقد اعطی علی ثلث خصال
لان یکون لی خصلۃ منہا احب الی من ان اعطی حمر النعم فسئل وما ہے قال
تزوجہ ابنتہ فاطمۃ وسکناہ المسجد لا یحل لی فیہ ما یحل لہ والرایۃ یوم خیبر وروی
احمد بسند صحیح عن ابن عمر نحوہ واخرج احمد وابو یعلی بسند صحیح عن علے
قال ما رمدت ولا صدعت منذ مسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجہے و
تفل فی عینے یوم خیبر حین اعطانی الرایۃ واخرج ابو یعلے والبزار عن سعد
بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من آذی علیاً
فقد آذانی واخرج الطبرانی بسند صحیح عن ام سلمۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ ما لقیت من امتک من الاود واللدد
فقال ادع اللہ علیہم فقلت اللھم ابدلنی بھم خیرا لی منھم وابدلھم بی شرا لھم منی
ودخل ابن النباح المؤذن علی ذلک فقال الصلوۃ فخرج علی من الباب
ینادی ایھا الناس الصلوۃ الصلوۃ فاعترضہ ابن ملجم فضربہ بالسیف فاصاب
جبھتہ الی قرنہ ووصل الی دماغہ فشد علیہ الناس من کل جانب فامسکوا واوثق
واقام علی الجمعۃ والسبت وتوفی لیلۃ الاحد وغسلہ الحسن والحسین وعبداللہ
بن جعفر وصلے علیہ الحسن ودفن بدار الامارۃ بالکوفۃ لیلا ثم قطعت اطراف
ابن ملجم وجعل فی قوصرۃ واحرقوہ بالنار ہذا کلہ کلام ابن سعد وقد احسن
فی تلخیصہ ہذہ الوقائع ولم یوسع فیہا الکلام کما صنع غیرہ لان ھذا ھو اللائق
بہذا المقام قال صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذکر اصحابی فامسکوا وقال حسب
اصحابی القتل وفی المستدرک عن السدی قال کان عبدالرحمن بن ملجم المرادی
عشق امرأۃ من الخوارج یقال لہا قطام فنکحہا واصدقہا ثلثۃ آلاف درھم
وقتل علی وفی ذلک قال الفرزدق شعر فلم ار مھرا ساقہ ذو سماحۃ ٭ کمھر
قطام بین غیر معجم ٭ ثلثۃ آلاف وعبد وقینۃ ٭ وضرب علی بالحسام المصمم ٭
فلا مھر اغلی من علی وان غلا ٭ ولا فتک الا دون فتک ابن ملجم ٭ قال
ابوبکر بن عیاش عمی قبر علی لئلا ینبشہ الخوارج وقال شریک نقلہ ابنہ
الحسن الی المدینۃ وقال المبرد عن محمد بن حبیب اول من حول من قبر الی
قبر علی رض واخرج ابن عساکر عن سعید بن عبدالعزیز قال لما قتل علی بن ابی
طالب رض حملوہ لیدفنوہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبینما ھم فی مسیرھم لیلا
اذ ند الجمل الذی ھو علیہ فلم یدر این ذھب ولم یقدر علیہ قال فلذلک
یقول اہل العراق ھو فی السحاب وقال غیرہ ان البعیر وقع فی بلاد طے
فاخذوہ ودفنوہ وکان لعلی حین قتل ثلث وستون سنۃ وقیل اربع
وستون سنۃ وقیل خمس وستون وقیل سبع وخمسون وقیل ثمان وخمسون

واقام علیؓ بالبصرة خمس عشرة لیلة ثم انصرف الی الکوفة ثم خرج علیه
معاویة بن ابی سفیان ومن معه بالشام فبلغ علیا فسار فالتقوا بصفین فی
صفر سنة سبع وثلثین ودام القتال بها ایاما فرفع اہل الشام المصاحف
یدعون الی ما فیہا مکیدة من عمرو بن العاص فکرہ الناس الحرب وتداعوا
الی الصلح وحکموا الحکمین فحکم علیؓ ابا موسے الاشعری وحکم معاویة عمرو بن العاص
وکتبوا بینہم کتابا علی ان یوافوا راس الحول باذرح فینظروا فی امر الامة
فافترق الناس ورجع معاویة الی الشام وعلی الی الکوفة فخرجت علیہ
الخوارج من اصحابہ ومن کان معہ وقالوا لا حکم الا للہ وعسکروا بحروراء
فبعث الیہم ابن عباس فخاصمہم وحجہم فرجع منہم قوم کثیر وثبت قوم وساروا
الی النہروان فعرضوا السبیل فسار الیہم علیؓ فقتلہم بالنہروان وقتل منہم ذا الثدیة
وذلک سنة ثمان وثلثین واجتمع الناس باذرح فی شعبان من ہذہ السنة
وحضرہا سعد بن ابی وقاص وابن عمر وغیرہما من الصحابة فقدم عمرو
ابا موسی الاشعری مکیدة منہ فتکلم فخلع علیا وتکلم عمرو فاقر معاویة وبایع لہ
فتفرق الناس علی ہذا وصار علیؓ فی خلاف من اصحابہ حتے صار یعض
علے اصبعہ ویقول اعصے ویطاع معاویة وانتدب ثلثة نفر من الخوارج
عبد الرحمن بن ملجم المرادی والبرک بن عبد اللہ التیمی وعمرو بن بکیر التیمی
فاجتمعوا بمکة وتعاہدوا وتعاقدوا لیقتلن ہولاء الثلثة علی بن ابی طالب
ومعاویة بن ابی سفیان وعمرو بن العاص ویریحوا العباد منہم فقال ابن ملجم
انا لکم بعلی وقال البرک انا لکم بمعاویة وقال عمرو بن بکیر انا اکفیکم عمرو
بن العاص وتعاہدوا علی ان ذلک یکون فی لیلة واحدة لیلة حادی عشر او
لیلة سابع عشر رمضان ثم توجہ کل منہم الی المصر الذی فیہ صاحبہ فقدم ابن ملجم
الکوفة فلقے اصحابہ من الخوارج فکاتمہم ما یریدون الی لیلة الجمعة سابع عشر
رمضان سنة اربعین فاستیقظ علیؓ سحرا فقال لابنہ الحسن رایت اللیلة

فلما قبض ولاها عمر فاخذها بسنة صاحبه وما يعرف من امره فبايعنا عمر ولم يختلف
عليه منا اثنان ولم يشهد بعضنا على بعض ولم يقطع منه البراءة فاديت الى عمر
حقه وعرفت له طاعته وغزوت معه فى جيوشه وكنت آخذ اذا اعطانى
واغزو اذا اغزانى واضرب بين يديه الحدود بسوطى ولما قبض تذكرت فى
نفسى قرابتى وسابقتى وسالفتى وفضلى وانا اظن ان لا يعدل بى ولكن
خشى ان لا يعمل الخليفة بعده ذنبا الا لحقه فى قبره فاخرج منها نفسه وولده ولو
كانت محاباة منه لاثر بها ولده فبرئ منها الى رهط من قريش ستة انا احدهم
فلما اجتمع الرهط ظننت ان لا يعدلوا بى فاخذ عبد الرحمن بن عوف
مواثيقنا على ان نسمع ونطيع لمن ولاه الله امرنا ثم اخذ بيد عثمان بن عفان
وضرب بيده على يده فنظرت فى امرى فاذا طاعتى قد سبقت بيعتى واذا
ميثاقى قد اخذ لغيرى فبايعنا عثمان فاديت له حقه وعرفت له طاعته
وغزوت معه فى جيوشه وكنت آخذ اذا اعطانى واغزو اذا اغزانى
واضرب بين يديه الحدود بسوطى فلما اصيب نظرت فى امرى فاذا الخليفتان
اللذان اخذاها بعهد رسول الله صلى الله عليه وسلم اليهما بالصلوة قد مضيا
وهذا الذى قد اخذ له الميثاق قد اصيب فبايعنى اهل الحرمين واهل هذين
المصرين فوثب فيها من ليس مثلى ولا قرابته كقرابتى ولا علمه كعلمى ولا سابقته
كسابقتى وكنت احق بها منه وآخرج ابو نعيم فى الدلائل عن جعفر بن محمد
عن ابيه قال عرض لعلى رجلان فى خصومة فجلس فى اصل جدار فقال
له رجل الجدار يقع فقال على امض كفى بالله حارسا فقضى بينهما فقام ثم سقط
الجدار وفى الطيوريات بسنده الى جعفر بن محمد عن ابيه قال قال رجل
لعلى بن ابى طالب نسمعك تقول فى الخطبة اللهم اصلحنا بما اصلحت به الخلفاء
الراشدين المهديين فمن هم فاغرورقت عيناه فقال هم حبيباى ابوبكر و
عمر اماما الهدى وشيخا الاسلام ورجلا قريش المقتدى بهما بعد رسول الله

وکان له تسع عشرة سرية فصل فی نبذ من اخبار علی وقضایاه
وکلماته رض قال سعید بن منصور فی سننه حدثنا هشیم حدثنا حجاج
حدثنی شیخ من فزارة سمعت علیا یقول الحمد لله الذی جعل عدونا یسالنا
عما نزل به من امر دینه ان معاویة کتب الیّ یسالنی عن الخنثی المشکل
فکتبت الیه ان یورثه من قبل مباله وقال هشیم عن مغیرة عن الشعبی
عن علی مثله واخرج ابن عساکر عن الحسن قال لما قدم علی البصرة قام
الیه ابن الکوا وقیس بن عباد فقالا له الا تخبرنا عن مسیرک هذا الذی
سرت فیه تتولی علی الامة تضرب بعضهم ببعض اعهد من رسول الله صلی الله
علیه وسلم عهده الیک فحدثنا فانت الموثوق المامون علی ما سمعت فقال
اما ان یکون عندی عهد من النبی صلی الله علیه وسلم فی ذلک فلا والله
لئن کنت اول من صدق به فلا اکون اول من کذب علیه ولو کان عندی
من النبی صلی الله علیه وسلم عهد فی ذلک ما ترکت اخا بنی تیم بن مرة و
عمر بن الخطاب یقومان علی منبره ولقاتلتهما بیدی ولو لم اجد الا بردی هذا
ولکن رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یقتل قتلا ولم یمت فجاءة مکث فی مرضه
ایاما ولیالی یاتیه المؤذن فیوذنه بالصلوٰة فیامر ابا بکر فیصلی بالناس وهو یری
مکانی ثم یاتیه المؤذن فیوذنه بالصلوٰة فیامر ابا بکر فیصلی بالناس وهو یری
مکانی ولقد ارادت امراة من نسائه ان تصرفه عن ابی بکر فابی وغضب
وقال انتن صواحب یوسف مروا ابا بکر یصلی بالناس فلما قبض الله نبیه صلی الله
علیه وسلم نظرنا فی امورنا فاخترنا لدنیانا من رضیه نبی الله صلی الله علیه وسلم
لدیننا وکانت الصلوٰة اصل الاسلام وهو امیر الدین وقوام الدین فبایعنا
ابا بکر وکان لذلک اهلا لم یختلف علیه منا اثنان ولم یشهد بعضنا علی بعض ولم یقطع
منه البراءة فادیت الی ابی بکر حقه وعرفت له طاعته وغزوت معه فی جنوده
وکنت آخذ اذا اعطانی واغزو اذا اغزانی واضرب بین یدیه الحدود بسوطی

واكل لك واحدا من تسعة فلك واحد ہو احدک وله سبعة فقال الرجل رضيت الآن واخرج ابن ابی شيبة فی المصنف عن عطاء قال اتی علی برجل وشهد عليه رجلان انه سرق فاخذ فی شئ من امور الناس وتهدد شهود الزور وقال لا اوتی بشاهد زور والا فعلت به كذا وكذا ثم طلب الشاهدين فلم يجدهما فخلی سبيله وقال عبد الرزاق فی المصنف حدثنا الثوری عن سليمان الشيبانی عن رجل عن علی انه اتی برجل فقيل له زعم هذا انه احتلم بامی فقال اذهب فاقمه بالشمس فاضرب ظله واخرج ابن عساكر من طريق جعفر بن محمد عن ابيه ان خاتم علی بن ابی طالب كان من ورق نقشه نعم القادر الله واخرج عن عمرو بن عثمان بن عفان قال كان نقش خاتم علی الملك لله واخرج عن المدائنی قال لما دخل علی الكوفة دخل عليه رجل من حكماء العرب فقال والله يا امير المؤمنين لقد زنت الخلافة وما زانتك ورفعتها وما رفعتك وهی كانت احوج اليك منك اليها واخرج عن مجمع ان عليًا كان يكنس بيت المال ثم يصلی فيه رجاء ان يشهد له انه لم يحبس فيه المال علی المسلمين وقال ابو القاسم الزجاجی فی اماليه حدثنا ابو جعفر محمد بن رستم الطبری حدثنا ابو حاتم السجستانی حدثنی يعقوب بن اسحاق الحضرمی حدثنا سعيد (سليمان) بن اسلم الباهلی حدثنا ابی عن جدی عن ابی الاسود الدئلی او قال عن جدی ابی الاسود عن ابيه قال دخلت علی امير المؤمنين علی بن ابی طالب رضـ فرايته مطرقا متفكرا فقلت فيم تفكر يا امير المؤمنين قال انی سمعت ببلدكم هذا لحنا فاردت ان اصنع كتابا فی اصول العربية فقلت ان فعلت هذا احييتنا وبقيت فينا هذه اللغة ثم اتيته بعد ثلث فالقی الی صحيفة فيها بسم الله الرحمن الرحيم الكلام كله اسم وفعل وحرف فالاسم ما انبأ عن المسمی والفعل ما انبأ عن حركة المسمی والحرف ما انبأ عن معنی ليس باسم ولا فعل ثم قال تتبعه وزد فيه ما وقع لك واعلم يا ابا الاسود ان الاشياء ثلثة

صلی اللہ علیہ وسلم من اقتدی بہا عصم ومن اتبع آثارہا ہدی صراط المستقیم ومن تمسک بہا فہو من حزب اللہ و آخرج عن عبد الرزاق عن حجر المدری قال قال لی علی بن ابی طالب کیف بک اذا امرت ان تلعننی قلت وکائن ذلک قال نعم قلت فکیف اصنع قال العنی ولا تبرأ منی قال فامرنی محمد بن یوسف اخو الحجاج وکان امیر اعلی الیمن ان العن علیًا فقلت ان الامیر امرنی ان العن علیًا فالعنوہ لعنہ اللہ فما فطن لہا الا رجل و آخرج الطبرانی فی الاوسط وابو نعیم فی الدلائل عن زاذان ان علیا حدث بحدیث فکذبہ رجل فقال لہ علی ادعو علیک ان کنت کاذبا قال ادع فدعا علیہ فلم یبرح حتی ذہب بصرہ و آخرج عن زر بن حبیش قال جلس رجلان یتغدیان مع احدہما خمسۃ ارغفۃ ومع الآخر ثلثۃ ارغفۃ فلما وضعا الغذاء بین ایدیہما مر بہا رجل فسلم فقالا اجلس وتغد فجلس واکل معہما واستووا فی اکلہم الارغفۃ الثمانیۃ فقام الرجل وطرح الیہما ثمانیۃ دراہم وقال خذا ہما عوضا مما اکلت لکما ونلتہ من طعامکما فتنازعا فقال صاحب الخمسۃ الارغفۃ لی خمسۃ دراہم ولک ثلثۃ وقال صاحب الارغفۃ الثلثۃ لا ارضی الا ان تکون الدراہم بیننا نصفین فارتفعا الی امیر المؤمنین علی فقصا علیہ قصتہا فقال لصاحب الثلثۃ قد عرض علیک صاحبک ما عرض وخبزہ اکثر من خبزک فارض بالثلثۃ فقال واللہ لا رضیت عنہ الا بمر الحق فقال علی لیس لک فی مر الحق الا درہم واحد ولہ سبعۃ دراہم فقال الرجل سبحان اللہ قال ہو ذلک قال فعرفنی الوجہ فی مر الحق حتی اقبلہ فقال علی الیس للثمانیۃ الارغفۃ اربعۃ وعشرون ثلثا اکلتموہا وانتم ثلثۃ انفس ولا یعلم الاکثر منکم اکلا ولا الاقل فتحملون فی اکلکم علی السواء قال فاکلت انت ثمانیۃ اثلاث وانما لک تسعۃ اثلاث واکل صاحبک ثمانیۃ اثلاث ولہ خمسۃ عشر ثلثا اکل منہا ثمانیۃ وبقی لہ سبعۃ اکلہا صاحب الدراہم

واخرج عن علی انہ قیل لہ ما السخاء قال ما کان منہ ابتداء فاما ما کان من مسئلۃ فحیاء وتکرم واخرج عن علیؓ انہ اتاہ رجل فاثنیٰ علیہ فاطراہ وکان قد بلغہ عنہ قبل ذلک فقال لہ علی انی لست کما تقول وانا فوق ما فی نفسک واخرج عن علی قال جزاء المعصیۃ الوہن فی العبادۃ والضیق فی المعیشۃ والنقص فی اللذۃ قال لاینال شہوۃ حلالا الا جاءہ ما ینقصہ واخرج عن علی بن ربیعۃ ان رجلا قال لعلیؓ ثبتک اللہ وکان یبغضہ قال علی صدرک واخرج عن الشعبی قال کان ابو بکر یقول الشعر وکان عمر یقول الشعر وکان عثمان یقول الشعر وکان علی اشعر الثلثۃ واخرج عن نبیط الاشجعی قال قال علی بن ابی طالب شعر اذا اشتملت علی الیاس القلوب + وضاق لما بہ الصدر الرحیب + واوطنت المکارہ واطمانت + وارست فی اماکنہا الخطوب + ولم یر لانکشاف الضر وجہ + ولا اغنی بحیلتہ الاریب + اتاک علی قنوط منک غوث + یجیئ بہ القریب المستجیب + وکل الحادثات اذا تناہت + فموصول بہا الفرج القریب + واخرج عن الشعبی قال قال علیؓ ابن ابی طالب لرجل وکرہ لہ صحبۃ رجل شعر لاتصحب اخا الجہل وایاک وایاہ + فکم من جاہل اردی حلیما حین واخاہ + یقاس المرء بالمرء اذا ما ہو ماشاہ + وللشیئ من الشیئ مقائیس واشباہ + قیاس النعل بالنعل اذا ما ہو حاذاہ + وللقلب علی القلب دلیل حین یلقاہ + واخرج عن المبرد قال کان مکتوبا علی سیف علیؓ بن ابی طالب شعر للناس حرص علی الدنیا وتدبیر + وصفوہا لک ممزوج بتکدیر + لم یرزقوہا بعقل عند ما قسمت + لکنہم رزقوہا بالمقادیر + کم من ادیب لبیب لا تساعدہ + ومائق نال دنیاہ بتقصیر + لو کان عن قوۃ او عن مغالبۃ + طار البزاۃ بارزاق العصافیر + واخرج عن حمزۃ بن حبیب الزیات قال کان علیؓ بن ابی طالب یقول شعر لاتفش سرک الا الیک + فان لکل نصیح نصیحا +

ظاہر ومضمر وشئ لیس بظاہر ولا مضمر وانما تتفاضل العلماء فی معرفۃ ما لیس بظاہر ولا مضمر قال ابوالاسود فجمعت منہ اشیاء عرضتہا علیہ فکان من ذلک حروف النصب فذکرت منہا اِنّ واَنّ ولیت ولعل وکانّ ولم اذکر لکن فقال لی لم ترکتہا فقلت لم احسبہا منہا فقال بل ہی منہا فزدہا فیہا واخرج ابن عساکر عن ربیعۃ بن ناجد قال قال علیؓ کونوا فی الناس کالنحلۃ فی الطیر انہ لیس فی الطیر شئ الا وہو یستضعفہا ولو یعلم الطیر ما فی اجوافہا من البرکۃ لم یفعلوا ذلک بہا خالطوا الناس بالسنتکم واجسادکم و زائلوہم باعمالکم وقلوبکم فان للمرء ما اکتسب وہو یوم القیمۃ مع من احبّ واخرج عن علی قال کونوا لقبول العمل اشد اہتماما منکم بالعمل فانہ لن یقبل عمل مع التقوی وکیف یقبل عمل یتقبل واخرج عن یحیی بن جعدۃ قال قال علی بن ابی طالب یا حملۃ القرآن اعملوا بہ فانما العالم من علم ثم عمل بما علم ووافق علمہ عملہ وسیکون اقوام یحملون العلم لا یجاوز تراقیہم ویخالف سریرتہم علانیتہم ویخالف عملہم علمہم یجلسون حلقا فیباہی بعضہم بعضا حتی ان الرجل لیغضب علی جلیسہ ان یجلس الی غیرہ ویدعہ اولئک لا تصعد اعمالہم فی مجالسہم تلک الی اللہ واخرج عن علی قال التوفیق خیر قائد وحسن الخلق خیر قرین والعقل خیر صاحب والادب خیر میراث والوحشۃ اشد من العجب واخرج عن الحارث قال جاء رجل الی علی فقال اخبرنی عن القدر فقال طریق مظلم لا تسلکہ قال اخبرنی عن القدر قال بحر عمیق لا تلجہ قال اخبرنی عن القدر قال سر اللہ قد خفی علیک فلا تفتشہ قال اخبرنی عن القدر قال یا ایہا السائل ان اللہ خلقک لما شاء او لما شئت قال بل لما شاء قال فیستعملک لما شاء واخرج عن علی قال ان للنکبات نہایات لابد لاحد اذا نکب من ان ینتہی الیہا فینبغی للعاقل اذا اصابتہ نکبۃ ان ینام لہا حتی تنقضی مدتہا فان فی دفعہا قبل انقضاء مدتہا زیادۃ فی مکروہہا

امیر المومنین قد منی الی قاضیہ وقاضیہ قضے علیہ شہدان ھذا
ہوالحق اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمدا رسول اللہ وان الدرع درعک

فصل واما کلامہ فی تفسیر القرآن فکثیر وہو مستوفی فے
کتابنا التفسیر المسند باسانیدہ وقد اخرج ابن سعد عن علی قال
واللہ ما نزلت آیۃ الا وقد علمت فیما نزلت واین نزلت وعلی من نزلت
ان ربی وہب لی قلبا عقولا ولسانا ناطقا واخرج ابن سعد وغیرہ
عن ابی الطفیل وقال قال علی سلونی عن کتاب اللہ فانہ لیس من آیۃ
الا وقد عرفت بلیل نزلت ام بنہار ام فے سہل ام فی جبل واخرج
ابن ابی داود عن محمد بن سیرین قال لما توفے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم ابطأ علی عن بیعۃ ابی بکر فلقیہ ابو بکر فقال اکرہت امارتی
فقال لا ولکن آلیت ان لا ارتدی بردائی الا الے الصلوۃ حتے اجمع القرآن
فزعموا انہ کتبہ علی تنزیلہ فقال محمد لو اصیب ذلک الکتاب کان فیہ العلم

فصل فی نبذ من کلماتہ الوجیزۃ المختصرۃ البدیعۃ قال علی رض
الحزم سوء الظن اخرجہ ابو الشیخ بن حبان) وقال القریب من قربتہ المودۃ
وان بعد نسبہ والبعید من باعدتہ العداوۃ وان قرب نسبہ ولا شئے اقرب
من ید الے جسد وان الید اذا فسدت قطعت واذا قطعت حسمت (اخرجہ
ابو نعیم وقال خمس خذوہن عنی لا یخافن احد منکم الا ذنبہ ولا یرجو
الا ربہ ولا یستحیی من لا یعلم ان یتعلم ولا یستحیے من یعلم اذا سئل عما لا یعلم
ان یقول اللہ اعلم وان الصبر من الایمان بمنزلۃ الراس من الجسد اذا
ذہب الصبر ذہب الایمان واذا ذہب الراس ذہب الجسد (اخرجہ
ابن منصور فی سننہ) وقال الفقیہ کل الفقیہ من لم یقنط الناس من رحمۃ اللہ
ولم یرخص لہم فے معاصے اللہ ولم یؤمنہم من عذاب اللہ ولم یدع القرآن
رغبۃ عنہ الی غیرہ انہ لا خیر فے عبادۃ لا علم فیہا ولا علم لا فہم معہ ولا قراءۃ

فانی رأیت غواۃ الرجال + لایدعون ادیبا صحیحا + واخرج عن عقبة
بن ابی الصهبار قال لما ضرب ابن ملجم علیا دخل علیه الحسن وهو باک
فقال له علی یا بنی احفظ عنی اربعا واربعا قال وما هن یا ابت قال
اغنی الغنی العقل واکبر الفقر الحمق واوحش الوحشة العجب واکرم الکرم
حسن الخلق قال فالاربع الاخر قال ایاک ومصاحبة الاحمق فانه یرید
ان ینفعک فیضرک وایاک ومصادقة الکذاب فانه یقرب علیک البعید و
یبعد علیک القریب وایاک ومصادقة البخیل فانه یقعد عنک احوج ما
تکون الیه وایاک ومصادقة الفاجر فانه یبیعک بالتافه واخرج
ابن عساکر عن علی انه اتاه یهودی فقال له متی کان ربنا فتمعر وجهه
علی وقال لم یکن فکان هو کان ولا کینونة کان بلا کیف کان لیس له
قبل ولا غایة انقطعت الغایات دونه فهو غایة کل غایة فاسلم الیهودی
واخرج الدراج فی جزئه المشهور بسند مجهول عن میسرة عن شریح القاضی
قال لما توجه علی الی صفین افتقد درعا له فلما انقضت الحرب و رجع
الی الکوفة اصاب الدرع فی ید یهودی فقال للیهودی الدرع درعی
لم ابع ولم اهب فقال الیهودی درعی وفی یدی فقال نصیر الی القاضی
فتقدم علی فجلس الی جنب شریح وقال لولا ان خصمی یهودی لاستویت معه
فی المجلس ولکنی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اصغروهم من حیث
اصغرهم الله فقال شریح قل یا امیر المؤمنین فقال نعم هذا الدرع التی
فی ید هذا الیهودی درعی لم ابع ولم اهب فقال شریح ایش تقول یا یهودی
قال درعی وفی یدی فقال شریح الک بینة یا امیر المؤمنین قال نعم
قنبر والحسن یشهدان ان الدرع درعی فقال شریح شهادة الابن لا تجوز للاب
فقال علی رجل من اهل الجنة لا تجوز شهادته سمعت رسول الله صلی الله
علیه وسلم یقول الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة فقال الیهودی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واضح ہو کہ ایک مدت سے کتاب مستطاب علم الکتاب مصنفہ حضرت
خواجہ میر درد محمدی النسا وطریقۃ رضے اللہ تعالیٰ عنہ کو دل چاہتا تھا
کہ مطبوع ہو کر اشاعت پذیر ہووے لیکن وہ قبا واسے ضخیم سلوک و
تصوف کا ایک سو گیارہ رسالہ پر مشتمل ہے اور فی زمانا ہمت ابنای
روزگار کی کتب مطولہ کی سیر سے قاصر ہے اور نیز اکثر مباحث مسطورہ
اوس کے درمیان اہل سلوک کے دائر بھی نہین لہذا مناسب جانا کہ
بعض عبارات مفیدہ خاص و عام اوس کتاب مبارک کی بطور ملخص کے
نقل کی جاوین کہ القلیل یدل علے الکثیر اور نام اس خلاصہ کا
برکات محمدیہ رکھا۔ اثبات مراتب وشواہد اقربیت و
اظہار دلائل اربعہ انکشاف حقیقت باید دانست کہ
حق سبحانہ بجال ہر موجود از موجودات علویہ وسفلیہ ہمہ وقت حاضر و
ناظر است و ذرہ ذرہ از احوال کلیات وجزئیات اینہا باخبر لا یعزب
عنہ مثقال ذرۃ فے الارض ولا فے السماء و ہر آن فیض الٰہی بہر موجود
بر سبیل تواتر میرسد و ہر یک از عقول و نفوس و افلاک و کواکب و
عناصر و موالید موافق قابلیت و استعداد خود اخذ فیض مے نماید و
او تعالیٰ بجال ظاہر و باطن ہمہ مخلوقات خود عالم ست و معاملات گوناگون
با بندگان خویش بمیان می آردیں او سبحانہ شمارا می بیند چنانچہ
شما خود را می بینید و کلام شمارا مے شنود چنانچہ شما کلام خود را می شنوید
واز خطرات ونیات شما واقف ست چنانچہ شما از خطرات ونیات خود
واقف ہستید و ہو معکم اینما کنتم غرض کہ او را با بندگان خود و بندگان را
با او عجب معیتے و نسبتی ست کہ چنانچہ باید از طاقت بشری بیان آن
نمے آید مگر آنچہ بموجب خلق الانسان علمہ البیان موافق مقدور بشریت

لا تدبر فیها (اخرجہ ابو الضریس فی فضائل القرآن) وقال وابردہا علی کبدی اذا سئلت عما لا اعلم ان اقول اللہ اعلم (اخرجہ ابن عساکر) وقال من اراد ان ینصف الناس من نفسہ فلیحب لہم ما یحب لنفسہ (اخرجہ ابن عساکر) وقال سبع من الشیطان شدۃ الغضب وشدۃ العطاس و شدۃ التثاؤب والقیئ والرعاف والنجوی والنوم عند الذکر وقال کلوا الرمان بشحمہ فانہ دباغ المعدۃ (اخرجہ عبد اللہ بن احمد فی زوائد المسند) وقال قراءتک علی العالم وقراءۃ العالم علیک سوار (اخرجہ الحاکم فی التاریخ) وقال یاتی علی الناس زمان المؤمن فیہ اذل من الامۃ (اخرجہ سعید بن منصور) ولابی الاسود الدئلی یرثی علیا شعر الا یا عین ویحک اسعدینا ✤ الا تبکی امیر المؤمنینا ✤ وتبکی ام کلثوم علیہ ✤ بعبرتہا وقد رات الیقینا ✤ الا قل للخوارج حیث کانوا ✤ فلا قرت عیون الحاسدینا ✤ افی شہر الصیام فجعتمونا ✤ بخیر الناس طرا اجمعینا ✤ قتلتم خیر من رکب المطایا ✤ وذللہا ومن رکب السفینا ✤ ومن لبس النعال ومن حذاہا ✤ ومن قرء المثانی والمئینا ✤ وکل مناقب الخیرات فیہ ✤ وحب رسول رب العالمینا ✤ لقد علمت قریش حیث کانت ✤ بانک خیرہم حسبا ودینا ✤ اذا استقبلت وجہ ابی حسین ✤ رایت البدر فوق الناظرینا ✤ وکنا قبل مقتلہ بخیر ✤ نری مولی رسول اللہ فینا ✤ یقیم الحق لا یرتاب فیہ ✤ ویعدل فی العدی والاقربینا ✤ ولیس بکاتم علما لدیہ ✤ ولم یخلق من المتکبرینا ✤ کان الناس اذ فقدوا علیا ✤ نعام حار فی بلد سنینا ✤ فلا تشمت معاویۃ بن صخر ✤ فان بقیۃ الخلفاء فینا ✤ فصل

مات فی ایام علی من الاعلام موتا وقتلا حذیفۃ بن الیمان والزبیر بن العوام وطلحۃ وزید بن صوحان وسلمان الفارسی وہند بن ابی ہالۃ واویس القرنی وخباب بن الارت وعمار بن یاسر وسہل بن حنیف وتمیم الداری وخوات بن جبیر وشرحبیل ابن السمط وابو میسرۃ البدری وصفوان بن عسال وعمرو بن عنبسۃ وہشام بن حکیم وابو رافع مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وآخرون

تائید منجانب الله خلاف رسم و عادت بظهور رسیده و امثال این معاملات
بے شمار است که تمام عمر در تجربهٔ آن صرف شده و در خارج بالبداهة آثار
و نتائج آن معلوم گشته که مطلق گنجایش شبهه و تردد نمانده اما آنچه بعقل
یافته شده آن است که نزد ارباب معقول هم ثابت ست که تصرفات و
تاثیرات مجردات در همه مادیات ساری و جاری است چنانچه نفوس و
عقول را متصرف و موثر می دانند پس واجب تعالی که نزد ایشان هم از
عقل و نفس الطف و برتر است بطریق اولے از هر موجود بهر موجود نزدیکتر
و قریب‌تر باشد و معیة بی کیف او را بهر مخلوق حاصل بود و امثال
این دلائل و براهین بسیار است که از صاحبان عقول صحیحه پوشیده نیست
اما آنچه بلکه در ادراک خود آمده آنست که بعنایت آلهی بسبب کثرت
مراقبات و مواظبت اشغال و دوام حالت حضور مع الله کیفیتے در باطن
پیدا شده که هر آن قوت دراکه بلا رجوع به دلائل و براهین نقلیه و عقلیه بے‌شک
و شبهه بنهجی ادراک هستی حق می نماید که نفس در انکار آن عاجز است و
هرگز شبهات و وساوس هیچ یکے از شیاطین الانس والجن خلل انداز
اطمینان قلبی نمی شود اشهد ان لا اله الا الله و لا حول و لا قوة الا بالله عنان
اختیار همه کس بدست اوست هر کرا خواهد مؤمن سازد و هر کرا خواهد بکفر اندازد
من یهدی الله فلا مضل له و من یضلله فلا هادی له اما آنچه بالمکاشفه بر خویش
روشن شده آنست که الحمد لله بموجب تحدیث نعمة الله گفته مے آید که اکثر
اوقات معاملاتے بیان می آرند و مکشوفاتے کشف مے فرمایند که
بموجب گفته جد بزرگوار من حضرت خواجه بهاء الدین نقشبند رضی الله تعالیٰ عنه
همه امور اجمالی تفصیلی شده و استدلالی کشفی گشته نسبت موروثی بفرزندان
ایشان ظاهر گردید و حق به مرکز رسید بلکه نسبت اصل الاصل که نسبت محمدیه
باشد علی صاحبها الصلوة والسلام سادات بنی فاطمه را نواخت و مشرف

عرفا بیان مے فرمایند بیشتر عوام فهم نمایند یا ننمایند و ما علی الرسول
الا البلاغ و این حقیقت منکشف می شود بر نفس و ثابت بمے گردد در
دل از چهار چیز یا بالنقل اعنی بیقین آوردن بر آیات و احادیث
و باور داشتن اقوال بزرگان و مرشدان چنانچه مومنین صلحا و
معتقدین با صفا را می باشد و یا بالعقل اعنے بتالیف قضایا ر قیاسیه
و اقامت برهان چنانچه عقلا و حکما را نصیب ست و یا بالملکه اعنے
بمواظبت اشغال و اذکار و حصول دوام توجه الی الله بنهج مجهول الکیفیه
بطرف ذات بے کیف چنانچه سالکان فے سبیل الله و ذاهبان الی الله
را میسر مے گردد و یا بالمکاشفه اعنے بمعاملهٔ انکشاف حقیقت بے دخل
اراده و قصد خود محض با جتبار الهی کما تقع المعاملات الانبیاء و الاولیاء
علیهم السلام پس آنچه بر ما بنقل ثابت شده است آنست که حق تعالے
می فرماید فاینما تولوا فثم وجه الله و هم می فرماید و هو معکم اینما کنتم
و ما یکون من نجوی ثلثة الا و هو رابعهم و لا خمسة الا و هو سادسهم و لا
ادنی من ذلک و لا اکثر الا هو معهم و امثال این آیات و احادیث
بسیارست که دلالت بر معیت حق سبحانه با خلق و علم با حوال هر موجود
و دیدن و شنیدن و دانستن اعمال و اقوال و نیات بندگان می نماید
که تمام قرآن شریف و کتب احادیث از بیان همین قسم امور مملوست
و زبانی بزرگان زمان خود که ما را اعتقاد بر حقیقت ایشان بدرجهٔ
حق الیقین ست و اعقل و اصدق و اعدل الناس بالتحقیق بوده اند
که هرگز احتمال خطا و تفاوت و تجاوز از حقیقت و صداقت و عدالت
در احوال و اقوال و اعمال ایشان امکان ندارد نیز شنیده شد که در
فلان وقت حق تعالی چنین تجلی فرموده و در فلان معامله چنان الهام
نموده و در فلان عبادت چنین قرب حاصل شده و در فلان امر چنان

وبهمان عنوان بے اختیاری قدری بخفتم بهر حال چون روز هشتم حضرت
ذوالافضال عم نواله از راه عنایت بر کمال آن با جلال وجمال را بسوی
ما گرفتاران عالم ناسوت فرستاد و متوجه گردانید بعد افاقه چون باب
حجره را بدست مبارک کشادند و بنده را بر نهج مذکور بر دروازه افتاده
دیدند بحر بخشش نهایت بجوش آمد و نسیم قبول بغایت وزید و بدست
شریف خویش از زمین برداشته بکنار عنایت و شفقت رسانیده بوسه
بر پیشانی داده بسیار کلمات بشارات که حالا از زبان من بر نمی آیند
در حق این غلام خود فرمودند فالحمد لله الذی جعلنی اول المحمدیین
الخالصین و انی امرت ان اکون اوّل من اسلم و اول من بایع علیه
ابی فی هذه الطریقة الوثیقة العلیة الخالصة والحمد لله رب العالمین و
ارشاد نمودند که ای محمدی قلق و اضطراب مکن بلکه شادی و خوشی نما
که او سبحانه ما محمدیان را بعجب عنایت خاص نواخته و بعجب شرف
مشرف ساخته که روح مقدس حضرت امام حسن علی جده و علیه السلام
نزول فرموده بود و تا این قدر مدت همین جا تشریف داشت و
القا نسبت خاص کرده فرمود که این نسبت را با متیان و بندگان برسان
وان شاء الله العزیز شروع این نسبت که الحال شده در وقت حضرت
صاحب الزمان مهدی موعود صلی الله علی محمد و آله ظهور تمام خواهد نمود
پس فرمودند عرض کردم در جناب حضرت امام که این طریقه را طریق
حسن گویانم که از این جناب ارشاد شده وهم طرف لطف دارد که راه نیک است
حضرت امام انگشت مبارک خود را در دهن شریف گرفته فرمودند که اے
فرزند این کار دیگران است کار ما نیست اگر اراده ما چنین می بود در وقت خود
طریق خویش را مسمی باسم خود چون دیگران می گردانیدیم ما همه فرزندان
بحر عینیت گم ایم و غریق یک قلزم نام ما نام محمد است و نشان ما نشان محمد

محمدیہ خالصہ مشرف ساخت اللهم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی

ابراهیم و علی آل ابراهیم و بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت

علی ابراهیم و علی آل ابراهیم انک حمید مجید الحمد لله ثم الحمد لله که همه منازل و مقامات طی گشت و نقطهٔ اخیره دائره بنقطهٔ اولی پیوست له الحمد فی الاولی و الآخره کشف ظهور طریقهٔ محمدیه علی صاحبها الصلوٰة والتحیه حقیقت این معامله آنست که جناب هدایت مآب حضرت امیر المحمدیین حضرت خواجهٔ محمد ناصر محمدی ایدنا الله بنصره سره و قدسنا بسرکة بره در ایام ظهور این معامله تا هفت شبانه روز ساکت ماندند و هرگز متوجه باین عالم ناسوت نه شدند و از مقتضیات بشریه که خوردن و نوشیدن وغیرها باشد هیچ بعمل نیاوردند و تنها در حجرهٔ خاص که معین بود تشریف داشتند همین در وقت نماز های مفروضه ما غلامان برای اقتدا حاضر می شدیم و چه نویسیم که ازین امر در ان ایام بر ما بندگان چه حالت گذشته و چون هر وقت دروازه حجره بند می بود بنده تنها بر ان آستان افتاده می ماند و شب و روز سر بر دهلیز نهاده آهسته آهسته زار زار میگریست و بخوردن و خفتن اصلاً میل نمی کرد و یک وقت بموجب حکم حضرت والده صاحبه علیها الرحمة والغفران که بتاکید در محل می طلبیدند و در حضور خود امر بخوردن طعام مے فرمودند بنا بر امتثال چند لقمه بتکلف مے خوردم و باز شتاب بر در حجره حاضر می شدم و دیگر اعزه و خدام در اوقات نماز ها می آمدند و بعد ازان بمکانهای خود می رفتند اما بنده همانجا بر زمین افتاده می ماند هر چند والده صاحبه را این قسم تنها افتاده ماندن من گوارا نمی شد و بسیار قلق داشتند و آدمان را تقید مے کردند که نزد من حاضر باشند لیکن بنده هیچ کس را نزدیک آمدن نمیدادم و آنچه از جنس فرش خواب و تکیه ها وغیره میفرستادند هیچ چیز را ازان بکار نمی بردم

وبهان عنوان بے اختیاری قدری بخفتم بہرحال چون روز ہشتم حضرت
ذوالافضال عم نوالہ از راہ عنایت بر کمال آن باجلال وجمال را بسوی
ما گرفتاران عالم ناسوت فرستاد ومتوجہ گردانید بعد افاقہ چون باب
حجرہ را بدست مبارک کشادند وبندہ را بر نہج مذکور بر دروازہ افتادہ
دیدند بحر بخشش نہایت بجوش آمد ونسیم قبول بغایت وزید وبدست
شریف خویش از زمین برداشتہ بکنار عنایت وشفقت رسانیدہ بوسہ
بر پیشانی دادہ بسیار کلمات بشارات کہ حالا از زبان من بر نمی آیند
درحق این غلام خود فرمودند فالحمد للہ الذی جعلنی اول المحمدیین
الخالصین وانی امرت ان اکون اوّل من اسلم واول من بایع علیہ
الی نفی ہذہ الطریقۃ الوثیقۃ العلیۃ الخالصۃ والحمد للہ رب العالمین و
ارشاد نمودند کہ ای محمدی قلق واضطراب مکن بلکہ شادی وخوشی نما
کہ او سبحانہ ما محمدیان را بعجب عنایت خاص نواختہ وبعجب شرف
مشرف ساختہ کہ روح مقدس حضرت امام حسن علی جدہ وعلیہ السلام
نزول فرمودہ بود وتا این قدر مدت ہمین جا تشریف داشت و
القای نسبت خاص کردہ فرمود کہ این نسبت را بامتیان وبندگان برسان
وان شاء اللہ العزیز شروع این نسبت کہ الحال شدہ در وقت حضرت
صاحب الزمان مہدی موعود صلی اللہ علی محمد وآلہ ظہور تمام خواہد نمود
پس فرمودند عرض کردم درجناب حضرت امام کہ این طریقہ را طریق
حسن گویائم کہ ازین جناب ارشاد شدہ وہم طرف لطف دارد کہ راہ نیکست
حضرت امام انگشت مبارک خود را در دہن شریف گرفتہ فرمودند کہ اے
فرزند این کار دیگر انست کار نہایت اگر ارادہ ما چنین می بود در وقت خود
طریق خویش را اسمی باسم خود چون دیگران می گردانیدیم ماہمہ فرزندان
بحر عینیت گم ایم وغریق یک قلزم نام ما نام محمد است ونشان ما نشان محمد

محمدیہ خالصہ مشرف ساخت اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی

ابراھیم و علی آل ابراھیم و بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت

علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انک حمید مجید الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ ہمہ منازل و مقامات طی گشت و نقطۂ اخیرہ دائرہ بنقطۂ اولی پیوست الحمد فی الاولی و الآخرہ کشف ظہور طریقۂ محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ حقیقت این معاملہ آنست کہ جناب ہدایت ماب حضرت امیر المحمدیین حضرت خواجۂ محمد ناصر محمدی ایدنا اللہ بنصرہ سرہ و قدسنا بسرکتہ برہ در ایام ظہور این معاملہ تا ہفت شبانہ روز ساکت ماندند و ہرگز متوجہ باین عالم ناسوت نہ شدند و از مقتضیات بشریہ کہ خوردن و نوشیدن وغیرہا باشد ہیچ بعمل نیاوردند و تنہا در حجرۂ خاص کہ معین بود تشریف داشتند ہمین در وقت نماز ہای مفروضہ ما غلامان برای اقتدا حاضر می شدیم و چہ نویسیم کہ ازین امر دران ایام بر ما بندگان چہ حالت گذشتہ و چون ہر وقت دروازہ حجرہ بند می بود بندہ تنہا بران آستان افتادہ می ماند و شب و روز سر بر دہلیز نہادہ آہستہ زار زار میگریست و بخوردن و خفتن اصلا میل نمی کرد و یک وقت بموجب حکم حضرت والدہ صاحبہ علیہا الرحمۃ والغفران کہ بتاکید در محل می طلبیدند و در حضور خود امر بخوردن طعام مے فرمودند بنا بر امتثال چند لقمہ بتکلف مے خوردم و باز شتاب بر در حجرہ حاضر می شدم و دیگر اعزہ و خدام در اوقات نمازہا می آمدند و بعد ازان بمکانہای خود می رفتند اما بندہ ہمانجا برزمین افتادہ می ماند ہرچند والدہ صاحبہ را این قسم تنہا افتادہ ماندن من گوارا نمی شد و بسیار قلق داشتند و آدمان را تقید مے کردند کہ نزد من حاضر باشند لیکن بندہ ہیچ کس را نزدیک آمدن نمیدادم و آنچہ از جنس فرش خواب و تکیہ ہا وغیرہ میفرستادند ہیچ چیز را ازان بکار نمی بردم

اولیا شمردہ می آید وچون دراو جامعیت مراتب عروج ونزول وتوجہ
بسوی خلق وحق بحد اعتدال پیدا مے گردد وآن ہمہ معاملات از
علم الیقین وعین الیقین گذشتہ بحق الیقین مے پیوندد وبالکل خفار وغطاء
آفاقی وانفسی برطرف می شود وکار وبار تربیت باوسپرد می گردد واموراہم
او بتمامہا مبرا از غلط وخطا وتردد وشبہہ می شود ومشرف بشرف کمالات
نبوت یقین مے کنند وظہور تجلی ذاتی مصطلح سلوک درین مرتبہ می شود
ونیابت انبیا علیہم السلام وخلافۃ اللہ جل شانہ حاصل می گردد ودر زمرۂ
انبیا بنی اسرائیل حساب کردہ می آید وباقی دیگر ہمہ مقامات جزئیہ
مثل کمالات رسالت واولوالعزمی وقیومیت وخلت ومحبت صرفہ و
محبوبیت ممتزجہ ومحبوبیت خالصہ وحقیقت کعبہ وحقیقۃ قرآنی وحقیقت صلوۃ
ومعبودیت صرفہ کہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ بیان ایہا فرمودہ اند
ودر رسائل بزرگان مجددیہ مفصل مذکور است درضمن این مرتبۂ کلیہ
کمالات نبوت ست حق تعالے ہر کرا می خواہد از برگزیدگان خود ازین
امور جزئیہ نیز می نوازد ونصب بمنصبی می فرماید یا ہمہ مناصب عطا مے نماید
ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم واز گذشت این ہمہ
مراتب کلیہ وجزئیہ مرتبۂ محمدیت خالصہ است علے صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ
کہ مجدد این ہمہ مراتب ومحیط ہمہ ہاست وتوہم تفوق بران تا شئے از جہل و
خطا کہ ممتنع التجوز است زیرا کہ کمالات نبوت کہ مرتبۂ کلیہ عالیہ است نیز
معنے عام است ومتعلق بنبوت مطلقہ است وشامل است نبوت ہر نبی را
ولہذا خصائص جزئیہ آن مثل کمالات رسالت واولوالعزمے وغیرہما
اشرف وفوق آن نظر بخصوصیت آنہا بزرگان متقدم بیان فرمودہ اند
وہر یک منصبے را زیر قدم ہر یک نبی محسوس نمودہ اند ومنصب محمدیت خالصہ
مفہوم اخص است ومتشبث بذیل اشرف المخلوقات علیہ الصلوۃ والتسلیمات

محبت ما محبت محمد است و دعوت ما دعوت محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
این طریقہ را طریقۂ محمدیہ باید گفت کہ ہمان طریق محمد است علیہ السلام
و ما از طرف خود چیزے بران نیفزودہ ایم سلوک ما سلوک نبویست و طریقۂ
ما طریق محمدی انتہے مکشوفہ منہا چون سالک را حضورے در باطن
پیدا می شود و آگاہی بحق سبحانہ در دل ظہورے نماید و اکثر اوقات
او تعالی را حاضر و ناظر با خود می یابد و کیفیات و حالات سرور و انشراح
و انبساط و خوف و ادب و شوق حسب اختلاف اوقات بسبب آن حضور
مع اللہ در او ہویدا می گردد این زمان او را داخل در دائرۂ ولایت عامہ
کہ ولایت صغری ست می شمارند و باب تجلی افعالی بر قلب او درین جا
کشادہ می شود و اذواق و مواجید غریبہ روی می دہد و در زمرۂ عوام الاولیا
محسوب مے گردد و چون در باطن او شہود قوی و معیت راسخہ ظہور میکند
کہ افضل الایمان ان تعلم ان اللہ معک حیثما کنت و معاملہ کالمحسوس
بحاسۂ بصر می شود و معاملات الہامات بر نہج بے کیفی و تنزیہ بمیان می آید
و جواب و سوال با رب خود بلا واسطہ مظاہر مشہود کردہ مے شود و
قرب دائمی پیدا می گردد او را فائز بمرتبۂ ولایت خاصہ کہ ولایت
کبری است میدانند و دروازہ تجلی صفاتی بر قلب او درین موطن
کشادہ می شود و لطایات و الطاف خاصہ مشرف می شود و در زمرۂ
خواص اولیا شمار کردہ می آید و چون او را استغراق کلی در شہود و ہیمان تام
میسر مے گردد و مطلق از شعور خودی پاک مے شود و بکلہ مانند ملائکۂ
مہیمنین مستغرق در مشاہدہ می گردد و ہمگی حال او موافق لا یعصون اللہ
ما امرہم و یفعلون ما یؤمرون می شود بالغ بمرتبۂ ولایت اخص کہ ولایت
علیاست می شناسند و راہ تجلی شیونات ذاتیہ بر قلب او درین مقام
کشادہ می شود و حیرت و استہلاک تام نصیب می گردد و در زمرۂ اخص الخواص

باشد وبعض را نباشد وبعضی را بعض اوقات بود وبعض اوقات نبود
وچون این قرب امکانی مخصوص بحقیقهٔ ممکنه است ومختص بمرتبهٔ عبودیت
درحق بندگان الٰهی وعباد الله نافع تر ومفید تر وفاضل تر از قرب
وجوبی است که این قرب از کمالات ایشان است وآن قرب از کمالات
رحمان ایشان را ازان قرب وجوبی چه حاصل که آن قرب حق تعالے
را با هر شجر وحجر است وبا قرب امکانی قرب وجوبی خود البته جمع است
پس قرب خواص بندگان وچندان می باشد نسبت بقرب دیگران
باعتبار قرب حق با ایشان وقرب ایشان باحق وممتاز با متیاز یحبهم ویحبونه
مے شوند ومشرف بشرف رضی الله عنهم ورضوا عنه می گردند ومراتب
این قرب در بندگان حق بسیار ست علی تفاوت الدرجات فی الاستعدادات
والملکات والخیرات والادراکات وچون این قرب امکانی بدرجهٔ
اتم می رسد وملکهٔ این نسبت حاصل می گردد ما نا بقرب وجوبی می شود
که احتمال زوال ندارد وهیچ گاه زائل نمی شود چه در حالت
نوم وچه در حالت یقظه وچه در حالت قبض وچه در حالت
بسط وچه در حالت عسر وچه در حالت یسر وچه در حالت صحت وچه در
حالت مرض وچه در حالت موت وچه در حالت حیات واین حالت
غیر معزولی در مقام کمالات نبوت نصیب می گردد وقرب ولایت این
قدر قوت ندارد زیرا که در اصل این نسبت انبیاست علیهم السلام و
ایشان غیر معزولین می باشند بیچاره اولیا در خطر عزل ونصب گرفتارند و
سررشته نسبت ایشان نا استوار نسبت ولایت نسبت مریدی اخلاص ست
وان المخلصین علی خطر عظیم ونسبت کمالات نبوت نسبت مرادی واجتباست
والله یجتبی من عباده من یشاء در ین نسبت احتمال زوال نیست که مضاف
باجتبار حق ست وحق غیر متغیر ودران نسبت احتمال زوال است که مضاف

در ہمہ موجودات مقیدہ بنظر بصیرت دائما مع ذوق وشوق وہمیشہ ملتذ
ومعمور بودن لبکہ این کیفیت ویکے مشرف گشتن بحالت توحید شہودیست
وآن شہود وحضور ذات واحد حق ست علی الدوام بلا ملاحظۂ اعتباری
از اعتبارات کونیہ ومسرور وملتذ بودن باطن باین حالت وجذب
کشیدگی دائمی الی اللہ علی نہج مجہول الکیفیۃ وحاصل این ہردو توحید
یک ہست یعنی خلاص قلب از گرفتاری ما سوے اللہ وخالے کردن دل
از خطرات وتعلقات ماسوی وتوسل تام بذات او تعالے وانقطاع
از ما سوے الکون کہ مسمی بالغیر است پس کسیکہ بحاصل این ہردو توحید رسید
یعنی بکیفیت مذکورہ مشرف شد برابر ست کہ علم آن ہردو توحید ہم حاصل
کردہ باشد یا نہ کردہ باشد ومفصل مصطلحات را داند یا نداند او داخل
اولیاست اگرچہ در زمرۂ محققین داخل نیست وکسیکہ علم این ہردو توحید
پیدا کردہ یعنی کہ مصطلحات را آموختہ وفہمیدہ بآن حالت نرسیدہ وباطن
را از گرفتاری ما سوا آزاد نہ ساختہ وبحضور وشہود حق معمور ننمودہ داخل در
علمای این فن ومتقلدان ست ودر زمرۂ اولیا داخل نیست واگر نعوذ باللہ
جادۂ شریعت را گذاشتہ سخنان واہی مے گوید چنانچہ رائج الوقت ست
متقلد ہم نیست ملحد است ومطالب این علم را ہم نہ فہمیدہ وظاہر عبارات محققین
را نیز نہ دریافتہ وپے بمرادات ایشان نبردہ از غلطے فہم خود در ہلاکت
افتادہ وکسیکہ ہم علم این ہردو توحید دارد وہم بآن مقام فائز گردیدہ
وباطنش معمور بمعیت حق ست وظاہرش آراستہ بآداب شریعت عارف
محقق ست وولی اکمل مکمل منتہا آدم ست کہ بسبب مظہریت جمیع اسمائے الٰہیہ
خلعت خلافت اللہ پوشیدہ وبمعاملات بے انتہا از عنایات والطاف
حق سبحانہ فائز گردیدہ کہ نہ تجلیات حسن الٰہی را تمام است ونہ اشواق عشق
انسانی را انجام اوست کہ قطب مدار عالم است قطب مدار عبارت ست از

باخلاص عبدیست و عبدیت را سر متغیر آیهٔ کریمه ان الله لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا
ما بانفسهم در حق اہل نسبت مریدیه است منهـا بدانکه یکی علم توحید وجودیست
و آن دانستن چند مقدمه است که از ترتیب آن وحدت مرتبهٔ وجود
منتج می گردد و این علم را صوفیان علم تصوف می خوانند و برای فهمانیدن
این مطلب چند امثله مانند تمثیل آب و موج و حباب و امثال آن بیان
می کنند و بنای این مقصد بر چند اصطلاح مقرر کرده اند که عبارت
از وحدت و واحدیت و ارواح و مثال و شهادتست و چند الفاظ
برای بیان مطلب خویش مصطلح نموده اند که لاتعین و تعین اول و حقیقهٔ محمدیه
و اعیان ثابته و صور علمیه و فیض اقدس و فیض مقدس و قرب نوافل
و قرب فرائض و اعتبار و لا اعتبار و اطلاق و تقید و جمع و فرق و تنزلات
و غیرها باشد و تنزلات خمسه را حضرات الخمس هم می گویند و یکی علم توحید
شهودیست و آن دانستن چند مقدمه است که از ترتیب آن وحدانیت
ذات حق تعالی و عدم جواز انفکاک وجود از ذات واجب و ظهور موجودات
باظهار همان یک نور وجود که مقتضای ذات واجب تعالی است منتج
می گردد و این علم را متکلمین داخل در علم کلام می دانند و بزرگان علم
حقیقت تعبیر می کنند و جدا از علم کلام می شمارند و برای فهمانیدن این
مطلب چند امثله مانند تمثیل عکس و آئینه و شخص و امثال این بیان
می کنند و بنای این مقصد بر چند اصطلاح مقرر کرده اند که مرتبهٔ ذات
و شیونات ذاتیه و صفات و اسما و ظلال اسما و لا امکان و عالم امر و عالم
خلق باشد و چند الفاظ برای بیان مطلب خود مقرر نموده اند که اصل و
ظل و اصل الاصل و قوس و دائره و مرکز و عکوس اسما و عدمات اعتباره
و حقائق ممکنات و غیرها باشد و دیگر ازین قبیل اصطلاحات بسیار است
و یکی مکیف شدن بحالت توحید وجودیست و آن مشاهدهٔ وجود مطلق ست

دگاه باشد که شخصی از محمدیان خالص خدا و ندا این همه مناصب باشد اما
دست صاحبان مراتب سافله تا ندروهٔ علیای این منصب نمی رسد گو
قطب ارشاد هم باشند و قیوم زمانه هم بود و فتح باب علم لدنی بر قلب صاحب
این منصب از لوازم است و اوست که کاشف سر مبهم ست مراد از سر مبهم
امر مبطن ست که شامل همه اسرار مبهمه است و اسرار مبهمه عبارت از معانیت
که قبل از زمان این عارف کسے بآن متکلم نگردیده باشد و هم مراد از اسرار
مبهمه رموز و غوامض ذات و صفات و اسمای آلهیه و اسرار شریعت و مقامات
طریقت و نکات حقیقت و دقائق معرفت ست و هم منظور از اسرار مبهمه
خفیات حقائق جمیع موجودات ست عموماً که انسان کامل اکمل آنرا بیان
می نماید و از و همه اسرار حکمت آلهیه می کشاید اوست که خلاصه ایجادست
یعنی حاصل همه کائنات ست و زبدهٔ تمام مخلوقات و مقصود از خلقت همه
موجودات وجود انسانی ست چنانچه در حق فرد اشرف و اتم و اکمل آن
علیه الصلوة و السلام وارد ست لولاک لما خلقت الافلاک و اوست که
صاحب ارشادست یعنی رهنمای خلق الله ست بسوے حق تعالے و بیان
راه هدایت چنانچه باید می نماید و ارشاد مفصل می فرماید و مراتب
ارشاد علی تفاوة الاستعدادات بسیار است و هر که در وقت خود نسبت
به ابنای زمان ارشاد اتم دارد و حقائق و معارف جدیده مفصل مطابق
منقول و معقول بوجه احسن بیان می کند و معیت اقوی با حق سبحانه پیدا
کرده و معاملات قرب او کالمحسوس بجاسهٔ بصر است و کشف و عرفان او
از همه تند تر است و توکل صرف نزد این راه گرفته و تحمل محض را حلهٔ خود
ساخته و اخلاق و اوضاع جمیله دارد و صاحب اعمال و اقوال پسندیده است
و جامع تر در کمالات صوریه و معنویه از اکثرها ست پس او سزاوار آن می باشد
که او را بمنصب قطب ارشادی سرفراز فرمایند و این قطب هم در زمان خویش

فرد کامل انسانی که در وقت خود یگانهٔ آفاق می باشد و فیض وجودے که
از جناب اعلی بر همه ممکنات می آید اول از همه موجودات عالم بر باطن
قطب مدار می آید بعد ازان بوساطت او این فیض مع لوازم خود که حفاظت
وحمایت و رزق رسانی وغیرها باشد بر تمام عالم منبسط مے گردد و این
خدمتی ست از خدمات الٰهیه بهر کسے خواهد از بندگان عطا مے فرماید
و هیچ زمانه از قطب مدار خالی نمی باشد که مدار عالم بر وجود اوست
چنانچه وجود خط دائره پرکار موقوف بر وجود نقطهٔ مرکز آن ست و
کشف کونی در باطن این قطب غالب می باشد و عبادت و ریاضت
بدنی بیشتر از وسے انجام می شود و اکثر از تحصیل علم ظاهر کم نصیب می بود
و رجوع عوام الناس بسوی او بیشتر مے باشد و تصرف و کرامات ازو بظهور
مردمان بسیار می آید و صاحب نسبت جهلی می باشد چنانچه بعضے را این
منصب خود هم خبر نمی بود و علی الاکثر مستور الاحوال می باشد و هر چند که
اهل این خدمت را قطب سافل می دانند در مقابل قطب ارشاد که
قطب عالی ست اما باز عزیز الوجود ست و تحت مرتبتین قطبین مراتب
بسیار است از اهل خدمات که اهالی آنها را ابدال و نقبا و اوتاد می گویند و سوای
این خدمات مناصب بسیار است در مرتبهٔ ولایت و این همه اهل خدمات
و غیرهم مع قطب مدار تحت احاطهٔ قطب ارشاد می باشند و گاهے چنان اتفاق
می افتد که هر دو قطبیت یکجا هم جمع می شود و آنکه قطب ارشاد داشت همان
شخص قطب مدار هم می بود که قیومیت عبارت از همین جامعیت است
و قیوم زمانه چنین شخص را گویند لیکن قطب مدار قطب ارشاد نمی شود و
عادت الله به همین سنت جاریست و منصب محمدیت خالصه محیط این همه
مراتب قطبین وغیرها است و محدد درجات قرب و اقربیت ست و متمم
مراتب کمال و اکملیة و همه از تابعان آنحضرت صاحب این منصب اعظم می باشند

صفاتیست چمن امتیاز ایشان را سرسبزمی دارد جامع مرتبہ تنزیہ وتشبیہ اند
وباوجود تفرقۂ مراتب تشبیہات ہمان متوجہ تنزیہ باآنکہ کلمۂ ہمہ اوست
برزبان نمی آرند ہیچگاہ خبراو درخاطر ایشان راہ نیافتہ وباوجودی کہ
بحرف عینیت واتحاد لب نمی کشایند خبر یکے در دل ایشان قرار نہ گرفتہ
حال توحید از شمع بواطن ایشان روشن است چنانکہ قال توحید نقل مجلس
ہر انجمن معنی التوحید اسقاط الاضافات از آئینہ قلوب مصفای این پاکان
جلوہ گراست وسررشتۂ اقامت حدود اللہ درکف این نائبان آن سرور
علیہ الصلوۃ والسلام غرض کہ نسبت اصیل ولطیف این بزرگواران مع اللہ
بس عظمی ست ورابطہ ایمان ومحبت این برگزیدگان مع الرسول نہایت
اقوی درظاہر وباطن سالک مسلک نبوت اند ودرصورت وحقیقت
تابعان اتم شریعت گویا مقصود از آفرینش نوع انسانی ظہور وجود شریف
این چنین بزرگان بابرکت ست والحق کہ قرب الطفے کہ این برگزیدگان را
مع اللہ حاصل می باشد مقتبس از مشکوۃ قرب نبوت است وصاحب کمالات
نبوت اند وقدم بقدم شارع خود علیہ الصلوۃ والسلام سیر وند وازین بیان
علی الخصوص اہل خانوادۂ مجددیہ بارک اللہ فیہم بسیار صحیح النسبۃ اند وحضرت
مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ کہ بقوت تمام عالم ظاہر وباطن بودہ اند
اکثر مصطلحات مقامات سلوک درین طریقہ وجیعہ زیادہ فرمودہ اند والحال
خلفاء ایشان برہمین وطیرۂ مصطلحۂ ایشان سالکان را سلوک می کنانند و
بشارات موافق اصطلاح ایشان می دہند گو این بیچارگان سر آن در نیابند
یا نہ وحقیقت آن را فہمند خواہ نہ فہمند ان شاء اللہ تعالی در قبر وروز قیامت
نتائج وثمرات این نسبت ایمانیہ را خواہند دید وآن اصطلاحات قدیمۂ
حضرات خواجگان اقدمین قدس اللہ اسرارہم گویا بالفعل در سلسلۂ ایشان
مفقود شدہ یعنی بالقلب ماندہ وکاروبار دیگر برائے سالکین برپا کردہ اند کہ

یگانۂ عصر می باشد و اول نور ہدایت از جناب الٰہی بر قلب چنین شخص مے تابد بعد از ان بتوسط او در ہمہ عالم منبسط مے گردد و ہمہ اولیا و عرفا و علما و صلحا و اتقیای وقت در ضمن این قطب می باشند و از باطن او فیض می یابند گو از حال خود خبر دارند یا ندارند و آن قطب را ہم از حال بعض خبر بود یا نبود اما بروز قیامت این معاملہ آشکار خواہد شد و ہر یک بموجب منصب و پایۂ خود پیش ملک حقیقی جل شانہ خواہد استاد بالجملہ این قطب ارشاد در اکشف الٰہیات بقوت تمام مے باشد و کشف کونی ضعیف می بود لعلو رتبۃ و قوۃ نسبتۃ بالعلویات و ترشح علوم لدنیہ بر قلب او مدام می باشد و بقدر ضرورت از علم ظاہر ہم با خبر مے بود و ہمہ حجابات نورانیہ و ظلمانیہ از میان بر می خیزد و مطلق شک و تردد و خفا در ہیچ مطلبے او را از مطالب شریعت و طریقت و معرفت و حقیقت نمی بود و صاحب قربت عظمی و منزلت کبری عند اللہ و رسولہ علیہ السلام می باشد و قبولیت او در ہر دل بعجب لطافت مے بود مگر کسانیکہ قلوب آنہا داخل در تعریف کالحجارۃ او اشد قسوۃ اند و استقامت از خصائص قطب ست و بظاہر ہم او را از مقام خویش کم اتفاق حرکت مے افتد و برای دنیا خود البتہ مطلق حرکت نمے کند بارے کمالات انسانی و مراتب افراد کاملہ آن تا کجا بیان نمودہ آید کہ از حد شمار بیرون است منہا رہروان طریق اصوب و مشتاقان لقاء رب استقامت بر شریعت دارند و محو در مشاہدۂ کردگار اند و ہر یک از چنین کاملان صاحب شریعت و اہل حقیقت می باشد و بالاخصیۃ ازین خواص اولیا اصحاب طریقۂ علیہ نقشبندیہ ممتاز اند کہ بعجب قوت ایمان ثبات قدم بر جادۂ شرع شریف دارند و بطرفۃ کشش باطنی منجذب بسوی دلدار اند جذبۂ آنہیہ گویا تمام و کمال بحصۂ ایشان رسیدہ و آداب شرعیہ کما ہو حقہا از ایشان ادا گردیدہ نسبت بے کیف ذات بحت از صحاب بواطن اینہا مے بارد و تجلیات اسمائیہ و

کردہ اند برای تفہیم ہمین یک مسئلہ بتنزل کہ باندک فہمانیدن ذہن نشین
می گردد نفرمودہ اند آن معاملہ دیگر است کہ بہ بعثت انبیا علیہم السلام تعلق
دارد و آن قرب علحدہ است کہ بے مشرف شدن بشرف اسلام نصیب
نمی گردد و در حقیقت این قرب خاص کہ نتیجہ ایمان بخدا و رسول و ثمرۂ ادای
صوم و صلوۃ و تلاوت قرآن و تذکر کلمہ طیبہ است چنانچہ اکابر این طریقہ
را میسر گشتہ در دیگری بنظر نیامدہ و چون نظر کشفی را سر دادہ مے شود
آنچنان شکوہ و حشمت نسبت خواجگان متقدمین رضے اللہ تعالے عنہم
اجمعین بنظر می آید کہ حضرت مجدد الف ثانی رضے اللہ تعالی عنہ ہر چند بہ تزیین
تشریح و تفصیل دیگر کمالات باطنیہ قدر این طریقہ را افزودہ اند و صد چندان
نمودہ اند اما باز بموجب السابقون السابقون اولئک المقربون از مقتبسان
نور نسبت ایشان مشہود می شوند و بسیار حقوق حضرات خواجہا بر ذمہ
ایشان ست کہ در نفس الامر از عہدۂ ادای آن نمے توانند کہ برایند چنانچہ
گردن ما محمدیان خالص زیر بار احسانہای ایشان و عنایات حضرات
خواجگان ست جزاہم اللہ تعالے عنا خیر الجزا سبحان اللہ حضرت خواجہ
بہاء الدین نقشبند رض کہ زبدہ و خلاصۂ خواجگان متقدمین و سرچشمۂ این
طریق اند و خلفای ایشان رضے اللہ تعالی عنہم عجب ذوات حالیات داشتند
و خداوند نسبت خاص نبویہ بودند سیا خواجہ عبید اللہ احرار کہ ایشان را
نقشبند ثانی می گویند عجب صاحب منزلت عظیمہ اند لائق و سزاوار شیخی و
ہدایت بودہ اند گویا جامہ ارشاد بر قامت شریف ایشان دوختہ شدہ بود
کہ چنین استعداد شیخت مع کمال قوت ارشاد کم جمع می شود لہذا ارشد و
شہرۂ ایشان در زمان ایشان بسیار گشت و سلاطین و امراہم رجوع
آوردند و اسباب ظاہری و تجمل دنیوی نیز جمع گردید و در متاخرین این
سلسلہ حضرت خواجہ عبد الباقی المعروف بباقی باللہ عجب نفس مقدس مطہر

البعد از روی علم و بیان و اقرب از راہ عمل و مواظبت آنست اعنی انچہ
از مکتوبات شریفہ و دیگر تصانیف ایشان شرح مقامات باطنیہ مفہوم
می شود راہ بس دور و دراز و متعسر الحصول معلوم گردد و ہمت از تحصیل آن
یاس ہم می رساند بلکہ عقل استبعاد می نماید و منکرین خود باور نمیدارند
و انکار محض می کنند و معتقدین اکثر نافہمیدہ مقراند کہ محل اعتماد نیست
و اعتباری ندارد اما درین قسم بیان ہم حکمتہاست کہ استعدادات اہل
زمان ایشان و حوز قوت ناطقۂ ایشان مقتضی ہمین تعبیرات بود و الحق
تا کہ باین نہج عظم و شان و استعارات مشبہہ بیان مقامات و مراتب باطنیہ
کردہ نشود این عوام نافہم اعتباری نمی نہند و بخاطر نمی آرند و براہ نمی آیند
و فائدۂ معتد بہا بر نمی دارند فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ و انچہ در سلوک ایشان
بعمل می آید و از برکت اصحاب ایشان و از مواظبت اشغال و اعمال معمولۂ
ایشان کیفیت حضور و شہود و جمعیت باطن و خلو قلب از خطرات ما سوے
حاصل می گردد معلوم می شود کہ این راہ بس اقرب ست و فی الواقع موصل
الی الحق و الی رسولہ بطریق اسہل ست چنانچہ اگر منصفی قدرے آگاہی
باطن و نسبت مع اللہ و بہرۂ از عقل و شعور داشتہ باشد بہ بیند کہ انچہ در
زمان قلیل باندک دریافت صحبت خلفاء ایشان باطن سالکان مبتدیان
اینہا را حضور و جمعیت و نورانیت ایمان و اتباع شریعت حاصل ست
در اکثر صاحبان طرق دیگر کہ خود را از منتہیان می شمارند نخواہد بود نہایت
کمال دیگران مطالعہ وحدت وجود و مشاہدۂ وحدت در کثرت ست
کہ بر افواہ و السنۂ عوام ہم جاریست و ہر ہند و و جوگی بآن متکلم است و برای
حصول این کیفیت ایمان ہم شرط نیست کہ ہمہ فرق کفار نیز از ان گفتگو
دارند و سریان وجود را در موجودات می یابند پس حضرات انبیاء علیہم السلام
برای ہمین قدر رسل مبعوث نشدہ اند و آن ہمہ جدال و قتال کہ با کفار

از گناہان می کنانند و خود بہم ہر وقت توبہ از مرج ہواہای نفسانیہ و ہوسہای طبیعیہ می کنند بلکہ تائب از گناہ شعور ہستی و انانیۂ خویش می شوند و خود پرستی وتن پروری را معصیت کلی پنداشتہ منشاسہ شرور و فسادہا می دانند و ہر لمحہ تکرار کلمۂ لاحول ولا قوۃ الا باللہ نمودہ بالکل خالی از توہم خودی می گردند وچون این کیفیت توبہ از گناہان ظاہر و باطن در نفس ثابت مے شود وظاہر و باطن سالک پاک ازین الواث می گردد بشارت مقام صلاح کہ مرتبۂ از مراتب قرب حق ست می دہند و در زمرۂ اولیائی کہ مسمے بہ صالحین اند حساب می نمایند و بموجب واذکر ربک فی نفسک تضرعا وخیفۃ ودون الجہر من القول بالغدو والآصال ولا تکن من الغافلین وحسب الحکم ادعوا ربکم تضرعا وخفیہ انہ لا یحب المعتدین ذکر اسم اللہ را در نفس مدرکہ حقیقت قلب ست راسخ می گردانند و در ابتدا برای آموختن ذکر باین طور تعلیم می کنند کہ زبان بکام چسپاندہ چشم بستہ سرنگون شدہ بطرف پستان چپ کہ جای قلب صنوبری است لحاظ نمودہ متوجہ قلب خود گشتہ بدل مانند خطرہ واردہ کہ در دل می آید بلا حرکت زبان و بے شراکت نفس ہمین کلمہ اللہ اللہ را بایدگفت وچون این ذکر قلبی قائم می گردد بہمین قسم بلطائف دیگر کہ لطیفۂ روح و سر وخفی واخفے ونفس باشد ذکر می کنانند وچون تمام بدن ذاکر می گردد این را ذکر سلطان می خوانند وچون این کیفیت ذکر قوت میگیرد بشارت مقام ذکر کہ مرتبۂ از مراتب قربت ست می دہند و در طائفۂ اولیای کہ مسمی بذاکرین اند شمار می کنند و بموجب قل اللہ ثم ذرہم چون در قلب تذکر این اسم مبارک جا می گیرد و بسبب استیلاے این ذکر قلبے خطرات کم می آید درین حالت بشارت مقام تذکر خالص می دہند و در زمرۂ اولیای کہ مسمی بہ متذکرین اند حساب می نمایند واگر حسب بشریت درین تذکر نسبت بہ شدت ذکر فتوری واقع می شود وغفلتی راہ می یابد موافق

داشتند و صاحب نسبت صحیحهٔ نقشبندیه بودند قطع نظر ازین که ایشان از
خداوندان نعمت و اہل حق ماانند فقیر بالذات سخت معتقد جناب ایشان ست
مرا بالطبع اوضاع بے تکلفانه و معاملات بے نفسانه ایشان که مسموع گشته
نہایت خوش می آید الحق که فانی فی الله و باقی بالله بودند و اگر حضرت
مجدد در چنین مرشد ملک سیرت نمی یافتند در حین حیات ایشان این قدر
بعلو مرتبه ترقی نمی فرمودند اذار الله شآبیب اسبابه

بیان سلوک طریقهٔ محمدیه باید دانست که بزرگان و اکابر ہر طریق
از طرق ارباب سلوک در امت مرحومه محمدیه برای ایصال الی الله
اشغال و اذکار و ریاضات و مجاہدات وضع کرده اند و ہر کس بہر طورے
که راه یافته بدان راه تابعان خود را دلالت نموده و ہمان طریق را اقرب
طرق پنداشته طالبان را بآن طریق رہنمائی نموده چنانچه اکساب ہر طریق
بنہج علحده است بعضے امر بمراقبات می فرمایند و مشغول بلطائف باطنیه
می گردانند و بعضی حکم بمطالعه وحدت در کثرت می کنند و متوجه بحواس ظاہره
می سازند و بعضے تصور مرشد می آموزند و بعضے پاس انفاس تعلیم مینمایند
و بعضی ذکر جہر و بعضے ذکر خفیه تلقین می کنند و بعضے حبس دم و نفی اثبات
می کنانند و امثال این بسیار چیزہاست مانند انہد و نصیر امحمود او ذکر
حدادی و ذکر اره و ذکر قمری و ماشا کلہا که بدان امرے فرمایند و سالکان را
مشغول می گردانند و اگرچه محمدیان خالص نیز مثل دیگران بموجب تبعیت
مرشدان خود در اوائل حال اشغال و اذکار معموله طریقهٔ نقشبندیه و قادریه
که از پیران رسیده آمده است تلقین می فرمایند و القاء نسبت باطن توجه
و مراقبه بوضع شیوخ مجددیه می کنند امّا در اواخر کار محض بتوسط کلام الله
ترقیات حاصل می نمایند و ہمین امام مبین را که قرآن مجید باشد پیشوای خود
مے سازند اعنی بموجب یقبل التوبة عن عباده و انه کان توابا اول توبه و استغفار

صاحبان این مرتبہ است و بموجب سنریہم آیاتنا فی الآفاق وفی انفسہم حتی
یتبین لہم انہ الحق بمشاہدۂ صنائع و بدائع قدرت آلہیہ در مرتبۂ آفاق
و معائنہ کمالات و ظہورات صفاتیہ و اسمائیہ او سبحانہ در عالم انفس طی مراتب
علم الیقین و عین الیقین کردہ بمرتبۂ حق الیقین فائز مے گردند درینحالت
بشارت مقام تحقیق می دہند و داخل در جماعۂ اولیائے کہ مسمی بمحققین اند
می شمارند و بموجب وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ رب العالمین سے نفی
ارادات و مرادات خویش کردہ اسقاط اضافت قصد و ارادہ از طرف
خود نمودہ بالکل خالی از خواہشہائی طبیعیہ و نفسانیہ گشتہ تابع مشیتہ اللہ
شدہ مرید ارادۂ فعال لما یرید مے گردند درین حالت بشارت مقام
نفی ارادات و نفی مرادات مے دہند و داخل در زمرۂ اولیائے کہ مسمے
بہ مرادین اند مے دانند و بموجب من یتوکل علی اللہ فہو حسبہ ترک اسباب
دنیویہ و علائق فانیہ باطنا کردہ اعتماد کلی برزاقیہ حق و وکالت مطلق
او تعالی می نمایند و بالکل حجاب اسباب از خاطر مرتفع مے گردد و غیر از
امر مو ہو مے نمی نماید و سوای دروازۂ مشاہدہ مسبب نمی کشاید درینحالت
بشارت مقام توکل معنوی می دہند و در زمرۂ اولیائے کہ بمعنی گویا از
جملہ متوکلین اند می پندارند اما چون این حالت قوت مے گیرد ظاہر
و باطن یک شدہ توکل صوری با توکل معنوی جمع می گردد اعنے در ظاہر
ہم بلا اسباب مقررۂ دنیویہ بوضع درویشانہ گذران میسر مے آید و درین
حالت بشارت مقام توکل حقیقی می دہند و در جماعۂ اولیائے کہ مسمی بہ
متوکلین محبوبین اند می شمارند کہ واللہ یحب المتوکلین الحمد للہ ثم الحمد للہ
علیہ توکلت و علیہ فلیتوکل المتوکلون و بموجب ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم
ولا ہم یحزنون چون حزن خوف ما سوی اللہ از باطن دور مے شود اعنے
حزن مفرط از حد و خوف زیادہ از مقتضاے طبیعی کہ حجاب مشاہدہ گردد

واذکر ربک اذا نسیت باز متنبہ شدہ سررشتہ دوام ذکر را از دست
نمی دہند تا اینکہ بالکل از زوال ذکر محفوظ گشتہ مبشر باین معنی میگردند
کہ یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبہم و دریں حالت بشارت مقام
صلوٰۃ دائمی کہ مرتبہ از مراتب قرب ست میدہند کہ ہم فی صلوتہم
دائمون وصاحب این حالت راداخل درجماعۂ اولیائے کہ مسمے بہ
مصلین اند می شناسند وبموجب وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ
قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون چون تحمل شدائد و بلایا بسبب قوت
نسبت حضور و غلبہ حالت معیت در باطن پیدا می شود و خاطر از وجدان
مکروہ و فقدان مرغوب پراگندہ نمی گردد بلکہ از رسیدن مصیبت زیادہ
رجوع الی اللہ بہم میرسد دریں حالت بشارت مقام صبر می دہند و در
جماعۂ اولیائے کہ مسمی بصابرین اند می شمارند وکذا الشکر وغیرہ من الحالات
والمقامات وبموجب واللہ بصیر بالعباد وعلیم بما فی الصدور ویعلم سرکم وجہرکم
از تصور معانی این آیات کیفیت حضور و آگاہی در باطن بہم مے رسانند
و در ہر وقت و ہر جا بسبب حالت ادب و مشاہدۂ رب معمور مے باشند
وبطالعہ واللہ بکل شئی محیط وعلی کل شئے شہید وعلی کل شئے قدیر احاطہ
بے کیف و شہادت بلا کلام وقدرت بلا عجز حق تعالے را مدام در چشم
بصیرت نصب العین می دارند و دریں حالت بشارت مقام معیت کہ مرتبہ
از مراتب قرب ست می دہند واہل این مقام راداخل در گروہ اولیائے کہ
مسمی بہ مقربین اند مے دانند وبموجب ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق اسقاط
ہمہ اضافات وجود یہ از طرف خود کردہ سراپا مملو از نور وجود موہوب
حقانی گردیدہ فانی فی اللہ و باقے باللہ می شوند وچون این حالت قوت
می گیرد بشارت مقام اصطفا می دہند و داخل در زمرۂ اولیائے کہ مسمے
بابدال اند می شمارند وکریمۂ اولئک یبدل اللہ سیاتہم حسنات شرح احوال

کے لطیفہ قلب زیر قدم حضرت آدم علیہ السلام کے اور لطیفہ روح زیر
قدم حضرت نوح وحضرت ابراہیم علیہما السلام کے اور سر زیر قدم
حضرت موسی علیہ السلام کے اور خفی زیر قدم حضرت عیسی علیہ السلام کے
اور اخفے زیر قدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے **حضرت**
شیخ ابو الرضا کے نزدیک سر خفی اخفے اعتبارات روح کے ہین یعنی
وہی روح ایک اعتبار سے سر ہے اور ایک اعتبار سے خفی اور ایک اعتبار
سے اخفے اور بعض اکابر سب لطائف مذکورہ کو قلب مین فرماتے ہین
واللہ اعلم **مبدء ومعاد** مین حضرت عیسی علیہ السلام کو حضرت موسی علیہ السلام
سے افضل تحریر فرمایا ہے اور مکتوبات شریفہ امام ربانی رح مین حضرت
موسی علیہ السلام کو غلبہ کمالات نبوت کا اور حضرت عیسے مین غلبہ کمالات
ولایت کا لکھا ہے تو مطابقت بین القولین اس سی معلوم کرنا چاہیے
کہ حضرت عیسی علیہ السلام بعد نزول کے اتباع شریعت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا فرمائینگے تو یہ جامعیت آپ کی بہ نسبت حضرت موسےٰ
کے ظاہر و باہر ہے **انوار** لطائف خمسہ مین بھی اختلاف ہے ع قلندر
ہرچہ گوید دیدہ گوید ⁂ **غنی** شاکر افضل ہے یا فقیر صابر یہ بحث
فروعات مین ہے **فقہ** احکام ظاہر قرآن وحدیث کی اجتہاد ہے
فقہای مذاہب اہل سنت وجماعت کا علیہم الرحمہ اور فقہ رموز باطن
کتاب وسنت عرفان ہین اولیاء اللہ کے **مرشد** کامل وہ ہے جو
معاملات کو معلوم ومعقول ومشہود ومکشوف کردے مرید پر **حضرت** کو
بارہا لوگون نے کعبہ شریف وغیرہ مین دیکھا ہے قال بعضہم ارواحنا اجسادنا
اجسادنا ارواحنا **ایک** صاحبزادہ حضرت قبلہ کے سید ومیان صاحب
تھے ابتدا سے اون کو جذب قوی تھا مزار مبارک اونکا جوار مسجد شریف مین ہے
رسالہ حسن معاملہ مین جو ایک بزرگ کا بیان ہے کہ منکر نکیر سے مذاق

رفع می گردد و اطمینان کلی حاصل می شود بشارت مقام مامون میدہند

ومن دخله کان آمنا و بموجب یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک
راضیۃ مرضیۃ چون رضای تام و اطمینان کلی نصیب مے گردد و بشارت
مقام رضا و اطمینان می دہند و بموجب الا للہ الدین الخالص چون از
خلوص حقیقی کہ فوق آن مرتبہ در مراتب قرب الٰہی متصور نیست و اقرب
بحضرت ذات بحت و اشمل بہمہ صفات کمالیہ حقانیہ است و اجمع جمیع
اسمار حسنار ربانیہ است بہرۂ اتم می یابد بشارت منصب محمدیۃ خالصہ
می دہند و علی ہذا القیاس جزئیات بشارات و مقامات و حالات
سلوک طریقہ محمدیہ بسیار است کہ بر صاحب این نسبت خود بخود در تلاوت
عمہ آن شریف منکشف خواہد شد راہ دریافت آن نمودیم و پردہ از
پیش نظر باطن کشودیم کہ القلیل یدل علی الکثیر اللہ اللہ گوش الہام نیوش
محمدیان خالص در ہر مقام از ہر پردہ کہ باشد غیر از صدائے کلام اللہ
نمی شنود و دیدۂ بشہود آرمیدہ مومنان صادق در ہر آئینہ بہر صورت
کہ بود جز جلوۂ تجلی الٰہی نمی بیند و لہم وجوہ ناضرۃ الی ربہم ناظرۃ انتہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ لمعۂ نور ہے حضرت نے فرمایا نسبت حضرت
خواجہ میر درد کی حضرت میرزا صاحب سے بڑھی ہوئی ہے خدا کا
فضل ہے اور حضرت پیر و مرشد نے بھی ایسا ہی فرمایا حضرت پیر و مرشد
سے راقم نے وقت ختم پڑھنے کا دریافت کیا تھا آپ نے فرمایا بعد
صبح کے یا بعد مغرب کے اسکا معمول ہی نالہ عندلیب مین تحریر فرماتی
ہین کہ ولایت صغری مین توجہ مرشد کو بہت دخل ہے کہ وہ خود اوسکا
مقام ہے اور ولایت کبری کہ ولایت انبیا ہے توجہ خاص آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسمین درکار ہے واللہ اعلم موافق تحقیق اکابر مجددیہ

سالک معارف جدیدہ نہین رکہتے اسپر حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب نے
ایک عرفان سنایا آپ کو بہت مطبوع ہوا فرمایا کہ آب زر سے لکہنا چاہیے
اور حضرت حجۃ اللہ رضہ تفسیر قرآن وغیرہ مین بہت نکات تازہ فرمایا کرتے
تہے حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نسبت نقشبندیہ وقادریہ وغیرہ
سب مین ارشاد فرماتے تہے تاریخ وفات حضرت خواجہ ضیاء اللہ
رضی اللہ عنہ کی چہار دہم ربیع الاول ہے مزار مبارک سہرند شریف مین ہے
اور تاریخ وفات حضرت خواجہ میردرد رضی اللہ عنہ کی شب جمعہ
بست وچہارم صفر ۱۱۹۵ ہجری ہے مزار مبارک دہلی شریف مین بیرون
ترکمان دروازہ ہے حضرت قبلہ نے فرمایا کہ ہماری والدہ بزرگزادی
تہین اون کی عمر اسی برس کی تہی ہر روز اسی رکعتین فرض اور نفل
پڑہا کرتی تہین آخر مین بینائی بہت کم ہو گئی تہی ایک شب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا کہ آپ نے ہاتہہ اپنا اون کی آنکہون پر
پہیر دیا جب سے بخوبی نظر آنے لگا حضرت پیرو مرشد کے صاحبزادے
میان رحمۃ اللہ صاحب اور میان نعمۃ اللہ صاحب سلمہا اللہ تعالے کا نام
حضرت صاحب قبلہ نے رکہا ہے اللہ تعالے اون کو وراثت صوری و
معنوی سے اون کے آبا کرام وپیران طریقت کی مشرف فرمائی اجماع
وقیاس کی سند علمانے آیات واحادیث سے فرمائی ہے تو اون کو بہی
جزو کتاب وسنت جاننا چاہیے اور حضرت امام شافعی رضہ کا قول ہے
کہ الفقہاء کلہم عیال ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ قادریہ حضرت غوث اعظم
رضی اللہ عنہ مین اور چشتیہ حضرت سلطان المشائخ مین مشرب محمدیہ کے
قائل ہین اور نقشبندیہ ومجددیہ حضرت شاہ نقشبند رضہ وحضرت مجدد
قدس اللہ سرہ مین نسبت خاصہ محمدیہ فرماتے ہین اور حضرت خواجہ ناصر
وخواجہ میردرد رضی اللہ عنہا اپنی نسبت ایسا تحریر فرماتے ہین بلکہ طریقے کا

کیا تہا حضرت قبلہ نے فرمایا کہ وہ مرید حضرت خواجہ ضیاء اللہ کے تہے
اور حضرت پیر و مرشد سی معلوم ہوا کہ اون کو استفادہ اعلی حضرت
شاہ محمد آفاق رضہ سے تہا حضرت شاہ گل رضہ کی تصانیف مین سے ایک
رسالہ شواہد التجدید نظر سے گذرا اور کحل الجواہر آپ کا رسالہ معمولات
مظہریہ مین ہے اور بعض مکاتیب انتباہ مین درج ہین اور مکتوبات
مناظرہ آپ کے اور شیخ ابو الرضا کے انفاس العارفین مین مذکور ہین
جب طرفین نے ایک دوسرے کا مقام معلوم کیا بحث نرہی راقم نے
حضرت پیر و مرشد سی دریافت کیا تہا صاحبزادگان مجددیہ کی نسبت
جو اوس وقت مین تہے آپ نے فرمایا نسبت مولوی مظہر صاحب کی قوی
ہے رحمۃ اللہ علیہ نسبت رسل اولوالعزم کی بمنزلۂ اصول کے ہے اور
سایر رسل و انبیا علیہم السلام اون کے توابع ہین تو اولیاء اللہ مین علے
تفاوت الاستعداد اون کی نسبتون کا بہی ظہور ہوتا ہے مولانا مولوی
سید محمد علی صاحب نے رسالۂ ارشاد رحمانی جو تحریر فرمایا مطالعہ مین
راقم کے آیا الحق کلام الملوک ملوک الکلام مولانا مولوی عبد الکریم صاحب
نے علاوہ کتب احادیث کے جو حضرت نے درس فرمایا حصن حصین تین
بار اور موطا امام محمد علیہ الرحمہ کی حضرت سے سماع کی اور گیارہ بار دور
قرآن شریف کا پایا حضرات چشتیہ کے مصنفات سے سیر الاولیا
و سبع سنابل و جامع العلوم ملفوظات حضرت مخدوم جہانیان رضہ اور
بحر المعانی نظر سے گذری تذکرہ بحر المعانی کا اخبار الاخیار مین ہے حضرت
مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کو موافق تحقیق بعض اکابر کے نسبت خلفای ثلثہ
کی بر سبیل امانت پہونچی تہی لہذا طریقۂ چشتیہ مین بہی کئی شعبہ پیدا ہوے
چنانچہ نظامیہ و صابریہ وغیرہ معلوم ہین حضرت حجۃ اللہ نقشبند
رضی اللہ عنہ کا مذکور ہے کہ آپ نے ایک جلسہ مین فرمایا کہ اس زمانی کے

ولوائح عزیمت ورخصت کمون وبروز وغیرہ ہین منجملہ کتب تصوف
کے تعرف نوادر الاصول حکیم ترمذی رسالہ قشیریہ مع شرح حدیقہ حکیم
سنائی رحمۃ مکتوبات حضرت یحیی منیری رحمۃ انوار العیون و مکتوبات حضرت
عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ معارج النبی مثنوی مولانا یعقوب صرفی رحمۃ مصباح الہدایۃ
ترجمہ عوارف فقرات حضرت خواجہ عبید اللہ احرار علیہ الرحمہ رباعیات
ومثنوی حضرت باقی باللہ رحمۃ کے اور رسائل اربعہ حضرت میر درد رحمۃ موسومہ
نالہ درد و آہ سرد و درد دل و شمع محفل نظر سے گذرے **حضرت** سے
مقامات طریقہ کو دریافت کیا تھا آپ نے اعلیٰ حضرت شاہ محمد آفاق رحمۃ
سے نقل فرمایا کہ اللہ ایک محمد برحق یہی مقام ہے **حقائق** انبیا کو حقائق
الٰہیہ سے مناسبت خاص معلوم ہوئی یعنی حقیقت ابراہیمی کو حقیقت کعبہ
سے اور حقیقت موسوی کو حقیقت قرآنی سے اور حقیقت محمدی کو حقیقت
صلوۃ سے اور حقیقت احمدی کو معبودیت صرفہ سے واللہ اعلم **قول** اکابر
جو ختم طریقہ یا کمالات کے قائل ہوے ہین کسی اعتبار سے صحیح ہے اور ظاہر
ہے کہ اولیاء اللہ مین ظہور کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیاء ہین تو اس نظر سے بھی اوسکو
صحیح کہہ سکتے ہین واللہ اعلم **معنی** کلمۂ طیبہ کے حضرت نقشبند رحمۃ سے منقول
ہین اور حضرت امام ربانی رحمۃ اوس کو مشتمل کمالات ولایت ونبوت پر
فرماتے ہین تو یہ حقیقت کلمہ ہوئی اور حقیقت صلوۃ بھی ایک مقام ہے مقامات
مجددیہ سے اور حضرت نقشبند رحمۃ کا قول ہے کہ نماز ما کانک تراکست و
روزہ ما نفی ماسوا اور رسالہ اسرار الصلوۃ حضرت میر درد رحمۃ کا اس باب
مین نظر سے گذرا اور حقیقت صوم بھی ایک مقام بعض رسائل مجددیہ مین نظر
سے گذرا اور اسرار ج نالہ عندلیب مین تحریر فرمائے ہین واللہ اعلم **عرصہ**
نو برس کا ہوا کہ راقم حاضر خدمت حضرت قبلہ کے ہوکر مشرف بارادت وبیعت

نام طریقۂ محمدیہ رکہا ہے مقصود اس سی ظہور کمالات خاصہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کا ہے ان حضرات مین لطائف خمسۂ عالم امر کو عروج طرف
اپنے اصول کے ہوتا ہے اور وہ دل نورانی ظلمت امکانی سے پاک اور
مبرا ہوکر اپنی اصل مین فنا و بقا پیدا کرتا ہے تو یہ اسرار سنو کہ والنجم اذا
ہوی الخ حضرت مجدد رض نے ایک مکتوب مین کسیقدر بیان مقام
شہادت وصدیقیت کا مجمل طور پر فرمایا ہے اور مقام شہادت کو ولایت
اولیا سے بمراتب بلندتر لکہا ہے اور فرمایا ہے کہ انبیا کو وحی ہوتی ہے
اور صدیقین کو الہام ہوتا ہے حضرت نے فرمایا کہ حضرت مخدوم جہانیان
بڑے بزرگ تہے جس بزرگ کو سنتے تہے اون کی ملاقات کو جاتے تہے
اور فرمایا کہ بعض اولیاء اللہ کو ایک نبی سے نسبت ہوتی ہے اور بعض کو دو
سے اور بعض کو زیادہ سے اور جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے
نسبت ہوتی ہے تو آپ کے معجزے اوس سے کرامت ہوکر ظاہر ہوتے
ہین اعلی حضرت شاہ محمد آفاق رض کے پہلے ایک بہائی آپ کے
پیدا ہوئے تہے محمد مشتاق اون کا اسم مبارک تہا عالم طفلی مین اون کا
انتقال ہوا ایک خادم قدیم حضرت قبلہ کا امام علی نام تہا اکثر جذب
اوس کو ہوجاتا تہا وہ کہتا تہا کہ مجہکو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی
جناب مین رسائی ہے حضرت نے فرمایا کہ حضرت مخدوم جہانیان رض
نے کعبے کو نپایا معلوم ہوا طواف کو حضرت چراغ دہلی کے گیا ہے پہر
آپ کعبے سے حضرت چراغ دہلی کی خدمت مین آئے حضرت چراغ دہلی
کی نسبت بہت عالی تہی ایکبار حضرت قبلہ نے حضرت پیرومرشد
سے فرمایا کہ سدا سہاگ تمہارے ادراک مین کیسے لوگ ہین آپ نے کہا کہ مین
اون کو نیک جانتا ہون فرمایا کہ مین بہی یہی کہتا ہون منجملہ مصطلحات
صوفیہ کے اطوار و آثار تنزیہ و تشبیہ علم حصولی و حضوری لوامع و طوالع

راقم اپنے جداعلیٰ حضرت مخدوم جہانیان رضہ کی طرف مراقب تہا کہ ایک
تخت نورانی پر رونق افروز دیکہا تجلی انوار بصورت جواہر آبدار کے
نمایان تہی اور ایک چتر عالی شان سر مبارک پر جلوہ افروز تہا التفات
تمام حال زار پر فرمایا اثنائے التفات مین ایک چتر نورانی راقم پر متجلی ہوا
اور مصرع ارشاد فرمایا جو ہنوز راقم کے حافظہ مین ہے ازانجملہ حضرت
محبوب الٰہی کو معاملۂ خاص مین دیکہا تہا اور ایک بار لباس سبز رنگ
مین بہ نزاکت تمام دیکہا اور حضرت امیر خسرو بہی نظر آئے زلفین دراز
اور چشم دنبالہ دار تہی ازانجملہ اعلیٰ حضرت امام الطریقہ شاہ محمد آفاق
رضی اللہ عنہ کی طرف سے امیدوار التفات و توجہ تہا کہ زیارت سے
کامیاب ہوا لطف توجہ عالی کا بیان سے باہر ہے بشارت ارشاد
وقرب اتم کی فرمائی جس سی امید قوی حالاً و استقبالاً ہے حدیث شریف
نظر سے گذری تہی کہ بعض امتی بے حساب و کتاب داخل بہشت ہونگے
خدا کی شان وقت حضوری کے یہ حدیث یاد آگئی اور زبان حال سے
راقم نے التماس کیا اسپر حضرت فاروق اعظم رضہ نے اپنی زبان مبارک سے
فرمایا انت منہم عربی مین ایک بار قیلولہ کا وقت تہا خود بخود حضور سے
ہوگئی دیکہا ایک تخت کئی پہلو کا ہے اوسپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جلوہ افروز ہین اور ملائکہ کچہہ عرض کرنا چاہتے ہین اون کو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ سے منع کیا اور از روے نوازش از روئے
مبارک راقم کی طرف فرمایا ایک بار وقت خواب انوار آنا شروع ہوئی
بعدازان حضوری ہوگئی اوسے اثنا مین دیکہا کہ بجائے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے حضرت پیر و مرشد ہین نماز مین ایک معاملہ
ملاقات کا کہلا تہا اور عجب تجلی صوری قائم ہوتی تہی کہ لطف اوس کا
بیان سے افزون ہے نماز جمعہ مین راقم حاضر تہا کہ زیارت عالیہ

ہوا تہا اور ایک بار بموجب سنت صحابہ رضہ کے تجدید بیعت سے بہرہ ور ہوا اور اس کے علاوہ بہی حضرت کے مصافحے سے وقت خاص مین سرفراز ہوا بموجب اجازت حضرت پیر و مرشد کے بعض معاملات جو بیشتر نظر سے گذرے تحریر ہوتے ہین از انجملہ حضرت خواجۂ خواجگان شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ کی طرف مراقب تہا کہ زیارت حاصل ہوئی اور جیسے تشہد نماز و حالت مراقبہ کی وضع ہے اسی طرح آپ کو دیکہا اثنائے توجہ باطن مین جو بحال راقم مبذول تہی جو کیفیت وارد ہوئی اوا کرنا دشوار ہے اور ماہتاب و آفتاب بہی مکشوف ہوا بعد ازان وہ انوار نظر سے غائب ہوگئے اور نسبت بے کیف نئی عجب لطف سے ظہور کیا بعد توجہ کے زبان فارسی مین بشارت خلافت سے سرفراز فرمایا اور بہت سے برکات حاصل ہوئے از انجملہ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے طرف متوجہ تہا کہ آپ کو ایک جواہر نگار مرصع و مکلل کرسی پر معلق دیکہا آپ کو اس طرح پر دیکہنا حضرت پیر و مرشد سے بہی راقم نے سنا ہے بارش انوار کہ مثل برق درخشان کے متواتر تہی نظر کام نہین کرتی تہی ؎

داماں نگہ تنگ و گل حسن تو بسیار ۔ گلچین بہار تو ز داماں گلہ دارد ۔

از انجملہ حضرت مجدد الف ثانی محبوب صمدانی رضے اللہ عنہ کی طرف مراقب تہا کہ زیارت حاصل ہوئی وہ قامت زیبا ہنوز نظر مین ہے از روی نوازش پیشانی مبارک کو راقم کی پیشانی سے ملا اور اجازت بہی آپ کی طرف سے مفہوم ہوئی اور عجب فیض وارد تہا کہ تمام بدن سوزندہ ہوگیا تہا از انجملہ حضرت خواجہ میر درد رضے اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوا اور وہ فیض خاص جس کو مشروط بسیادت آپ نے تحریر کیا ہے زبان حال سے التماس کیا کہ ایک مقام عالی شان عیان ہوکر منجذب فرمائی ظاہر و باطن ہوا وسعت اوس کی تحریر و تقریر سے افزون ہے از انجملہ

صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرء ما نوے
فمن کانت ہجرتہ الے دنیا یصیبہا او الے امراۃ ینکحہا فہجرتہ الی ما ہاجر
الیہ حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ہشام بن عروۃ
عن ابیہ عن عائشۃ ام المومنین رضے اللہ عنہا ان الحرث بن ہشام
رضے اللہ عنہ سال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ
کیف یاتیک الوحی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احیانا یاتینی
مثل صلصلۃ الجرس وہو اشدہ علی فیفصم عنی وقد وعیت عنہ ما قال
واحیانا یتمثل لی الملک رجلا فیکلمنی فاعے ما یقول قالت عائشۃ رضی اللہ
عنہا ولقد رایتہ ینزل علیہ الوحی فے الیوم الشدید البرد فیفصم عنہ وان
جبینہ لیتفصد عرقا حدثنا یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن عقیل
عن ابن شہاب عن عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ ام المومنین انہا
قالت اول ما بدی بہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من الوحے الرویا
الصالحۃ فے النوم فکان لا یری رویا الا جاءت مثل فلق الصبح ثم حبب
الیہ الخلاء وکان یخلو بغار حراء فیتحنث فیہ وہو التعبد اللیالی ذوات العدد
قبل ان ینزع الی اہلہ ویتزود لذلک ثم یرجع الی خدیجۃ فیتزود لمثلہا
حتے جاءہ الحق وہو فے غار حراء فجاءہ الملک فقال اقرأ قال ما انا بقاری
قال فاخذنی فغطنی حتے بلغ منی الجہد ثم ارسلنی فقال اقرأ قلت
ما انا بقاری فاخذنی فغطنی الثانیۃ حتے بلغ منے الجہد ثم ارسلنی فقال
اقرأ قلت ما انا بقاری فاخذنی فغطنی الثالثۃ ثم ارسلنی فقال اقرأ
باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربک الاکرم فرجع بہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرجف فوادہ فدخل علے خدیجۃ بنت
خویلد فقال زملونی زملونی فزملوہ حتے ذہب عنہ الروع فقال لخدیجۃ
واخبرہا الخبر لقد خشیت علی نفسی فقالت خدیجۃ کلا واللہ ما یخزیک اللہ ابدا

حضرت ابراھیم خلیل اللہ علیہ السلام سے مشرف ہوا برکات عجیب
نظر آئے اور ایک بار حضرت عیسے علیہ السلام کے دیدار پرانوار سے بہرہ ور
ہوا اور ایک بار حضوری دربار مین حضرت بلال و حضرت انس و حضرت
امام حسن رضے اللہ عنہم کو دیکھا تھا درود شریف اللھم صل علی
محمد و عترتہ بعدد کل معلوم لک سوبار پڑہنے کو حضرت نے فرمایا تھا اور
یہ درود شریف بھی حضرت سے راقم نے سنا ہے اللھم صل علی سید الخلق
محمد و علی آلہ اور ہزار ہزار بار شب جمعہ راقم نے اس کو پڑہا ہے اور
بمقتضای شوق علاوہ تلاوت قرآن شریف و منازل دلائل الخیرات
کے ورد کلمۂ طیبہ کا لسانی ہزار بار معمول کیا تہا اور ماہ مبارک رمضان بھی
تہا تراویح اور تہجد اور کثرت مراقبات کا اتفاق ہوتا تہا حتی وضع الوصول
الی الآن تیرہ بار اتفاق حضوری خدمت حضرات کا ہوا اور چار بار
حضرت پیر و مرشد بھی مکان پر راقم کے تشریف لائے فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

راقم کو سند حدیث شریف کی اپنے حضرات سے ہے اور مولوی تجمل حسین
صاحب تلمیذ مولوی احمد علی صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ کو احادیث
ثلثہ اوائل صحیح بخاری کی راقم نے سنائین اور زبانی سند بھی اونہون نے
فرمائی لہذا تبرکا اون احادیث ثلثہ کو درج اوراق ہذا کیا قال الشیخ
الامام الحافظ ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل بن ابراھیم بن المغیرۃ البخاری
رحمہ اللہ تعالی آمین باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم و قول اللہ جل ذکرہ انا اوحینا الیک کما اوحینا الے نوح والنبیین
من بعدہ حدثنا الحمیدی قال حدثنا سفیان قال حدثنا یحیی بن سعید
الانصاری قال اخبرنی محمد بن ابراھیم التیمی انہ سمع علقمۃ بن وقاص
یقول سمعت عمر بن الخطاب رضے اللہ عنہ علے المنبر قال سمعت رسول اللہ

شاذلیہ ہی اور ایک سلسلہ بواسطہ حضرت خضر علیہ السلام کے متصل ہے
اور منجملہ مبشرات حضرت احمد ادریس رضی اللہ عنہ کے اون کو بشارت ہے

طریقۂ احمدیہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ وحدہ وصلی اللہ علی مولانا محمد وعلی آلہ وسلم اللھم
صل علی ام الکتاب کمالات کنہ الذات عین الوجود المطلق الجامع
لسائر التقیدات صورۃ ناسوت الخلق معانی لاہوت الحق الغیب الذاتی
والشہادۃ الاسماء والصفات الناظر بالکل فی الکل من الکل للکلیات
والجزئیات کوثر سلسبیل منہل حوض مشارب جمیع التجلیات الملتذ بصورۃ
نفسہ فی جنۃ فردوس ذاتہ بنظرہ منہ الیہ فیہ بحر قاموس الجمع المطمطم
وطراز رداء الکبریاء المطلسم وراء الوراء بلا وراء ودون الدون بلا دون
الذی لا احد یاوی ولا فیہ یدا ینہ کرسی الصفات والاسماء جبل طور
تجلیات المسمی روح ذات الوجود مجمع حقائق اللاہوت الشہود کنز المعارف
الذاتیۃ قرآن الحقائق الالٰہیۃ قوۃ الحوقلۃ وکفایۃ الحسبلۃ ورحمۃ البسملۃ
عین عین الحافظ لقائم صورۃ کل این حرف الغین المعجم ونقطۃ الحق
المبہم الذی لا تبلی قدمہ انہ لا من حیث الحق لعجمۃ احدیۃ ذاتہ عن لغۃ الخلق
عین الکلمۃ وہاء الہویۃ نون الناسوت لام اللاہوت مبدء الکل ومرجع الکل
وہو الکل فی الکل بلا بعض ولا کل یا طہ یا عین الحق المبین یا قلب قرآن
الحقائق یا یس کلت الالسن عن تفسیر جمال صفاتک وتحیرت العقول و
تاہت فی مہابۃ حقائق کنہ ذاتہ صلی اللہ العظیم وسلم یا محمد باحدیۃ ذاتہ

وصفاتہ علی کمال جمعیۃ احدیۃ ذاتک وصفاتک بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللہم صل علی عین بحر الحقائق الوجودیۃ المطلقۃ اللاہوتیۃ صنع الدقائق
اللطیفۃ المقیدۃ الناسوتیۃ صورۃ الجمال ومطلق الجلال مجلی الہویۃ الالوہیۃ
وسر اطلاق الاحدیۃ عرش استواء الذات وجہ محاسن الصفات

انک لتصل الرحم وتحمل الکل وتکسب المعدوم وتقری الضیف وتعین علی
نوائب الحق فانطلقت به خدیجة حتی اتت به ورقة بن نوفل بن اسد
بن عبد العزی ابن عم خدیجة وکان امرأ قد تنصر فی الجاهلیة وکان
یکتب الکتاب العبرانی فیکتب من الانجیل بالعبرانیة ما شاء الله ان
یکتب وکان شیخا کبیرا قد عمی فقالت له خدیجة یا ابن عم اسمع
من ابن اخیک فقال له ورقة یا ابن اخی ما ذا تری فاخبره رسول الله
صلی الله علیه وسلم خبر ما رای فقال له ورقة هذا الناموس الذی
نزل الله علی موسی یا لیتنی فیها جذعا لیتنی اکون حیا اذ یخرجک قومک
فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم او مخرجی هم قال نعم لم یات رجل
قط بمثل ما جئت به الا عودی وان یدرکنی یومک انصرک نصرا موزرا
ثم لم ینشب ورقة ان توفی وفتر الوحی قال ابن شهاب واخبرنی
ابو سلمة ابن عبد الرحمن ان جابر بن عبد الله الانصاری قال وهو
یحدث عن فترة الوحی فقال فی حدیثه بینا انا امشی اذ سمعت صوتا من السماء
فرفعت بصری فاذا الملک الذی جاءنی بحراء جالس علی کرسی بین السماء
والارض فرعبت منه فرجعت فقلت زملونی زملونی فانزل الله تعالی
یا ایها المدثر قم فانذر الی قوله والرجز فاهجر فحمی الوحی وتتابع تابعه
عبد الله بن یوسف وابو صالح وتابعه هلال بن رداد عن الزهری
وقال یونس ومعمر بوادره

بسم الله الرحمن الرحیم

واضح ہو کہ یہ اوراد عارف باللہ شیخ عبد الاحد سلیمان صوفی سے راقم
کو پہونچے واسطے رویت نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور حصول ملکہ اس
نسبت کے اور اون کو حضرت شیخ ابراہیم الرشیدی علیہ الرحمہ سے
اور اون کو حضرت سید احمد ادریس رضے اللہ عنہ سے اور سلسلہ اون کا

عرش رحمانیۃ الذات صلوۃ جامعۃ لکل التجلیات محیطۃ لجمیع المعانی
والصوریات وعلی آلہ وصحبہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل
علی الذات مالک ازمۃ تجلیات الصفات قلب روح عوالم الالوہیۃ
کثیر الروبیۃ یوم المزید الاعظم فی مشاہد الخبایئۃ جبال موج بحار احدیۃ
الذات طلسم کنوز المعارف الالہیات سدرۃ منتھی الاحاطات الخلقیات
الصفاتیات بیت معمور التجلیات الکنہیات الذاتیات سقف مرفوع
الکمالات الاسمائیۃ بحر مسجور العلوم الدینیات حوض الالوہیۃ الاعظم
المد لجاج البحار امواج صور الکون الظاہرۃ من فیوض دقائق انفاسہ
قلم القدرۃ الالہیۃ العظموتیۃ الکاتب فی لوح نفسہ ما کان وما یکون من
محاسن مبدعات العالم وتقلباتہ وجمال کل صورۃ آیتہ وسر حقیقتھا غیبا
وشہادۃ وجلال کل معنی کمالی بدأ واعادۃ لسان العلم الالہی التالی
لقرآن حقائق حسن ذاتہ من کتاب غیب کنہ صفاتہ جمع الجمع وفرق الفرق
من حیث لا جمع ولا فرق لا لسان لمخلوق یبلغ الثناء علیک صلی اللہ و
سلم یا سیدنا یا مولانا محمد اعلیک بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم صل علی
الکنہ الذاتی والقدس الصفاتی نور الاسماء ورداء الکبریاء ازار العظمۃ الالہیۃ
عین الاحاطۃ الذاتیۃ تجلیات الغیب والشہادۃ انسان عین الحقیقۃ الحقیۃ
والخلقیۃ محمد محمود اہل الارض والسماء وروح حیاۃ الماء الروح الالہی
والنور البہاء رحمۃ الوجود وعلم الشہود صلاۃ ازلیۃ ابدیۃ اللہم صل وسلم
علیہ مثل ذلک بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم صل علی مفاتیح غیب ہویۃ الذات
بحر محیط الاسماء والصفات مدینۃ علم انانیۃ الاحدیۃ تعداد وجوہ صفات
الوحدانیۃ نقطۃ بحر النعماء الذاتی وحسن وجوہ المعنی الصفاتی غیب
ہویۃ الہویات وشہادۃ انیۃ الانیات مجلی سلطان سر اسمک الاعظم
محمد قبلۃ وجوہ تجلیاتک العظم بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم صل علی الکمال

مزیل برقع حجاب ظلمات اللبس بطلعۃ شمس حقائق کنہ ذاتہ الانفس حسن
وجہ تجلیات الکمال الالٰہی والاقدس کتاب مسطور جمع احدیۃ الذات
الحق فی رق منشور تجلیات الشیون الالٰہیۃ الاسمی کثرۃ صورہا بالخلق جانب
طور التجلیات الروحیۃ الامین المکلم منہ موسی النفس انا اللہ لا الہ الا انا
فی حضرۃ القدس یا کامل الذات یا جمیل الصفات یا منتہی الغایات یا
نور الحق یا سراج العوالم یا محمد یا احمد یا ابا القاسم جل کمالک ان
یعبر عنہ لسان وعز جلالک ان یکون مدرکا لانسان و تعاظم جلالک
ان یخطر فی جنان صلی اللہ سبحانہ و تعالی علیک وسلم یا رسول اللہ یا مجلی
کمالات الالٰہیۃ الاعظم بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل علی مولانا محمد
سراج الافق الالوہیۃ ومعدن کنوز الاسرار الربانیۃ سر استواء الرحمانیۃ
مظہر وجوہ الاسماء الالٰہیات المظہریۃ الاسماء النفسیۃ حق الحق ونقطۃ دائرۃ
وجود استمداد الخلق مصدر الہو فی الہو للہو من الہو من نعت فیہ ومنہ
اسرار اللہ لا الہ الا ہو قلب قرآن الحقائق الحوقلیۃ فی حضرۃ کان اللہ و
لا شئی معہ الکتاب المبین الذی ما فرط اللہ فیہ الحقائق الذاتیۃ من
شئی لسان کلمات التامات الترجم عن اسرار العشق الالٰہی منا ومن
وراء الغایات صلاۃ بلسان حق من حق لحق صلاۃ لا یطرق الیہا الاختفاء
ولا یحیط بہا علم مخلوق بوجہ من وجوہ الاستقصاء وآلہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللھم صل علی الذات الحقیۃ القدسیۃ والمعانی الکمالیۃ الجلالیۃ الجمالیۃ
فرقان تجلیات الصفات عین الحیاۃ الازلیۃ معنی التفصیلات الابدیۃ
روح المعانی الالٰہیۃ وسر صور المبانی الخلقیۃ ذہر الدہور و کتاب الحق
المنشور معنی المکالمۃ الالٰہیۃ الطوریۃ فی الوادی القدسیۃ الموسویۃ نور
سبحات الوجہ فی جبل قاف تجلیات الکنہ صورۃ الحق ومعنی سر حروف الخلق
مجمع بحور الحقائق لسان ترجمان الدقائق حقیقۃ الحقائق الکلیات والجزئیات

ولی اللہ رح کا کتب معتبرہ سے اوس خاندان کے نقل کیا جاتا ہے

مکتوب حضرت شاہ غلام علی صاحب علیہ الرضوان بعد حمد و صلوٰۃ
معلوم نمایند مقامات و اصطلاحات کہ در طریقۂ علیہ امام ربانی حضرت
مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ مقرر است در ہر درجہ ازان کیفیات و
حالات و انوار و اسرار پیش می آیند و بدون آن اختیار طریقہ عبث ست
عمر چرا ضائع نماید و مقامات عشرہ از توبہ تا رضا اگر لازم باطن نہ شود
ازین طریقہ چہ فائدہ در سیر لطائف عالم امر کیفیات بسیار مے شود
در سیر لطیفۂ قلبی کہ مراقبہ احدیت صرفہ باز مراقبۂ معیت می نمایند بیخودی
و استغراق و قطع تعلقات و آرزوہا و غیرہ دست می دہد و در سیر
لطیفۂ نفس مراقبۂ اقربیت و محبت معمول است و استہلاک و اضمحلال و فنائے
انا و غیرہ حاصل می شود در سیر لطائف عالم خلق سوائے عنصر خاک فیض
بر عناصر ثلثہ می آید و مناسبتے بہ تجلیات مسمی الباطن و ملأ اعلی علیہم السلام
و تہذیب لطیفۂ قالبیہ می یابند و در کمالات ثلثہ بے رنگیہا و لطافت
نسبت باطن فرمودہ اند و در حقائق سبعہ وسعت انوار و بداہت
انچہ نظری ست در زیارت حضرات انبیا علیہم السلام و اذواق محبت ذاتیہ
ثابت ست ع تا یار کرا خواہد و میلش بہ کہ باشد ❊ **از قول جمیل**
مرجع الطرق کلہا الی تحصیل ہیأۃ نفسانیۃ تسمی عندہم بالنسبۃ لانہا انتساب
وارتباط باللہ عز وجل وبالسکینۃ وبالنور وحقیقتہا کیفیۃ حالۃ فی النفس الناطقۃ
من باب التشبہ بالملائکۃ او التطلع الی الجبروت وتفصیلہ ان العبد اذا
داوم علی الطاعات والطہارات والاذکار حصل لہ صفۃ قائمۃ بالنفس
الناطقۃ وملکۃ راسخۃ لہذا التوجہ فہذان جنسان للنسبۃ تحت کل منہما
انواع کثیرۃ فمنہا نسبۃ المحبۃ والعشق فتکون المحبۃ صفۃ راسخۃ فی القلب
ومنہا نسبۃ کسر النفس والتبری عن حظوظہا وکان سیدی الوالد یسمیہا

المطلق والجمال الحق عین اعیان الخلق و نور تجلیات الحق فضل
اللهم بک منک علیہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل علی مولانا محمد
وعلی آلہ عدد کلھامن حیث انتہارہا فی علمک ومن حیث الاعداد من حیث
احاطتک بما تعلم لنفسک من غیر انتہار انک علی کل شئی قدیر از انجملہ
یا نور بعد نماز صبح کی پانسو بار از انجملہ اللھم انی اسالک بنور الانوار
الذی ہو عینک لاغیرک ان ترینی وجہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کما ہو عندک
آمین شب جمعہ ستر بار یا کتالیس بار از انجملہ ایک بار یا تین بار اللھم
انی اسالک بنور وجہ اللہ العظیم الذی ملأ ارکان عرش اللہ العظیم و
قامت بہ عوالم اللہ العظیم ان تصلی علی مولانا محمد ذی القدر العظیم
وعلی آل نبی اللہ العظیم بقدر ذات اللہ العظیم فی کل لمحۃ ونفس عدد ما فی
علم اللہ العظیم صلاۃ دائمۃ بدوام اللہ العظیم تعظیما لحقک یا مولانا یا محمد
یا ذا الخلق العظیم وسلم علیہ وعلی آلہ مثل ذلک واجمع بینی وبینہ کما جمعت
بین الروح والنفس ظاہرا وباطنا یقظۃ ومناما واسئلک یارب روحا
لذاتی من جمیع الوجوہ فی الدنیا قبل الآخرۃ لقد جاءکم رسول من انفسکم
عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم فان تولوا فقل حسبی اللہ
لا الہ الا ہو علیہ توکلت وہو رب العرش العظیم از انجملہ اللھم انی اقدم
الیک بین یدی کل ساعۃ ولمحۃ وطرفۃ یطرف بہا اہل السموات والارض
کل شیٔ ہو فی علمک کائن او قد کان اقدم الیک بین یدی ذلک
کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فی کل لمحۃ ونفس عدد ما وسعہ علم اللہ
اللہ مائۃ مرۃ از انجملہ بعد ورد یا نور کے یہ شعر گیارہ بار پڑھے ؎

یا نور انت النور فی کل مابدا ۔۔۔ ویا ہادی کن للنور فی القلب مشعلا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واضح ہو کہ یہ بیان مجمل سلوک ونسبت طریقہ مظہریہ وطریقہ حضرت شاہ

ازبسکه هم آغوش هماﮥ مع الله شده
آن راکه ز دل حرف دوئی حک باشد
شد باطن و ظاهرم یکی مثل جرس
شک مردم فزوده ایقان مرا
این سستی اعتقاد ابنای زمان
در ملت عشق خوب و زشت دگر است
زاهد تو و گل چینی گلزار بهشت
نی اهل ملامتم نه زاهد و حشم
یعنی چو کمان به حلقهٔ درویشان
با گل ره خنده درمیان داشته ایم
ای همنفسان درین گلستان یعنی
راز دل تو شنفتنی می خواهد
هردم دهنت بلب تبسم دارد
شمع بزم عاشقی آه شرربار من است
بر سر بازارم آورد دست سودای کسی
نگهبان دل ما گشته آن دزد دیده دیها
اگر ای درد آگاهی ز شخص جلوه اش دارے
گرو کردم بدست کند ذهنی تیز هوشی را
مبادا ز آتش عشقش بیرنگ شعله برخیزی
از خود برد ظهور تو هردم ز بس مرا
یادی ز ناله دل گم گشته می دهد
هستم چو مرغ قبله نما رهنمای خلق
بر روی خوب او خواهم نگاهی چشم بر دوزم

در سایهٔ حق شدست گم سایهٔ تو
خاطر همه بی شبهه و بی شک باشد
ای درد زبان و دل من یک باشد
جهل دگران کشوده عرفان مرا
مستحکم تر نموده ایمان مرا
هم کعبه دیگر و کنشت دگر است
خندیدن یار ما بهشت دگر است
با خاطر بی ساختهٔ خویش خوشم
در گوشهٔ و میدان همه جا جلوه کشم
با غنچه تبسم نهان داشته ایم
ما هم یک چند آشیان داشته ایم
داری سخنی که گفتنی می خواهد
این غنچه مگر شگفتنی می خواهد
هرکجا گل می کند داغی ز گلزار من است
خود فروش من مگر اینجا خریدار من است
ز دست دزد میگیریم ما کار عسس اینجا
نباشی غافل از آئینهٔ دل یک نفس اینجا
بشرح گفتگوی ناز او بردم خموشی را
لبان در دهنشان خوب جوشش خامُشی را
رنگ دگر چو صبح بود هر نفس مرا
هرجا رسد بگوش صدای جرس مرا
کرد نداز برای خدا در قفس مرا
چو سوزن ز سیر وهم افتان و خیزان تا نظر دوزم

نسبة اہل البیت ومنہا نسبة المشاہدة وہے ملکة التوجہ الی المجرد البسیط و
بالجملة فللحضور مع اللہ الوان بحسب اقتران معنے من المحبة او کسر النفس او غیرہما
بالیاد داشت والنفس تتقوم بہا ملکة راسخة من ہذا اللون وتسمی تلک الملکة
نسبة والنسب کثیرة جدا وصاحب السر یدرک کل نسبة علی حدتہا والغرض
من الاشغال تحصیل نسبة والمواظبة علیہا والاستغراق فیہا حتے تکتسب
النفس منہا ملکة راسخة ولا تظنن ان النسبة لا تحصل الا بہذہ الاشغال
بل ہذہ طرق لتحصیلہا من غیر حصر فیہا وغالب الرای عندی ان الصحابة
والتابعین کانوا یحصلون السکینة بطرق اخرے فمنہا المواظبة علی الصلوات
والتسبیحات فے الخلوة مع المحافظة علے شریطة الخشوع والحضور ومنہا
المواظبة علی الطہارة وذکر ہادم اللذات وما اعدہ اللہ للمطیعین لہ من الثواب
والعاصین لہ من العذاب فیحصل انفکاک عن اللذات الحسیة والانقلاع عنہا
ومنہا المواظبة علی تلاوة الکتاب والتدبر فیہ واستماع کلام الواعظ وما
فے الحدیث من الرقاق فکانوا یواظبون علے ہذہ الاشیاء مدة کثیرة
فتحصل ملکة راسخة وہیئة نفسانیة فیحافظون علیہا بقیة العمر وہذا المعنے
ہو المتوارث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طریق مشائخنا لا شک
فی ذلک وان اختلف الالوان واختلفت طرق تحصیلہا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رباعیات واشعار منتخب حضرت خواجۂ میر درد رضے اللہ عنہ مندرجہ
رسائل اربعہ نالۂ درد وآہ سرد ودرد دل وشمع محفل در حمد

ای رشک بہار در ہوای کویت	ہر سو رفتم ہمان گذشتم سویت
از ہر گل این باغ بہ چندین صورت	دیدم روے تو وشنیدم بویت

در نعت

از نور مجرد ست پیرایۂ تو	برتر بود از عرش برین پایۂ تو

دنیا چو سراب می نماید
خاکی ست که آب می نماید

قاسی القلب شد آن کس که توانگر گردید
سنگدل گشت هر آن قطره که گوهر گردید

بیا نزد یک مستان یا دل خوش کن زمانی بنشین
فنا دار عقل دوراندیش در کار تو مشکلها

اگر خواهی که مالد غازه بر روی تو نور او
لبان صبح رنگ هستی خود یک نفس بشکن

اگر چه رخت ز کونین برده ام بیرون
برای خویش جهانی که داشتم دارم

همچو نی خالیم از خویش و هنوز
خلش ناله کشیدن باقیست

در دار از سال و مه برون باشد
عرصهٔ وسعت زمانهٔ ما

حسنش فزوده است ز حال تباه ما
چشمش کشیده سرمه ز بخت سیاه ما

یک نظر دیدن هر روز ضرورست ضرور
مصحف روی تو هر چند که از بر گردید

زینتم در کسوت فقرست چون زلف بتان
لطف حاصل می شود اندر پریشانی مرا

نگردد هیچ صیدی هیچگه از پیش تو غائب
که در هر چشم پنهان ست چشم دام گیرایت

آز در ما تو آمدی شاید
که سر ما بر آستانهٔ ماست

شورش عشق تو اینجا هر سحر با جیب صبح
پنجهٔ خورشید را دست و گریبان می کند

عشقبازیهای ما در پرده هایش می نشاند
جلوهٔ معشوقیش گردید جانب دار ما

مانند کدو درد میخانهٔ وحدت
گر زاهد خشک ست همان باده پرست ست

نیم ز پاس نفس در دیک نفس غافل
بدست خویش عنانیکه داشتم دارم

جان کرده ظهور نام تن نیست
فانوس حجاب شمع من نیست

بیرنگی رنگ و بو گرفته ست
جز جوش بهار در چمن نیست

همچو فواره آبرو داریم
سیم و زر نیست در خزانهٔ ما

قبول رنگ غیریت نگردد صورت عکسم
بود خال و خط نقاش من نقش و نگار من

خوش می رود با من خطر کاروان ما
آسیب سود نیست بجنس زیان ما

پارهٔ چند ز دل قطرهٔ چندی از خون
کرده ام نذر غمت آنچه میسر گردید

ز کار خویش غافل روز و شب چون بحر مشغولم
که می غلطد نمیدانم در آغوش کنار من

معلوم نیست جذب دلم تا کجا برد
باری ز خویش سیر و م اکنون خدا برد

یاد هم غیر از فراموشی نباشد پیش ما
بیندش نزدیک از بس عقل دور اندیش ما

ز بس آن معنی مطلق بود زیب بیان ما
چو خامه آشنای هر لغت باشد زبان ما

مرا در عرصه آوردی که خود را جلوه گر کردی
فگندی چشم بر آئینه یا بر خود نظر کردی

چو نقش نغمه از بس گشته معنی جلوه گر اینجا
ز دست سمع می گیریم ما کار بصر اینجا

دران مقام که هرگز نه ما و من باشد
ز خویش گم شدگان ترا وطن باشد

چون نگین باشد خطا هایم همه عین صواب
نامهٔ اعمال من بالعکس خوانده می شود

نظر از خویش پوشیدم بچشمش جار گردیدم
زمانی رفته از خود رفته رفته یار گردیدم

نباشد احتیاج قید دیگر از برای ما
وجود ما چو موج اینجا بود زنجیر پای ما

خیال ملک گیری نیست شهرت دستگاهان را
چو عنقا نام من دارد جهان زیر نگین ما

غنا از خلق در معنی بخالق التجا باشد
که دست از مدعا برداشتن دست دعا باشد

بر روی تو پردهٔ عقل و هوش ست
کوری و کری ز چشم و گوش ست

خاکساریم و لی طرفه دماغی داریم
که بود بخت بلند از نظر افتادهٔ ما

موج دریای هوس اینجا غبار سینه است
گر شود این آب ساکن تختهٔ آئینه است

جمع اسباب از پی افتادگان در کار نیست
سایه را بر بام رفتن بی تلاش زینه است

بپا دارد فلک هر دم نزاع کفر و ایمان را
دورنگی در جهان افگنده از بس حسن عنات

سزد که از همه کس چشم و گوش بربندیم
تمام چشم و همه گوش کرده مارا

سوار کشتی می شو که این دریای بی پایان
ندارد آه غیر از بیخودی امید ساحلها

گر دشمن باشد برای دوست چون قبله نما
هر طرف گردم بسوی او روانم کرده اند

شوخیش نهفت جز در پردهٔ بی پردگی
کرده پنهان خویش را در پردهٔ اظهار ما

هر ذره بود مطلع خورشید حقیقت
آئینه آن جلوه درین دشت شکسته است

چون عکس از تو جلوه نما بوده ایم ما
گر تو نبودهٔ ز کجا بوده ایم ما

حسن تقریر محبت را بیانی دیگر است
مردمان چشم را اینجا زبانی دیگر است

زاهد تو و مدام غم سجده و وضو — گه آن شکسته است و گهی این شکسته است

سیم و زرم بکار نیاید که مثل درد — حال دلم ز ساعد سیمین شکسته است

عالم همه از بادهٔ دیدار تو مست است — هر چشم چو نرگس بجهان جام بدست است

بیا چون سایه گشتم فرش راه مهر سیمایت — ز خود رفتن بهر یک لحظه خالی می کنم جایت

بسیر گلشن روی تو دل برخاست از دنیا — بهار عالم بالا است یعنی سرو بالایت

بسوی او کشد ار باطل است و ار حق است — ز دیر و کعبه ندا میرسد خدا اینجاست

آمد به نظر تماشای عالم — از رشته وهم تار و پود است

مرگ بازلیست کار ها دارد — زندگی انتظارها دارد

بیقرارم نموده اخت حسین — آنکه با من قرارها دارد

گر نه عفو تو عذر خواه بود — طاعت ما همه گناه بود

بهر موجود فیض عالم بالا رسد این جا — زری بر ذره‌ها خورشید از هر روزن افشاند

ساقیا نشئه نیست منظورم — رفع رنج خمار می باید

عالم تمام جلوه گه دلبر من است — هر جا که دل کشود نظر او دو چار شد

از خوشدلی بباغ جهان رونق است و بس — هر گه دلی شگفت درین جا بهار شد

ناصح که چنین بمن در آویخت — غالب که ترانه دیده باشد

چرا این محتسب هر دم بفکر خام میگردد — نگردم ز گرد میکده تا جام می گردد

وجود شیشهٔ جلوه سازی روشنیس — عدم فریفتهٔ یاد آن دهن باشد

چو فانوس خیالم در دل آن محفل همی گردد — چه شد گر من نیگردم بکویت دل همی گردد

عالم گر نیست بود پس هست که شد — ور نیست نداشت هست می هست که شد

ای ذره حدوث ما دلیل قدم است — چیزی ز زمین پیش نبود است که شد

شاهان که بروح خیمه آراسته اند — مانند فلک شوکت ازان خواسته اند

شام و سحری چند درین گردون شکل — چون مهر نشسته اند و برخاسته اند

چو تنهائی شدم از آرزو ها لیک عشق او — گوشم بسر دهد حرفی که من ناچار مینالم

هر کجا نقش قدم از تو زنقش جبین
جادهٔ راه تو باشد همه سجادهٔ ما

آنکس که دست یافت بملک غنای دل
پای طلب بگوشهٔ تسکین شکسته است

باشد فروغ عالم از حال خستهٔ من
دارد چو صبح نوری رنگ شکستهٔ من

از داغ الفت است دل و سینه گلفروش
غیر از متاع درد نه دارد دکان ما

خالی شدیم مثل نگین بسکه از خودی
نام و نشان او شده نام و نشان ما

مائیم و کنج وحدت و آسودگی دل
ای در دگوشه گیر بدارا الامان ما

آخر یاد آن کمر خود دیم در میان نماند
باب عدم کشود بدل آن دهن مرا

جوش زد بادهٔ توحید بمینانهٔ ما
بحر دارد بگره قطرهٔ پیمانهٔ ما

بیخودی پرده کشای حرم دل باشد
بسته احرام رهش لغزش مستانهٔ ما

زکس الیوم اکملت لکم گردید دین ما
نیفزاید ز رفع پرده ها هرگز یقین ما

بر سر کوی کسی می شکنم
دل برداشته از دنیا را

تجلی بسکه در من کرد حسن بی نشان او
هما عنقا شود بی شک خورد گر استخوانم را

ز دست گردش افلاک در دار یافتم
مقابل کی شود پیر فلک بخت جوانم را

اسیر سلسلهٔ زلف آن کسم که بود
فتاده چرخ بیک حلقهٔ کمند آنجا

بیا ساقی که چرخ دون مکدر کرد محفلها
مگر دست سبو شوید غبار خاطر دلها

افگندهٔ چرا برخ خود نقاب را
بی پردگی بس است حجاب آفتاب را

خود پرست من پرستد این دل بی کینه را
هر کسی بیند بشوق خویشتن آئینه را

چو سنگ آتش عشق بسته گداخت مرا
تمام یک دل نازک چو شیشه ساخت مرا

بلبل بوستان دوستیم
گوشهٔ خاطر آشیانهٔ ماست

غیر زلف و رخ تو ننماید
شب و روزی که در زمانهٔ ماست

او بهر صورت است پرده کشا
پیش ما در داین بهانهٔ ماست

تنها نه خاطرم ز فلک از کمین شکسته است
چمن گل هزار ها دل رنگین شکسته است

بر هر سری که داغ جنونت قدم نهاد
طرف کله بگوشهٔ پروین شکسته است

تجلی شمع محفل بود شب جای که من بودم
شد منشائ ظهور دو عالم وجود ما
ز دجوش جنون عشق میخانهٔ ما
در دیده تصورش ز دل می آید
تجلی رخ دلدار گلعذارم سوخت
در بساط خود دل حیران دگر چیزی نماست
در نگاه ما فقیران گنج قارون هیچ نیست
ای درد بچشم عارف پاک سرشت
صوفی در سینه راز سکری که نگاشت
نیستم موسی ولی چون وادی ایمن مام
جنت و دوزخ همین تنعیم و تعذیب بود
از راه بجوی دل من تا خدا رسید
از جلوهٔ خود دیم درین باغ بی خبر
در لباس هستی ما جلوه سازی کیست
بسکه باعث جلوهٔ تنزیه و تشبیه تو شد
همه او بوده ام پیش از ظهور خویشتن یعنی
ساده لوحی عاقبت چون آئینه آمد بکار
خود را میان محکمهٔ جبر و اختیار
جز خانهٔ دل کس نه هد هیچ صدا
زهی جبین تو آئینهٔ جمال اله

بدستم آئینه دل بود شب جای که من بودم
خورشید نشاتین زجوش شراب ما
جا کرده بدل صورت جانانهٔ ما
از شیشه پری چکد به پیمانهٔ ما
برنگ آتش گل جلوهٔ بهارم سوخت
رونمای تو چو آئینه ترا آورده است
در دهر که خاطر ما جمع شد گنجینه است
فرقی نبود میان آئینه و خشت
در میکده ساقی بخط جام نوشت
پیش می آید مرا در خویش صحرای دگر
در دیا شد آخرت هم طرفه دنیای دگر
دیوانه هوشیار بر آمد بکار خویش
نرگس بچشم خویش نبیند بهار خویش
یوسفی در پردهٔ این پیرهن آورده ام
زین سبب خود را بسوی جان و تن آورده ام
لبان عکس اندر آئینه چیزی دگر گشتم
مصحف روی تو مرقوم ست اندر نامه ام
مجبور بوده ایم که مختار ساختیم
صد مرتبه در سنگ بدر دیر و حرم زن
صدقت اشهد ان لا اله الا الله

بسم الله الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ وادی الفت ہے ایک شخص نے حضرت
سے تعویذ طلب کیا آپ نے دستخط مبارک سے تحریر فرما دیا ۹

شوکت رایات شاهان در نظر پست شد
ما فقیران تا ز آه دل علم برداشتیم

سوی کیش عنان ضبط ز کف داده میروم
مانند سایه در رهش افتاده میروم

زین بزم بی ثبات که جای قرار نیست
چون شمع من بجای خود استاده میروم

تا رخ گل کجا نظر دارم
چشم بر گلرخ دگر دارم

دل در بغل بشوق وصالی گرفته ایم
این آئینه برای جمالی گرفته ایم

چون شبنم و گل ست ملاقات ما و تو
خندیدن ست از تو و از ما گریستن

جامه زیبی ختم شد بر قامت زیبای تو
چون قبا در خویش خالی کرده هر کس جای تو

ز عاشق ای صنم خود نما چه می جوئی
لبان آئینه جز خود ز ما چه می جوئی

عشق ست که دارد همه جا دست رسی
گر داشت گذر بآسمان نیز بسی

این شکل هلال نیست پیدا بر چرخ
ناخن بدل سپهر زد حسن کسی

بر دست ساقی بدست لب که افتادیم
سلام ما برسانید پارسائی را

هر چند تراه ستم جز بهیچ نه بستم
هر بار بمکر و ستم اندر کرت افتاد

بدام زلف او یک دم اگر زاهد چو ما افتد
برنگ سبحه در هر کار او صد عقدها افتد

بنده در شهر عشق مفلس نیست
نقد داغش هزارها دارد

الوهیت نماید جلوه در صحن عبودیت
بلحاظ بندگی خود همین یا حسن را باشد

به پیش خسته دلان زلف پر شکن مشکن
دل شکسته ما تاب این نمی آرد

ز خلق نیک فزون تر کمال دیگر نیست
بغیر گل ثمری یاسمین نمی آرد

یا رب جانی که حمله همت زاید
یا رب جسدی که کار طاعت آید

یا رب حملی که با تو نزدیک کند
یا رب حلمی که جز توام ننماید

عارف نفسی عقده کشائی دارد
در خویش پیام آشنائی دارد

چون غنچه گل درین گلستان یعنی
وا کردن گوش دل صدائی دارد

بدل خیال دهانی که داشتم دارم
بسینه راز نهانی که داشتم دارم

صدائی شهرهٔ واعظ که بس بلند ترست
رهین گوش گرانی که داشتم دارم

وبراہ اجتنابرفت سلسلۂ من سلسلۂ رحمانی ست کہ من عبدالرحمن الرحیم
رب من رحمن ست و مربی من ارحم الراحمین ایک مثنوی حضرت
پیر علی شاہ صاحب رہ کی برادر مکرم منشی سالک رام صاحب کے نزدیک
راقم کی نظر سے گذری حضرت نے فرمایا کہ ہمارے ایک دوست تھے
اون کو ایک جن صحابی سے حدیث پہونچی تھی اون سے ہم کو پہونچے
حضرت نے فرمایا کہ ایک ضعیف سند کی حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت
صلعم کا عقد روز قیامت حضرت مریمؑ کے ساتھہ ہوگا مولانا مولوی سید
محمد علی صاحب نے فرمایا کہ حضرت کے پاس ہم حاضر تھے اوس وقت
آپ نے فرمایا کعبہ یہان حاضر ہے حضرت سے راقم نے مقطعات کو
دریافت کیا تہا جو حضرت ابن عباس رہ سے اوس کے معانی منقول
ہین آپ نے فرمایا اوس کی سند ضعیف ہے رموز مقطعات نالہ عندلیب
وعلم الکتاب مین کسی قدر تحریر فرمائے ہین اور حضرت شاہ ولی اللہ رضی
بہی بعض رسائل مین لکہے ہین واللہ اعلم جواہر علویہ و در المعارف مولفہ
شاہ روف احمد صاحب مجددی رہ و آنہار اربعہ و تحقیق الحق المبین مصنفہ
شاہ احمد سعید صاحب رہ اور مقامات مولوی مظہر صاحب علیہ الرحمہ
کے نظر سے گذرے ایمان کا ترجمہ ماننا مسجد شریف حضرت کی عمارت
قدیم ہے حضرت پیر و مرشد کی توجہ سے تعمیر جدید اوس کی ہوئی پیشتر
اوس کے در و دیوار پر لوگ عرائض و اشعار وغیرہ لکہدیا کرتے تہے اور
بعض مقام پر حضرت کے دستخط کا لکہا ہوا پایا چنانچہ یہ شعر سرمد کا لکہا
ہوا تہا ؎ ملا گوید کہ بر فلک شد احمد ٭ سرمد گوید فلک با حمد درشد ٭
مصرع اول کو لکہا تہا کہ راست گفتند اور مصرع ثانی کو لکہا کہ در سکر گفتہ
نقل ہی کہ اعلیٰ حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ شاہ ابوسعید
صاحب کو اپنا بیٹا فرماتے تہے جب اون کا ٹونک مین انتقال ہوا یہان

بنام آنکہ نامش حرز جانہاست ٭ حضرت درس حدیث فرماتے تھے نتف ابط کا بیان تھا اسپر آپ نے فرمایا کہ یہہ ہم سے نہین ہو سکتا حضرت نے فرمایا شاہ ترکمان سہروردیہ بزرگ تھے حضرت نے فرمایا کہ یہان میلا ہنود کا تھا اوس مین ایک برہمن نے کنہیا کو دیکھا وہ کہتے ہین کہ ہم مولانا صاحب کی زیارت کو آئے ہین ایک صاحب نے حضرت سی یہ ترجمہ نقل فرمایا المال والبنون زینۃ الحیوۃ الدنیا دھن اور پوت سنگار ہے جیتے جی کا تعزیہ یعنی نقل روضہ مقدسہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی بنانے اور ذوالفقار اور علم کے اوٹھانیکا استفتا حضرت کی خدمت مین بعض لوگون نے بھیجا تھا آپ نے اوسپر تحریر فرمایا از فضل رحمن سلام و دعا برسد درین باب گفتگو نہ باید کرد مقام ادب ست حضرت پیر و مرشدی ایک بزرگ چشتیہ کا تذکرہ فرمایا وہ راگ سنتے تھے ایک بزرگ نے آنحضرت صلعم کو دیکھا فرماتے ہین کہ اوس بدعتی کو ہمارا سلام کہنا جب وہ سلام کہنے گئے تو وہان پہلے سے یہ شعر ہو رہا تھا ؎ بدم گفتی و خرسندم جزاک اللہ نکو گفتی ٭ جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خارا ٭ حضرت نے فرمایا اولیاء اللہ مین یہ قدرت ہے کہ ارواح موتی کو مرید کر لیتے ہین ختم حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ یاخفی اللطف ادرکنی بلطفک الخفی پانسو بار اور اول و آخر درود سو سو بار اور ختم حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل پانسو بار اول و آخر درود سو سو بار رسائل طریقہ مین نظر سے گذرا حضرت پیر و مرشدی بعد نماز فرض کے دعا مین یہ شعر سنا لہذا تحریر ہوتا ہے ؎ من نگویم کہ طاعتم بپذیر ٭ قلم عفو برگناہم کش ٭ مقام صمدیت اخبار الاخیار مین نظر سے گذرا حضرت بدیع الدین مدار رح کو اس مقام مین لکھا ہی لطیفہ حضرت امام ربانی رح ایک مکتوب مین فرماتے ہین من بفضل تربیت یافتہ ام

ملی سے راقم کو یہ سند حاصل ہوئی لہٰذا نقل کی جاتی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احمد اللہ الذی تواتر فضلہ علی کل قوی وضعیف الذی لا زال احسانہ موصولا علی کل منقطع الی جنابہ المنیف والصلوۃ والسلام علی سیدنا ومولانا محمد الذی دعی الی الدین القویم وعلی آلہ واصحابہ السالکین علی الصراط المستقیم من سلک سبیلہم کان عند اللہ وجیہا ومرفوعا ومن خالف طریقہم کان عن الوصول الیہ مقطوعا وعن الخیر ممنوعا اما بعد فقد طلب منی الاجل الفاضل جامع اشتات الفضائل صاحبنا السید ابو الخیر نور الحسن سلمہ اللہ تعالی ان اجیزہ بما اجازنی شیخی وسیدی ومرشدی وموئدی قطب الزمان وحامل لواء اہل العرفان صاحب الکرامات الجزیلہ والمقامات الجلیلہ برہان السلف وسلطان الخلف ابو العرفان مولانا وسیدنا الشیخ فضل الرحمن ادام اللہ سلطانہ وافاض علی العالمین برہ واحسانہ عن مشائخہ فی الحدیث مرات متعددۃ فاولہا کتابۃ فی سنۃ ١٣٠٢ وثانیہا لفظا وخطا فی سنۃ ١٣٠٤ وذلک بعد ما سمعت من لفظہ الشریف حصۃ من صحیح الامام ابی عبد اللہ البخاری وکنت قد سمعت من سیدی فی اول رحلتی الیہ سنۃ ١٣٠١ الحدیث المسلسل بالاولیۃ والمسلسل بانا احبک فقل علی شرطہما بسماعہ لہما عالیا علی شرطہما من لفظ الشیخ العلامۃ المحدث الشاہ عبد العزیز الدہلوی وقد سمع منی السید نور الحسن المذکور بلفظ حدیث المسلسل بالمحبۃ و قلت لہ انا احبک فقل اللہم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک کما قال لی سیدی المذکور واجزتہ بروایتہ عنی وروایۃ جمیع ما اجازنی بہ سیدی المذکور وقد جمعتہ فی جزء سمیتہ اتحاف الاخوان وقد اجزت السید المذکور بہ ولی بحمد اللہ اجازات عن مشائخ آخرین وخصوصا فی الکتب الستۃ بل عندی فیہا سند عزیز الوجود اروی الصحاح الستۃ اجازۃ عن الشیخ المعمر الشمس محمد ابی خضیر الدمیاطی ثم المدنی البدوی طریقۃ رحمہ اللہ تعالی عن السید محمد صالح

آپکی آنکھون سے آنسو جاری ہوسے لوگون نے پوچہا توآپ نے فرمایا
کہ سن لوگے پہر معلوم ہوا کہ اوسی وقت اون کا انتقال ہوا تہا تفضیل
شیخین رضے اللہ عنہا کی تمام امت پہ باتفاق اہل سنت وجماعت
لاریب فیہ ہے اور حضرت عثمان رضہ وحضرت علی کرم اللہ وجہہ کے باب
مین بعض اکابر نے اختلاف کیا ہے واللہ اعلم بیشگاہ رسالت صلی اللہ
علیہ وسلم سی بارہا یہ عبارت مسموع ہوئی کہ طوبےٰ لک ولمن اتبعک من المؤمنین
ایک بار سواری حضرت قبلہ عالم رضے اللہ عنہ کی بشان وشکوہ
تمام دیکھی تہی اور بہت فیض آیا تہا ایک بار سواری اور علم حضرت
کے ساتہہ معاملات اخروی مین نمایان ہوا تہا اور بے شمار خلق آپکی
جلومین روان تہی کسی نے کہا کہ یہ گروہ فضل رحمانی ہے آواز آئی کہ جانے دو
مولانا مولوی سید محمد علی صاحب سے راقم کو اوراد مندرجہ ارشاد رحمانی
حاصل ہوئے عرصہ ہوا مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے منکا بیتی
کو راقم سے فرمایا کہ ہم نے تم کو دی ایک بار حقہ بہشتی معطر ومکلل و
مرصع نظر سے راقم کی گذرا حضرت پیر ومرشد سے بہی عرض کیا تہا
سید محمد مدنی شاہ صاحب اجازت یافتہ حضرت قبلہ کے اور اولاد
امجاد حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ سے ہین یہہ اوراداون سے راقم کو
پہونچے واسطے حضوری آنحضرت صلعم کے ہفت بار شب جمعہ اللہم اعوذ برب
موسیٰ وعیسےٰ وابراہیم ومحمد المصطفیٰ صلوات اللہ علیہم اجمعین اور واسطے
صفائے قلب کے ہفت صد بار ہر روز صلی اللہ علیک یا نور محمد اور بعد
نماز فجر ومغرب کے دس بار یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک اللہم
مصرف القلوب صرف قلوبنا علی طاعتک اور واسطے صفائی قلب وزیارت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دفع بلا کے ہفت بار بعد عشا کے درود تاج
اور واسطے حاجہ مطالب کے ہفت لک بار یا محمد پڑہنا چاہیے شیخ احمد صاحب

تالیف شیخ نور الدین محمد عیدروسی مرقع وغیرہ رسائل حضرت کلیم اللہ چشتی رح
کے نظر سے گذرے راقم فتوحات مکیہ کی سیر کرتا تھا باب ساٹھ و
ثلاثون جو عیسویین اور اون کے اقطاب کی معرفت مین ہے اوس مین یہ
عبارت نظر سے گذری ولیس للعیسوی من ہذہ الامۃ من الکرامات المشی
فی الھواء ولکن لھم المشی علی الماء والمحمدی یمشی فی الھواء بحکم التبعیۃ فان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ اسری بہ وکان محمولا قال فی عیسی علیہ السلام
لو ازداد یقینا لمشی فی الھواء اسپر راقم نے ایک حاشیہ بھی لکھدیا تھا
نقل ہوتا ہے چنانچہ موافق تحقیق اکابر کے صفت حیات سے حضرت عیسی
علیہ السلام کو مناسبت تامہ ہے اور قرآن شریف مین ہے کہ وجعلنا
من الماء کل شیء حی حضرت قبلہ نے فرمایا ہم سفر مین تھے دریا پیش آیا
ہم اور ایک خادم ہمارا بے کشتی کے اوس سے پار اوتر گئے ہمارا دامن بھی
تر نہوا یہ فرمایا جس کو نسبت موسوی ہوتی ہے اوس سے ایسی
کرامت ہوا کرتی ہے ایک عورت حضرت قبلہ کی مرید تھی اوس کا
انتقال ہوگیا آپ کو ایک بزرگ نے مکاشفہ مین خبر دی کہ اوس نے قبر
مین سوال کے وقت کہا کہ مین اون کی مرید ہون اسپر وہ بخشدی گئی
حضرت قبلہ عالم رضی اللہ عنہ سے پان کھانا منقول ہے بلکہ جو زن عقیمہ
آپ کا اگال یا گل قلیان آپ کا کھالیتی تھی خدا کی قدرت سے حاملہ
ہوجاتی تھی حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ
کی طرف راقم مراقب ہوا تھا زیارت سے مشرف ہوا اور حالت سجدہ
مین مستغرق پایا حضرت قبلہ نے فرمایا حرمت بندہ مومن کی کعبہ سے زیادہ
ہے حدیث شریف مین ہے حضرت پیرومرشد نے فرمایا بے شک حکایت
بادشاہ دہلی حاضر خدمت مولانا فخر الدین صاحب چشتی رض کے ہوا موافق
دستور کے آپ نے اوس کی تعظیم فرمائی بعد از ان اعلی و ادنی جو آیا

البخاری عن ابی حفص عمر بن مکی بن معطی التادلی عن ابی محمد شہور بن قاضی الجن وصاحب رسول اللہ صلعم عن مولفی الکتب الستہ رحمہم اللہ تعالی قالہ بفمہ وکتبہ بقلمہ العبد الفقیر احمد ابو الخیر المکی الاحمدی غفر اللہ لہ آمین للراقم ؎

نیا انداز قاصد نے نکالا	نگاہ ناز باتون مین ادا کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہہ رسالہ موسوم بہ عرصۂ ظہور ہے جنات مین اولیا ہوتے ہین لیکن نبی نہین ہوتے اور اکابر نے کمالات نبوت کا فیض عنصر خاک پر فرمایا ہے ظاہر ہے کہ عنصر خاک جنات مین نہین اور نہ ملائکہ مین سے انوار الٰہی جو سالکون پر ظاہر ہوتے ہین بعض نے اون کو تجلیات سے تعبیر کیا ہے اور اقسام تجلی بیان فرمائے اور بعض نور لطائف و نور ذکر و نور طاعت و نور رحمت و نور ملائکہ فرماتے ہین اور بعض ہر ایک کو جدا جدا تمیز کرتے ہین کلمات مصطلحہ طریقہ خواجگان ہوش در دم نظر بر قدم سفر در وطن خلوت در انجمن یاد کرد باز گشت نگاہداشت یاد داشت آٹھہ کلمہ ہین اور تفصیل اس کی ارباب طریقہ نے انواع طور پر فرمائی ہے بعد ازان حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ نے یہ تین کلمہ فرمائے وقوف قلبی وقوف زمانی وقوف عددی حضرت مخدوم جہانیان رض کو اجازت وخرقہ اکثر سلاسل کا بیش مشائخ سے حاصل ہوا چنانچہ جامع العلوم آپ کے ملفوظات مین سے ہے وطن آبائی حضرت قبلہ کا ملاوہ ہے اور مسکن شریف آپ کا ایک عرصہ سے گنج مراد آباد ہے ملک اودہ مین رسالۂ ارشاد رحمانی مین ایک ملفوظ حضرت قبلہ کا مشتمل اوس کرامت پر اصل حضرت رض کی جو نور احمدی کے آخر مین درج ہے نظر سے گذرا چونکہ روایت مین دونو رسالہ کی ہنے اجلا اختلاف ہے جائز ہے کہ یہ دو تذکرہ ہون واللہ اعلم طبقات کبری امام شعرانی رض کی اور لطیفۂ غیبیہ طریقہ شطاریہ مین رحیق محمدیہ نے طریق الصوفیہ

اللھم صل علی سیدنا محمد صلوۃ بعدد کل آثار جلالک اللھم صل علی سیدنا محمد صلوۃ بعدد کل اسمائک اللھم صل علی سیدنا محمد صلوۃ بعدد کل مقتضیات اسمائک اللھم صل علی سیدنا محمد صلوۃ بعدد نقائص جمیع کمالک اللھم صل علی سیدنا محمد صلوۃ بعدد کل مخلوقاتک وعلی آلہ واصحابہ وجمیع احبابہ وسلم کذلک پیر بی نسبت سے مرید بانسبت ہونا جائز ہے چنانچہ راقم کو حضرت پیر و مرشد سے معلوم ہوا ایک نقب زن پردہ صلاح مین تہا شب کو نقب زنی کرتا تہا اور دن کو مسجد مین مشغول عبادت رہتا تہا ایک طالب خدا عالم طلب مین وہان جا نکلا اور اوس کو دیکہکر معتقد ہوگیا اور واسطے بعیت کے اصرار اس قدر کیا کہ اوس کو صورت خلاصی کی اوس کے ہاتہہ سے بجز مرید کرنے کے نہ رہی ناچار مرید کرکے کوئی ذکر شغل اوس کو تعلیم کیا مرید باخلاص مجاہدہ کرکے باکشف ہوگیا اور مقامات اولیاء اللہ کی سیر کرنے لگا چنانچہ اپنے مرشد کی طرف بہی متوجہ ہوا کیا دیکہتا ہے کہ نقب لگا رہے ہین مرید کیا سمجہا کہ پیر مجہکو مغالطہ دیتے ہین اور آپنا مقام مجہسے چہپاتے ہین بے اختیار اون کی خدمت مین جاکر فریاد کی اور غلبہ اشتیاق مین اون سے لپٹ گیا مرید مخلص کا عکس جو اوس کے مرشد پر پڑا اونپر بہی سب کہل گیا اور دونو ولی ہوگئے ؎

گہ آرہی خلیلے زبت خانہ	گنی آشنائے زبیگانہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہہ رسالہ موسوم بہ شراب طہور ہے فالحمد للہ اولا وآخرا ظاہرا و باطنا والصلوۃ والسلام علی حبیبہ محمد وعلی آلہ وصحبہ مبارکا و دائما منجملہ مصطلحات صوفیہ کے ابن الوقت ابوالوقت ملامیتہ آزاد مست قلندر فقیر سالک مجذوب شیخ وغیرہ الفاظ ہین ایک بار راقم نے حالت

سب کی تعظیم فرماتے رہے بادشاہ جب وہان سے رخصت ہوکر حضرت
مرزا مظہر صاحب رضہ کی خدمت مین حاضر ہوا آپ نے موافق عادت کے
کوئی تعظیم نہین فرمائی اور جو کوئی آیا اوس کی بھی تعظیم نہین فرمائی بعد ازان
وہان سے رخصت ہوکر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی خدمت مین آیا
آپ نے اوس کی تعظیم فرمائی اوس کا وزیر بھی آیا تو کوئی تعظیم نہین
فرمائی بعد ازان چوبدار شاہی سامنے آیا اوس کی تعظیم فرمائی بادشاہ
متعجب ہوکر مستفسر ہوا کہ اس اشکال کو حل فرمایئے اور ہر جگہہ کا
حال دیکھا ہوا بیان کیا آپ نے فرمایا کہ حضرت فخر الدین چشتی مقام
توحید وجود مین ہین لہذا سب مین جلوہ یار اون کو نظر آتا ہے اور
حضرت مرزا صاحب کو توحید شہود کا غلبہ ہے لہذا مشاہدہ عظمت آلہی کے
سبب سے کسی کی تعظیم روا نہین رکہتے اور فقیر پابند شرع ہے تم
اولوالامر ہو تمہاری تعظیم لازم ہے اور یہ وزیر رافضی ہے لہذا قابل تعظیم
نہین اور چوبدار ہمارا حافظ قرآن ہے اس واسطے مینے تعظیم کی ایک
صاحب نے نقل فرمایا کہ حضرت قبلہ جب دہلی شریف مین حاضر خدمت
اعلی حضرت رضہ کے ہوسے جس وقت اعلی حضرت اندرون خانہ تشریف لیجاتے
حضرت مزارات دہلی کی سیر فرماتے جب وہان سے فاتحہ پڑھکر آتے تو
حالات مزارات روبرو اعلی حضرت رضہ کے عرض کرتے تھے اعلی حضرت رضہ
نے اپنے خلیفہ سے جو اوس وقت حاضر تھے فرمایا یہ لڑکا سب صحیح کہتا ہے
سنن ترمذی مین حضرت قبلہ نے لفظ مریم کا ترجمہ خادمہ خدا حاشیہ
پر تحریر فرمایا ہے نالہ عندلیب مین ایک مقام پر واسطے انکشاف
حقائق ودقائق معارف جدیدہ محمدیہ کے مواظبت کو اس درود شریف
کی تحریر فرمایا ہے لہذا نقل کیا جاتا ہے اللہم صل علی سیدنا محمد صلوۃ
بعدد کل صفات کمالک اللہم صل علی سیدنا محمد صلوۃ بعدد کل انوار جمالک

مجمع کثیر مین کامیاب ہوا اور برکات مصافحہ اور مکالمہ مبارک سے
سرفراز فرمایا فالحمد للہ ایک مجذوب کو راقم نے خواب مین دیکھا تھا
کہ راقم سے معانقہ کیا اور کہا کہ تمہاری نسبت مانند بچون کے ہے بچہ
جو ناپاک ہو جاتے ہین تو ماں باپ خود اون کو دہو دہلا کر پاک کر دیتے
ہین پہر ایک صاحب ادراک نے بعد مراقبہ کے راقم کو نسبت اہل بیت
مین ادراک فرمایا واللہ اعلم راقم اپنی نالائقی اور اوس کی رحمت
پر نظر کر کے یہ شعر پڑہ رہا تہا ؎ شیخ مین رشک بے گناہی ہون ✤
مورد رحمت الٰہی ہون ✤ اسی اثنا مین دیکہا کہ حضرت سلطانجی نے راقم
کی نسبت حضرت پیر و مرشد سے کلمات عنایت فرماتے ہین ایک بار
راقم برکات زیارت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بہرہ ور ہوا
جس سے امید قوی فتح ابواب خیر کی ہے حضرت پیر و مرشد سنبھل
مراد آباد کو تشریف لیگئے تہے ایک مزار پر وہان کے بعض ارباب ادراک
بہی اپنی لاعلمی کے مقر تہے بالجملہ حضرت پیر و مرشد کو اوس مزار پر
لیگئے آپ نے بمجرد توجہ کے فرمایا اس شخص نے زہر کہا کر انتقال
کیا ہے بعد از ان لوگون نے تفحص کیا تو وہان کے کسی شخص نے نقل
بیان کی مطابق آپ کے فرمانے کے عقب مسجد شریف حضرت قبلۂ عالم
کے مزار اعلی حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ کا ہے اور اوس کے
متصل حضرت کی اہلیہ صاحبہ رضی اللہ عنہا کا مزار ہے اور پائین ان مزارات
کے حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کا مزار ہے حضرت
پیر و مرشد کی والدہ صاحبہ رضی اللہ عنہا کا مزار روبرو صحن مسجد شریف
حضرت قبلہ کے گنج مراد آباد مین ہے حضرت پیر و مرشد کے روبرو
راقم حاضر تہا آپ لوگون سے باتین فرماتے تہے اسی اثنا مین راقم
کو غیبت ہوئی فنا و بقا اپنی حضرت پیر و مرشد مین بطرز خاص معاینہ کی

بخار مین حضرت مرزا صاحب رض کو اپنے سرہانے دیکھا بعد ازان آثار صحت کے شروع ہو گئے حضرت مجدد رضی اللہ عنہ صدیقین کو صحو مین فرماتی ہین اور علوم شرعیہ کو معارف صدیقیت کے لکھتے ہین بحث ایک جلسہ مین راقم حاضر تھا بعض ارباب مجلس نے کہا کہ بزرگان چشتیہ سے جو ریاضات و مجاہدات منقول ہین کتاب و سنت مین اونکا نشان نہین بالکل بدعت ہین اس کے جواب مین راقم نے کہا کہ امام بخاری رض نے جب صحیح بخاری لکھی ہر حدیث کے واسطے ایک غسل اور دوگانہ نماز کا ادا فرماتے تھے یہ کس حدیث مین آیا ہے اور اسراف پانی کا اس کے علاوہ ہے اس جواب پر اون کا ناطقہ بند ہو گیا مولانا مولوی سید محمد علی صاحب نے حضرت قبلہ سے نقل فرمایا کہ مرزا غالب کا خاتمہ بالخیر ہوا ایسا ہی برادر مکرم منشی سالک رام صاحب نے واجد علی شاہ کی نسبت نقل کیا مولانا روم رض مثنوی مین فرماتے ہین ؎ قدسیان را عشق ہست و درد نیست ✤ درد را جز آدمی درخورد نیست ✤ اسی واسطے ملائکہ کو اون کے مقام سے ترقی نہین کیونکہ موجب ترقی درد ہے اور تتمہ خاصۂ انان سے ہے رمضان خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ اجازت یافتہ حضرت قبلہ کے تھے مزار مبارک اون کا بھوپال مین ہے آغاز سن شعور راقم کا تھا کہ اون کے برکات صحبت سے مشرف ہوا ذکر قلبی و طریقہ مراقبہ اون سے پہونچا راقم نے حضرت پیر و مرشد سے اون کی نسبت سنا کہ مشاہدہ قوی رکھتے تھے جناب میر صاحب علی صاحب اجازت یافتہ و ارادتمند قدیم حضرت قبلہ کے ہین راقم کو مراقبہ معیت اون سے پہونچا اور اون کو حضرت نے فرمایا تھا چنانچہ رسالہ گلشن وحدت مین درج ہے خواب راقم قبل حضوری خدمت حضرات کے ایک شب زیارت سراپا بشارت حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے

ملاقات ہے اور درود شریف صلوٰۃ تُنجّینا بھی آپ کو حضرت خضر ع
سے پہونچا قاری صاحب نے جو عرائض حضرت قبلہ مدظلہ الاعلے
کی خدمت مین بھیجے اور حضرت نے دستخط خاص سے جواب تحریر فرمایا
راقم بھی اون کے مطالعہ سے مشرف ہوا بعض عبارات اون کے
نقل کرنا مناسب جانا قاری صاحب نے التماس کیا تہا کہ جو ذکر الله
الله کا ارشاد فرمایا ہے اس ذکر سے مراد پاس انفاس ہے یا
سلطان الذکر ہے اسپر حضرت قبلہ نے لکھا سلطان الذکر ست
دوسرے بر وقت ذکر کے تصور شیخ چاہیے یا نہین اسپر حضرت قبلہ
نے لکھا حاجت نیست تیسرے وقت ذکر کے کیا تصور کیا جائے اسپر
تحریر فرمایا کہ حق تعالی یا ماست اور واسطے دفع وسواس کے
استفسار کیا تہا اوسپر یہ لکھا کہ درود خوانده باشند اور ایک ملتمسہ
مین طرق شغل کو دریافت کیا تہا جواب مین تحریر فرمایا شغل
اشغال بہر طور کہ خواہند کرده باشند فقط اور ایک ملتمسہ مین درود شریف
کی تعداد اور وقت کو دریافت کیا تہا اوسپر تحریر فرمایا صدبار
ہر وقت کہ خواہند اور تعداد ذکر الله الله کی دریافت کی تہی اوسپر
لکہا ہر قدر کہ شود خوانده باشند اور ایک ملتمسہ پر اون کے یون تحریر
فرمایا اجازت وظائف خواندن شمار ادام فقط قاری صاحب نے
درود شریف واسطے حضوری آنحضرت صلعم کے دریافت کیا تہا
حضرت نے تحریر فرمایا از فضل رحمن سلام بعد اللھم صل علے
سیدنا محمد وعترتہ بعدد کل معلوم لک یانصد بار ہر روز فقط اور قاری صاحب
نے ایک ملتمسہ مین لکہا تہا کہ حضرت قبلہ کو خواب مین دیکہا حضرت نے
مولوی عبدالکریم صاحب کو نعلین ہندوستانی اور قاری صاحب
کو نعلین دکہنی عطا فرمائین اسپر حضرت قبلہ نے تحریر فرمایا از فضل رحمن

رد قضا اس حدیث سے ظاہر ہے کہ لا یرد القضاء الا الدعاء ولا یزید فی العمر الا البر اور آیۂ قرآنی ہے یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب

حضرت کے درس قرآن وحدیث فرمانے کا یہ طریقہ ہے کہ خود زبان مبارک سے عبارت اور بعض مقام پر ترجمہ اور مطلب فرماتے جاتے ہین الحمد للہ کہ بار بار راقم جلسۂ درس مین آپکے فائز ہوا چنانچہ دوسری بار حاضر خدمت ہوا تہا دور قرآن شریف کا ہوتا تہا نوبت پنجم وششم مین بہی دور قرآن تہا اور نوبت ہفتم جو حاضر آستانہ ہوا درس حدیث شریف کا شروع تہا اور نوبت ہشتم دس روز رہنے کا اتفاق ہوا تہا اکثر اوقات از روی نوازش آدمی بہیجکر راقم کو درس مین طلب فرماتے تہے نوبت دہم کوئی چار گہڑی حاضر خدمت رہا تہا اس عرصہ مین بہی درس حدیث سے مشرف ہوا اب ان دنون کہ آغاز ۱۳۱۰ کا ہے ہنوز کوئی درس شروع نہین فرمایا حضرت پیر ومرشد حلقۂ توجہ صبح وشام فرماتے ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واضح ہو کہ معظمی حضرت قاری عبد الرحمن صاحب دام برکاتہ بموجب فرمان حضرت قبلہ مد ظلہ الاعلی کے حیدر آباد مین سکونت پذیر ہین فی الحال حضوری خدمت حضرت قبلہ کے قصد سے آئے اثنائی راہ مین بہوپال ہے یہان بہی تشریف لائے راقم بہی اون کی زیارت سے مستفیض ہوا لہذا نام اس رسالے کا فیض صحبت رکہا قاری صاحب موصوف کو حضرت قبلہ نے ورد حصن حصین اور قرآن شریف کو فرمایا تہا اون سے راقم کو پہونچا اور خرقۂ تبرک بہی قاری صاحب کو حضرت نے مراقبۂ اقربیت ومحبت فرمایا اور قاری صاحب نے راقم کو قاری صاحب کو حضرت خضر علیہ السلام سے راہ ورسم اور

علیہ الرحمۃ کے آمد و رفت رکہتے تہے اعلیٰ حضرت رضؓ نے فرمایا تہا کہ تم کو
اون سے اور اون کو تم سے فائدہ ہوگا حضرت پیر و مرشد کی تحریر
سے معلوم ہوا **دوران** باخبر نزدیک و نزدیکان بیخبر دور الخ دستخط
خاص حضرت قبلہ جو بنام راقم درج رسالہ نکات سلوک ہے یہی عبارت
حضرت مولانا مولوی سید محمد علی صاحب کو حضرت قبلہ نے لکہی تہی
مولوی صاحب موصوف کے نزدیک راقم کی نظر سے گذری **قبل**
حضوری خدمت حضرات کے راقم نے عریضہ ارسال خدمت کیا تہا
ذکر اسم اللہ و نفی اثبات کے استفسار مین اوسپر حضرت قبلہ نے یہہ
تحریر فرمایا تہا کہ ہر دو طریق نمودہ باشند **کتب** سلوک مین ختم
حضرت باقی باللہ رضی اللہ عنہ کا اول و آخر درود سو سو بار اور
درمیان مین یا باقی انت الباقی پانسو بار نظر سے گذرا اور ایسا ہے
درمیان مین لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین ختم حضرت
ایشان خواجہ محمد معصوم رضی اللہ عنہ کا لکہا ہے **جناب** میان
عطا محمد صاحب نواسۂ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کو عرصہ ہوا کہ انتقال
فرمایا رحمۃ اللہ علیہ اون کے بہائی جناب میان فدا محمد صاحب مدینۂ
منورہ مین ہین راقم سے بہی رسم نامہ و سلام ہی **انوار الرحمن** حضرت
شاہ عبد الرحمن صاحب لکہنوی رضؓ کے حالات و ملفوظات وغیرہ مین اور
تذکرۂ غوثیہ حالات و ملفوظات غوث علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
مین اور مطالب رشیدی مولفۂ شاہ تراب علی صاحب قلندر رحمہ اللہ
اور مثنوی تحفۃ العاشقین رحمت خان صاحب کی نظر سے گذری **حضرت**
پیر و مرشد نے نقل فرمایا ایک شخص بدکار حلقۂ توجہ مین حضرت شاہ
غلام رسول صاحب رضؓ کے داخل ہوا اون سے شکایت تاثیر توجہ کی
کیا کرتا تہا ایک روز شاہ صاحب نے صاف صاف سب احوال فرما دیا

سلام برسد این خواب بسیار مبارک ست شکرانہ بجا آرند اور
قاری صاحب نے نقل فرمایا کہ اون سے حضرت قبلہ نے بہوپال کا
حال دریافت کیا تہا اسپر قاری صاحب نے لاعلمی ظاہر کی حضرت
نے فرمایا کہ تم کو وہان کا خیال رکہنا چاہیے قاری صاحب کو پیشتر سے
زبانی اجازت مرید کرنے کی حضرت قبلہ سے ہے فی الحال قاریصاحب
نے کلکتہ سے حضرت قبلہ کو عریضہ تحریر کیا کہ لوگ اون کے واسطہ سے
داخل طریقہ ہونے کو اصرار کرتے ہین کیا ارشاد ہے اسپر حضرت قبلہ
نے دستخط مبارک سے تحریر فرمایا اور اگو پند کہ بگو در طریقہ حضرت
محمد آفاق رحمۃ اللہ علیہ بواسطہ فضل رحمن شدم و تعلیم ذکر اذکار
نمایند فقط اسی لفافے مین مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کا خط ملفوف
تہا قاری صاحب کو لکہا تہا کہ حضور نے طریقہ بعیت کرنے کا آپ کو
تحریر فرما دیا ہے اور زبانی فرمایا کہ ہم اون کو پہلے کہہ چکے ہین اور
اجازت مرید کرنے کی دیدی ہے فقط والسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ موسوم بہ صحیفہ راز ہے رباعی للراقم سے ہمہ رابستہ
گیسوی پریشان داری + غمزۂ خاص بہر گبر و مسلمان داری + شلیے
ہست کہ الجنس مع الجنس یمیل + بہر دل بردن ماکسوت انسان داری +
اطلاق لفظ نسبت کا ملکۂ راسخہ اور قرب اور معاملہ اور رتبہ وغیرہ
پر کرتے ہین نسبت اور قول اور فعل اور حال کی تہذیب سے
وصول الی اللہ ہوجاتا ہے کشف وقائع ایک باب ہے سلوک کا
اور ماضی و مستقبل جو نظر حالی مین منکشف ہوتے ہین سالک کو مغالطہ
اکثر ہوجاتا ہے سے بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے + حضرت قبلہ
بعد اعلیحضرت رضی اللہ عنہ کے نزدیک حضرت پیر علی شاہ صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوۃ آنکہ یہ اسناد حدیث جو فی الحال راقم کو حاصل ہوئی بلفظہ درج رسالہ ہذا ہے اور بفحوائے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ نام اس کا حدیث نعمت رکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد بعد سبحانہ الکمل الحمد کما یلیق بشانہ الاعلی والصلوۃ والسلام الاتمان علی سید الرسل الکرام المجتبی وعلی آلہ واصحابہ البررۃ التقی وبعد فیقول العبد المفتاق الی رحمۃ رب الثقلین محمد ارشاد حسین عفی عنہ ان الاخ الصالح الجامع لانحار السعادۃ والصلاح الحائز لانواع الرشادۃ والفلاح السید النجیب والقرم اللبیب ذی الخصائل المرضیۃ الفضائل الصوریۃ والمعنویۃ المولوی نور الحسن وقاہ اللہ سبحانہ عن حوادث الفتن ونوائب الزمن وشوائب المحن ورقاہ الی معارج الفطن ومراقی الاخلاص فی السر والعلن قد طلب منی اجازۃ کتب الحدیث التی حصل لے قراءتہ وسماعہ واجازتہ من الشیوخ الاجلاء واکابر العلماء والعرفاء وان کان ذاک حاصلا لہ سابقا من عمائد الفضلاء وجہابذ العلماء لکنہ قصد بذلک اکثار طرق الروایۃ مکررا ومکملا واظہارا اعتنائہ بشان ہذا الفن الشریف الجلیل مجملا ومفصلا ولفیتہ للاجازۃ حریا ومن سفاف الاوصاف بریا ومن رزایا الاخلاق نقیا فاجزتہ بشرائطہ المعتبرۃ عند ارباب ہذا العلم السنی لجمیع ما اروی من حضرۃ شیخی و سیدی الجمع لکمالات الباطن والظاہر المنبع للمعارف الحقۃ لاولی النہی والبصائر قطب اوانہ وغوث زمانہ الشیخ احمد سعید الاحمدی رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ واوصلنا برکاتہ الی غایۃ ما تمناہ وقد قرأت علیہ مشکوۃ المصابیح بتمامہ والصحیح للامام ابی عبد اللہ محمد اسمٰعیل البخاری

اونسے یہ سن کر حلقہ مین آنا چھوڑ دیا اسپر حضرت شاہ مراد اللہ صاحب رح
اون کے مرشد کو ناگوار ہوا یعنی مرید کو لگائے رکھنا چاہیے رفتہ رفتہ
درست ہو جاتا ہے حضرت خواجہ محمد پارسا رضی اللہ عنہ رسالۂ قدسیہ
مین فرماتے ہین کہ احیاء اموات کی کرامت جب اولیاء اللہ سے ہوتی
ہے اوس وقت وہ عیسوی المشرب ہوتے ہین اس سے ظاہر ہوتا ہے
کہ دور ہر نسبت کا بحسب زمان اولیاء اللہ مین ہوا کرتا ہے واللہ اعلم
شرح وصایا ے حضرت عبدالخالق غجدوانی رح مولفۂ شاہ خوب اللہ الہ آبادی
علیہ الرحمہ نظر سے گذری اور ایک رسالہ اونکا نظر سے گذرا جسمین ملاقات
حضرت حسن بصری رض اور حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہ کی اور ملاقات
حضرت سلطان العارفین رض اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی لکھتے ہین واللہ اعلم

غزل تازہ وارد از راقم

اوٹھا نا روی روشن سی نقاب آہستہ آہستہ
کھلی ہی کسکی چشم نیمخواب آہستہ آہستہ

دل بیتاب کو آئیگی تاب آہستہ آہستہ
کہ اوٹھا دیدۂ دل سے حجاب آہستہ آہستہ

ہوی نشئے مین آخر بیحجاب آہستہ آہستہ
کہانتک لیگیا دور شراب آہستہ آہستہ

حواس و ہوش دیتی ہین جواب آہستہ آہستہ
چلا آتا ہے وہ مست شراب آہستہ آہستہ

غرض کیا تھی ترے جلوہ کو سیر دیدۂ دل سے
لگا لاتے ہین یہ خانہ خراب آہستہ آہستہ

وہان گلفشان کا اوسکے جب محفل مین ذکر آیا
ہوے رخصت دف و چنگ و رباب آہستہ آہستہ

نہ پوچھو باز پرس عاشقان میدان محشر مین
سوال آیا آہستہ جواب آہستہ آہستہ

پسینا ہی جو مدہوشی مین آیا تو یہی سمجھے
چہڑکتا ہے وہی گویا گلاب آہستہ آہستہ

کیا پیمان جب آنیکا اونسے پردۂ شب مین
اجازت چاہتا تھا ماہتاب آہستہ آہستہ

ہمارا جذبۂ دل جب اوسے بیتاب لاتا ہے
شکوہ حسن کہتا ہے جناب آہستہ آہستہ

عجب تاثیر دکھلائی کسیکی بے نیازی نے
خطائین ہو گئین آخر صواب آہستہ آہستہ

بسم الله الرحمن الرحیم

از ناله عندلیب القصه آن سلطان جن و انس وران وقت بران
خاکی بیهوش از گلابپاش خاصه خود بارش رحمت نموده او را بهوش و
افاقت رسانیده بزیر پایهٔ عرش خویش نشانیده فرمود که ای خاکی
معاملهٔ معیت من بخود بسان نسبت جان و تن خواهی فهمید که چنانچه اینها
را باهمدیگر در وقت خواب و بیداری و غفلت و هوشیاری هرگز
انفکاک و جدائی نمی باشد همچنان مرا هم از تو در هیچ حال و هیچ
مقام غیبت و فراموشی پیدا نمی شود خاکی چون این حقیقت را شنید و
آن نسبت و معیت خود را با ملک خویش فهمید خوشدل گردید و هم از دریافت
حقیقت لطافت و شرافت آن ملک جبار و از شناخت ماهیت
دنارت و کثافت تن نابکار خود بغایت منفعل و شرمسار شده غمگین و اندوهگین
گردیده بحالت قبض و بسط رسیده به عجب کیفیت دهشت و بشاشت
بدین چنین سخنان موزون حسب حال تکلم نموده **غزل** چه شد که جسم در
آغوش وصل جان تنگ ست ✤ میان سایه و پرتو هزار فرسنگ ست ✤
به عشوه هم نکند صلح شوخی مژه ات ✤ قیامتیست که با کائنات در جنگ ست ✤
مگر به عشق رهد زین هوای نفس دلم ✤ پری به شیشه گرفتار و شیشه در
سنگ ست ✤ ز اختلاط خنک لفظ با معنی شد ✤ فغان که تیغ سخن را نیام از
سنگ ست ✤ ثبات وضع بمیزان ثابتش مطلب ✤ بنای خانهٔ عدل سپهر
بی سنگ ست ✤ چه رنگ بست صفا گشته مشرب خاکی ✤ که با بهار و
خزان چون نگاه یکرنگ ست ✤ **رباعی** کو سر که چو نقش پا کنم در سر پست ✤
یا رنگ که گردم ز هوس گرد سرت ✤ آئینه چه دارد ز سر و برگ قبول ✤
جز آنکه ترا جلوه دهد در نظرت ✤ و سجدهٔ شکر را بجا آورده بعرض رسانید
که من حالا معنی این کریمه فهمیدم که الله معکم حیثما کنتم و برخواند **رباعی**

من اوله الی ختامه وسمعت بقراءة بعض المحصلين بعض الصحيح للامام مسلم والجامع للترمذی والموطا للامام مالک فاجازنی بجمیع ذلک وسائر مروياته من کتب الحديث مثل الجامع لابی داود السجستانی والنسائی وابن ماجه والدارمی والحصن الحصين وغيرهما وهو کان يرويها بطرق کثيرة واسانيد شهيرة منها عن الشيخ الاجل الخاتم للمفسرين والمحدثين الشيخ عبد العزيز الدهلوی عن شيخه وابيه العلامة قطب فلک الکمال مرکز دائرة الفضل والاجلال الشيخ ولی الله الدهلوی عن الشيخ ابی الطاهر محمد المدنی عن والده الشيخ ابراهيم الکردی الی آخر اسناده المشهورة ومنها عن الشيخ الکامل امام الحقيقة والطريقة الشيخ عبد الله المعروف به شاه غلام علی عن شيخه شمس الدين حبيب الله مرزا جانجانان المظهر عن الحاج محمد افضل ومنها عن خال ابيه الشيخ سراج احمد عن ابيه الشيخ محمد مرشد عن ابيه الشيخ محمد ارشد عن ابيه الشيخ محمد فرخ عن ابيه الشيخ محمد سعيد عن ابيه الامام الربانی مجدد الالف الثانی ومنها عن ابيه الشيخ ابی سعيد عن ابيه الشيخ صفی القدر عن ابيه الشيخ عزيز القدر عن ابيه الشيخ محمد عيسی عن ابيه الشيخ سيف الدين عن ابيه القيوم حضرت الشيخ محمد معصوم عن ابيه الامام الربانی مجدد الالف الثانی رضی الله تعالی عنهم اجمعين وافاض علينا من برکاتهم وکمالاتهم آمين وصلی الله تعالی علی سيدنا ومولانا محمد وآله وصحبه اجمعين برحمته وهو ارحم الراحمين و

آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

العبد



بیشتر مناسبت دارم و تو هم مظهرے از مظاهر مرتبہ اعتدال کہ مشابهت
بعالم سفلی بسیار داری لیکن هنوز تو از آن معاملہ مظهریت و سر انعکاسیہ خود
هوشے و خبری نداری فاما خاطر جمع دار کہ حالا از برکت صحبت من و از
شناختن معیت جان و تن از همہ مراتب قرب فر والمنن واقف و آگاه
خواهی گردید و شناسای و آشنای جمیع مراتب تشبیہ و تنزیہ پیدا کرده عارف
تام المعرفت خواهی بود و این وقت و حال لیاقت و قابلیت تفصیل
آن کمال ندارد و این زمان و مکان مساعدت آن بیان نمے نماید
چون ازین جا خلعت خلافت یافتہ باعتبار ظاهر از ما جدا گشتہ بعالم سفلی
رسیده بر تخت خلافت خود نشستہ نائب مناب ما خواهی گردید دران
زمان رموز و غموز و اشارات و بشارات و حکمت و مصلحت امور ملکی و
تدبیرات ملکی را خواهی فهمید و بے واسطۂ کام و زبان جواب و سوال نموده
علم و عرفان را از جناب ما اخذ خواهی نمود قطعہ اگرچہ خانۂ دل خاصۂ
حق ست و لے + نہ هر دلے کہ خراب ست از آن او باشد + مگر دلے کہ
باوصاف او بود معمور + بجز ورا کہ دران دل نشان او باشد + و این معاملہ را
کہ تعبیر نموده ایم و ترا از تو ربوده ایم نمونۂ نسبت مالکی و مملوکی و محتاج و
محتاج الیہ می گویند و تجلی صوری و جذب معنوی معشوقی مے نامند
چرا کہ در تمام عالم هر چیز و هر جنس را با هم جنس خود از سبب مناسبت و
اتحاد و مشارکت استعداد انجذابی و میلانی و نگرانی می باشد چنانچہ در
مرتبۂ جمادات مثل آهن و سنگ مقناطیس و کاه و کاهربا و دیگر فلزیات
دیده باشی پس این چنین حالت را جذب طینت و میلان طبیعت می خوانند
و آن چیزهاے مائل بدیگر را عاشق و معشوق نمی نامند و آن را انجذاب
محبوبی هم نمی گویند و آنکہ پروانہ را با شمع و بلبل را با گل و کبک را با ماه و دیگر
حیوانات را با همجنس خود بالطبع میل و رغبت می باشد آشنا را هم طالب و مطلوب

خاکی بچه تمثال نظر وا کردم ✤ کائینهٔ فهم راز پیدا کردم ✤ تحقیق ذره
آفتابی می خواست ✤ خود در اجمال تو تماشا کردم ✤ رباعی شاها
دلم از دست تو خون شد چه کنم ✤ عمرم به فسانه و فسون شد چه کنم ✤
بر گنج رسید دستم و خالی ماند ✤ جامم به محیط سرنگون شد چه کنم ✤ فرد
گر در قدمت خاکی دل داده بیفتاد ✤ دیوانهٔ مست ست ازان بی ادب
افتاد ✤ رباعی لعل یمن و مشک ختن از تو پرست ✤ رنگینی گل
بوی چمن از تو پرست ✤ بیرون و درونم شده آئینهٔ راز ✤ هم ظاهر و
هم باطن من از تو پرست ✤ رباعی شاها ز کرم کشاده هر بند توئی ✤
بیرون ز عبارت چه و چند توئی ✤ این عزت من بس که منم بندهٔ تو ✤
وین دولت من بس که خداوند توئی ✤ غزل برنگ سایه خواهم سجدهٔ
این خاک پا کردن ✤ نمازی با حضور دل توان این جا ادا کردن ✤
بطوف جلوه گاهت چون شفق هر صبح و شام آیم ✤ اجابت از نگاه رحمت و
از من دعا کردن ✤ میان مهر و مه یک آسمان دوری نه شد حائل ✤
به هجران چه رخ نتوانست دل از دل جدا کردن ✤ بود چون قفل ابجد
کار دل سر بسته رازش ✤ بآئینی که می بندد تواند باز وا کردن ✤ چه آسان
صبح محو جلوهٔ خورشید می گردد ✤ ز جانان یک نگاه گرم وز ما جان فدا
کردن ✤ چه جامی هیدمی با غیر در بزم ادب خاکی ✤ نباید خویش را با
مطلب خود آشنا کردن ✤ ملک جن و انس باستماع این سخنان با عرفان
آن خاکی همه ایشان خندان گردیده باز بحرف و بیان در آمده فرمود
کرامی خاکی ناواقف کار زنهار که مراحق حقیقی و الله بی چون خیال نخواهی نمود
و مانند جماعهٔ وجودیه که همه را وجود واحد می دانند و تمام اشیا و جمیع مظاهر
را عین خالق و ظاهر می دانند اعتقاد نخواهی کرد بلکه حقیقت این کار و
سر این اسرار را نیز دریاب که من مظهری ام از مظاهر جمال با کمال که بعالم علوی

فرشتگان تمام رجوع وکشش ونسبت بی کیف وجذب بلاجهت بجناب
سبحان پیدا می کند وحلاوت وراحت خود را دریاد وعبادت او
می یابد ودرین مقام مناسبت نسبت فرشتگان وعالم ارواح براین
چنین سالک نسبت بندگی وعابدی ومعبودی متحقق مے گردد وکمال مرتبۂ
ملکی وانسانی تا این جاست وکلمۂ عبده ورسوله بیان همین مقام می فرماید
واین نسبتهای شریف تعلق از جناب صفات محبوب حقیقے دارند که آن را
معبود برحق می خوانند رباعی آن راکه به توحید خدا چشم بود ٭ هرسوے
که دید غیر حقش نه بود ٭ فرقے نه بود به پیش اهل تحقیق ٭ غیر از یک مو میان
عبد ومعبود ٭ فراز گذشت آن مرتبه ذات بیچون ست که از اطلاق نسبت
معبودی وملکی هم بیرون ست ورسیدن بدان مرتبۂ قصوی بدون
فنای عابد وبنده ممکن نیست چنانچه آن بیچون حقیقی یک بندۂ اخص الخاص
خود را برگزیده بفنای اتم رسانیده از تجلی آن مرتبۂ ذات مشرف وبهره مند
گردانیده است که تحقیق آن درین جا مناسب نمی نماید وتفصیل بسیار میخواهد
لیکن این قدر هست که بعض تابعان برکمال او را نیز بسبب تبعیت از ان
دولت خاص او بهره بخشیده اند چنانچه همین سبب بعضی از همسران او تمنائے
تبعیت او کرده گرفته اند لیکن از ان میان یک کس را که ازین تمنائے
عمده ودل پسند بر فراز چرخ بلند رسیده است نصیب خواهد شد باری بدان
که چون آن دریتیم وگوهر یگانه این نه صدف را بشرف آن تجلی ذاتی مشرف
گردانیده باز بمقام بندگی او رسانیدند دران وقت ازین قال او ان
حقیقت آن عروج برکمال او را فهمیده مقربان حیران گردیدند وارواح فرشتگان
غبطه خوردند که لی مع الله وقت لایسعنی فیه ملک مقرب ولا نبی مرسل دران
زمان تابعان واقف حال او معنی حدیث مقتدای خود را چنین بیان کرده
لتسلی خاطر ورفع شبهه آن مقربان شوند که چون مقتدای ما حقیقة الحقائق ست

وراغب ومرغوب می نامند نه آنکه عاشق ومعشوق مے خوانند وچون انچنین
سیل ورغبت با بہم دیگر در نوع انسان پیدا می گردد واگر آن از سبب
حسن وجمال ویا بواسطهٔ دیگر اغراض بدنی ومالی باشد آن را ہم عشق نمی نامند
بلکہ آن را شہوت ورغبت وانس والفت وغرض واحتیاج وبدیگر نامہای
بسیار مسمی می گردانند واگر اصلا صفات صوری وحسن ظاہری وہیچ
احتیاج دنیوی وغرض عالم فانی ملحوظ ومنظور نبود این چنین محبت را محبت
ذاتی می نامند واین چنین کسان را عاشق ومعشوق می خوانند نه آنکه
عابد ومعبود می نامند لیکن این قدر ہست کہ اگر کسے را کہ این چنین استعداد
محبت ذاتی می دہند وبہ محبت کسی گرفتار می کنند در آخر کار او را از ان پایہ
مجاز برآوردہ بمرتبۂ حقیقت می رسانند وگرفتار جناب اقدس می گردانند
واین قسم محبت اکثر را بہ جناب انسان باکمال پیدا می شود واگر بطریق
ندرت کدام صاحب استعداد را گرفتاری بیجا ہم مے گردد وآن چندان
فائدہ نمی بخشد لیکن با این ہمہ محبت ذاتی او را از دنیا ومافیہا بے نیاز
می گردانند واز ماسوائی معشوقش بے خبر می کند بارے بدان کہ چون مرد صاحب
استعداد را بخدمت کدام صاحب کمال آن قسم محبت ذاتی کہ آن را عشق ہم
می خوانند پیدا می شود دران وقت آن کس از سبب محبت وتبعیت آن
مرد باحقیقت بحقیقت خود می رسد وخویشتن شناس می گردد واز ان پایۂ
مجاز کہ قنطرۂ حقیقت ست فراتر شدہ مناسبتی بعالم ارواح وجواہر فرشتگان
پیدا می کند وچون فرشتگان احتیاجے وگرفتارے بدنیا ندارند وگرفتار
خواہشہای طبعی وہواہای نفسانی نیستند واطلاق حرف مردی وزنی برانہا
صادق نمی آید از مناسبت آن مقام ارواح این چنین صفات بکمال
ملکی نیز بباطن آن سالک پرتو می اندازد وتا از گرفتاری شہوتہای حیوانی
وخواہشہای نفسانی ووابستہای شیطانی آزاد وپاک می گردد وبرنگ

ونام بندهٔ خدا بر خود راست می سازی واگر از عبادت همه آلهه آفاق وانفسی بیکار گردیده خالص لعبادت معبود حقیقی می درآئی دران زمان بنسبت عابدی که نسبت ملکی ست مشرف می شوی واگر از خودی خود فانی مے گردی قرب بے چون حاصل می کنی پس باید که بجال خود غور بسیار واحتیاط بے شمار نمائی وخویشتن را گرفتار چیزے وابسته امری که سابق به بیان درآمد نه فرمائی بلکه به کلمهٔ لا نفئے آن همه آلهه باطله نموده اثبات الله بر حق که بے چون وچگونه است نمائی تا باسلام حقیقی درآئی واز بندگی آلههٔ انفسی وآفاقی به تمام درآئی وآزادی وحریت حاصل گردانی که او سبحانه آن چنان بندگان مشرک را بندهٔ خود نمے خواند بلکه درحق آنها می فرماید که افرایت من اتخذ الٰهه هواه وا ے خاکی حالا ماہیت مرا نیز دریاب و به من هم وابسته باش چه من نمونهٔ حقیقت این صورت توام که بدین حسن وجمال کمال خود را نموده ترا بجانب خود کشیده بطرف حقیقة الحقائق واصل الاصل دعوت می نمایم **فرد** هر کجا فرعیت آرد رو باصل خود یقین ✣ سر بپای نخل آخر مے گذارد برگ وبار ✣ و این جزیرهٔ جنت نظیر را به مثال عالم آخرت خویش خیال کرده از معاملهٔ نزول وعروج آن حقیقت وکیفیت همه احوال را بحد کمال خواهی فهمید

رباعی معنی نظران نسخهٔ نور وظلم ✣ خوانند خط فقر وغنائے عالم ✣ کم داشت مخالفت عبارات دوئی ✣ گفتند کریم آدم وسائل آدم ✣

رباعی خاکی ماگرم شغل سودائے خودیم ✣ هنگامهٔ پیکر وهیولای خودیم ✣ وهم عدمی تو در کجائی چه کسی ✣ مائیم که حیران تماشائے خودیم ✣

رباعی ای جوش بهار قدس رنگ وبوئیت ✣ بالیدن حسن مطلق از هر سوئیت ✣ هر چند جهات دهر وجه الله ست ✣ آن به که بسوی خویش باشد رویت ✣

رباعی ای غیر صفات صورت ذات اینست ✣ زنگار گو صافی

وصول بی کیف حقیقت خود را بدان مرتبۂ ذات سبحان بیان می نماید
لیکن صورت و ظاہر خود را نیز بسان دیگر مقربان و رسولان ازان مرتبہ
بے نام و نشان جدا و دور مے داند چنانکہ خویشتن را ہم نبی مرسل و اولوالعزم
مقرب مے شناسد و ازان مقام نفی جمیع اہل مناصب می نماید یعنے کہ
می فرماید کہ لا یسعنی فیہ ملک مقرب و لا نبی مرسل فہم من فہم و دیگر
در یاب کہ معراج خاتم الرسل کہ دران شب اسری یک بار واقع شدہ بود
معراج جسدی آن سرور بود و این بیان کیفیت معراج حقیقت اوست
کہ تعداد مراتب آن را اللہ بے چون می داند ؎ پایۂ معراج کین
پایہ اش ٭ از سر ما کم نہ شود سایہ اش ٭ و اگرچہ این چنین معراج حقیقت
و عروج باطن دیگر انبیاء و اولیا را نیز حاصل می شود لیکن ہر کسے را بقدر
رتبۂ حقیقت خود می باشد و چون او حقیقۃ الحقائق و اصل الاصل این
ہمہ موجودات و مخلوقات ست پس عروج حقیقت او از ہمہ حقائق بالاترست
و کیفیت معاملۂ او در دید و دانش ہیچ مخلوقے نیاید القصہ آن شاہ
با جمال و جلال بدان خاکی پریشان حال این چنین حرف و قال
بہ میان درآوردہ گفت کہ ای خاکے بے مقدار ازین ہمہ بیان و اظہار
دریاب این ست کمال مردم اولوالعزم و سالکان صاحب جزم پس تا ازہ
ہمہ مقامات و درجات عبور و عروج نہ نمودہ بمقر اصلی خود کہ فوق مرتبۂ
جنیان و پریان و دیگر مقربان ست نہ رسی زنہار بہ ہیچ چیز و بہ ہیچ
جنس و بہ ہیچ کس میل و رغبت و محبت نہ کنی فرد ہر چیز کہ در ہر دو
جہان بستۂ آنی ٭ آن ست ترا در دو جہان مونس و معبود ٭ یعنے اگر
جویائے مالی بدان کہ طالب مالی اگر فریفتۂ جمالی شیفتۂ جمالی و اگر خواہان
کمالی وابستۂ کمالی و اگر از گرفتاری ہمہ خواہشہا و بندگی ہوا ہا سے خویشتن
را آزاد و جدا مے گردانی دران وقت بندۂ صادق الٰہی مے گردی و

دران مرتبهٔ بی نام و نشان همه انبیا و مرسلین و ملائکهٔ مقربین و جمیع
محبان و محبوبان را نیز داخل جماعهٔ مؤمنین که مشرف به بشارت یؤمنون
بالغیب اند می دارند و از مقامات سابق که دران جا ایمان آنها شهود
بود بر می آرند و به ذات بیچون می رسانند و دران زمان همه پیغمبران در
حق خود نیز این بیان می کنند که انا اول المؤمنین غرضکه هیچ رجال با کمال
را معرفت به کمال آن مقام نمی بخشند و همه را العجز لبشری مبتلا می دارند
چنانچه من هم ای خاکی با وجود این همه معرفت و کمال و این قدرت
و حال در شناختن ذات ذو الجلال که بے چون حقیقی ست عاجز و حیرانم و
خود را غیر از نمود بے بود نمی دانم و حکمت طلسم آن حکیم را کماهی نمی شناسم
پس ای خاکی هر گاه که مالک و ملک و محبوب و مطلوب و مقتدا و رهنما و
ماهیت و حقیقت ترا در یافتن آنجناب کبریا این چنین حقیقت و ماجرا باشد
و این همه عاجزی و بے اختیاری و نادانی و ناتوانی و جهالت و گمراهے و
خود فراموشی و معدومی به پیش آمده بود از حال تو خود چه گویم و زیاده
برین صورت بے حقیقت ترا چه حیران و دیوانه سازم که بیش ازین طاقت
فهمیدن معارف علم لدنی خود را در تو نمی یابم و برخواند رباعی نے زهرهٔ
چشم که جلالش نگرد + نے طاقت دل که در خیالش نگرد + دل کیست که کنه
ذاتش اندیشه کند + یا دیده که خورشید جمالش نگرد + فرد حسرت جاویدم
افزایا بی مطلب مپرس + نارسایان آنچه می جویند من گم کرده ام + و
حقیقت کمال حال معرفت عارفان بر کمال همین ست که العجز عن
درک الادراک ادراک و هم بجناب ذو الجلال که جمیل حقیقی ست رجوع بر کمال
نموده زبان به ستایش بکشاد رباعی آن ذات که عقل از و نشان ندهد
نه + وان نور که دیدهٔ گمان دیده نه + جز نور نه و لے چه نیکو نگرم + نورے که
باین دیده توان دیده نه + رباعی او ذات مجرد است و این اسما اما +

مرآت این ست ÷ بی رنگ هیولی نه بود صورت تو ÷ گر مردی نفی خود
کن اثبات این ست ÷ رباعی تا وضع صور آئینه در پیش نه چید ÷
معنی به حقیقتے که دارد نه رسید ÷ بی جسم ز جان ناز تعین نه دمید ÷ گل
رست که نوبهار بر خود بالید ÷ پس باید که مرا ہادی و راہنمای خویش دانسته
در آخر کار مراہم نفی نمائی و از صورت و حقیقت خود به تمام بیزاری و تبری
کرده به حقیقة الحقائق که مرتبۂ حقیقت آن محبوب الٰهی ست گرا ہے و به
اصل الاصل که مرتبۂ اسمای حسنی ست عروج فرمائی که به حقیقت رب
تست و اگر ترا از انجا ہم عروج بخشیده به محض فضل به جناب رب الارباب
که عبارت از مرتبۂ صفات ست رسانند و یا از انجا ہم ترقے کنانیده
به مرتبۂ اخیر صفات که مرتبۂ جامع جمیع صفات ست فائز گردانند آن را
ہم مرتبۂ ذات پاک نه خواہی فهمید چه بسیار کسان ہمین مرتبه را مرتبۂ
ذات می دانند و اسم ہو و حی و قیوم و رحمن رحیم و الله کریم و دیگر اسماے
عظام را اسمای ہمان مرتبه می فهمند و حال آنکه مرتبۂ ذات که معرا از جمیع
نسب و اعتبارات و مبرا از همه اطلاقات و اشارات است از مرتبۂ
جامع جمیع صفات ہم ماوراست و او بحقیقت نامی و نشانی پیدا مے آید لیکن
با وجود آن همه تعدد و تکثر صفات با کمال را با آن ذات بے چون نه عین
گمان خواہی نمود و نه غیر یقین خواہی فرمود چنانچه مذهب و مشرب
علمای با کمال و صوفیۂ صاحب حال ست پس از سبب این ہمه عینیت
و غیریت ذات و صفات آن ہمه اسمای حسنی صفاتی باشند خواه اضافے
اشارتے و اخبارے بجناب مقدس آن اسمای حقیقی که بیچون صرف ست
می نمایند و آن همه نامهای لا یعد و لا یحصی بدان ذات بے نام و نشان
صادق و راست می آیند و آن کلام از ہمین معارف اخبار می نماید ع
بنام آنکه او نامے ندارد ÷ بهر نامے که خوانی سر بر آرد ÷ پس ای خاکے

و غافلان در شناخت و یافت ذات و صفات او سبحانه گمراه و سرگردان
نخواهی بود بلکه چنین یقین خواهی نمود که ذات پاک او سبحانه بی چون و
چگونه است که جسم و جوهر و عرض و ماهیت و قابلیت و وجود و هستی
و عدم و نیستی و نور و ظلمت و خلا و ملا نیست و صفات بر کمالش از
نقایض و اضداد از جمیع عیوب و نقصانات پاک و مبرا اند پس بدین طریق
و این آئین ذات و صفات رب العالمین مفهوم و معقول عارفین و مومنین
می گردد و آن یافت و شناخت آنها بموجب آیات و احادیث راست
و صادق می باشد و ای خاکی اگر من درین وقت تحقیق عینیت ذات و
صفات او سبحانه را که علما و صوفیه و حکما را دران قیل و قال ست و هر
کس بقدر علم و کشف و یافت خود معلوم کرده و بدیده و دانسته است ترا
بتفصیل می فهمانم آن را فرصت بسیار می باید و هم بالفعل استعداد تو
قبول آن معنی نمی نماید لیکن این قدر مجملا دریاب که آن مردم از روی
علم اجتهادی و معرفت کشفی و یافت برهانی آنچه دانسته و دیده و شناخته اند
گفته اند چنانچه فلاسفه و شیعه و معتزلی و بعضی از صوفی به نفی صفات
قائل اند و علمای اهل سنت و جماعت مقر صفات زائد بر ذات هستند
و ازان میان اشاعره بهفت صفت که عبارت از حیات و علم و قدرت
و اراده و سمع و بصر و کلام باشد قائل اند و ماتریدیه بهشت صفت یعنی که
صفت تکوین را هم از صفات حقیقیه می دانند و می گویند که این تکوین
ورای قدرت ست چه در قدرت صحت فعل و ترک ست و در تکوین
جانب فعل متیقن و نیز قدرت بر ارادت تقدم دارد و تکوین بعد از ارادت ست
و این تکوین شبیه به استطاعت بنده است که علما آن را مقرون به فعل بنده
داشته اند و ورای صفت قدرت و ارادت دانسته اند چه قدرت مصحح
هر دو طرف فعل و ترک ست و اراده مرجح یک طرف ست و ایجاد بعد

کی می سازد تشره او با ما ه از لفظ به معنی آشنا باید بود ه او هر جا باشد
او ست تا هر جا ما ه قسم دگر با شد اینجا دگر محمود کارش بندگی ست ه
عشق از یک رشته پای بنده و آزادگیست ه و بعد ازان بجانب آن
غلام دیده فرمود که ای خاکی دل قوی دار و پریشانی را در خاطر مگمار که
مرا در حق تو تریاق نافع گردانیده اند و در بارهٔ آن دو مفتون سم قاتل کرده اند
که بحال تو تجلی جمالی نموده بجانب جمیل حقیقی می خوانم و بر او ظهور جلالی
فرموده به مقام زوال می رسانم که در شان من هم این بیان لسان دیگر
مثلهای قرآن صادق ست که یضل به کثیرا و یهدی به کثیرا پس ای
خاکی من در مظهر بودن و از بخشیدن خود بی اختیار و مجبورم و فاعل و موثر
آن بیچون حقیقی را که عبارت از مرتبهٔ صفات حقیقیه است می دانم یعنی که
چنانچه ذات او سبحان بیچون ست صفات بر کمال او با وجود آن همه
تعدد و تکثر و آن قدر اسماء متضادهٔ بی شمار نیز بیچون و بیچگون اند که
عقل و فهم هیچ کس را به درک آن هم راه نیست خاکی حیرمآل از شنیدن
این همه تفصیل مقال و دیدن آن همه تفضلات بر کمال خیلی خوش حال
گردیده لسان گرد باد بر خویشتن بالیده از هر یک مو و ذره وجود خود
تمام دیده و زبان گردیده قابلیت و جرات دیدن و زبان درازی در
خویشتن فهمیده با هزاران عجز و نیاز و به بی شمار بیتابیهای دلگداز بعرض
رسانید که ای هادی برحق و ای راهنمای طریق مطلق چون صفات او
سبحانه نیز لسان ذات پاک او بیچون و بیچگونه باشند پس به قسم شناخت
ذات عالی یافت صفات متعالی آن لا و بالی نیز از یافت و شناخت
خاکیان که کثیف و حادث اند پاک و مبرا خواهد بود و احدی از مخلوق را
عارف مرتبهٔ صفاتش هم نه باید فهمید از شنیدن این سوال شاه با جمال و
جلال باز بحرف و مقال در آمده فرمود که ای خاکی همیدان تو لسان دیگر دوران

وندر طلبش هر دو جهان بپویدند* آگاه نمی شوم که ایشان هرگز*
ز ان حال چنانکه هست آگه بودند* ای خاکی آن حضرات انبیا و رسل
و اولیا می باشند که معاملهٔ شان را بی پرده می گردانند یعنی آیات
کبری و مظاهر بسیار چیزهای عالم علوی که از نظر و دیدهای باشندگان
سفلی پوشیده و پنهان ست می نمایند و ایمان آنها را می افزایند
و از تجلیات رب شان که عبارت ازان اسماست که مبدء تعین آنها
گردیده اند می نمایند لیکن هیچ یکی را ازان رجال صاحب حال
دران وقت و حال از شعشعان آن جمال کنه و حقیقت آن بدرک و
یافت نمی درآید و هرگز در خویشتن مجال تحقیق و تفتیش آن نمی یابد و هم
او سبحانه این امر را بدین تفصیل در کلام شریف خود جای بیان
نمی فرماید تا بموجب آن فهمیده و تا فهمیده اعتقاد کرده شود همین قدر
هست که صفات بر کمال را بخود نسبت نموده است لیکن عینیت و غیریت
را اخبار نه کرده پس امری را که مخبران صادق ازان اخبار نه داده باشند
و آن علیم خبیر ازان علمی نه بخشیده باشد از روی علم و کشف و عقل بیان
کردن محض فضولی و نادانی و بی ادبی ست که چون گروه متکلمین مراتب
صفات سبعه و شان مقرر کردهٔ خود را زائد بر ذات می دانند در آخر کار
ناچار گردیده نسبت وجوب به جناب مقدس ذات حواله کرده اضافت
امکان بمراتب صفات نموده اند تا تعدد و تکثر واجب الوجود پیدا
نگردد و هرچند که در کتب عقاید خود ذات و صفات را لا عین و لا غیر
نوشته اند و باز دران مکان اضافت امکان هم ثابت کرده اند مگر
آن اهل الجنة شناعت آن کار را نه شناخته اند و هم چون طائفهٔ
صوفیه به عینیت ذات و صفات قائل گردیده اند نیز بی اختیار شده
همه مخلوقات کثیف و چیزهای ناپاک این جهان فانی را عین وجود آن

ترجیح اراده به تکوین تعلق دارد و می گویند که اگر اثبات قدرت کرده نشود
که مصحح طرفین ست ایجاب لازم آید و اگر تکوین اثبات کرده نه شود ایجاد
غیر مستند می نماید چه قدرت مصحح ایجاد ست و تکوین مباشر ایجاد پس
از اثبات تکوین که علمای ماتریدیه تحقیق کرده اند چاره نبود پس ماتریدیه صفت
تکوین را هم از صفات حقیقیه می گویند و دیگر صفات اضافیه مثل
احیا و اماتت و ترزیق و غیرها را راجع به همین صفت تکوین می دانند
و اشاعره این همه صفات اضافیه را متعلق به صفت قدرت می شناسند
و این علما سوای هفت و هشت صفات حقیقیه که آن را امهات صفات
می خوانند بے ضرورت به تکثر قدما قائل نمی شوند و به مقابل اینها
جماعه محمدیه به نه صفت قائل اند که وجود را اول صفت حضرت واجب الوجود
می دانند و آن را رب الارباب می خوانند و چون شرح و بیان
آن از سابق به بیش تو عیان ست درین جا چه احتیاج بیان ست
و صوفیه و دیگران تحاشی از کثرت قدما نموده نفی صفات حقیقیه کرده
قائل یک ذات می باشند و همان مرتبه حضرت وجود را ذات بیچون
حقیقی و دانسته غنی از عالم و عالمیان فهمیده برای خلقت عالم و
عالمیان صفات اعتباری که عبارت از حیات و علم و قدرت و غیرها
باشند در خانه علم اعتبار می کنند و لکل وجهة هو مولیها غرض که
ازین قسم دلائل هر یکے برای ثبوت مذهب خود می آرد که شرح آن
تفصیل بسیاری می خواهد فاما تحقیق و نفس الامر همین ست که آن همه
محجوبان و دوران و محرومان آن همه تحقیقات را از روے علم
تقلیدی و کشف ظنی و برهان عقلی از پیش خود مقرر کرده اند و آن معامله
را به چشم خود نه دیده اند فرد معشوق چونکه پرده ز رخ بر نمی کند
هر کس حکایتے به تصور چرا کند رباعی آنها که جهان زیر قدم فرسودند

زائدہ ذات تو آن ہمہ کمالات صفات در خود دارد فاما آنہا را صفات
نمی خوانند بلکہ شیونات ذاتی می نامند یعنی کہ بدون صفت بینائی و شنوائی
و گویائی کہ باین چشم و گوش و زبان تو تعلق دارد باطن تو نیز چشمے و گوشے
و زبانے دارد و علی ہذا القیاس جمیع صفات دارد چنانچہ آثار و علامات
آن شیونات را بحالت خواب مشاہدہ می فرمائے کہ بدان کار
بینائی و گویائی و شنوائی و جمیع افعال صفات زائدہ می نمائی لیکن
برای صدور افعال در عالم کثیف توسط صفات زائدہ نیز روح انسانے
را ضروری ست و ہم ہر صفت را آلتے مے باید تا بدان سبب فعل و کار
خود را باظہار درآرد و از پیدا شدن آن ہمہ صفات زائدہ و آلات
محدثہ کمالات بسیار و علوم بے شمار دران ذات معرا از صفات ہم
می افزاید و چنانچہ سابق آن ذات را علم حضوری خود بود دران زمان
علم حصولی ہم پیدا می شود و در آخر کار یعنی بعد ممات بر آن ہمہ
صفات زائدہ و آلات حادثہ او فنا طاری مے گردد لیکن انچہ بتوسط
اینہا آن ذات باقی را کہ اگرچہ ازلی نیست فاما ابدی ست از غیب و نہر
تحصیل کردہ است آثار آن ہمہ علم حصولی او بیان علم حضورے در و
باقی مے ماند و بموجب آن امور اکتسابی در دیگر جہان او را ثواب و
عذاب مے گردد و برای ارتکاب افعال در عالم لطیف روح انسانے
را توسط صفات زائدہ ہیچ در کار نیست ہمان شیونات ذاتیہ تشخص
کفایت دارد و بہ توسط ہمان علم حصولی خود ادراک راحت و الم
آنجہان می نماید رباعے دی بجز و امروز شعور آثاریم ✤ فردا
خاکیم و جوش گل در باریم ✤ ہنگامہ عرض بے نیازی گرم ست ✤
در ہر عدمی وجود دیگر داریم ✤ و چون او را بار دیگر در عالم شہادت
آخرت مبعوث می گردانند باز آن صفت حیات را کہ ام الصفات ست و

خالق لطیف و باقی گمان برده اند نیز قباحت آن گفتار خود را نه دریافته
اند ای خاکی تو از حال و معاملهٔ خود قیاس کن و خویشتن را در پی
قال و دیگران میفگن که درین وقت و حال در تمام رجال و حجر گه
پریان و طائفهٔ جنیان ترا این قدر قرب و وصول خدمت من
سلطان میسر شده است و آلات صفات به کمال و آیات حسن و
جمال به پیش پرده های چشم تو از میان بسیار پرده های نورانی و ظلمانی
نمودار گردیده است پس بگو که تو با وجود این همه دیدن و به مرتبهٔ
قرب رسیدن کجا صفات مرا دیدهٔ و کی ذات مرا فهمیدهٔ هر چند که
آیات جمال و کمال من از نسبت دیگران بیشتر دیدهٔ همین که خاکی
این سخنان را شنیده نکتهٔ این معرفت غامض رسید از خواب غفلت
و نادانی بیدار و هوشیار گردیده بعرض رسانید که ای سلطان پیدا
و پنهان راست و نفس الامر همین ست که من با وجود این همه قرب و
وصال جمال کمال ترا از پرده های جاه و جلال مشاهده می کنم و حقیقت
و کیفیت ذات و صفات ترا هیچ نمی دانم سلطان باز متبسم شده
فرمود که ای خاکی بارے این را خود بگو که تو سمع و بصر و گویائی و دیگر
صفات خود را عین ذات خود می دانی یا در میان اینها جدائی و مغایرتے
هم می فهمی خاکی گفت که چون صفات را بدرون ذات قیاسے نمی یابم
می دانم که اینها باهمدیگر لاغیر اند و باز چون از مطالعهٔ فنائے صفات در
مرتبهٔ ذات خللی نمی یابم می فهمم که باهمدیگر لاعین اند پس بدین اعتبارات
ذات و صفات خود را نیز لاعین و لاغیر می شناسم و بر همین قیاس
اجتهاد علما را گمان می کنم و حالا هر چه ازین جناب ارشاد شود بموجب
آن اعتقاد و ایمان آورم سلطان فرمود که اے خاکی دریاب که
این صفات تو متغائر و زائد بر ذات تو هستند و سوای این صفات

یستبشرون بنعمة من الله وفضل وان الله لا یضیع اجر المؤمنین و دیگر دریا بم
ای خاکی که پیدایش صفت حیات و دیگر صفات زائده وجید تو از
امتزاج عناصر و اخلاط اربع ست و قیام آن از وجود افلاک و نجوم
پس چون افعال این آبای علوی با ثار آن امهات سفلی انضام می یابد
دران زمان بقدرت و ارادت قادر مختار این چنین تشکل تو مع
آن صفات پیدا می شود و همین صفت حیات را روح حیوانی هم
می نامند و فنا و ممات بر همین روح و همین صفات طاری می گردد
و همچنین هستی ذات تو از امتزاج آثار اجزاے عوالم لطیف ست که
آن را عالم امر هم می نامند و آن اجزا و اشیا عبارت از مرتبۂ وجود
و عدم و خلا و ملا و نور و ظلمت و جواهر فرشتگان و درخشندگی
انوار عرش رحمان ست و این چیزها داخل عالم علوے و جهان
لطیف اند که فنا پذیر و هالک نیستند و کسانی را که درین عالم پیدا
کرده اند باقی می دارند و فعلی که براے این جهان به عمل می آرند آنرا
باقیات صالحات می گویند پس تو وقتی که حقیقت و کیفیت آن همه
عوالم لطیف و کثیف و الطف را دریافتہ وجود و هستی و پیدایش
نفس و ذات و صفات خود درمے یابی عارف کامل مے شوی و
دران وقت آن خبر درحق تو صادق مے آید که من عرف نفسه
فقد عرف ربه یعنی که دران زمان ترا این قدر علم و عرفان پیدا
خواهد گردید که رب خود را خواهی فهمید و لفظ رب عبارت از اسمیت
که مبدء تعین تست پس چون بدین مرتبه خواهی رسید نسبتے و حضورے
و معیتے به جناب رب خویش حاصل خواهی نمود و آن مرتبه بر تو
به عنوان حقانی تجلی کرده ترا بجانب خود جذب نموده از همه گرفتاریها
خلاص ساختہ ولی خود خواهد گردانید و بفنا و بقاے که مصطلح

از امتزاج عناصر و تخلیق بدن مخلوق می شود پیدا کرده بدان نفس ناطقه که آن را وجود هم مے نامند جنت گردانیده دیگر صفات بسیار و نتائج خیر و شر بے شمار را از و متولد مے کنانند و از سر نو معامله با جسد و صفات زائده او نیز به میان مے آرند و دران زمان او را به بهشت و دوزخ که مقر آخر اوست می رسانند پس ای خاکے ازین اظهار و گفتار این غامض اسرار را دریاب که تو ذاتی هم داری و هم کمالات ذاتی که آن را شیونات ذات می خوانند داری و ماورای اینها صفات زائده هم داری و چون ازین صفات زائده و آلات حادثه که جسد تست چندان علم حصولی و کمالات تحصیلی را بیان حضرات انبیا و اولیا تحصیل می نمائی که بدون توسط این آلات و آن صفات زائد از ازیمان ذات افعال و آثار و ارادات روحی خود را درین جهان کثیف پیدا می کنی و باظهار می رسانی دران وقت انسان کامل مے شوی و خود شناس می گردی و از خودبینی مے برآئی چنانچه عارفان باکمال ازین حال خود باین چنین مقال خبر داده اند رباعی یارب چه خوش ست بے دهان خندیدن + بے واسطهٔ چشم جهان را دیدن + بنشین و سفر کن که بغایت خوب ست + بے منت پا گرد جهان گردیدن + و چون آدمی زاد درین جهان بے بنیاد این چنین کمال را تحصیل می نماید بعد مردن هم او را دران جهان مرده اعتبار نمے کنند و اکثر نعمای آنجهانی که در حق مردگان نیکوکار بعد مبعوث شدن لنسیه است به نقد او را در عالم برزخ می رسانند و محظوظ و ملتذ مے دارند و مبشر آن بشارت می سازند که ان اولیاء الله لا یموتون و لا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله امواتا بل احیاء عند ربهم یرزقون فرحین بما آتاهم الله من فضله و یستبشرون بالذین لم یلحقوا بهم من خلفهم الا خوف علیهم و لا هم یحزنون

به آسایش و راحت باشند و مرتبهٔ اولیاء الله که ذاهبان الی الله و
سالکان فی سبیل الله اند و داخل جماعهٔ مقربین و صف سابقین اند
آنست که بدان قدر کار ابرار و ایمان قلبی اکتفا نه کرده اطمینان نفسے
[illegible] نموده از مرتبهٔ غیب بشهادت گرایند یعنی چندان ریاضات [illegible]
[illegible]ات [illegible] نفس خود را از هوا و هوس پاک و صاف سازند که [illegible]
[illegible] [illegible]سوا بر آیند و از انوار تجلیات اسمے که رب [illegible] [illegible]
[illegible] شوند و مرتبهٔ حضرات انبیا آنست که از تجلیات آن [illegible] هم
[illegible] [illegible]تبه اصل اسمای آنها که صفات حقیقیه است [illegible]یده از تجلیات
[illegible] بهره مند شوند و بقدر استعداد خویش قربے و [illegible] بدان جناب
[illegible] [illegible] را انبیا را و اولوالعزم از صفت [illegible] چنانچه
[illegible] [illegible] را از صفت کلا[illegible] را از صفت
[illegible] [illegible] و صفت حلم و علے [illegible] که تفصیل آن درین
مقام ضروری نیست و آنکه خاتم انبیا [illegible] نسبت بمرتبهٔ آن
صفت ست که جامع جمیع صفات [illegible] وجود ست پس
بتحقیق رب الارباب این مرتبه [illegible] همه اسمای عظام که
آن را دیگران اسما [illegible] [illegible] فرود مے آیند
[illegible] [illegible] [illegible] ازین تجلی ذاتی هم
[illegible] [illegible] چه شمهٔ ازین بیان سابق
[illegible] [illegible] گفتار و اظهار در حق همه مومنین و
ابرار انکار رویت [illegible] [illegible]مید بلکه تحقیق آنست که اگرچه
مومنین و مسلمین مرتبهٔ [illegible] تقلید دارند لیکن از سبب محبت و
تبعیت مقتدایان و پیشوایان [illegible] در آخر کار بمرتبهٔ تحقیق هم مے رسند
و بطریق تبعیت و ضمنیت از مقامات پیران و تجلیات پیغمبران خویش

سالکان طریقت رسانیده وجود ترا مصدر کرامات وخرق عادات خواهد ساخت واز بندگی بہ آلہہ آفاقی وانفسی آزادی بخشیده بندۂ خاص خود کرده بشرف خطاب عبادی مشرف گردانیده ازما سوای خود بےخوف وخطر خواهد فرمود که ان عبادی لاخوف علیہم ولاہم یحزنون اما اگر تو بدان مقام ولایت که آن را ولایت صغرے می نامند ہم خواهی رسید تاہم از جناب رب الارباب که مرتبۂ صفات حق سبحانہ ہست نادان وبےخبر خواهی بود وای خاکے تا برسیدن آن مرتبہ ولایت باطن پیران وتوجہات ایشان را نیز باعتبار مجاز دخلی می باشد اگرچہ بحقیقت ہادی ورا ہنما او سبحانہ ہست وہم حقیقت سالک وریاضات ومجاہدات اورا از روی صورت ظاہر دران مدخلی ہست لیکن برای عروج ازان مقام ہیچ یکے ازان اسباب سودمند نمی گردد مگر دران وقت بحال آن امتی باطن پیغمبر او عنایت فرماید واز سبب تبعیت ومحبت وفنای او درخویش ازان مقام اصلی اوبرآورده بطریق ضمنیت طفیلی خود گردانیده مزه وحلاوت الوش نعمت خاص خویش چشاند که مقرر ہست که المرء مع من احب پس درین مرتبہ آنکس از مرتبۂ اصل ورب خود ہم گذشتہ بہ اصل الاصل ورب الارباب می رسد ودران جانسبت مجہول الکیفیۃ پیدامے کند واین مقام را ولایت کبری می نامند ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم ودیگر بدان اے خاکی که مرتبۂ مومنین ومسلمین وابرار واخیار وعباد ودرجۂ او ہمین ہست که اقرار لسانی وتصدیق قلبے آورده ایمانے بر خالق خود وصانع سموات ومن فیہن درست کرده ہمہ صفاتہاے بر کمال اوراشنیده باور کنند وبموجب فرموده او عمل نموده خویشتن را ازمنہیات او بازدارند تا رضاے مولاے خود حاصل نموده بجنت رسیده مدام

نیز مشرف می گردند چنانچه المرء مع من احب ازین معنی خبر مے دہد

چون اسما از صفات جدا نیستند و صفات هرگز منفک از ذات نمیگردند

همه مومنان و تمام مسلمانان هم از میان آئینه های صفات باجمال

نقابهای اسمای باکمال از تجلی ذات ذوالجلال بهره مند خواهند گردید

[illegible] حوصله و استعداد خود حظ وافر خواهند بر داشت چنانچه

[illegible] خاکی [illegible] ازذات مراازمیان آیات صفات [illegible]

وبه [illegible] خویش [illegible] ذات بدون پرده های آلات وصفات

می فهمی حال آنکه [illegible] ن پرده های کثیف وظلمانی را از میان بر داشته

و حجابهای لطیف و نقابهای انوار بسیار و بیشمار از طرفین بمیان [illegible]

که اگر یک [illegible] ما که چشم تو دارد به [illegible]

تا به ده می رس [illegible] ایشان و اخبار حقیقت [illegible]

که ان لله تعالی [illegible] من نور و ظلمة [illegible]

وقت فهمانیدن آن تحقیقات [illegible] صوفیه و حکما و غیرهم را که صفات

حق سبحانه را زائد بر ذات [illegible] می دانند و می فهمند و بنیاد مذاهب

و مشارب آنها بر همان [illegible] آنها که همه از وست و همه

اوست باشد تفصیل [illegible] پیدا می گردد و بسیار

مشکل و متعذر می شناسم [illegible] بکمال [illegible]

باطن رسیده مناسبتے بعالم [illegible]

قوس عروج خود را تمام کرده [illegible]

تا جز [illegible] گردانی و بر

مرکز خویش که بساط خلافت [illegible] خلافت

مشرف مے گردی و در آن زمان [illegible] صفات آنها که تعلق از مرتبه

و [illegible] حقیقت [illegible] سبحان را غنی از عالم